



وَقَضَىٰ اللَّهُ مَرَاتِهَا لِقَاصِ الْعَظَمِ  
ذِي الْكَرَمِ يَوْمَهُ وَالْبَرِّ وَالْإِسْرَارِ

بفضل خالق لوح و قلم برهنائی افضل ارسلیب کرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کتابت بول عالم اسے  
CHECKED

پروانہ کھاجا

تصنیف لطیف عارف و حدیث شیعہ ملک محمد علی قاسمی  
تبصیح و تفسیر درجہ و تفسیر جناب شیخ احمد علی صاحب تخلص پیرا

مکتبہ عظیمہ و جامعہ ابو مطہر



# کتابت ابن رزان فی تفسیر کانیورطی علی شیخ محمد صالح

۱۵	تفسیر ابن رزان	۱۵	تفسیر ابن رزان	۱۵	تفسیر ابن رزان
۱۳	تفسیر ابن رزان	۱۳	تفسیر ابن رزان	۱۳	تفسیر ابن رزان
۱۲	تفسیر ابن رزان	۱۲	تفسیر ابن رزان	۱۲	تفسیر ابن رزان
۱۱	تفسیر ابن رزان	۱۱	تفسیر ابن رزان	۱۱	تفسیر ابن رزان
۱۰	تفسیر ابن رزان	۱۰	تفسیر ابن رزان	۱۰	تفسیر ابن رزان
۹	تفسیر ابن رزان	۹	تفسیر ابن رزان	۹	تفسیر ابن رزان
۸	تفسیر ابن رزان	۸	تفسیر ابن رزان	۸	تفسیر ابن رزان
۷	تفسیر ابن رزان	۷	تفسیر ابن رزان	۷	تفسیر ابن رزان
۶	تفسیر ابن رزان	۶	تفسیر ابن رزان	۶	تفسیر ابن رزان
۵	تفسیر ابن رزان	۵	تفسیر ابن رزان	۵	تفسیر ابن رزان
۴	تفسیر ابن رزان	۴	تفسیر ابن رزان	۴	تفسیر ابن رزان
۳	تفسیر ابن رزان	۳	تفسیر ابن رزان	۳	تفسیر ابن رزان
۲	تفسیر ابن رزان	۲	تفسیر ابن رزان	۲	تفسیر ابن رزان
۱	تفسیر ابن رزان	۱	تفسیر ابن رزان	۱	تفسیر ابن رزان









اوستونی بزتون بڈ را بسا  
 قدیم سے اوی کو کٹنا چاہئے بڑا بادشاہ  
 سند اسر بڈ راج کر لے  
 ہمیشہ قدیم سے بادشاہی وہی کرتا ہے  
 پھترہ اچھت پھترہ چھاوا  
 صاحب چتر کو بے چتر اور بے چتر سہا  
 پرست دھارہ دیکھ سب کو  
 باز کو گاردے کہ دیکھیں سب لوگ  
 بچہ تنگے مار آڑانی  
 مار کو تنگہ مار کے اوڑا دے  
 نا ہو بھوک بھگت سکھ سارا  
 ہی کو عیش روزی کی بخشی اور تمام آرام  
 کر کینھ نہ جانے کوئی  
 اور سا کرنا کیسے خیال میں نہیں آتا

لکھنؤ  
 ۱۸۸۱

آوہ انت راج جہ حجاب  
 ابتدا سے اتنا گہلا شاہی جسکو سزا دے  
 او بیچے راج تہ درے  
 اور جسکو چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے  
 دوسرنا نہ جو سریر پاوا  
 دوسرا کوئی نہیں جو اس سے مقابل ہو  
 چاند کرے بہت سر جو کو  
 چوٹی کو کر دے ہاتھی کے مقابلہ میں  
 تینہ بکبر کی دنی بڑانی  
 تنگے کو ہار کی بخشی بزرگی  
 کامو بھک بھون دکھ مارا  
 اور کیو جیکہ گھر گھر ناچنے کو دکھ میں لار  
 کرے سونی من حبت نہونی  
 وہ کر دکھتا ہے مسکری کی فکر کی سلاہیں

سبھی ناست وہ ہتھر اکیس ساج جہ کیر  
 سب فانی ہیں وہی باقی بیگیا ایسا سامان جسکا ہے  
 ایک سا بے او بھلے جے سنوارے پھیر  
 ایک کو سرفراز کرے اور مٹا دے پھر جا بے سنوار دے

<p>                             سب سوئے سوئے سون بڑا                              سب اوس سے اوہ سب سے نزدیک                         </p>	<p>                             سب سوئے سوئے سون بڑا                              سب اوس سے اوہ سب سے نزدیک                         </p>
--	--

1987  
 لکھنؤ  
 ۱۸۸۱  
 سبھی ناست وہ ہتھر اکیس ساج جہ کیر  
 سب فانی ہیں وہی باقی بیگیا ایسا سامان جسکا ہے  
 ایک سا بے او بھلے جے سنوارے پھیر  
 ایک کو سرفراز کرے اور مٹا دے پھر جا بے سنوار دے  
 سب سوئے سوئے سون بڑا  
 سب اوس سے اوہ سب سے نزدیک

لکھنؤ  
 ۱۸۸۱  
 سبھی ناست وہ ہتھر اکیس ساج جہ کیر  
 سب فانی ہیں وہی باقی بیگیا ایسا سامان جسکا ہے  
 ایک سا بے او بھلے جے سنوارے پھیر  
 ایک کو سرفراز کرے اور مٹا دے پھر جا بے سنوار دے

[illegible]

جو دین چھاسو نہیں کرہ جو چاہے نہیہ  
جو اسے چاہو کیا اور جو ہے گا وہ کر گیا  
برجن ہار نہ کوئی سبھے چاہے جو دیکھے  
کوئی مانگ اوسکا نہیں بکو چاہے جان دینا

جس پر ان منہ لکھا تھا  
جیسے قرآن میں اوسکی تعریف لکھی  
کرنا میں نے کر کے سب  
ہاتھ نہیں پر کرتا ہے سب

جیجیہ نانہ پے سب کچھ بولا  
 زبان نہیں پر سب کچھ بولتا ہے  
 سروں نانہ پے سب کچھ سنا  
 کان نہیں پر سب کچھ سنتا ہے  
 نین نانہ پے سب کچھ دیکھا  
 آنکھیں نہیں پر سب کچھ دیکھتا ہے  
 نا کوئی ہے وہ کے روپا  
 نہ کوئی ہے اس کی صورت کا  
 نا وہ بھانوں نہ وہ بن بھانوں  
 نہ اس کا کوئی مکان معین نہ وہ بے مکان ہے

تن ناہین جو ڈولا و سو ڈولا  
 بدن نہیں اور جس کو جنبش دیتا ہے بل جان ہے  
 سیا نانہ گنتا سب گناں  
 دل نہیں اور صاحبِ راستے سب یافت کیا  
 کون بھانت اس جالے لیکھا  
 کس قسم سے ایسا اندازہ کسی سے ہو سکتا ہے  
 نا وہ اس کوئی تیس انویا  
 نہ وہ جیسا ہی ایسا کوئی ہے وہ ایسا بنے شے  
 روپ رکھیہ بن نزل ناووں  
 روپ یغیر خطوط کے پاک نام ہے اور کجا

نا ہے ملا نہ بچھڑا ایس رہا بھر پور  
 نہ بٹا ہر بلا ہے نہ جدا ہے ایسا ہر یک میں سما ہے  
 دشت و نت کنتہ نیرین اندھہ مور کھ کنتہ دو  
 نظر و اے کے پاس ہے اور اندھے ناخم سے دور ہے

اور جو دھیس رتن امولا  
 اور جو دے جو احمہ بے قیمت  
 دھیس رستان اور بن بھو  
 دی زبان اور مزے کی غذا بن  
 دھیس جگ دیکھے کے بنیا  
 دی ساری دنیا کو بنیائی کی آنکھ

تا کر مر م نہ جانے بھولا  
 او بکا بھید بھولا آدے نہ جانے گا  
 دھیس دس جو ہسین جو گو  
 دے دانت جس سے سکرانے میں لوگ  
 دھیس سروں سے کنتہ بنیا  
 دے کان واسطے سننے بیان ہے

۷  
 سب سے بڑی بات  
 سننے علم





سب لکھنی کے لکھ سنارو  
 سب سامان مخریر کا کرے سارا جہان  
 ایت کینھ سب گن پر گنا  
 یسا کی سب اظہار اپنے اپنے ہنر کا  
 ایسے جان من گر کھینھ نوئی  
 یسا جان کے دل میں منہور نہو

لکھ نجانے گت سمندر پارو  
 تو ہی نہیں لکھ سکتا اوکا بیان کا یک سمندر پہ ناپید کار  
 ونہ سمندر تہ بوند نہ گھٹا  
 لیکن اوسکے سمندر توفیق ایک قطرہ کم نہا  
 گرب کرے من باور سوئی  
 ہونہ زبان میں نہ دیوانہ اور بعقل ہے

بڑ گنوت کسا میں چپے سو ہو تہ بیک  
 بڑا کار ساز ہے وہ خالق جو چاہے وہ ہو جائے ادب و تہ  
 او اس گنین سنوارے جو گن کرے اینک  
 وہ ایسے قابل پیدا کرتا ہے جس سے طرح طرح کے علم ظاہر ہوتے ہیں

نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 تعریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

کینھس ایک پر کھنر مرا  
 پیدا کیا ایک شخص روشن ذات  
 پر تھم جو تہ بدھ تھنکے سار  
 پہلے اللہ تعالیٰ نے نور اویکا سنوار  
 ویک ایس جگت کینھ نہیا  
 یسا چرنا سارے عالم کو عطا کیا  
 نہوت اس پر کھنر او جیار  
 نہا ایسا شخص روشن ذات

نانون محمد پو نیون کرا  
 جسکا نام پاک محمد جو دعویٰ رات کا چاند  
 او تھنہ پریت ششت اراجی  
 پھر اوسی کی محبت سے سارا عالم پیدا کیا  
 بھانر مل جاک مارگ چنچیان  
 کہ روشن ہو کیا جہان اور راہ پھچان لی  
 سو جھنہ نہ پریت پنتھنہ اندھیار  
 ہرگز نہ نظر آتی راہ تار یک

ایسے شخص کی تعریف  
 کا ہے اور ایسے شخص  
 کا ہونے کی تعریف  
 کا اور کسی شخص کی  
 حاصل ہونے کی تعریف  
 کا تہ جسکو چاہے  
 وہ چاہے اسکا چہ  
 خود کو دل میں راہ نہا  
 ۱۱  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۱۲  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۱۳  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۱۴  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۱۵  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۱۶  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۱۷  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۱۸  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۱۹  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا  
 ۲۰  
 کہ اسکا خالق اور  
 پیدا کیا اور راہ نہا

دوسری سطر میں خدا نے اذکا نام لکھا  
 اہمیت کیلئے دینی دینی کنیتیں  
 اہمیت کا پیغمبر خدا نے انکو کیا  
 جنہ نالینہ جرم سونا نون  
 جسے نہ لیا اپنی عمر میں یہ نام پاک  
 کن اوکن بڑھ پوچھ ہو یہ لیکھ اوچو کہ  
 ہزار اور عیب خدا پوچھ گا ہو گا ہی کتاب اور حساب  
 وہ نبوت آگین ہوئے کرت جگت کر ہو کہ  
 وہ ذات پاک شفاعت کر گا آگے ہو کر اور اریا جان کے نجات  
 چار بیت جو محمد عثمان  
 چار بار جو محمد کے جانشین ہوئے  
 ابابکر صدیق سیانے  
 ابوبکر صدیق بہت زیرک تھے  
 بنو عمر خطاب سہلے  
 بنو عمر بن خطاب اسلے خلافت کر زیا ہوئے  
 عثمان بن عفان بڑے نڈت کنین  
 عمر عثمان بڑے قابل با ہنر تھے  
 جو تھیں علی سنگھ بریارو  
 جو تھے علی شیر زبردست

<p> <b>بھئے دھرمین جنہ پارتھ کی</b>  <b>وہی ایمان دار ہی جسے اذکا کلمہ پڑھا</b>  <b>وہو جگ ترانا نون دوتھین</b>  <b>وہو جہان تیرا نام اذکا لیکر</b>  <b>تاکنہ کینہہ نرک منہ ٹھانوں</b>  <b>اوسکا خدا نے درخ میں ٹھکانا</b> </p>	<p> <b>دوسری سطر میں خدا نے اذکا نام لکھا</b>  <b>اہمیت کیلئے دینی دینی کنیتیں</b>  <b>اہمیت کا پیغمبر خدا نے انکو کیا</b>  <b>جنہ نالینہ جرم سونا نون</b>  <b>جسے نہ لیا اپنی عمر میں یہ نام پاک</b> </p>
<p> <b>چونک دنیہ جگ نرک نالوں</b>  <b>چارون کا کجا خدا نے دنیا میں پاک ٹھکانا</b>  <b>پہلے صدق دین دین کے</b>  <b>پہلے اذکا نون صدق دل سے بن جگت</b>  <b>بھا جگ عدل دین کے آئے</b>  <b>ہو اجمان بن عدل سارو کر دین قبول کرے</b>  <b>لکھا پیران جو آیت پیت</b>  <b>جنہون قرآن لکھا جو آیت پیت</b>  <b>جنہ ڈر کا نے سوا سوا</b>  <b>جنگے دے آسمان کی کیکر نہ نہیں کرتی</b> </p>	<p> <b>چار بیت جو محمد عثمان</b>  <b>چار بار جو محمد کے جانشین ہوئے</b>  <b>ابابکر صدیق سیانے</b>  <b>ابوبکر صدیق بہت زیرک تھے</b>  <b>بنو عمر خطاب سہلے</b>  <b>بنو عمر بن خطاب اسلے خلافت کر زیا ہوئے</b>  <b>عثمان بن عفان بڑے نڈت کنین</b>  <b>عمر عثمان بڑے قابل با ہنر تھے</b>  <b>جو تھیں علی سنگھ بریارو</b>  <b>جو تھے علی شیر زبردست</b> </p>

دوسری سطر میں خدا نے اذکا نام لکھا  
 اہمیت کیلئے دینی دینی کنیتیں  
 اہمیت کا پیغمبر خدا نے انکو کیا  
 جنہ نالینہ جرم سونا نون  
 جسے نہ لیا اپنی عمر میں یہ نام پاک  
 کن اوکن بڑھ پوچھ ہو یہ لیکھ اوچو کہ  
 ہزار اور عیب خدا پوچھ گا ہو گا ہی کتاب اور حساب  
 وہ نبوت آگین ہوئے کرت جگت کر ہو کہ  
 وہ ذات پاک شفاعت کر گا آگے ہو کر اور اریا جان کے نجات  
 چار بیت جو محمد عثمان  
 چار بار جو محمد کے جانشین ہوئے  
 ابابکر صدیق سیانے  
 ابوبکر صدیق بہت زیرک تھے  
 بنو عمر خطاب سہلے  
 بنو عمر بن خطاب اسلے خلافت کر زیا ہوئے  
 عثمان بن عفان بڑے نڈت کنین  
 عمر عثمان بڑے قابل با ہنر تھے  
 جو تھیں علی سنگھ بریارو  
 جو تھے علی شیر زبردست

اس مقام پر  
 استعمال  
 اور  
 اور  
 اور

جوہر کا حکم  
ان بنی کردار  
بجائے نہیں  
یعنی نہیں  
یعنی نہیں  
۱۲

چاروں ایک مٹی اک بانا  
چاروں کی ایک راے اور ایک بات تھی  
بچن ایک سو سنانیہ سا بچا  
چاروں ایک قول صحیح بیان کرتے تھے

ایک بیٹھتا ہوا ایک سنگھاتا  
ایک راہ بھی اور ایک ساتھ ہوتا  
بھیا پر وان دو چون جگ با بھیا  
کہ وہ سبے پیارے قرآن کے مسلم رکھتا

جو پُران پدھ پچھو سو فی پُرہست کر نپتھ  
جیسا حکم فرماں خدائے نازل کیا دی تملوات کرتے تھے  
اور جو پچھو لے آوت سو سن لاگت نپتھ  
اور جو کوئی گراہ آتا وہ سن کے راہ پر لگ جاتا

شیر شاہ دہلی سلطانوں  
شیر شاہ دہلی کا پادشاہ ہے  
اوہی چھانچھات اوپانوں  
اوکیکو سوراوہے جتر اور تخت  
چاٹ سوراو کھانڈے سورا  
ذات کا بہادر اور تلوار کا بہادر  
سورنوا اور نو کھنڈے  
اوکی بہادر جی توں کھنڈے لوزیر کر گیا  
تان لگ راج کھرگ لیجیا  
شہنشاہ کی سلطنت تھی تلوار کے زور سے  
سلیمان کیہ انگوٹھی  
ہاتھ میں گویا ہر سلیمان کی گنجی

چار فہم کھنڈ تھے جس میں جان  
چاروں طرف جان کی خوش بے مثل آفتاب  
سب اجن جو تین دھرم اللاتو  
راجہ تھے سب نے زمین پر پشانی رکھی  
اوپر موت پتھر گرس پورا  
اور پڑا غلند سب علیہ میں کامل  
ساتھ دیپ وئی سب یہ  
ہفت اقلیم دنیا کی سب زیر ہو گئے  
اسکندر زوال القرن جو کینچان  
ابسا کام کیا جیسے اسکندر زوال القرن تھے  
جگ کتھ جیون دیکھ بھر مٹھی  
اوتے اپنے دم سے حمان کو زندگی بہت دی

اوست گردیم پت بھاری  
اور وہ ایسا بارو و تار کا صاحب بن درج

ٹیک بھم سست سست بھاری  
کہ مثل سون کے آڑ ہو کر دنیا کو بنگال لیا

دیکھ اس میں محمد کرہ جگہ جگ راج  
دیا ہے دیا محمد کہ کردہ ہر زمانہ میں سلطنت  
پت شاہ تم جگ کے جگ تھرا محتاج  
خدا پاوشاد جهان ہواد ہمارا ہمارا محتاج ہے

بر تون سوریم پت راج  
اب تعین کرنا ہوں بادری بہا شاہ جہا  
ہی کے سین چلے جائے پری  
گوڑوں کے سم سے طع خاک کے روائی ہے  
پرین رین ہوئے رہے گرا سدا  
رات ہو جاو اور آفتاب کو منہ روہ  
ست گھنڈو صرقتی تھی کھ گھنڈ  
سات بلین زمین کے چھ طبق ہو گئے  
ڈوولی کلن اندر ڈور کا نیا  
آسمان ہل جات اور اندر در سے کام نہیں  
پھر وہ مہمنہ سمند سوکھا  
بھراو بھیس بائیں در سمندر سوکھ جائیں  
اکلہ گھون پان گھربانٹا  
اگلی فوج کو پانی گھر گھر تقسیم ہوتا ہے

بھم نہ بھار سے جو سا جا  
زمین وہ بوجہ نہیں اٹھا سکتی جو سا جا  
پت لوت اوڑنہ ہو دھوری  
چھانوٹہ کے آؤ کہ جاتے ہیں مثل غبار  
مانس نکمہ لکھن میں بھر یا سدا  
آدی اور ریت گدات کا خیال کر کے بشیر  
اہ پرشت جیسے برات سدا  
اور اوپر انہ یعنی آسمان ساک آٹھ ہو  
باسک جگ عذہ تیار نہ چائیا  
راج ساپون حیت تری میں چھپ جا  
نیکھنڈ لوٹ لکھیل جا پرتی  
اور نگل پال ہو کے خاک میں لیں جا  
چھچھلنے کا نہ نہ کا نہ وانا  
اور کھلی فوج کو پانی بھی کھایت نہ نہیں کرتی

لکھن جو لکھن میں  
اور زمین میں لکھن میں  
پت لوت اوڑنہ ہو دھوری  
چھانوٹہ کے آؤ کہ جاتے ہیں مثل غبار  
مانس نکمہ لکھن میں بھر یا سدا  
آدی اور ریت گدات کا خیال کر کے بشیر  
اہ پرشت جیسے برات سدا  
اور اوپر انہ یعنی آسمان ساک آٹھ ہو  
باسک جگ عذہ تیار نہ چائیا  
راج ساپون حیت تری میں چھپ جا  
نیکھنڈ لوٹ لکھیل جا پرتی  
اور نگل پال ہو کے خاک میں لیں جا  
چھچھلنے کا نہ نہ کا نہ وانا  
اور کھلی فوج کو پانی بھی کھایت نہ نہیں کرتی

جے گڑھ نئے نہ کو ہو چلت ہو نہ سب چور  
 جو قلعہ نہ زیر ہوے کسی سے وہ چلتے ہی چور ہو جاتی ہیں  
 جو وہ چہرے بھم پت شیر ساہ جگ سور  
 یہ نئے بسوقت ارادہ سواری کا کرتا ہے زمین کا مالک شیر شاہ جہاں شاہ

چاٹتا چلت نہ دکھوے کوئی  
 کہ چلتی چوٹی کو جی کوئی اپنے انہیں دیکھت  
 ساہ عدل سر سوہن ہا  
 لیکن شیر شاہ کو عدل کو مقابلہ میں دو بیٹھا  
 پھری امان سکل دنیا میں  
 پھر سے دو ہائی ساری دنیا میں  
 مارگ مانس سون او جیارا  
 رام میں آدمیوں کے چلنے کی کثرت سے روشنی  
 دو نوں پان پین اک کھانا  
 دو نو پانی پین ایک کھانا  
 دو وہ پان دھ کرے ترارا  
 دو وہ کو پانی سے جدا کرتا تھا  
 دو بربرے ایک سم را کھا  
 ضعیف اور قوی کو برابر رکھتا تھا

عدل کون جس پر قائم ہوئی  
 کہیں ایسا عدل زمین کے پردے پر ہوگا  
 نوشیروان جو عادل کہا  
 نوشین روان کو عادل سب نے کہا  
 عدل کینچہ عسکری نائین  
 عدل کیا حضرت عہد کے ہند  
 پرے ناٹھ کوئی چھوئے نہ پارا  
 سراجاں شمشیر ہوتا تھے ہوئے کے تھا  
 گائے شگھہ رنگیہ اک باٹا  
 گائے اور شیر چلین ایک راہ میں  
 نیسہ کھیر چھپانے دربارا  
 پانی اور دودھ کو چہرے کا تھا  
 دھرم نیا و چلے نہ تھا  
 بخشش و انصاف میں راست گو تھا

سب پر ہمیں آئیے جو رجو ر کے ہاتھ  
 سارا دنیا و عاقبتی ہے ہاتھ جوڑ جوڑ کے

گنگا جمن جو کہ جل نولہ امر سو ماحت

گنگا جمن میں جب تک پانی ہے تب تک زندہ رہے وہ سردار

پُرت رُپ نوت بکھا نون کا ہا  
بہراو کی حال کی تعریف کمان تک کردن

سس جو دس جو دنی سنو را  
پانچو دھون رات کا جو خولے سنو را

پا پچا چا سے جو در سجن ولسا  
کناہ دور ہو جائے جسے او کی زیارت کی

جیس بھان جگ اور تیا  
جیسہ اگر آفتاب سارہ جہان میں روشن ہو

اس عبا سور پُر کھ زمر  
اوسا دور بادشاہ با جمال ہے

سونہ دشت کے سپر نیانی  
اسکی نگاہ کے سائے کیسے دیکھنا جاو

روپ سولے دن دن چرچا  
حسن او سکا روز افزون ہے

جانوت جکت سمجھے کھ جاہا  
جہان تک بادی دنیا کی جو سب کی شام

یتون چاہ روپ اجیا را  
اوس بھی زیادہ اوسکا جمال روشن ہے

جگ جو ہار کے دنی اسپسا  
سارا جہان سلیم جہان نے دعائیں دیا ہے

سمجھے روپ وہ آگین چیا  
اوسکے حسن کے آگے سب غیر ہی محسوس ہوا

سور چاہ وہ اگر کرا  
کہ آفتاب بھی زیادہ روشنی اوسکا حضور ہے

جین دیکھا سور ماں نانی  
اور جسے اوسکو دیکھا سہا سہا کر کے رہ گیا

جگ اور پُر کھ  
حسن او سکا عالم حسن پور ہے

روپ نوت من ماتھین چنر رکھاٹ وہ بارہی

ماسبہ ہال دلو کا حال او کی پیشانی پر چاند گٹ کے ہے وہ بڑے

میدر این وریس لو بھائین استت نبون ٹھاوی

ایک جماعت واسیلے ہمارے آمل تعریف او کی عاجزی سے کھڑی کرتی ہے

ایسا کونسی ایک دنیا شیر سارہ سلطان  
ایسا کونسی ایک دنیا شیر شاہ بادشاہ نے  
نا اُس مجھ سے نہ ہوئے نہ کوئی نے اُس کی  
نہ ایسا کوئی ہوا ہے نہ ہو گا نہ کسی نے ایسی سخاوت کی

وصفت سید اشرف جہانگیر تیسرا سید الشہداء  
سید اشرف جہانگیر کے پاک کرے اشرف زبردست مجید ان کا



تینہ کھر رتن ایک نر مرا  
آن کے گوشتن ایک جہر آب دار ہے

پہنچے دیے کہہ دئی سنوار  
راہ ہائے کوہرا ہے اون کو سنوار  
سیکھ کمال جگت زمر  
دوسرے سنگ کمال جہان میں روشن  
میر کھنڈن بھوپرا امین  
کوہستان سے بھی زمین  
کینچہ کینچہ دو جگت کی ناب  
کیا ان کو سون و نون بیان کا  
اور تہ بہار شش ہزاری  
اونین کے جوڑاٹھانے سے رہا تری ہے  
پاپ مر از مل بھی کایا  
ان کا دوسرے دور ہو سے اد پاک ہو گیا بس

محمد تان چخت پتھہ جنہ سنگ مرشد پر  
ای مرد راویہ کنگے سے بیان مائے کسی کے مرشد اور پر ہے  
جنہ کا آئے کیوک بیک پاوسو یہ  
کجا نا چخت سے مرشد سے والا جلدہ کن را تا ہے

در صفحہ میو یکہ بر ہائون

چلے او تابل جنہر کہو ا  
 چلے او تابل جنہر کہو ا  
 چلے او تابل جنہر کہو ا  
 چلے او تابل جنہر کہو ا

[illegible][illegible][illegible]

المداد بھل تنہ کر گرد

المداد اچھے آن کے فرستہ ہیں

سید محمد کے دے چلا

سید محمد کے وہ مرید ہیں

وانیال گزرتیہ لکھا

وانیال مرشد راسخا ہیں

بھیسے پرسن او نہ حضرت خواجہ

است پسند ہوئے وہ حضرت خواجہ غفر کے

اونہ سون میں پانی جب کے نین

آن سے میں نے حاصل کیا ذکر او شغل کرنا

دین دنی رو سن سرگرد

دین دنیا میں دشمن اور سرگرد ہیں

بھیسے سدھ جوتنہ سون چھلا

دردیش ہو کیا وہ شخص جس نے ادنیٰ صحبت پائی

حضرت خواجہ غفر نے پانی

حضرت خواجہ غفر سے ان کی ملاقات ہوئی

لے مرے جہان سید را

آت سلسلہ سید راجہ مادر شاہ سے ملا

او گھری جھپہ پر م کب نین

کنا دہوئی زبان واسطے بیان لقمہ محبت کے

دے سو گرد ہون چیلانت ہوؤں بھاچے

وہ میرے مرشد ہیں اور میں ان کا مرید ہوں ہمیشہ کی خوش آنکھوں سے حاصل کیا

اونہ ہت دیکھے پاؤں درس گسائین کیر

دو زمین کے باعث سے میں نے پایا ایک پر تو از دیدار

سو کوٹ میں چل چاہے

وہ شخص آشتی اور دیوانہ ہوا جس نے شہر سے

دنیہ کلنک کینھ او جیارا

ادسکو سیاہی دے اور دوستی بھی بخشی

او اسوک جس نکھتن مانہاں

وہ ایک آنکھ ایسی ہے جیسے زہرہ ستارہ دینے پر

ایک نین کب محمد گسین

ایک آنکھ کا شمع محمد ہنر مند

چاند جیسے جگ بدھ او تارا

چاند ایسا نیامین شدائے اوتارا

جگ سو جھایکے نینا ہان

اسی طرح سے جھکو بھی نظر آیا ایک ہی آنکھ سے

میں نے اپنے شیخ سے اس  
کے ہاتھ میں سے لیا  
میں نے اپنے شیخ سے اس  
کے ہاتھ میں سے لیا  
میں نے اپنے شیخ سے اس  
کے ہاتھ میں سے لیا  
میں نے اپنے شیخ سے اس  
کے ہاتھ میں سے لیا  
میں نے اپنے شیخ سے اس  
کے ہاتھ میں سے لیا

جولہ آنبہ ڈانبہ تہ ہوتی

جب تک آنبہ دانے نہیں ہوتا

کینھہ سمندر پان جو کھارا

خدا نے جب سمندر کا پانی کما رہا

جو سمیر ترسول بنا سا

جب مجیر ہوا ترسول سے کھو دا گیا

جولہ گھری کلنگ نہ پرا

جب تک گویا مین کوٹا سونا نہ پڑا

تولہ سکندہ بساے نہ کوئی

تب تک خوشہ باد کی نہیں ظاہر ہوتی

تو اس بھو اسوجہ اپارا

تب تو ایسا ہوا کہ غانا پیدا کیا

بھا کچن کر لاگ آکا سا

تب سنا ہوا کہ آسمان سے لگ گیا

تولہ ہوئے نہ کچن کھرا

تب تک نہوا سونا نہ پڑا

ایک نین جس درین او تنہ نزل بھاؤ

جان ایک آنکھ شل آئینہ کے ہوا اور پاک و صاف دشمن اور اعدا ہو

جسے سب روپتی پاوگہ مکہ دیکھے کر چاؤ

سب حسین زمانے کے قدم کھٹکے ہیں اور دیدار کی آرزو رکھتے ہیں

جو رمتانی سہنچا نے

جنہوں نے دوستی کو سرے تک پر نہ دیا

ہلے بات بھیداو نہ جائیں

پہلے راز سخن کا جنہوں نے جاننا

کھا نہ ڈھرائے اور بھوت ماننا

شہید بنی اور سخاوت میں اونکا ہاتھ اچھا نہ

بیرکھیت رن کھرن جھجھارا

عجائب اور دیکھ کر کون کچھ نہیں تھوڑا سی ہلاک کر دے

چار میت کب محمد پائے

چار دوست شاعر محمد نے لکھے

یوسف بیکار عینکا آئے یامین

ایک ملک یوسف نے کنگ لکھا

پین سلار کا دم ست ماننا

دوست کے دوست سلار کا دم صاحب است

میان سلو نے سنگ اپارا

سے بار میان سلو نے رشید اوس سر کئے

دیکھ لے بڑھی بڑھ سدھ بکھانا  
 شیخ بڑے بڑے کامل اور ستودہ  
 چارو چتر ڈنسا گن بھرے  
 جاموں چڑھوں علم بین کامل  
 پیر کہ لکھو ہوے چندن کے پاس  
 چورنت ہوتا ہے مندل کے درنگ پاس

کی آدیس سدھ بڑھ واما نان  
 کاملوں نے بڑا جان کے ادنے مزدنیا کر کیا  
 او سنگھ جوگ گسائین کھرے  
 اور مسز افترا اور اہل اشرف نے بین کر دے  
 چندن ہوئے بیدتہ باسا  
 ادیں مندل کی سی خوشبو ہو جاتی ہے اگر چہ پیر

محور چارون میت بل بھو جو ایسی چت  
 محور چارون پار سے بل کے ب ایک دل ہو گیا  
 یہ جگ ساتھ جو تہا اونہ جگ بھین کت  
 اور اس عالم میں نہ ہو گا تو ہر اس عالم میں کہ نہ کہہ سکتے ہو

جالیں نگر دھرم استھانوں  
 حابیں نگر بھارت کی ایک جگہ ہے  
 او کی بیتی کبتن سون بھجا  
 سنت دآر زد کر کے کین میں کمال ہم پو جانا  
 ہون سب کبتن کا پچھو لگا  
 میں سب شاعر دن کا پس رو ہوں  
 یہی بھنڈا رنگ سا ہی جو پو جی  
 دل فرادہ ہو آئیں جو پو جی نئی سن کے  
 رتن پدارتھ یو لی بولا  
 جواہر درمل کی سی گفت وگو کے

تہان چائے ک کینہہ بکھا پون  
 دبان سب شاعر جو ایسی چت ہے  
 لوٹ ستوارہ مرثوہ سجا  
 خاص کو کامل کیا اور آرا سنگی دے  
 کچھ کچھ حقیقت حدی ڈی وگا  
 سوئے آتہ شیل چاہنا و لکھ کی چوٹ  
 کھولی حبیبہ تار کی کوئی  
 دو کوئی کسید دبان سے میں ظہار سخن کیا  
 سرس پریم جو بھرے امولا  
 خوش فائز شرب جمن بنیت برے

جنت کے بول پروہ کے گھایا  
 بسکے گنت دو کسہ اس جنت برے  
 پھیرین پھیریں رہے بھاپتا  
 میں رہے پروہ جنت کر رہا ہے

کہہ تہ زو پ سو کمان تہ ما  
دان نہ من کا کہ شمار ہے نہ زور کا  
و حور لپ نیانا نگ چھپا  
گیا اس کو تاک میں پوشیدہ ہے

محمد کب جو پریم کانا تنہ رلت نہ مائش  
ای موجود کلام محبت کا ہے خدا کے خون ہے دگوشت ہے  
جین کھد دیکھا سو ہنسنا سا ہر آئی آتش  
جینے نہ دیکھا وہ ہنسے لگا اور جینے کلام خدا کے آتش بھل آئے

سنہ نوے سینتارہ سہ  
سن نوے سینتالیس چری تھے  
سنگلہ جتیا آپ جی رانے  
گلاب کی چچی رانے کو  
علاء الدین ذلی سلطان  
علاء الدین بادشاہ دہلی کے سامنے  
سن پدم گندہ جھینکا آئے  
نکے پاؤں کی قلعہ آگے گریب  
چشمہ نہیں کھتا ابھی  
چشمہ جھانک برقصہ عت  
کب بیاس میں کنولا پوری  
بیاس مڑو اورے کنولا پوری میں کھسا

کھتا اور یہ بین لب کے  
 جہانستان کھل کر کی اور تعیان کرنے  
 رتن سین چتور گدھ آنی  
 رتن سین چتور گدھ میں لایا  
 راگھو جتین کی نہ بھانوں  
 راگھو ہر مشیار نے پرہی کا مال جان کیا  
 ہندو تر کنہ بھنے لڑائی  
 ہندو تون اور سلطانن میں غب لڑائی ہوئی  
 کی چو پائی بجا کھا کسی  
 اور کسی چو پائی بنا کر نان بجا کھا کسی  
 دور سوئے رب سہ دوری  
 دور نزدیک سہ دور نزدیک دور سہ

[illegible]

[illegible]

دیپ کنیتسل آر ن پرا

کنیتسل دیپ میں نکل پڑا ہے

دیپ مہو سنھل بانس ہرا

مہو سنھل دیپ میں آدی گم ہیں

سب سنار پختہ میں ہے سوسا تو دیپ

سب خلقت پر وہ زمین پر ہے اور سات اقلیم ہیں

ایکو دیپ نہ او تم سنگ دیپ سمیت

ایک دیپ ہم نائی نہیں سنگ دیپ کے مقابلہ میں

گندھ پ سین سو گھنڈ نر سیو

گندھ پ سین اوس جگہ کا مالک

کنک سنا جو را ون را جو

کنکا میں جو را دن را جہ سنا ہے

چھین کو رینے کا ملک در سا جا

چھین قلعہ اور پتہ کے دل تھے

سورہ سنس گھور گھوڑا

سولہ ہزار گھوڑے اس کے طیلہ میں تھے

سات سہس ستنی سنگلی

سات ہزار باہمی سنگل دیپ کے

اسو پتیک سرور کہا دے

پراشہ سواروں کا سہ تاج کہلاتا ہے

نر پتیک کوا اور نر ندو

آدھ سو پر ہی قابض کوا اور شجاع

سوراجا وہ تاکر دیسو

وہ را جا تھا اور وہ اوس کا ملک

تھو چاہ بڈ تاکر سا جو

اس سے بڑھ کر اوس کا سامان ہے

سبھے چھتر پت اور گڈھ را جا

سب صاحب امرا اور صاحب قلعے تھے

سناو کرن بانکا ٹکھارا

سناو کرن اور ہر گھوڑا بانکا چائاں مانند سیام کر کے

جن کیلا سس ایراپت بلی

جن کیلا سس ایراپت بلی کے

کج پتیک آٹکس کج ناوے

ہاتھی پر بھی خوب چھتا ہے اس کو ہتھکا دیتا ہے

بھو پتیک چک دو سر اندو

سب لوگ دنیا کے اوس سے خوف کھاتے ہیں



پنکھہ پلنہ بی بھاکھا  
آن بانوں میں بہت طبع پتو اور بہت قسم کی بولیاں

بھجور بہت بولنہ چونہ چونہ  
سج بونی بوسہ جڑیاں اپنی بولی بولنیں

ساروسوا چورہ خچہ کرہین  
ساروس اور توتا بھی خوشیاں کرتے

پیو پیو لاکا کرے پیچیا  
پے کرے پیچیا لے لگا

کھہ کھو کوئل کے راکھا  
کو کو کر کے کوئل بولنے لگی

دنی دنی کر مہر پکارا  
دنی دنی کر کے مہر چھارتا تھا

کہ کہ مور سہا دن لاگا  
اپنی بولی بول کے طاؤس بھی نہیاں کرتا

کر نہ بلاس دیکھ کے ساکھا  
سب خوشی اندھی کرتے شاخیں دیکھ کر

بولے پانڈک ایکٹی تہیں  
اُن میں فاختہ بھی ایک اپنی تہیں کر بیٹھی

کر نہ پر بولا او کر ورہ سین  
اور جتنی پردار جانور تو سب پر غور کر کے

توتی توتی کے گاڈر سیا  
توتی توتی کے گاڈر بھی بولتا

او بھنکر لج بولے بی بھاکھا  
اور بھنکر لج بہت قسم کی بولی بولنے لگا

ہارل بولے آہن ہارا  
ہارل اپنی ہی صدا کرتا تھا

ہوتے گرا ہر بولنہ کاگا  
کوڑا بھی ایک سمت اپنی بولی بولتا

جانور پنکھہ کے سب بیٹھے بھرا نروں

جہاں تک پرندہ بیاں گئے سب بیٹھے تمام رختوں آنک پر

آہن آہن بھاکھا بولنہ لیسنہ دنی کرنا نون

اپنی اپنی بولی میں صدا کا نام لے رہے تھے

ساجے بیٹیک اوپا نوری

سنواری نشتیگا اور زینہ

پیک پیک پر کو ان باوری

مزم قدم پر کو ان اور باؤ لی

اور گنڈ بے مٹانویہ مٹانویہ  
اور کٹہر سے جا بجا ہے

مرثہ منٹ پھوپھو پاس سنواری  
دیوہرے اور شوالے چاروں طرف بنے

کوئی سو رکھتے کوئی سنیا ہی  
کوئی نکھیرے اور کوئی سہیل ہی

کوئی سوئے سر جنبم حتی  
کوئی ہیبر کوئی جنبم ہے

کوئی برنیہ چار منقہ لاگے

کوئی من سلفت سبتہ کوئی جوگی

سب سے پہلے اوتارنے کے قانون

اور عبادتِ حق نے بہت سے نام بنام تھے

تیا جیسا ب آسن مارے

فقرا ہر قسم کے پیشی معروف بیا د ا لہی

کوئی رام جن کوئی لبواسی  
کوئی رام جن در کوئی لبواسے

کوئی ایک پرکھی دیہی سستی  
کوئی دیہی کی لہما کرتا ہے

کوئی سوڈ گنبرا چنبہ ناگے  
کوئی ڈکس کوئی ڈنگ

کوئی نراس نتیجہ بیٹھ بیوگی

کے لئے یہ سب کچھ ہے

سیپورا لھیورا پار کھی سلکھ سادھک و دھو

سیور کھیورا اور پارہی اور سکھ اور سادہ یکا اور ابدیت

آس۔ ہار بیٹھیہ سب منڈی جارا تمان بھوت

اس بار کی سب منڈیپ میں بیٹھی ہیں آغا جان بھوت کو جلا کے

بھلا سمندر اس بات اوگا یا  
سمندر سا بھلا ہوا ہے اتنا عین ہے

انبرت دآن کیور سباسو  
مثل حشر آب حیات که کافر را کشته

مان سُرودک دکیون کا ہا  
تالاب مان سُرودک کو کیا دیکھن

پان سوئت اس نزل تا سو  
با ز اد کا سو تا صاف

[illegible]

لنگ دیپ کی سلا اوناسے  
 لنگ دیپ سے سونا طلب کر کے  
 کھنڈ کھنڈ سیڑھی بھی کرہری  
 درجہ بدرجہ زینے بنے ہوئے  
 پھولے کنول رہا ہوئے راتا  
 کنول پھول کے سہ رخ ہو رہا ہے  
 اولتہ سیڑھی نت اوترائیں  
 پیپا ادبلی ہیں اور مونی اوپر آتے ہیں  
 لنگ نیکہ پیڑنات لو نہیں  
 سونے کے پردرختوں پر ایسے حسین خوشنما

باندھے سرور گھاٹ بنائے  
 اوسیرح تالاب کے گھاٹ بنائے  
 اوترتہ چشیر لوک چنہ پھیری  
 لوگ چارو نظرون اوترتہ پڑھتے ہیں  
 سس سس کھیرن کے چھاتا  
 خزاروں پر یون کر پختے لگے ہوئے  
 چنگنہ ہنس بیکیل کرانہیں  
 ہنس بہت خوشی سے پکٹے ہیں  
 جانو چتر سنوارے سونین  
 کہ گویا چتر سونے کے سنوارے

اور پرتال چوں دس ابنرت پھر سب دکھ  
 تالاب کے اوپر چارو طرت اورت کھیل بے رختون میں  
 دیکھو روکھ سرور کر گئی پیاس او بھوکھ  
 تالاب کو درخت دیکھ کر پیاس اور بھوکھ جاتی رہے

پان بھرے آنو نہ پنہارین  
 پانی بھرنے کو پنہارین آتین  
 پدم گندہ تنہ انگ بسا نہیں  
 پدم کی سی خوشبو ادنی جسم میں ہی ہوتی  
 لنگ شکھی سارنگ سینی  
 اکرتہ ہر کی ہی ہرن کی سی آنکھیں

روپ سرور پد پنی نارین  
 صورت میں حسین مثل مینون کے  
 بھنور لاک تہ سنگ پھر نہیں  
 بھنورے اونکے ساتھ لگے پھرتے  
 ہنس گامنی گوکل سینی  
 ہنس کی سی نزاکت کو کلائی سی آواز

انوسہنہ چوں دس پاتہ پائین  
 آتی تھیں چاروں طرف قطار قطار  
 کیس لکھا در سہر تا پائین  
 بال اونکے مثل ابرسیاہ کو سر پائین  
 کنک کلس کچھ چند رہا پائین  
 سونے کے کس بینی گھڑی سر پائین  
 جاسون وہ ہیرین چکھ نارین  
 جس کو وہ دیکھتیں آنکھ اٹھا کر

گون سہائیں بھانٹہ بھانٹیں  
 رفتار اونکی زیب طرح طرح کی  
 چمکنے دس سن بیج کی نیا پائیں  
 دانت اونکے چمکتے تھے بجلی کی طرح  
 رہس کو دسون آنہ نہ جا پائیں  
 خوشی سے کودتیاں آتی جاتی  
 نین بان جن ہنہ کٹارین  
 تو نگاہ کے بان سے قتل کرتیں گویا کٹارین

مانوین مورت سب آچھر برن انوپ  
 گویا سب مورت ہیں بیونگی رنگ خوشنما  
 جنکین اسے پھارین تے رانیں کنہ پود  
 جسکی نہ پھاریاں ہیں وہ رانی کس ادب کی ہوگی

نال تلاوا برن نہ جاہین  
 تالابوں کا حال بیان نہیں جہ سکتا  
 پھولے کنول کد اجیارے  
 سینے پھول کنول کے روشنی میں ایسے تھے  
 او تر نہ میکھ چڑھنے لے پائیں  
 بادل اوترنا اور پانی لیکے چڑھ جاتا  
 پیر نہ پنکھ جو سنگ سنگا  
 چڑیاں ترے تھیں جو ساتھ ساتھ

سونجھے دار پار تہہ ناہین  
 جسکا دار پار نہیں شو جھٹا  
 جانوں آوے لنگن مہ تاری  
 گویا ناہی ہر جے آسمان میں نارے  
 چمکنے منجھہ بیج کے ناہین  
 پھلیاں ان تالابوں کی بجلی کے اتار چمکتی  
 سیت پیرا نے نہ ہرہ رنگا  
 سفید تھیں اور زرد اور نیل درمیت رنگ کے

چکوی چکواکیل کر نہیں

چکوی چکوا آپس میں بادی کرتے

کر لیں سارس جس نے مارا

مکمل کرتے سارس جس نے اوکو مارا

بولنہ سون ڈھنگ بک لیدی

سون اور ڈھنگ اور بک لیدی بولتے

نس کے کچھ کر دینہ جان نہیں

رات کو بھاہوتے دن کو بول جاتے

موتے نہ کچھ ٹکے ساتھ پیارا

مر جانے کے بعد بھی ان میں جبرائی نہیں

رے بول من جل بھیری

اور کچھ پانی میں مناموش رہتی

نگاموں تہاں اچھنہ دینہ بر نہ جن پر

گینے بے قیمت دہان پیدا ہوتے دیکر دشمن گویا چرن

جو مر گیا ہوئے تہاں سوپا دوشے

جو عوام اس جگہ ہودہ البستہ سی پائے

اس پاس بہ امت باری

گرد بہت عمدہ باغ لگے ہوئے

نارنگ نیون شرننگ چھیرین

بارنگی اور لیون خوش رنگ اور چھیر

گل گل تنج سدا چھل پھر

گل گل اور تنج اور سدا چھل پھر

سرس پھر پھر سی نو پانا

آتش اور سب ایسے چھلے کہ ہر جگہ

آگ سہا لے ہر پھل پوڑی

آتش خرننگ لگی تھی ہر فانی پوڑی

پھر انوپ ہوئی رکھواری

بہت خوشنا چھلے اوکلی نگہانی ہوتی

اور بادام بیت آبیرین

اور بادام اور بید انجیر

اور انار راتے رس پھر

اور انار سرخ رس کے پھر

دار یون داکہ ویکھ من رانا

دارمی اور انور دیکھ کے دل خوش ہو

انین رہے کیلے کی کھوری

کیلے کے بھی گود لگے ہوئے

پھسے کر توت کر کھ لو نیو جی

ذبت اور کر کر اور چلتوڑہ بھی پھلا ہوا

سنگترہ اوچھو ہارے ڈھی

سنگترے اور چھاری بھی بہت نمایان

رے کروند ابیر چہرہ جی

کر وندا اور بیر اور چہرہ جی بے

اور کجھا کھاتے میٹھی

اور میو بہت قسم کے ترش اور شیرین

پان دنیہ کھنڈ وائین کو نہ کھانڈ میل

پانی دینچہ تر باغبان خوشن کو دن میں بہت شکر ملائے

لاکین گھریں رہنہ کین سینچہ انبڑت میل

کو دن کے بہت میں گھرے لگے امرت پیل سینچے

بہ پھلو اور لاک چو پاس

بہت پھلواریان چاروں طرف تھیں

بہت پھول پھولے گھن بیلے

بہت پھول پھولے اور گھنی بیلین لکین

سرنگ گلال کدم اوگو جا

خوش رنگ گلال اور کدم اور گو جا

ناگیسرد برگ نواڑی

ناگیسرد اور گیند اور دواڑے

سون جبر پھولی سیوتی

شل سونے کے زرد سیوتی پھولی

جاہی جوی جکچن لاوا

جاہی جوی بھی کثرت سے لگی

برگم بید چن بھی پاس

سب درختوں میں پوجہ ہانگی صندل کی خوشبو

کیوڑا چنیا کو نہ چنیل

کیوڑا اور چنپا اور گنڈ اور چنیل

سکندہ کبوری گندھرب پوجا

اور خوشبو کے پھول گندھرب کی پوجا کی

اور سنگار بار پھلواری

اور بار سنگار کی پھلواری

روپ منجری اور مالٹی

روپ منجری اور مالٹی

بہت سود رسن لاگ سماوا

سود رسن بھی فراخ زیب

مولسری بیلا او کرناں

مولسری اور بیلا اور کرناں

سبھی پھول پھولے بہ برناں

سب پھول پھولے بہت رنگ کے

تنہ سر پھول چڑھنے دے جنہ ماتی سن بھاگ  
یہ سب پھول راد کے سر چڑھیں جو بڑا بلند اتال ہے  
آچنہ سدا سکند بھی جن بسنت او پھاگ  
ایسی سدا خوش بو رہنے گویا موسم بہار ہے

سکھل نگر دیکھ سن بسا

سکھل دیپ دیکھ کر دل دہین لیں گے

اونچین پنورین اونچ اڈا سا

اونچے مکان اور اونچے محل

را اور انگ سب گھر گھر سکھی

امیر سے فقیر تک سب گھر گھر چین کرنے

رج چرج سا جے چندن چورا

خوب بکھلت ہے ہوئی مندل کی چو پالین

سب چو پار نہ چندن کھا تھا

بتنی چو پالین تین سب کے سنون مندر لکے

جنہ سبھا دیوتن کر جو ری

گویا مجلس کامل شخصوں کی جمع کی

سبھے گئی چڈت او گیا تا

سب ہنرمند کامل اور صاحب علم

۳۳

۱۱

دہن راجا اس جا کر وسا

زہی وہ راجا جسکا ایسا ملک ہو

جن کیلاں اندر کر با سا

گویا کیلاں اس اندر کا مقام ہے

جو دیکھے سوہنستا لکھی

جسکو دیکھو وہ شگفتہ رو نظر پڑے

پوتے اگر سدا او کو را

اگر سے اور مشک اور کیوٹے لپی ہو یمن

اور تہہ بیٹھ سبھا پت سا بھا

وہاں بیٹھ کے محفل کا سردار اسایش کرنا

پرے دشت اندر اسن پوری

گویا ملک اندر کا نظر آتا تھا یعنی بہشت

سنسکرت سب کے مکہ باتا

زبان سنسکرت میں سب کے مکہ کا کلام تھا

دیکھو

اٹھس بیٹھ سنوار نہ جو غیو لوک انوپ  
 ہر ایک صاحب طریقت گویا حاصل سادہ کی خوشنما  
 گھر گھر نار جو پد منی سب اچھرن کی وہ  
 گھر گھر مورنین پد منی ہر یون کے مانند صورتین

پن دیکھی سنگل کی ہاتا  
 پھر دیکھا سنگل دیب کے بازار کو  
 کنک ہاٹ سبھ کنک لیسپی  
 سونیکی دکانین بازار کی بونے سوئے  
 رچی ہونڈا روپی ڈھاری  
 ترازو کی ڈنڈیاں چاندی کی ڈہلی ہوئی  
 سون روپ بھل بھو پیارا  
 سوئے روپے کے خوب اچھے بن ہوئے چوڑے  
 رتن پدار کہ مانک موتی  
 جواہر اور لعل اور مونگا اور موتی  
 اوکپور بیسان کستوری  
 اور کانور اور مشکٹانے  
 جین نہ ہاٹ تہہ لینہ بسا ہا  
 جسے اس بازار سے کچھ سودا نہ لیا

دیکھو

نو وندھ لکھی سب ہاتا  
 سب شے میا اور لکھی یعنی دولت راہ میں پڑے  
 بیٹھ مہاجن سنگل دیبی  
 اونچے مہاجن سنگل دیب کے نیچے ہوئے  
 چتر کٹاوانیک سنواری  
 اچی اچی تصویرین اون میں بنی ہوئی  
 دھور سری پنچنہ پنجبارا  
 پارچہ ہر قسم دکرانا سودا گز فرخت کرتے  
 ہیر پنوار سوآنون جوتی  
 اور ہیرا اور پتا جس سے نظر روشن ہوئی  
 چندن اگر رہا بھر پوری  
 مندل اور عود بہت بہرا ہوا  
 تاکنہ آن ہاٹ کت لاہا  
 اوسکو دوسرا بازار کب خوش آئیگا

۳۵

کوئی کرے بسا ہنن کا ہو کیر لکاے  
 کوئی خسرید کرتا ہے کیا فروخت ہوتا ہے



کوئی حلے لایہ سون کوئی مول کواہی  
کوئی چلائے آغا کوئی اصل بھی برباد کرتا ہے

کے سنگار سب بیٹھیں بیا  
کو سنگار کیے ہو کر کسبیاں بیٹھیں  
کاتن کنک جڑاؤ کھینی  
کانون میں سونگی جڑاؤ بالبان  
نرمو نہ سن بیگ نہ جانیں  
اور عشقا زور آفرینہ ہو جانیں  
مار نہ بان سین سون پھیرے  
اور گردن چشم سو فوج کو بان مار تین  
لاے کٹا چہ مار چوہی سین  
تونا ز اور عشوہ سے مار کر بی لے لین  
اچھر دینہ سبھایہ ڈھاری  
آنجل اٹھا کے زیبا بےش سے بجاتین  
ہاتھ جھاڑ ہوے چلی نراسا  
ہاتھ جھاڑ کے نا امیدانہ چلے گئے

سنگار ہاٹ دھن دیا  
آپہر سہنگار عورتوں کے بازار کا دیکھا  
لکھ قبول تن چیر کسو نہی  
سٹھ میں پان بن پر سدرخ دو پنے  
ہاتھ میں سن مرگ بھلا نہیں  
ہاتھ میں پان باجا جکوسے ہرن چوڑی پھیرے  
بھونہ دھنک تہ نین امیرے  
بھون کان بھین کہ ایک اشارہ سرکار کو بھن  
الک کپول ڈول حسن دھین  
از بھن کو رنارو پر ہلا کے جب نہیں  
کچ نکچ جانہ جگ ساری  
جانتا ان محرم میں کو یاد دزدین چوسر کی  
کت کھلار ہاتھ پاسا  
کتنے ہی کھلاڑی انہو پاننا مارے

۳۶

چٹک لای ہرن من جولہ ہی گتہ بھینٹ  
چالاک کی لگا کے جیت لیتے جب تک گاتھ میں نقد ہے  
سانہ ناٹ اٹھ بھاگین نہ سہاں بھینٹ  
اور جب کچھ باقی نہ رہا تو اٹھ بھاگین گویا ملاقات ہی نہ تھی

لی کے پھول میٹھے پھلہار سے  
 پھول یکے والی بیٹے  
 سونہرے صا سبھے میٹھے گاندھی  
 خوشبو ترین سب طرح کی گندو سو کو بیٹے  
 کتھون پڈت پڑین پراون  
 کین عالم اور مافظ پڑتے تھے قرآن  
 کتھون کتھا کے کچھ کوئی  
 کین کوئی قصہ کہہ رہا تھا  
 کتھون چھڑپا پیکسن لاوا  
 کین کوئی باریکر تیز کا لچ کرتا تھا  
 کتھون ناو سید ہوتے بھلا  
 کین گانا پورا تھا اچھا اچھا  
 کتھون کا نہ ٹھک بدیا لائے  
 کسے طرف کوئی شنگ بریا لایا

پان اپور وپ دہری سنواری  
 تھولی پان سستار سو پو بیٹے  
 پھول کیوڑ کھڑی بانڈے  
 پھول اور کاؤز کے سطر گھڑیاں باکے  
 دھرم منیجہ کر کرنے بکھانوں  
 اریان کے طرف کا بیان کرنے تھے  
 کتھون ناچ کو دھبیل ہوئی  
 کین ناچ کو دھور با تھا  
 کتھون کھنڈی کاٹہ سچاوا  
 کین بھان بنی دلا گڑیاں سچاوا  
 کتھون نالک چٹیک کلا  
 کین کرناٹک جالاکی سے تماشا کرتے  
 کتھون مافس لینجہ بورائی  
 کسی طرف آدمی کو باؤ لا بنا یا

ٹھک چرووت لو کچھ چھوڑا دی رہیں مانچ  
 ٹھک چرو غماز طالع گڑے پر پاچون لے رہیں  
 جو یہ ہاٹ بھگ بھاگ من تاگر گنہ پی لچ  
 جو اس بازار دنیا میں رہتا پہلے سو اسکی گانہ بھی جو نہیں رہی

پن آے سنگل گڈھ پاسا  
 چتر نے سنگل دیپ کے تھو کے پاس  
 کابڑوں جتولاک اکاسا  
 کیا بیان کردن گویا آسان کے لگ اٹھا

کے پھول میٹھے پھلہار سے  
 پھول یکے والی بیٹے  
 سونہرے صا سبھے میٹھے گاندھی  
 خوشبو ترین سب طرح کی گندو سو کو بیٹے  
 کتھون پڈت پڑین پراون  
 کین عالم اور مافظ پڑتے تھے قرآن  
 کتھون کتھا کے کچھ کوئی  
 کین کوئی قصہ کہہ رہا تھا  
 کتھون چھڑپا پیکسن لاوا  
 کین کوئی باریکر تیز کا لچ کرتا تھا  
 کتھون ناو سید ہوتے بھلا  
 کین گانا پورا تھا اچھا اچھا  
 کتھون کا نہ ٹھک بدیا لائے  
 کسے طرف کوئی شنگ بریا لایا  
 پان اپور وپ دہری سنواری  
 تھولی پان سستار سو پو بیٹے  
 پھول کیوڑ کھڑی بانڈے  
 پھول اور کاؤز کے سطر گھڑیاں باکے  
 دھرم منیجہ کر کرنے بکھانوں  
 اریان کے طرف کا بیان کرنے تھے  
 کتھون ناچ کو دھبیل ہوئی  
 کین ناچ کو دھور با تھا  
 کتھون کھنڈی کاٹہ سچاوا  
 کین بھان بنی دلا گڑیاں سچاوا  
 کتھون نالک چٹیک کلا  
 کین کرناٹک جالاکی سے تماشا کرتے  
 کتھون مافس لینجہ بورائی  
 کسی طرف آدمی کو باؤ لا بنا یا  
 ٹھک چرووت لو کچھ چھوڑا دی رہیں مانچ  
 ٹھک چرو غماز طالع گڑے پر پاچون لے رہیں  
 جو یہ ہاٹ بھگ بھاگ من تاگر گنہ پی لچ  
 جو اس بازار دنیا میں رہتا پہلے سو اسکی گانہ بھی جو نہیں رہی  
 پن آے سنگل گڈھ پاسا  
 چتر نے سنگل دیپ کے تھو کے پاس  
 کابڑوں جتولاک اکاسا  
 کیا بیان کردن گویا آسان کے لگ اٹھا

<p>اد پر اندر لوک پردیسی          اور بلند می بین اندر لوک نظر آتا          کانے جانگجائے نہ جھانکا          کہ وقت دیکھنے کے ران کانپنی اور جان کا بھانا          پرے سو سیت پتار نہ جانی          اگر اچھا اوسین گزنا دھت انری کو چلا جاتا          نو نہ جو چڑ ہے جاے برہمٹا          اگر نو دن پر کوئی چڑ ہے تو آسمان پر چڑ ہے          نکھنہ بھرا لکن جن دیسا          گویا آسمان ستاروں سے بھرا نظر آتا          نہر کھنچاے دشت من تھا کا          اوسکے دیکھنے سے دلکی نگاہ تک جاے</p>	<p>تر نہ کر نہجہ باشک کے پیٹھی          جڑ اوس قلعہ کی باشک کی پیٹھ پر تھی          پر کالانوں چوں دس نس بانکا          چاروں طرف کھائی ایسی مین اور کج کے بیچ تھی          اگم اسوجہ و یکمہ ڈر کھائی          ایسی مین اور کسی خندق تھی کہ دیکھنے سے خوف آتا          نو پورین باشکے نو کھنڈا          نو سکمان باشکے نو درجے کے اوس قلعہ پر تھے          کنچن کوٹ جبر اوے سیسا          بہت سونے سے شیشے دیاں چڑے          لنکا چاہا اونچا گڈھ تاکا          لنکا سے زیادہ بلند اور سکا قلعہ تھا</p>
---	--

ہینہ نہ سماے دشت نہ پہنچی جاتہ شہادہ سمیر  
 دل میں گنجائش نہکے نگاہ نہ پہنچے کو با سمیر کٹرا ہے  
 کہاں لک کہوں اونچائی تاکر کہنے لکے تو نہ سمیر  
 کہاں تک بیان کر دن اور کی بلندی کہاں تک کہوں اور سکا دور

<p>تا نہمت باج ہوے رتہ چورو          در نہ بازو ادھکی رتھ کے ریزہ ریزہ ہوتے          سس سس تھان بیٹھی باجے          ہزار ہزار جسان پائے لگے تھے</p>	<p>نت گڑھ پانچ جلی سس سورو          ہمیشہ قلعہ کو بچا کر چاند اور سورج چلتے          پورین نو د بکھر کے سا جے          نو نہ اندر سے زرد بات کہنے تھے</p>
---	---

پچھر نہ پانچ گٹوار سو بجنوری  
پانچ کو نال چاروں طنز اس کے گھومتے  
پنور نہ پتور سنگ گڑھ کا رہے  
پردہ از قلم پر تصویرین شیر کی بنی  
بہ بنان دی تاہر کر ہی  
وہ شیر ایسے خونخوار بنے تھے  
ہمارے پونچھ سپار میں جلیبا  
جس وقت وہ شیر دم ہلائی اور زبان نکالتے  
کنک سلا گڑھ سیڈھی لاکین  
سلا گڑھ کی سیڈھیان سو نیکی لگائیں

کانچہ پاسے چاہپ دی نیوری  
 بالون نعرش کوے ادس جگہ کا بنو اے کا  
 ڈرنچہ لاشی دیکہ تہ ٹھاوے  
 جو کوئی دبان کڑھو کے دیکے توڑ جاے  
 جن گاجنہ چاہنہ سر چڑھے  
 گو یا بولا چاہتے ہیں اور سر چڑھو اے نہیں  
 گنجل ڈرنہ کہ گنجہ کیسہا  
 تو اتھی ڈرنہ گو یا کسے جاتے ہیں  
 جگمگانہ گڈھ اوپر تا مین  
 وہ چمک رہی تھیں قلعہ کے اوپر تک

نو و کھنڈ نو نیورین اوتنہ بجر کنوار  
 نورجے اور نور دوانے اور انکے سنگی دروازے  
 چار بسیں سو چڑھے سمت سین چہرہ جو پیار  
 جو بختیہ جو ققام کرا پڑین تیلہ پر جا سکے بشہ طبع میں ہو

نوپورین اودسون دوارو  
نومکان ادر دس دروازے  
گھری سو بیٹھہ گنین کھریاری  
گھریال بجانو اے گھریان گنا کرتے  
جو وہ گھری پوجی وہ مارا  
جہان وہ گھری گذری وہ مارا

تہ پر پاج راج گھریارو  
 آؤں پر گھریال راج کے بجا کرتے  
 پھیر چیر سو اپنی باری  
 تبدیل ہو کر اپنی اپنی باری  
 گھڑی گھڑی گھریال نکارا  
 گھڑی گھڑی گھڑی ال کی سی صدائے

[illegible]

[illegible]

مول تیار سرک وہ ساکھا  
 ردا دس کی تخت لٹری میں اور شاخ تپا  
 چند رپات او بھول تراہین  
 چاند کے سے پتے اور پھول سارے ایسے  
 دی پھر پائے تپ کے کوئی  
 وہ پھل تب پای جب کوئی بہت عبادت کر

امریل کو پاؤ کو چا کھا  
 امریل کس نے پانی اور کس نے کھلی  
 ہوئی اجیار نگر جہان ہین  
 اُن کے مکس سے جہان تک ملک ہر ان کو  
 یہ وہ کھائے تو جو بن ہوئی  
 بوڑھا اسکو کھائی تو حسن جمال پیدا کر

راجا بھسے بھکاری سن وہ انہرت بھوک  
 راجہ فقیر ہو گئے وہ خوراک سر لطیف شکر  
 جین پاسوامر بھانہ کھچیا دھڑوگ  
 جنے وہ پایادہ زنہ جاویر ہوانا دئے کچر دربانہ بیکار

گڈھ پر بس چار گڈھ تھے  
 قلعہ کے اوپر چار قلعہ دار تھے  
 سبک دھور عسکر تھے سا جانا  
 سب کامکان مرنے سے آراستہ  
 روپوت و مہنوت بٹھاگی  
 صاحب حسن صاحب در صاحب قبال  
 بھوک براس سدا سب مانہ  
 ہنسی خوشی سے سب بسر کرتے تھے  
 مندر مندر سب کی چوپارے  
 گھر گھر سب کی چوپالین بنی تعین

اسپت کجیت نہ نر تھے  
 اسپ نشین فیل نشین بہت بڑی زبردست  
 او اپنے اپنے سب راجا  
 اپنے اپنے گھر کے سب راجہ تھے  
 پارس پامین پور تہ لاگے  
 سنگ پارس اونکی جوتون سے لگا تھا  
 دکھ چنٹا کوئی جسم بنانا  
 مرنے اور غم کسی نے عمر بھر بنانا  
 بیٹھ کنور سب کھیلنے سارے  
 جہان بھیکے سب کنور آپس میں بازی

رہنمائی کرنا

معاذ اللہ  
دوم کی کوئی کتاب  
ہم دیکھیں گی  
پیارے دوست کی کتاب  
۲۰  
سیدنا محمد

پانسا ڈھکے کیل بھلی  
پانسا ڈھلتا اور چوس کر کیل خوب ہوتا  
بھاسٹ پڑنے سب کیرت بھلی  
بھاسٹ سب کے ادھان پڑھتے تھے

کھرک دان سرلوح نہ کوئی  
ادھکی شمشیر اور بہت کا مقابل نہ تھا  
پانوا کھور بہت سنگھلی  
ادس کا صلہ گوارا ہاتھی پالتے

مندر مندر پھلواری باری چو دا چندن باس  
گھر گھر گلزار اور باغ چوئے مندر کی خوشبو آتی  
نس رہے ہے بہت ہو چھہ رت بارہ ماں  
رات دن بہار ہو تھتی چار دن موسم بارہون مینے

چن چل دیکھا راج دواو  
پھر جائے دیکھا راجہ کا دروازہ  
ہست سنگھلی باندھے بارا  
ہاتھی سنگل کے دروازے بندھے  
گوئیویت میت رتناری  
کوئی سینہ کوئی زرد کوئی سرخ  
برنہ برن کنگن جس مکیا  
رنگ بزم کے آسمان پر ہے بادل  
عمل کے برنی سنگھلی  
سینہ کے بیان کیے ہاتھی  
گر کر پانچ ہر کتہ پہلے  
آکر بہار اور پہاڑ کو زہن کیل دیتے

مہ گھونہی پاسے نہ پا رو  
زمین کی بہت گردش کر تو بھی نہ پائے  
جن جو سب ٹھارہ پہاڑا  
گوئیاب پہاڑ جاندار کھر مڑتے  
گوئیوہ کے دھوم اوکاری  
کوئی سینہ کوئی بھورا اور کالا  
اوٹھنے کنگن بیچے جن شیکا  
آئین تو آسمان اور زمین تو گویا چہرے ہا  
ایک ایک چاہ سو ایک ایک  
ایک سے ایک بڑھ کر زبردست  
پر کھہ اچار چار مکھہ میلہ  
در خون کو اکھاڑ کے خاک میں ملا دیتے

مانت منت سب گرنیہ بانہ  
ست دوہو شیار سب تیر ہو کر چوتھے

نفس دن رہنہ مساوت کا نیرہ  
رات دن میدان اونکے کندھ پر پہنچے

دھرتی بھارتہ انکونی پاو دھرت اٹھ ہاں  
زمین بوجہ اڈکا سنیں اٹھا سکتی پاؤں نہ ہرنے ذرا آتا ہے  
گرنیہ لوٹ پھین پھانی تہنہ ہشنہ کی چال  
زمین کا سانپ منہ ہوا در کچھ پھٹ جاے اچھون کی چال

پن بانہ صحر جبار ترنگا  
پھر ہندو دیکھے راہ کو طیلے میں گھوڑے  
لیل سمندر چوہر جگ جالین  
بنلا سبزہ اور پودہ ہر زمانہ جانی ہے  
حکمر گرنیک موہ بہ جاتین  
سبزہ قلعہ موہ سہ رنگ بست خیم کے  
مرنے آگن دھولے باگا  
دلکے چاہنے کو پہلے اونکی باگ بل جاے  
پوکن سمان سمندر پر دھاو  
ہر اسی پر سہرے گزر جاتین  
تھر نہ منہ رس لوہ جیانیہ  
چالاک کی داک جگہ قرار نہ کر تو کام چاہے نہ  
تیکہ کتھا رچانہ او بائے  
تیز گھوڑے اور چالاک اور بانے

کار بون جس اٹھ کی رنگا  
کیا بیان کردن چھے اونکے رنگ بے  
ہاسل بھور کیا و بھانین  
نرنگ نسلی گیاہ کہتے ہیں ان کو  
گر گر کو کاہ بولاہ سو پائین  
گرہ ابن قطار قطار  
لیت اساس گنگن سر لاگا  
سائنس لیتی ہے آسمان سر لگ جاے  
یو ڈنپا و پار ہوئے آنوہنہ  
غرق منوں اور اٹھ بار ہو کر پھرتین  
بھا جھہ پو پنج سپس اور پائین  
بھاگتہ دھت شیر ذمی پر دم سہر آ جاتی  
تر پینہ تو نہ تیج بن ہانکے  
ترپ بن اوگرمی ادب تیزی میں ہنیر مار کھچتے



اس نکھار سب دیکھی جن من کی رتھ باہ  
ایسے گھوڑے سب دیکھے گویا دل کے رتھ بان بھین  
نین ہلک ہنچا نوہ جان ہنچا کوئی چاہ  
پن جھکے من پونچا دین جان کوئی پونچا چاہے

راج سبھاپن دیکھے بیٹھی  
مغل سلطنت کو بھر بیٹھے دیکھا

دھن راجا اس سبھاسنوارے  
آفرین راجہ کو بنی ایسی مغل آراستہ کی  
مکٹ باندھ سب بیٹھے راجا  
تاج سر پر رکھے ہرے سب راجہ اجلاس کرتے  
روپوت من دیے لکھا  
صاحب من جمال دل کی پشائی دشمن  
مانہ کنول سرور پھولے  
گویا کنول تالاب میں پھولا

پان کیور مید کستوری  
پان اور کاغذ اور زعفران اور مشک  
مانجھہ اونچ اندر اس ساجا  
درمیان میں اور بلندی تخت سجا ہوا

اندر سبھاجن پر گئی دیہی  
راجہ اندر منی مغل گویا نظر پڑے

جانہ پھول رہی پھلوا ری  
گویا گلزار پھول رہا مہتا

دور رنسان نت جھنکی باجا  
قاری ہمیشہ جھکے بیان بجا کرتے

ماتھے چھات بیٹھے سب پانا  
سر پر چتر تخت پر اجلاس فرما

سبھا کہ روپ دیکھے من بھو  
مغل کا حسن دیکھ کر دل سب کچھ بھول گیا

سو گندھ باس سبے الوپی  
اور سب طرح کی خوشبو میں بھری مشین

گندھ پر سین بیٹھے تھان المیا  
گندھ پر سین ایسا راجہ وہاں بیٹھا

چھتر کنکن لہ تاکر سور تو می جس آپ  
چتر اوکا آسمان سے لگا سورج ایسا تپتا تھا آپ

بھانکوں اس کبھی ماتھے بڈ پر تاپ

مفل مثل گل کنول کے شکستہ ہوئی سر سے اقبال نمایان

ساجا راج مندر کیلا سو

سنوار اسلنت کے گھر کیلاس کو

سات کھنڈ دھور اہر سا جا

ساتون درجہ مکان کو آراستہ کیا

پیر اینٹ کپور گلا وا

الماس کی اینٹ اور کانور کا گلا

جانوت بھی اور یہ اور بھی

جان تک اس میں نگ لگو لطیف اور باریک

بھاگٹا و سب انون بھانتی

گلکاری وہاں سب طرح کی بنی تھی

لاگ کھا نہ من مانگ جرم

ستون لگے تھے جن میں ہر جڑا

دیکھ دھور حرا جیارا

دیکھ کر مکان کی روشنی

سو میں کر سب چیم اکا سو

زمین آسمان سب سو لگا کر دیا

وہی سنوار سکے اس راجا

ایسا ہی راجہ اور سکوار استہ کرکتا جڑ

اونگ لائے سرگ لے لاوا

اور لکھنے تمام جڑے ہوئے

بھانت بھانت نگ لگے اہی

بے تم تم کے نگ لگائے تھے

چتر گنا و سو پانچہ پانتی

اور تصویر میں اچھی اچھی برابر برابر

آج نہ دیا دن آچہ دھرے

گو یاد دن کو چہ راغ روشن کئے

چھپ گئے چاند سورج اوتارا

پوشیدہ ہو گئے چاند اور سورج اوتارا

سجے سات سینٹھ جس تس ساجے کھنڈ

جیسی ساتون ہشتین آراستہ ہیں ایسی ہی ساتون درجہ کو آراستہ کیا

پیر ہر بھاوتنہ کھنڈ کھنڈ اوپر چھات

باہر باہر انداز سے ہر ایک درجہ پر چتر بنائے

برنوں راج مندر رنوا سو  
 تعریف کرتا ہوں خاۃ سلطنت ایزن کا  
 سورہ سس پر منی رائین  
 سولہ ہزار پر منی رائین  
 ات سرو پاوات سکوارا  
 ایسا جمال تھا اور اس قدر نزاکت  
 تنہ اوپر چنپاوات رائین  
 ان سب میں ان کی منپاوات  
 پاٹ بیٹھ رہے کینہہ سنگارو  
 تخت پر سنگار کر بیٹھے ہستی  
 نت نورنگ سورنگ سوئی  
 ہمیشہ نئی نئی لباس نگارنگ پر لیتی تھی  
 سنگل وپ میں سونے میں جوئی  
 سنگل وپ میں جتنی رائیان سنیں

۴۶

اچھرنہ بھرا جانا کیسا سو  
 پروں سے بھر گیا گویا کب سب  
 ایک ایک تے رو پکھا بین  
 ایک سے ایک سن میں قابل تعریف کے  
 پاں پھول کے رہنے اوصار  
 کہ پاں پھول کی خوشبے پیٹ بھر جائے  
 مہا سروپ پاٹ پر دھان  
 بڑی سن وانی صاحب تخت  
 سب رائین وہ کرہنہ جہارو  
 اور سب رائیان اور سکرام کر تیز  
 پر ہم میں نہ سر بر کوئی  
 دنیا کی کوئی عزت تو عمر مقابل اور کے تھی  
 تنہ منہ ویک بارہ بائین  
 ان میں چسراغ ایسی دشمن ہی تھی

کنور تیشیوں لکھنی اوس چاہ انوپ  
 پاکیزہ اور بہتر لکھن اور سب سے زیادہ خوش وضع تھی  
 جو انوت سنگل دی پی سبھے بکھانہ روپ  
 ہانک سنگل کے رہنے والے تھے سب اس کی تعریف کرتے

جاوت

چشم کھنڈ پداوت  
 باب پیرالش پداوت کا

چنپاوت جو روپا تانہا  
 رانی چنپاوت میں جو اس قدر حسن تھا  
 بھٹی چاہے اس کتا لو نہیں  
 ہوا چاہے ایسا فقہ میں پادوت کا ظاہر  
 سنگل دیپ بھوتیہ بانوں  
 سنگل دیپ کا سب نام جہانیں دشمن  
 پر خشم سو جوت کنکن برج  
 پہلے جو لڑا رہا ان سے اور ترا  
 پن وہ جوت ماماگٹ آئی  
 بھر دہ دوزما کے جسم میں آیا  
 جس را پکل جنین مٹ دیا  
 یہ باربل پھر نہیں ہے چراغ ظاہر ہوتا کر  
 جس اودمان پور ہوتا سو  
 میا جیسا حمل بڑھتا جاتا

چنپاوت جو روپا تانہا

پدماوت کہ جوت میں مچا پناہ  
 یہ سب پدماوت کو شہن در لوز کا عکس تھا  
 میٹ نہ جائے لکھی سو نہیں  
 لکھی ہو کر کوئی مومنین کر سکتا  
 جو اس دریک بھاتہ تھا لو  
 جب ایسا چراغ اوس جگہ پیدا ہوا  
 پن سو تیا ماتھین میں بھٹی  
 پہلے باپ کی پشانی میں آیا  
 تنہا دور آور بہ پاس نے  
 اوس کے شکم میں آئیے ہر تہ پالیا  
 قس اجیار دکھاوی ہیا  
 دیسی ہی دل کی روشنی ظاہر تھی  
 دن دن ہنیں ہوئی پرکاسو  
 روز بروز دل روشن ہوتا جاتا

۶۵

۶۷

سونے مندر سواری اوچندن سپ  
 سونے سے گہرا آستہ کیے اور مندر سے لیے  
 دیا جو من مشیو لوک مٹھا دیا سنگل دیپ  
 دشمن ہوا جو دل مشیو لوک میں پیدا ہوا سنگل دیپ

پدماوت کنسیان لو تری  
 تب پدماوت لڑکی پیدا ہوئی

بھٹے دس دس لوری دہ گھری  
 گزری دس دس مہینے اور لوری ہوئی ست

جانہ سورج کرن بہت کا کچھ  
 گویا سورج کی کرن بجلی  
 بجائیں مانہ دنگ پر کا سو  
 بھئی رات گویا دن ظاہر ہو ابدار ہے  
 تین روپ مورت پڑ گئی  
 ایسی حسین صورت ظاہر ہوئے  
 گھٹنہ گھٹت اماوس بھئی  
 گھٹنہ گھٹت اماوس ہوئے  
 پن جو ابھی دو بج ہوئی نہی  
 پھر جو پاتہ ظاہر ہو تو دو بج ہو کے خم ہوا  
 ہر دم کندھ بیدھا جگ پاسا  
 ہر دم کے خوشہ بین جان بسا باگس

۴۴

سورج مگر اکھاٹ دہ باڑھے  
 سورج کا لوز کم ادس کا زیادہ  
 سب او جیار بھو کیلا سو  
 ساری روشنی مکان میں ہو گئی  
 پو نیون سس سو کھین ہوئی گھٹی  
 کہ جو دھوین راکٹ جان چھوٹا ہو کر گھٹ گیا  
 دن دوئی لاج گاڑہ ٹہین کتی  
 دو دن شدم سو چاند زمین میں چھپ گیا  
 تہ کلنک سس ہر دو زمینی  
 اریہ سیاہی چاند میں اسی کو شکستہ ظاہر  
 بھنور تنگ ہو نہ چھو پاسا  
 بھنورے اور بروا نے چاروں طرف پھرتے

تین روپ بھی کنسیاں جنہ سورج نہ کوئی  
 ایسے صین لڑکی پیدا ہوئی تہ کے مقابل کوئی نہ تھے  
 دھن سو دھن روپ تاجان جنم لاس ہوئی  
 زہی نہ ملک صاحب صن جان ایسی پیدا ہو

رہس کو سو لون رین بہانی  
 بہت عیش عشرت سورات گدازانی  
 کارٹھ پران جنم اڑھتائے  
 تہ ہم نکال کے جنم پورا درست کیا

بھئی چھپہ رات چھٹی سکھ مانی  
 ہوئی چھٹی کی رات بہت خوشی نہانی  
 جابھان نہت سب تھے  
 ہر دم چھٹ نہت سب جمع ہوئے

سور پر سون بھو گریرا  
 آفتاب اور سوسے ملاقات ہو رتی  
 کینا راس اور دوجک کیا  
 کینا راس دنیا میں ظاہر سولی از روز نایبہ  
 تہ تہ اوھک پدارتھ کرا  
 اوس سے زیادہ روشنی لعل کے مانند  
 سنگھل دیپ بھو اوتارو  
 سنگھل دیپ میں پیدا ہوئی

کرن جام اپنا نگ ہیرا  
 شمع آفتاب سے پیدا ہوا ہیرا نگ  
 پرماتمی نانون جس دیا  
 پرمات نام اسکا اسم دچ سے رکھا  
 رتن جوت ماتھے من برا  
 جواہر کی سی دشنی پشانی پر کر دل دوشچا  
 جنود پجای جموارو  
 ہندوستان میں آکے مرنی

زامان آئے ابو دھیا نے لکھن سنگھ  
 رام کے اجد میا میں پیدا ہوئے بھتیون لکھن سنگھ  
 راو وراے روپ بھگت سنگھ  
 راو اور راجی اشا حسن سب بھول گئے جیسے چراغ کے آگے پر فائدہ

اہی جنم تیری سو لکھی  
 جنم تیری لکھنے کے  
 پانچ برس مہ بھتی سوہاری  
 پانچ برس کی جب لڑکی ہوئی  
 بھتی پرمات پندت گنین  
 پڑھ لکھنے پرمات قابل صاحب ہنر ہوئے

دئی اسیس پے کر جو بھی  
 دھادے کے جوتنی ہیرے  
 دنیہ پران پڑھے بیساری  
 کتاب دے کے پڑھنے کو بھایا  
 چوں گھٹ کے راجن سنگھ  
 چاروں طرف کے راجاؤں نے یہ مال بھنا

شکل دیپ راج کھارے

سنجل دیپ کے راج کی لڑکی

ایک پدمن اونڈت پرہے

ایک تو پدمنی دوسرے نڈت اور پدمی

جاگنہ لکھی کھچ کھچ ہوئی

جکے طالع بن ایسی بچھا نیک پڑی ہوئی

سپت دیپ کے برتے آؤتہ

ہفت اقلیم کے راجاؤن کے رٹے

مہا سروپ دئی اوتارے

بڑی حسین خندانے پیدا کی

دنہ کنہ جوگ دئی اس کرے

معلوم نہیں کس کی سمت کی ایسی بنائی

ایس سو پاوے پڑے آؤتے

دو ایسی حسین اور خواہزہ پاے گا

پھر پھر جانہ نہ اوترا یا نونہ

داسطے خواستہ ہی کر آئے اور پھر گرجا بنایا

راجہ کمی کر کے ہون ہی اندر مشیہ لوک

راجہ کے بغیر ہون اندر مشیہ لوک کا

کو سرمون سو پاوے کا سون کروں پوک

کرن مقابہ اور برابری مجھے کو کس سے بین ناما کردن

راجین سنا بنجوگ سیا نین

راجہ نے سنا کر ایچ شیار قابل مقہ ہوئی

پدمن کنہ سودینھ رتو اسو

پدمنی کو لودا دیا واسطے سکوت کے

جے سنگ کرنہ رہیں اکیلین

جکے ساتھ پادست بود لب کرے

کنول پاس چنہ مکھنہ کو نین

کنول کے پاس چنہ مکھنہ گل نیکو فر کے

بارہ برکھ مہ بھئے سو دین

بارہ برس کی جب پادست ہوئی

سات کھنڈ دھوراجہ اسو

سات دہے کا ایک عمل

دو نیمہ چنگ سا حسین سہلین

اور بہت سی طاہرہ اور خواصین ہر اکیز

سی ہی نول پوینگٹ سو تین

سب خواصین تو فاستہ شہزادہ تین

<p>سوا ایک پداوت ٹھاڈون ایک تو تپا پداوت کے گھر میں متا دنی دھبہ تنکھاس جوتی خانے پرند بھی اسکو اس من کا بڑا کنچن برن سوالت لونان سولے کا سارنگ ایسا تو تپا حسین</p>	<p>مہا پنڈت ہیرا من ناڈون بڑا پنڈت ہیرا من اوس کا نام نین رتن کلمہ مانک موئی آنکھیں الماس سے منہ لیل اور موئی سا مانہ ملا سہا گہ سونا مان گو یا ساگا سونے میں لا</p>
<p>رہنہ ایک سنگ دو پڑنہ ساسترید ایک ساتھ رہتے دو تو یعنی پداوت اور تو تپا اور شاستر اور پید پڑتے برنجھا سیس ڈولاونہ سنت لاگ قسید برنجھی منڈولہ ہو کر سر ہاتے مہا یہ مطلب باریک سنتے</p>	<p>بھتی اننت پداوت باری جب جہان ہوئی پداوت لڑکے جاگ بیدھاتہ انگ ساسا تمام مالم بس گیا اوسکے ہرنگی خوشی ہے بنین ناگ ملیگر پیٹھی جڑی ناگ ایسی اور مندرل سی پیٹھ نارک کیس کنول کھے سو ہا ناک طے کی سی اور منہ کنول سانیہ بھونہن دھنک سا منہ سب پھیرے بھون چوئل کمان کے مقابل پھرتین</p>
<p>۵۱ دھج دھورین سب کرین سنیواری جب تختی سب طرے درست بھنور آسے لہرے چنہ پاسا بھنورے آکے چار و فطرن منڈلائے سس ماتھین ہوئی دھجی چاندکی سی پٹانی بھال مینے پد من روپ دیکھ جگ مو ہا پر منی کی صورت دیکھکے عالم فریفتہ ہوا نین کرنگ بھول جن ہیری لڑیہ مسلم ہونا کہ ہرن بھولا ہوا آنکھیں نکال رہا</p>	<p>بھتی اننت پداوت باری جب جہان ہوئی پداوت لڑکے جاگ بیدھاتہ انگ ساسا تمام مالم بس گیا اوسکے ہرنگی خوشی ہے بنین ناگ ملیگر پیٹھی جڑی ناگ ایسی اور مندرل سی پیٹھ نارک کیس کنول کھے سو ہا ناک طے کی سی اور منہ کنول سانیہ بھونہن دھنک سا منہ سب پھیرے بھون چوئل کمان کے مقابل پھرتین</p>



ایک دھواں دیکھا کہ اس کے ساتھ ایک اور دھواں تھا۔

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ہشتین لمہی کچ کنگ جہنیرا  
دل غش کرتی چا تیاں جوشل ترغ طلاہین  
سُسر زردیکھ ماتھہ ہشتین دھک  
دیوتا دیکھ کے پیشانی زمین پر دہرتے

ہانگ اودھ دس جن ہیرا  
 مونگے کے سے بادھ دھڑکے دانت  
 کیر لنگ گون گج ہرے  
 چیتے کی کسی کمر اور چال باغی کی چال کو بڑائی

جگ کوودشت نہ آوے چننیں اکاس

نہ کوئی جہان میں اسکا سا نظر آتا ہے نہ جوین آسمان پر

جوگ جتی سنیا سی تپاوتہ تنہ آس

جوگی اور جیتی اور سنیاں اور سکی مدیریت ساوہ، میں

نظم جہی پتہ سنائی

بدھ جو دنی تک سوا لینا  
 کھنکھ کی عقل ہی ہی اتورے پوشا کر  
 سورنہ آئے چاند جہان ادا  
 آفتاب نہ آئے چاند جہان پیدا ہوا  
 سن دھاکے جس دھاکے نجا  
 حکم سکے دوڑے جیسے دوڑی بے  
 جہلک آئے منجھار نہ پاوا  
 جب تک ملی بیٹے دشمنوں نے آکے نہ پایا  
 کہہ جاسکے نبوی کریم  
 لیکن میر پورن سے جا کر منت کر کی راہ جو کہ کہہ  
 جانہ جھگت کہ جان اور ان  
 وہ کھان جائے اور تاسا ہے

راجہ جی سناؤ سنائیے

بھئی رجائے بارہ سودا

حکم ہوا راجہ کا کہ طوطی کو مار ڈالو

شہداء کے ناناؤاری

دشمن طوطے کے حجام اور شعلی

بتلگ را نی سوا چیمیا وا

اس وقت رانی نے طوطی کو پوشیدہ کیا

تو آنرا با حق می‌بینی

پیش روئی کے لئے اس کا طے کیا گیا ہے

1921

۱۰۰ -

SECRET

سوا جو پڑھے پڑھائے بنیان  
تو تاج پڑتا ہے تو پڑھائی سی باتیں پڑتا ہے

یہ کت بدھ جہ سے نہ تیان  
لیکن اسکود عقل کمان کی دنگی انگوٹیں کھاتا

مانک موت دکھاوہ میے نہ گیان کرے  
موت کا موتی اوسکو دکھاؤ تو دل میں کچھ منسم نہ کرے  
دارون دالہ جان کے اوجھ ٹھوکر لیے  
انار کے دانے اور منقا جان کے ادھر تک چوچ نہ بھرتا ہے

وے تو پھرے او تر اس ما پوا  
وہ لوگ تو پھر گئے ایسا جواب پا کر  
را فی متہ جگجگ ہوئے آؤ  
را فی تم ہمیشہ سلامت رہو  
موت نہ جو تلکین ہوئے کلا  
سوئی کی جب آب جان رہے  
ٹھا کر انت اچھے جو مارا  
آقا کی جب نام کریت مارنے کی ہوئی  
جنہ گھر کال منجھاری تاپنا  
میں کی گھر میں بلی تاجستی رہے  
میں متہ راج بہت سکھ دیکھا  
میں نے تمہارے راج میں بہت سکھ دیکھا  
جو اچھا من کیسہ سوچوں  
جو خواہش دل لے کی وہی کھایا

رہو اسوا جین ڈر کھاوا  
تو خوف کھا کر پادکے ماجزی کر ڈر  
ہوں رید اس نیو گہ پاؤ  
میں غلام ہوں پاؤ کڑکے مت کہہ ہوں  
پن وہ پان کسان نرمل  
پہر وہ آجاری اور روشنی کہاں  
تنہ سیوک کہہ کمان او بار  
پھر غم کا کہاں پینا ہوتا ہے  
پنکھی نافون جیو نہ بانچا  
پہر پڑہ کی جان کسی طرح نہیں بچتی  
جو پوچھ دئی جاسے نہ لکھا  
اگر اتفاق سے پوچھ تو اسکا حساب نہیں  
یہ پچھاو چلیون بن سیون  
اگر انہوں سے فوہی کی بغیر خدمت کے پلا

ماری سوئے نہ سوگا ڈرے نہ اپنے دوس  
 دیڑھ کو نہ مارے گا بوا دسکی بادشہ بیخوف نہوگا  
 کیلکایل کرے کا جو بھئے سیر پر وں  
 کیلکا خوشی کرے جو سیر کا ہسا : جو

[illegible]

५२

رانی اور تر دیکھ کر مینا  
 رانی نے بہت کی راہ سوجا ب دیا  
 ہیرا من تون پر ان پر لیا  
 ہیرا من تو میری جان ہے  
 تہ سونا بھرت کا اکھون  
 میں تو بہت کی بھی کہ تجھے بُد امن  
 ہون مانس تون نکھی پیارا  
 میں تو آدمی ہوں اور تو پرند ہے  
 کا پریت تن مانہ بلائے  
 کیون بہت کو مٹا دیتا ہے  
 پریت بھار لے ہے نہ سوچو  
 بہت کا بوجھ اُن کے دل میں نہ رہے  
 پریت بہار بھار جو کا نہ  
 بہت کی پیڑ کا بوجھ منے کندہ پر لیا

جو جیو جاے ہے کم کیا  
 کہ جب جی ہی نکل گیا نو جیم کس کام کا رہا  
 دو کوکھ نہ لاک کرتی تھیں سیدو  
 تیری پرورش کر کے بین کی بین کی  
 پنجہ میا کھال تہ را کھون  
 دل کے پیرے میں ڈال کے پنجو رکھون  
 دھرم پریت تھان کو مارا  
 جان محبت با کھنڈوان کون پاسکتا ہے  
 سو پریت جو سیا تھہ نچائے  
 محبت دی ہے کہ جی کے ساتھ باقی رہے  
 وہی تپتھ بھل ہوئے کہ منو جو  
 خود ہی راہ بہر ہے کہ موت آئے  
 تکت چھوٹ لای حیو پائدا  
 پیرا دس سے کیڑا کر چھوئے وہ توجی کس ساتھ ہے

سُوائز ہے کمرک حسین امجدی کال سوائز  
تہا براندیشہ میں رہے اسی وقت موت آئے

ستراہ جهان کریا کوہ سو پوڑے ناؤ  
جہان میں دشمن ہے ایک دن ناؤ ڈبو دے گا

ایک دیوس گونیون تنہ لے  
ایک دن کسی تاریخ میں پرماد شیرانی  
پرمادوت سب سکھین پو لائن  
پرمادوت نے سب سکھیان طلب کین  
کوئی چنپا کوئی کنڈیلی  
کوئی سیلی شل چنپا کو اور کوئی مانڈ کنڈے  
کوئی سوگلال سو درین بلتی  
کوئی گلال اور کوئی شل سو درین کے سرخ  
کوئی سو پو لوسری پھا پوتی  
کوئی مولسری اور سپا دختے  
کوئی سون خبہ میون کسیر  
کوئی سونے میں زرد شل زعفران کے  
کوئی کو جاستبرگ چنبیلی  
کوئی کو با اور صد برگ اور چنبیلی

مان سرودک چلی اٹھاے  
اور مان سرودک تالاب میں مفل کو پو لپلی  
جن پھلوار سبے چل آئین  
شل گلوار کے سب ماحزہ ہرین  
کوئی سو کیت کر نار میں سیلی  
اور کوئی کیشکی کوئی کرار میں کوئی بیٹا  
کوئی سو بکا و برجن بھانتی  
کوئی بکا دلی کبھرت قسم قسم کے  
کوئی جا ہی جو ہی سیوٹی  
کوئی جا ہی جو ہے اور سید مچے  
کوئی سنگار ہار ناکیسیر  
کوئی شل ہار سنگار اور ناکیسیر کے  
کوئی کدم سورس رین سی  
کوئی کدم ساتر دنا زو کوئی بیلا

۵۵

چلین سے مالت سنگ پھولی کنول کو  
سب پرمادوت کے ساتھ چلین کنول اور کو دکی سی سنگتے  
بہرہ رہے کن گندھرب باس پر ملا موہ  
سرائت کر گئے علوم گندھرب کے پر ملا موہ کی خوشید چن

کھلیت مان سرودک گتین

بازی کرتی ہوئی مان سرودک گین

دیکھ سرودر رہیں کیلین

تالاب دیکھ بہت خوش ہوئیں اور کیلین

اے رانی من دیکھ پکار

ای رانی اپنے دل میں سوچو

جو کہ اے پتا کرا جو

جب تک ہے باپ کا راج

پن سا سر عم گونب کا لے

پہر سسرال میں کل جاتا ہے

کت آکون پن لے ہاتھا

کون آتا ہے پراپنے اختیار سے

ساس نہ بولنہ جو لیتی

ساس تہذیبان جان لینے کی مارین

جان نال پر پٹھاؤ سے بھین

جای پال تالاب جا کے کٹری ہوئیں

پر ماوت سون کنتہ سیلین

پر مات سے سیلون لے کما

ہینہ نہیں رہتا دن چار

ما کے گھر من چار دن رہتا ہے

کھیل لھیں جو کھیلہ آجو

کیل لوات آج جو کیلنا ہے

کت ہم کت یہ سرورتا لے

پہر ہم کمان اور یہ تالاب کمان

کت ملے کھیل اک ساتھ

کون پھر ایک ساتھ ملے کھلتا ہے

وارن سسرال کے دیتی

دیر اور سسرال آئے ندین

پوپا سب اور سو کرے دنہ گاہ

سب تالاب پار شوہر کا ہے وہ دیکھ کیا کرے

وہ نہ سکھ را کھے کے دکھنہ دنہ کن جرم نہ

دیکھے وہ جن سے رکے یا نکلیں سے اور کر کے جسے گدے

گھو پنا چوہ کیس کھراٹن

گھو ٹھٹ نکال کے بال بھرا دیتے

سرور تیر جو پد من آتن

تالاب کے نزدیک جب پر منی آئی

سبس مکہ انگ لیکر باسا  
چاندیسا جہرہ اور بدن میں منہ لگی سی خوشبو  
اونی میکہ ریسے جک چاندی  
بہرقت بال لکے پیلوم ہوا کہ بادل کا سا  
چھلکے دنہ بھسان کی دوسا  
پاشیرہ ہو گئی دن کو آفتاب کی روشنی  
بھول چکے دروشت مکھ لاوا  
چکر چاند کو بھول گیا اور بادلت کیڑت گیا  
وسن دامنہ کو کل بھاکین  
دانت مثل برن کے اور آواز کو کھا کی سی  
شین سخن دوی کیل کرہین  
آمحین مثل گنہ پر کے خوشی کرین

تاکن جھانپ لے نہ چہ نہ باسا  
زلین جہانہ تاکن کوہن چارو کھن کھن  
چاندی جھانپ کینہہ جن باسا  
اور جہرہ جو ہاتھ چاکرہ زلفون مثل گنہ چاکرہ  
لے نس نکھت چاند پر گسا  
رات ہو گئی ستارہ اور چاند ظاہر ہوا  
میکہ گھا مکھ چند دکھا  
بادل کی گناہن چاند نے ٹھنڈکھایا  
بھوین دھک گنہ لے کرہین  
بھوین مثل کان کے پیسے قرح آساہن  
بیچ مار نک مدھکر رس لہین  
اور جھانپان جھنڈا کی کرہن دہرہ پانی پھین

سرور روپ بھو ہا ہے بلور کرے  
تالاب صورت دیکھ کے فریتہ ہو کر دل میں لہرانے لگا  
پاسے چھوٹے مک پانوں نہ میں لہرین  
بہن اسید کر شاہ قدوسی حامل ہو اس لئے لہر تاہے

وہرین ترسب چھلے سارین  
تالاب کے نزدیک بنے ساربان چھلے کھین  
پانی تیر جان سب سیلین  
پانی کے نزدیک جا کے بفرشیان کرین  
وہرمانہ میچ سب بارین  
تالاب کے اندر سب لڑکیاں داخل ہوین  
ہسین کرین کام کی کیلین  
اور مستانہ دار سب کیلین

وہرین ترسب چھلے سارین  
تالاب کے نزدیک بنے ساربان چھلے کھین  
پانی تیر جان سب سیلین  
پانی کے نزدیک جا کے بفرشیان کرین

کالے کیس بسبب بس جبرے  
 کالے بال انہی کے زہر پھرے  
 نول نسبت سنواری کرے  
 جیسے ادا کل نسبت میں کلبان بھکتی ہیں  
 اوٹھی کو تپ جیون داریون اٹھا  
 اٹھتی کو پل شل اتارا اور انگور کے  
 سرور منہ سماے سنسارا  
 تالاب میں ایک عالم سسایا متا  
 دھن سونیس تر تین اویں  
 نہی وہ پانی جان جانہ اور سرج طلع کرین

۵۸

لہرین لیسنہ کنول مکھ دھرے  
 اور چہرہ جوشل کنول کے ہر آنسو تیز ہیں ہر آنسو  
 ہوئے پر کھٹ جاننہ میں جبرے  
 ظاہر ہوئیں گویا رس کی بھری  
 بھٹے اتپت پریم کے ساکھا  
 چھاتیان گویا شل مشاخ جبت کے ہیں  
 چاند مناے پیٹھے لے تارا  
 گویا بدوت شل چاند کے منائی اور ستارہ  
 ات کت دشت کنول او کوئین  
 سوا ب کنول اور نیلوفر کوں نگاہ ڈالتا ہے

چکنی بچھیکارے کمان ملون میں ناخنہ  
 چکوی میو بکارتی ہے کمان تھے اسی غم سر ملون  
 ایک چاند منس سرگ پر دیں دو سیر جل ماننہ  
 ایک چاند جہ آسان پہا کے سبب تورات کو جوائی ہوئی

حسن بجائے منجھ ہوئی تیرا  
 اور منس کناری پر منجھا شہر تاتا  
 تمہ سس ہوہ تران ساکھی  
 ہم چاند ہوا اور تارے مشاخ ہیں  
 ہار دیئے جو کھیل ہارا  
 ہار ہار جاسے جو بازی ہارے

لاگی کیل کرے منجھ نیران  
 پانی کے اندر ب کیل کرین  
 چرماوت کو تک کے راکھے  
 چرماوت نے ایک متا شاکر کما  
 بادیل کے کھیل بسارا  
 شہر ہار کے کھیل شہر آیا

نہی بات چوتھ کمان انور  
 نہی بات چوتھ کمان انور

سنور سا نور گورہ گوری  
 سانولی سانولی کے ساتھ گوری گورہ کو سا  
 بوجھ نہ کھیل کھانہ اک ساتھ  
 جب کھیل بھڑوہ کے ایک ساتھ کھین  
 آجھ نہ کھیل بھڑکت ہوئی  
 آج کھیل لے کل کھیل کمان  
 دھن سو کھیل کھیل رش چان  
 آفرین کھیل لے بہت کا کھیل

آپن اپن لینہ سو چوری  
 اپنی اپنی جڑی منہ اتنی  
 بار نہوے پر اپن ہاتھ  
 پھر اپی ہاتھ سے بار نہوے  
 کھیل کھین کت کھیلہ کوئی  
 جب دفت کھیل کا کھیل پر کون کھیتا  
 روتائی او کو سل کھیاں  
 آزدگی میں خوشی منہ ہی کمان

محمد بازی پریم کی جیون بھاوی تھون کھیل  
 ای محمد بازی بہت ہی بس طرح خوش آئے کھیل  
 تیلہ پھولہ سنگ جیون ہوی پھول لیل  
 لیجئے تل پھول کے ساتھ ہر تاتے ہر اور انہ پھول میں کھیتا ہو

سکمی ایک تنہ کھیل نہ جانان  
 ایک سکمی کو کھیل نہ آ یا  
 کنول ڈار گہ بھتی بکرا را  
 کنول کی شاخ پڑ کے بزارا ہی  
 کت کھیلین اپو نیہ ساتھ  
 کھوٹے کھیلنے کو اس ساتھ میں آئی  
 گھر بھیت پوچھت نہ بارو  
 گھر میں گئے ہی جو کوئی اس بار کو بھیتے گا

چیتا چیت بھتی بار کتو اتان  
 دل اسکا کھیل پڑ لگا بار جو گم ہوا  
 کاسو پکاروں آپن بارا  
 اور کتنی ہی کس سے کون اپنی غفلت  
 بار گنوا می چلیوں سین ہاتھ  
 کہ ہا اس جماعت کو ساتھ ربا کر کو کالی ملی  
 کون او تر پاؤب پیسارو  
 کون جواب پاؤبکا گئے ہی



نہیں سیپ آئینوں تہیں سب  
 آنکھیں جو غل شدت کے ہیں نہیں ایسے آنسو بہا  
 سکھیں کہا بھورے کو کلا  
 سب نگہوں نے کہا اے دیوانی کو کلا  
 ہمارے گنوں سے سوایسین دوا  
 ہمارے کر کے ایسی کیوں روتی ہے

مانہ موت گر خنہ تس ڈھک  
 گریہ سنی گر رہے ہیں ایسے ڈھتے تھے  
 کون پان جہنہ پون نہ ملا  
 کون دہ پانی ہے جان ہر اکا دخل نہیں  
 حیر ہر اسے لیے جو کھو دوا  
 ڈھنڈ ڈھانڈہ بن گے اگر کم ہر اہوگا

لاگ سب مل حیرین بوڑ بوڑ اک ساتھ  
 سب لگے ڈھنڈھنے لگے غولے مار کے ایک ساتھ  
 کوئی اوٹھے مونتی لے کانہوں گھونگھا ہاتھ  
 کوئی اٹھا مونتی لیکے کسی ہاتھ میں گونگے تھے سس

کھا مانسہ چا سو پانین  
 انہ تالاب نے کہا جو چاہا سو پایا  
 بھانڑ مل تنہ پانین پر سے  
 پانی میرا پاک ہو گیا اد کی تدبیر سے  
 ملی سمیر باس تن آئے  
 سیر کے لئے سے خوشبو بدن میں آگئی  
 جھنڈوں کون پون لے آوا  
 نہیں جانتا ہوں کون ہر اے آیا  
 شکمن ہار یگ اترانان  
 اتنی میں ارجہ ملی سے اوپر ہو آیا

پارس رو پی پی پی پی پی  
 پارس کا سار روپ ہو کے جو رانی تھے  
 پاوار روپ روپ کین پر سے  
 جھک کماں مہل ہر او کے حسن کے دیدار  
 بھا سیتل گئی تین بھجائے  
 سدوی آئی اور گری نہ در ہو گئی  
 پن و سا بھٹی پاپ گنواوا  
 نہایت ظاہر ہوئی اور گناہ دور ہوئے  
 پاوا سکمن چند بھانان  
 سکھوں نے پایا اور چاندی شگفتہ تھیں



کاجانے دھرن ہیا کہ موکا  
کیا جانے کس کچھول کی نیک ہے یا بر

کونہ پان پھول کا دھوکا  
کون پان پھول کا دھوکا

سٹواکھی رے چیری بعدی خبی کاج

تو نے کہا اسی تو مٹی کی بنا بنائی ہوئی ہے تاج

لباس پہن رانی کے دشمن آونہ لاج

تو نے رانی کے پیر لے کر مجھ کو مشرم دیا

حیری او وومن بیرا کا

ایک تو لہجہ ہی کی ذات دوسرے بدول

پاور انڈھیریت کر لاگو

دیوانہ اور اغوا ہو جائے جسکو محبت کی لاکر

سنتے ہیں مان ان بھاؤ

مننے ہی اسکو دل میں خیال دگرگون ہوا

بجائیں اور کون کھڑے ہوں

رات و ن غصہ کی باتیں پھر سے بولتا

سواچہ اہل انجیر سکھ بھائی

نوتا جو نخرے میں بست خوشی سے رہتا تھا

موتے ہوئے کے مرقور گوان

پتہ ڈالے اور ٹکا مڑوڑ ڈالا

سوانیکا لے کر اوجھ

تو اگر مردار خانہ دہی لکھ عظمہ اوردی ہے

سوا کا پول جانہ کبھی لاگا

تو نے کی بولی نہ ہر گلی

سو نہ وہی نہیں جو مجھے اگر

سانے چلا جاتا ہے آرگے قلم سنیں آتا

یہ کی گناہ کا گھر ہے

اسکے رکے راہ سر ہوا ہے

تاج پور سے ان بولا

اسند: مرغ مانگی کے برگشتہ

وہ جس کے لئے ہم مہم بنجائی

اسی خواب نے ایسا اُسکو دیا جسے وہ باتیں

۱۰۸

اس طرح سے خدائے زہرنگار کے

لینے سے پہلے اس کا کچھ

کتنے نے ایک ہی کے مرتبہ میں بیٹھ کر کھانا ڈال دیا۔

لے دو اور دو شام  
کی توڑکے سا بیوی  
ہی کہ نہ سننے جانے  
ایک ایک کی اس کو  
کایا بہ ہستول ہست

دو دن خلا ہے۔

سیس دھنی قس سوٹا بھا بھو جن سکھ ٹھانوں  
 برہمنے منای تو تا کہ ابھی جگہ رکھ کر کاڑھینے ستن  
 رہوں ایک ترور چڑھ چڑھوں سبلا نیرنوں  
 اب ہوں ایک رخت پر چڑھ کے چرون سب لای مین

بر نہ پاہ جو جو دھا چڑھا  
 پاؤن بننے لگے مین دت لائی کے  
 چھانڈ زب کہہ کر می مایو دھا  
 زب کو چھوڑ کے مبادی کرنے لگے  
 لاگا گھات رہی بن سوئی  
 وہ کر گزرتا ہے کیونکہ وہ اسی گھاٹین ہوتا  
 ہوئی آپان بس کے ناپنجی  
 نادان ہو تو ہنس ادا کی ہر طرف ہوتی ہے  
 ڈرمی برنھان آپین من لا جا  
 پہلے سوڑا اب اپنے دل میں نام نہنا چکا  
 بدھ کی مین بہت گاہا بدھا  
 عقل کی کمی سے ہاسنی با بدھا گب  
 جیت جو مرے نہ مارین مٹوا  
 زندگی میں جو مرے تو مرے کو کون مارتا ہے

کچھ نہ بسا کے بھول کا پڑھا  
 کچھ اختیار نہ پاڑھا ہوا بھول گب  
 سترہ کوئی پاؤ جو بانڈھا  
 دشمن کو جو کسی نے بندھا پا یا  
 بری داد پا جو کوئے  
 دشمن نے جہاں کوئی داد پا یا  
 جو رتی بیایا ہوئے تو باپنجی  
 اگر کوئی ہوشیار ہو تو پہلے  
 اگون دیکھ کر ہی نہ کا جا  
 آگے سے دیکھئے جبکہ کام کرنا چاہیے تھا  
 بدھ چھٹی کپت لے کا بدھا  
 عقل سے چھوٹی پہاڑ کو کدھے پر لیتی ہے  
 اب بدھ کر و جو باپنجو ستوا  
 اب عقل کر و تو پچھراے توئے

مریے سوئی ستوتا ڈری جو کاج اکاج  
 دی بار پڑتا ہوا ہو کر بے کام کر گئے مین ڈرتا ہے

ہر کہ نہ بیسو جانی دوہون تواریں لاج

دیرو دانستہ خوشی کو نہ غم پاؤ دوہواں میں شرم کو اور کرے

بھاٹڈا آئے بن کھنڈ جہنہ گوا  
 بن کے نجل میں جان کو ان میں  
 دیکھت پائے سو اکمن تانے  
 دیکھت ہی ہاؤن آگے سے تان بے  
 پنکھی نہ ڈولے ایکو نینان  
 دت ڈالنے کو تو نے پلک بھی نہاری  
 کس توہ سنورون ہوں اچکا  
 کما نکو یاد کرتا ہوں ای داحد برت  
 اگن مان را کھا جن سور ا  
 آگ میں بقرار کھا جینے اسے اور کھا  
 دھترس جہنہ جہنہ ملی کھا اچکا  
 بلند مرین جو کی کئی در قائم رکے  
 کہ ہوں نہی دھن ہا پا نکھا  
 نہ سر دگردن جہنہ بازو نہ پر

۶۴

کھس مار میلون اس میں نہ ہا  
 اپنے جی میں کہا کہ مار ڈالون دتا  
 کو ان میل کے بہت رسا نہ  
 کو میں نہ ڈال کے بہت غصہ کیا  
 پر اکو پ منہ کہ تب بنبا نہ  
 بب کو میں میں ڈان یا نہ کرتے کھا  
 جن منہ کمن کہ ہا دھترس ملی  
 جو تو نے دس دن میں اسان رسا نہ کھا  
 کو ان پڑے سے تے اور نہ  
 کو میں پڑا تو دتا ہے دور نہ  
 ہر دم نہ کر کہ سنہ نہ ہا سنہ  
 بکارت بہت میں پسیا نہ دور نہ  
 رہوں کو پ منہ نہ کس نہ کھا  
 کو میں میں ہوں نکا دکنے اور کھا ہے

چو پ رہے را کھا چاہس ٹوٹ نہ ایکورون

اگر نہ ازنی رکھا چاہے تو ایک ہاں بھی بچا نہ

تاہین نہ کاسون جگت جو پیا ۲۰۰ کو ہوں

نہ مجھ میں کیا طاقت اور ہر نہ کوئی نہا ہرش کرے

جو چین سنورون میں ہوا

جو نہ یقین سے ذکر کردن خدا کا نام

کا دیکھے ترور کو ماہرسان

کیا بچتا ہے تو تارخت کوین سے نکلے ہیں

پر تین کس ڈارسون نشو

درخت پر آتے ہی تو تے نے شاخ سے کہا

پھر سو ترور دیکھی ساکھا

درخت کی شاخیں جو پھل دیکھیں

بہر اؤ کھنچن کر چورا

بھول گیا صدمہ پروں کے مروڑنے تھا

کچھ نہ بیاے بھول گا پڑھا

کچھ نہ زیادہ پڑھنا بھول گیا

پامن منہ نہ چنک ببارا

پتھر کے کپڑے کو فراموش نہ کیا

تہ نہ کہنے ٹیک خون جگٹا دن

تب کہاں گزارہ دونوں جہان میں

پیسیر تیرا دستیل چہانسان

پیسرل نزدیک سبے اور سرد چانوں ہے

بھاکیلاس بسرگا گوا

اب تو میر حق کا کیلاس ہے کوین کو بھول گیا

جھکت نہ میٹے جو لہرا کھا

تو کھا خدا کسی کی روزی نہیں ملنا جہنم نہ کھا

کاسون سوک بھوگ بھاپورا

غم کیا خوشی حاصل ہوئی

مین ماہر دینہ چڑھا

آنکھوں میں چڑھنے ہی کی ہوس اور تانقی

کس نہ کو دمنہ پر دوش چار

کیون کر نہ بھکو خورش عینیت کرے

45

گھڑی ایک کے شکم میں لہریے تھپکے

ایک گھڑی کے آرام میں بھول گیا سب غم و اندوہ

پھر گئے دشت سوا کر جیلوں اپنی تھپکے

دنے کی نظر بھر گئی جب اپنے بدن کو قابل پر دانا

چنک کی نہ چنک کر کر یا

اور پرندوں کو دیکھ کر آپ بھی کرایا کرنے لگا

چنک کر یار کے دیکھے نہ ریا

جب اپنے بدن کو جھاڑا ہوش آیا

کس چوں چو لہ تن پاٹکھا  
 کہا چوں جب ہم بدن میں پرین  
 جامی پرانکھنڈ چو لیسین  
 وہاں سے جگہ میں جی کے جا پڑا  
 آن دھرے آگین بھل سا کھا  
 سہون نے شاخیں پھلے نیکے تھے کہیں  
 پاوا بھکت سکھ من حبیبو  
 رزق جو پایا دل کو خوشی حاصل ہوئی  
 اسی گسائین تو ایں بدھا  
 اسی تو ایسا کار ساز ہے  
 پائین میں نہ تنگ پیارا  
 چرخ میز پر کھڑا ہے اوسا تو بھولا نہیں

جیوے اوڈا تاک بن ڈھاکا  
 اپنی جان بچا کے ڈھاکا کا بنگلہ تاسی بڑا گیا  
 ملے نیکہ یہ آور دھیسین  
 جانور و کس ملاقات ہوئی بہت عبت کی  
 بھکت نہ میٹھیں چو لہ را کھا  
 کسی کی روزی خدائیں مٹا دینے کی  
 آجا جو دکھ بھر سب گویو  
 جو دکھ اور ایذا تھی سب بھول گیا  
 جانوت جو سب کا بھکے دانا  
 کہ سب جاندار دن کو روزی پہنچاتا  
 جینے تھنہ مسخو رویت کہ نہ چارا  
 جسے بھگو یاد کیا اوسا سب کچھ دیا

اڈا سوگ بچوہ کر بھو جن پانا نہ پیٹ  
 جب تک تم جیانی کا تقاب تک رزق پیٹ میں نہ بڑا  
 پن بسرا سوزنا جن سنے بھی گھنٹ  
 پرمیول کیا یاد کرنا گو یا خواب کی ملاقات

کس مند رمنہ پری نیجاری  
 اور کہا مکان میں بلی نے دخل کیا  
 اوڈا کا خبر نہ بولی چھو چھا  
 وہ اڑ گیا خالی خبر کیا بولے گا

کد پادوت پنہ آئی بھڑاری  
 پادوت کے پاس مسدا ر آئی  
 سوا جو او تر و نیھا پوچھا  
 تو تاجو جواب دیا تھا لہجے سے

رانی سنا سکھ سب کیو  
 رانی نے سنا سب سکھ اور آرام کیا  
 گنن گئے چاند کی رکھا  
 ایسا معلوم ہوا گو یا جاذبین گنن لگا  
 ٹوٹ بال سر در پلا گئے  
 بال ٹوٹ کے نالاب کی زمین میں لگ گئے  
 اُنہ: جہدہ آتش کنکن ہوئی چو  
 اس طرح سے آتش سارے ہو کر چپکے  
 حو نہ مو تن کے کالا  
 سر ہائے

جن نیش پری آتش دن بھو  
 گویا رات ہوئی دن ڈوب گیا  
 آتش کنکن جس تکھن سکیا  
 ایسے آتش بھڑکے جیسے آسمان پر تیار ہے  
 کنول بود مدھکر اوڈ بھالے  
 کنول ڈوب گیا اور بھنورے اوڈ بھالے  
 کنکن چھاڑ مسوڑ بھالے  
 کہ گویا آسمان کو چھوڑ کر نالاب میں بکھر  
 اب سکیٹ بانڈھا چہنہ پالا  
 اور سب نے آگے چاروں طرف گھیر لیا

اکم جہ سکھی سو باش

اب پڑاؤں سے سرکاری دھرتی می

آما زمین میں سے یا آسمان میں ہوئے بھی براہی میں

چوں پاس سمجھا نوہ سکھی  
 چاروں طرف سکھیاں سمجھا تین تین  
 جولوہ خبر اہا پر لیا  
 جب تک پنجرے میں جالور رہا  
 تنہ بندھت جو چھوٹی پاوا  
 اس قید سے جب چھوٹا

کمان سواب پاوی کا پسی  
 پردار جانور اب کمان پاؤ گی  
 اب بند کنیھی نت سیوا  
 تب تک تابع تھا اور اسکی پرورش ہوئی  
 پین بھ پر بند ہونے کت آوا  
 پھر قید ہو کر کب آتا ہے



دین اوڈان بھر تھکھا کے  
اونے اوڑکے جب پھر ہری کھا  
نچر جبک سوئپ نہ کیو  
نچر ا جکا تھا اوکو سوئپ گیا  
دس بائیں جہ نچر مانناں  
دس راہیں جس نچرے میں ہوں  
اینہ دھرتی اس لیت نہ لیلے  
اس زمین نے ایسے کتنو کو نہ گل لیا

نچر ہری

جو بھا پنکھ پا نکھ تن لائے  
پھر پر دار جانور پر پا کے کب آتا ہے  
جو جا کر سوتا کر پھیو  
جو جکا ہوتا ہے وہ اسی کا ہوتا ہے  
کیسید پانچ منجھاری پا پنا  
بھرتی سے کیسے ہی سکتا ہے  
تس میت کاڑھ بھرنہ ٹھیلے  
بسکا دامن پکڑا پھرنہ چھوڑا

جہان نہ رات نہ دوس جہان نہ پانچ کھان  
جہان نہ رات ہے نہ دن نہ پانی ہے نہ کھانا  
تہین سوئے سوتا بسا کون ملاوے آن  
اوس جنگل میں تو تا بسا پھر کون لا کے ملاوے

سوئے تنہا دن دس کل کا  
توتے نے کوئی دس دن ملے کیے ہوئے  
بیگ بیگ بھین چانپت آوا  
قدم قدم پر زمین نا پسا ہو آیا  
دیکھو کچھ آپسرج ان بھلا  
دیکھا کچھ دھوکا بڑا معلوم ہوتا ہے  
تہین رہت گئے ہم آدو  
اس جنگل میں آکے ہم اکثر رہا گئے

آئے بیادہ دھوکا لے ٹالے  
کہ ناگاہ میاد دھوکے کی ٹٹی لیکے ہو پنا  
پنکھہ دیکھہ سمجھن ڈر کھاوا  
سب چٹا بون نے دیکھ کر خوف کھایا  
ترو را یک آوت ہے چلا  
درخت ایک چلا آتا ہے  
ترو ر چلت نہ دیکھا کاڈ  
درخت چلتے کبھی نہیں دیکھا

آج جو ترور چل بھل نائین  
 آج جو درخت چلا تو اچھا نہیں  
 وے تو اوڑے اور بن تاکا  
 وہ تو اوڑ گئے اور جنگل تاک کر  
 ساکھا دیکھ راج جن پاوا  
 ہیرا منے شاخ وخت کی کیا پائی گو باسلط پائی

آوہ یہ بن جھاؤ پرانین  
 لاؤ یہ پرا یا جنگل چھوڑ دین  
 پنڈت سوا بھول من تھا کا  
 تو تاجو پنڈت تھا تھا ہوا بھول گیا  
 رہا پنچنت چلا وہ آوا  
 غافل مٹھا رہا اور صیاد چلا آیا

پانچ بان کر کھو سچا لاسا بھرے سو پانچ  
 پانچ کنبھون کا لگا کہ اون پانچوں میں لاسا بھرا ہوا تھا  
 پانکھ بھکرتن اور جھاکت مارے بن پانچ  
 پرادر بدن او کچھ گیا پھر کس طرح سے بچ سکے

بند بھاؤ اکرت سکے کیلے  
 قید ہو گیا تو تا خوشی خرمی کرتا  
 شہوان بھل پنکھ کھر کھر پھر بن  
 اس پنچر میں بہت سی چڑیاں ملتی پھرتی تھیں  
 یکہ داناکت دئی انکو را  
 دانہ جو زہر ہے اس سے فائدہ انکو کاکب ہو  
 جونوت چار کی آسا  
 اگر چارے کی اسید نہ رتی  
 انیہ یکہ چار بن سببہ تھکے  
 اس زہر کے چارے نے سب کی تلھ ل

چور پانکھ دھرمیس ڈیلے  
 باز تو زمر دگو لیے میں رکھا  
 آپ آپ منھ رو دن کرہن  
 آپس میں ایک کو ایک روندے لگین  
 جہ بھامرن دھن دھر حورا  
 جب مرنا ہی ہوا باز توڑے باجو چا کرے  
 کت چرھا روہت لی لاسا  
 تو صیاد لاسا یکے تاک میں کون بھکتا  
 او بھا کال ہاتھ لے لے  
 موت ہاتھ میں لگی یکے آئی

دیکھو جی جی گڑھا جی  
 جب کام اور کر دو  
 اور پھر اور سچا اور دیا  
 سچا کہ پانچاوسے  
 تیکہ پانچاوسے  
 حال ہے " "

یہ جھوٹی مایا من بھولا

اس جھوٹی محبت دنیا پر دل میں ایسا بھولا

یہ من کشن مرے نہ مارا

یہ دل سخت مارے سے بھی نہیں مرتا

چوری پانکھ جیس تن بھولا

مرد سے بازو میا دے جیسا کہ تو تانوشی پانکھ

چار نہ دیکھ دیکھ سپے چارا

جال تو نہ کھیا چارہ دیکھ لیا

ہم تو بڑھ گنوائی بلکہ چارا اس کھاسے

ہنے تو عقل گم کی زہر بھی خوراک کھا کر

تو سوٹا پنڈت بہت تو ان کت بھانڈا لے

تو تو اوتے پنڈت تھا تیرے گے میں کئے پنڈت لا لار جانا تو دل تو تیرے کو

سوین کہا بھون اس بھولے

دنے کہا اس طرح ہم بھی بھول گئے

کیلے کے بن لینے لیرا

کیلے کے جنگل میں بھرا

سکھ کر وار چھہری کھانا

نیتہ خوشی اور خرمی اور چھہری کھانیا ہے

کاہک بھوک برکھ اس بھرا

کسوا سے درخت غریب کا ایسا بھلا

ہوئے نخت بیٹھے تہہ اڑا

جب بیٹھے تھے غافل رہے جب اڑے

سکھی نخت جو رہے من کرنا

لے غائب غافل جو دولت جمع کرتا ہے

ٹوٹ ہنڈول کرب جہ بھولے

عز کے ہنڈولے میں جو بھول گیا ٹوٹ پڑ گیا

پر ساتھ نہا ان سیری کیرا

وہاں ساتھ پڑا بیکار اور سیری بھی ہو سکتا ہے

بلکہ بھاجوہ بیادہ تلامان

کہ او سکے من میں زہر ہو گیا جو صیادوں کا

اڑا لاسے نکھن کنہ دھرا

کہ او کی وجہ سے بیچارے پرندے گرفتار تھے

تب جانا کھو نچا ہے گڈا

تب جانا کہ کھو نچا گڈا ہے

نیتہ نخت آگین ہے مرنا

یہ بھانا کہ موت درپیش ہے یعنی صیاد کا کو بیٹا

بھولے ہم نے گرب تنہا ماننا  
ہم بھی بھول گئے غم و رنجو کیا

سو بسرا پاوا جنہ پانا  
سو اس بھلے کی منزل پائی جو پائی

چرت نہ کھر کی کینہ تب جب چہ اس کھ سو  
پر تے وقت اندیشہ نکلا او سوقت تک غم و خرم چہ  
اب جو بھانڈ پڑا کیوں تب وہ کاپوے  
اب جو گلے میں بندھا پڑا پھر رونے سے کیا ہوتا ہے

شکے او تر آفس جب پوچھے  
چاہتا کر کے آسو پوچھے مینی سلی کی  
نیکس جو بدھ ہو سے اجیاری  
پر غم و غم کی اگر اے روشن ہو  
کت قیتر بن حبیبہ اگیلا  
کیوں تیرے جنگل میں آواز نہ ملی  
تاؤں بیا دھ حبیبہ جو لیا  
اوسیدن میا د جان کا لینے والا ہوا  
بھئی بیا دھ تشان سنگ کھا دھو  
صیاد کے ساتھ مرے ہے خورش کی  
ہم نہ لو بھہ دین میلا چارا  
ہم ہی ہی ملے پر او سے چارواں  
ہم نخت وہ آو چھپانا  
ہم غافل تھے اور وہ پوشیدہ ہو کے آیا

کون نیکھ بانڈھا بدھ او کچھے  
اور کما چڑیوں کے ساتھ تو اچھی عقل لگی ہے  
پڑھا سو اکت دھریے نجاری  
تو پڑھے تو نے کو بی کیونکر پڑھے  
سکت ہنکار بھانڈ گین میلا  
کہ زور سے بول کر بندھ اپنے گلے میں لیا  
اٹھے پانکھ ہانا توں پر لیا  
جسدن پر تلنے لگے اور پرندہ نام ہوا  
سو جھبی بھکت نہ سو جھ بیا دھو  
پھر روزی سو جھتی ہے صیاد نہیں سو جھتا  
ہم نہ گرب وہ چاہے مارا  
ہمارے ہی غم و رنج پر او سے مارنا چاہا  
کون بیا دھ دوس آپانا  
پھر صیاد کا کیا قصور الزام کے سخت جرمین

سو او گن کت کیجیے جو دیگے جمنہ کاج  
 سوطح کے عیب مہن کیا کرین اوس کے جان دینی پڑی  
 اب کہنا کچھ ناہن مشت بھلن کچھ سراج  
 اب کچھ کہنے کی بات نہیں خاموشی بہتر ہے بچتا ہے نسو

گئے گڈھ کوٹ حتر سم سا جا  
 اوکے کئی قلعے جاوون لڑتے آراستے  
 دھن خبسنی جما اس بارا  
 زہے او سکی ما بھنے ایسا ارد کا جتا  
 دیکھ روپ او لکھن بیکھا  
 ہر ایک کا چہرہ خوب دیکھا اور افعال کے بارے میں  
 رتن جوت من مانین پرا  
 کہ جواہر کی سی روشنی او سکی پیشانی سے ظاہر تھی  
 چاند سورج جس ہوئے اجوری  
 چاند سورج کی سی روشنی اس سے گھڑی تھی  
 نس وہ لاگ چلی ہوئے جوی  
 اسی طرح وہ جوی ہو کے پداوت کی لاگ ہیں جاگیا  
 سندھ ہوئے چتر لے اوا  
 اور فقیر ہوئے چتر گڈھ مین لائے گا

چتر سین چتر گڈھ راجا  
 چتر سین چتر گڈھ کا راجا تھا  
 رتن گل رتن سین اجیا راجا  
 اوکے نسب مین رتن سین چراغ پیدا ہوا  
 پنڈت کن سامدرک دیکھا  
 پنڈت کا علم اور علم قیافہ پڑھا  
 رتن سین یہ کل اوترا  
 رتن سین اس قسم کا لڑکا پیدا ہوا  
 پدم پدارتھ لکھے سو جوری  
 بے انتہا کی خوبیاں آہن کیا ہوئی تھیں  
 جس مالک کن بھنور بیو کی  
 جیسے گل مالنی پر بھنورا فریفتہ ہوتا ہے  
 سنگل دیپ جای وہ پاوا  
 آخر سنگل دیپ مین جا کے پائے گا

۷۲

بھون بھوک جس مانین بکرم سا کا کینھ  
 راجہ بھون نے جیسی خوشی مانین اور بکرات نے سا کھا کیا

پڑکھ شور تن پار کھی سبھے لکھن لکھ دیکھ  
آدمی ہوا ہر پرکھا ہے سب کچھ اور حال آئندہ ظاہر ہوا

سنگد پ چلا میا پار  
سنگد پ کی طرف دیکھتے تھے  
سوین چلا چلت بیسپاری  
وہ بھی کچھ دیکھنے کو چلا  
مگ تنہ کنین ہو چکھ باڑھے  
اس اسید پر کہ شاید تبارت سے ہو کھی کھی  
ناگہ سمندر روپ اونہ گئے  
سمندر پار چوکر سنگد پچے  
سبھے بہت کچھ دیکھ نہ تھوڑا  
ہر مین پافرا تھی کسی چیز کی کمی نہ تھی  
دھنی پا و نردھن مکھ سیرا  
بالدار پائے منسل سندھ دیکھا کرے  
سہن کیر نہ کوڈا ونامے  
ہزار روپیہ کا نام سنکے کوئی جواب بھی نہ دیتا

چوڑ گڈھ کا اک نجارا  
چوڑ گڈھ کے کچھ سوداگر  
بامھن اک بہت فشت بھاری  
ایک برہمن بھی جو بہت محتاج تھا  
رین کا ہو کر لینھس کاڑھے  
اودنے بھی فرمدا رہو کسی سے قرض لیا  
مارگ کٹھن بہت دکھ بھئے  
راہ سخت تھی بہت ایذا ادا تھی  
دیکھ ہاٹ کچھ سوچھ نہ اورا  
دبان کی بازار دیکھ کر کچھ نظر نہ آیا  
اوشٹھ او پنج پنج تہ کیرا  
سبک پاس مال میں قیمت اور کچھ پاس  
لاکھ کروڑ نہ بہت بکائے  
ہر شے لاکھ روپیہ اور کوڑ روپیہ کی کتنی

بہمین لیس نہ بسا من اور گھر کینھ بھور  
سب نے سودا لیا اور اپنے گھر مراجعت کی  
بامھن تھان لے کا گانٹھ ساٹھ ٹھہ تھوڑ  
برہمن چارہ کیلے جسکی گانٹھ میں ساٹھ ہو اور پونجی تھوڑی

گجھ کے کھاؤدھ کا کھ ہوں آوا  
 برہمن کھڑا ہوا خیرنا کہ میں کسوٹے آیا  
 لاجھ جان آہوں یہ ماٹان  
 لاجھ میں آکے میں بھی اس بازار میں آیا  
 کام کے واسطے مرنا کام عقلمندوں کا ہے  
 اپنی چلت نہ کیسے کیا میں  
 اپنے مقدور بھر نہ خوف اور فکر کی  
 کام میں بود جسم نہ بھونکی  
 کیا تھے بویا عمر بھر نہ بھونوں کا  
 گھر کیسے پٹھب میں چھوٹھی  
 گھر میں کس طرح گھسوں گا خالی ہاتھ  
 جیو جیو ہر بار کر بیو ہمارو  
 جس ماہجن سے میں نے معاملہ کیا

۴۴

پنج نہ ملار ہا پچھتاوا  
 سودا نہ ملا یہی ندامت ہے  
 مول گنواے چلیوں تہ پاٹا  
 اصل بھی بر باد کر کے اس بازار سے چلا  
 آہوں مرے پیچ بہت رکھی  
 اور میں مرنے کی واسطے آیا میری قسمت میں یہ تھا  
 لاجھ نہ دیکھ مول بھا یا میں  
 نفع کو نہ دیکھا اصل کا بھی نقصان ہوا  
 کھوے چلیوں گھر ہوئی پونجی  
 گھر کی پونجی بھی کھو کے چلا  
 کون اور ترپاوب تنہ پونجی  
 کون جواب پاؤں گا جو کوئی پونجیگا  
 کالے دیب جو چھینکے بارو  
 کیا اوسکو دو گنا جو دروازہ گھیر گیا

ساتھ چلا سنگ پچھرا بھتی بیج سمند بہار  
 ساتھی چلے اور میں چھوٹا وہ سمندر کے پہاڑ میں پہنچے  
 آس زرا سا ہوں پھر وں توں بدھ وہیادھا  
 اور میں قطع امید کر کے پھر تا ہوں اتنی تو میری مدد کر

کچن برن انوپ سہاوا  
 سونے کا سارنگ خوش نمازییا

تو ہی بیاد سوا لے آوا  
 اوسی وقت صیاد تو تالیکے آیا

سینچے لاگ بات لے لوہین

بازار میں لاکے بیچنے لگا

سوہ کہ پونچھ پنکھ مندارین

توتے کو خوبصورت دیکھ کے بہن بھونک

بانجن آسے سوا سون پوچھا

برہمن نے آکے توتے سے پوچھا

کہ پرتیتی جو گن تہ پانہان

کہ اے پہاڑی جو ہنر کھتہ میں ہوں

ہم تم جات براہمن دوو

ہم اور تم دوو نوں برہمن ہین ذات کے

پنڈت ہہم تو سناوہ بیدو

اگر پنڈت ہو تو بید سناو

مول رتن مانک جہ ہومین

اور جیت ادسکی مونکے اور جواہر کی ہوئی

چلن دیکھ آچھے من ماریں

اور دن کو چٹا دیکھ کر مڑھانے لگا

دنہ گنوت کہ نر گن چھو چھا

آیا تو کچھ ہنر رکھتا ہے یا ہنر سے خالی

گن نہ چھپائے ہر دکا نہان

ہنر کو دل میں نہ چھپا رکھنا چاہیے

جات جات پوچھ سب کو دو

ذات والا ذات کو سب بن پوچھے کا دستور ہے

بن پوچھ پائے نہ بھیدو

بغیر پوچھے بھید نہیں ملتا

ہوں باہمن اور پنڈت کہ گن اپن سوے

میں برہمن اور پنڈت ہوں اپنا علم بیان کر

پڑھے کے آگے جو پڑھے دونا لاجت نہ ہو

پڑھے ہوئے کے آگے جو کوئی پڑھے دونی قدر ہوتی ہے

جب پنکھن مہتا پر پو

جب پرندون میں بن بھی پرواز کرتا

گھال منجوسا بیچے آنان

اور خیرے میں ڈال کے بیچنے کو لایا

تب گن موہا ہو دیوا

توتے نے جواب دیا کہ میرا علم تھا پہلے

اب گن کون جو بند جھانان

اب میرا کون گن جو قید کر کے جھان



سرخ اور

اسمین کنت

ایمان و ولو

آؤہ رو سے جاتے رونان  
 اوسکو رونا آتا ہے جسکو رو نیکی قدر میں  
 اؤ جانہ تن ہو ہیہ ناسو  
 حالانکہ جاتا ہے کہ ایک دن ہم بھی نابود ہو جائینگے  
 جو ہنوت اس پر مس کھا دھو  
 اگر منظور نہوتا ہوا گیا گوشت کھانا  
 جو رہا دھو نہیکھنت دھریے  
 جو صیاد پرندوں کو ہمیشہ لڑتار کرے

تہوں نہ تجھ بھوک سکھ سونا  
 لیکن تجھے کھات راحت کیے نہ سنے  
 پو کھنہ مانس پرلے ماسو  
 اسپر ہی ہیٹ بھرا ہے پڑے کوشت سے  
 کت نکھن کتہ دھریے یاد دھو  
 بھر کیوں پرندوں کو لڑتار کرتا مایہ  
 سو بھیت من لو پہ نہ کرے  
 وہ فردخت کر نیکی طبع نہ کرے گا

با نھن سوا بسا با سن مت بید کر نتھ  
 برہمن نے تو تاحزیر کیا بیدار کر نتھ کی کیفیت شکر  
 ملا آسے کر سا نھن بھا چتور کے پنتھ  
 اور ادھی وقت عمل ہیوں سے آ ملا چور گڈھ کی ماہ میں

تو لہ چتر سین سپو سا جا  
 اس اثنا میں چتر سین مر گیا  
 آسے بات تہ آگے چلی  
 اور کے سامنے یہ تقریب ہوئی  
 سہنہ گجوت پھر کے سپی  
 اونکے پاس گجوت سپو نہیں بھرے ہیں  
 با نھن ایک سوا لے آوا  
 اور ایک برہمن بھی ایک نوتا لایا ہے

رتن سین چتور بھا راجا  
 اور رتن سین بٹیا ادسکا چتور کاراجا پو  
 راجا پنج آو سنکھلی  
 کہ اسے راجہ سنگھ دیپ کے سوداگر آئے  
 اور بست سب سنگھ دیپ  
 اور سب طرح کا اسباب سنگھ دیپ کا ہجر  
 گنچن برن انوپ مہا وا  
 جسکا رنگ سونے کا ہر عادتیں اسکی لطیف

راتے سیام کنٹھ دوئی کا تھا  
 سرخ اور سیاہ و دھوک و زون لگے تین  
 او دوئی میں سہاؤں راتا  
 اکو دو تہا کھین بھی سرخ زبا لیش کے تھین  
 مسک ٹیکا کا ندہ جینو  
 ماتے پر نشہ اور گے مین زٹار

راتے دھن لکھے سب پانچا  
 بازو بھی سُرخ مین او مین سب پانچا  
 راتے ٹھوڑا مین رس پاتا  
 جوج بھی سُرخ ہوا و آب حیات کی سی تھین  
 کب بیاس نہ پڑت سہا لود  
 بیاس الیا کب اور سہا لود الیا نہ پڑت

بول ارحہ سون بولے سنت میں لے ڈو  
 گفت و گو با سنی اپنی کرتا ہر کہ سنتے والا نکاسر لجاتا ہے  
 راج مندر منہ چاہیے اس وہ سوا امول  
 پادشا ہوں کے گھر کے لائق ہے ایسا تو تائیں قیمت

بھٹی رجا میں جن دور آتے  
 حکم ہوا کہ آدمی ددڑاؤ  
 بیرس میں نبت او دھارا  
 برہن نے دعا دیکے عاجزی سے کہا  
 پے پیٹ بھجو لبو اسی  
 پر یہ شکم زبردست ہے  
 وارا سچ جہاں جنہ ناخین  
 عورت اور چار بائی جہاں جبکو میرن  
 اندہ رہے جو دیکھ نہ نیناں  
 اندھا کے گزارا کر سکتا ہر شخص اگرچہ بیک

بانجن سوا بیگ لے آئے  
 برہن سے کہیں جلد تو تاحاضر کرے  
 سوا جیو نہ کروں نزارا  
 میری تو یہ نیت تھی کہ بیٹے جی تو تاجا لکروں  
 جین سب ناوا پتا سنیاسی  
 جنے سکو عاجز کر دیا پتا ہو یا سنیاسی  
 بھٹین پر رہے لاکے مین با  
 زمین پر رہے بانہ پر سر رکھ کے  
 گونگ رہے کھ آوے مینا  
 گونگ ہو کر رہ سکتا ہے اگرچہ تھوڑے ہوں

بھڑ رہے جو سروں غسان  
 بہرا ہو کے رہ سکتا اگرچہ کانچ بونے  
 کے کے پھیر آپ بہ دوکھی  
 کئی کئی پھیر آپ یہ لازم کرتا ہے

پے یہ پیٹ نہ رہے نرکان  
 لیکن پیٹ نکماتین رہ سکتا ہے  
 بار نہ بار پھرین نشتو کھی  
 دروازے دروازے پھرتا ہر پہ پھر

سوئے لئے منکا دے لائے بھوکھ پیلا  
 سو ہی پیٹ ہر طرف سوال کرتا ہے اور ہی کب پاس لگتا ہے  
 جو ہنوکے یہ پیری کینہ کا ہو کی آس  
 اگر ہی دشمن نہ تو پھر کسکو کسی امید ہوتی ہے

سورین آسین دینھ بڑ سا جو  
 تو تے نے دعا دی کہ آپ کی ہتھی دستہ  
 بھاگو نت بدھ بدھ او تارا  
 سب صاحب نسب اب عقل نہ خدائے نکو پد کیا  
 کو کہ پاس آس کی گونان  
 کون کسی کے پاس امید لگا کے جاتا ہے  
 کوئی پن پو پچھا پول جو بولا  
 جو کوئی بغیر سوال کے کسی سے بولے  
 پڑھ کن جان بید منت بھو د  
 بھیر کی جو مت ہے وہ پڑھائنا جانتا ہے  
 گنین نہ کوئی آپ سرا ہا  
 کمال داسے آپ اپنی تقریب نہیں کرتے

بڑ پر تاپ اکھنڈت راجو  
 اور بڑا اقبال اور راج بے زوال رہے  
 جہان بھاگ تہاں وچے ہارا  
 جہان بھیسے ہوان حسن آکے سلام کرتا ہے  
 جو نراس ڈڑھ آسن ہونان  
 جو نا امید کی طرح خاموش بیٹھا رہے  
 ہوے سو پول مانٹی کے مولا  
 اوسکا کلام مٹی کے مول پرکتا ہے  
 پوچھے بات کے سہد یو د  
 اگر کوئی بات پوچھے سہد یو بیان کرے  
 جو سو بکاے کما پے چاہا  
 خضو بانو فرخت ہو وہ کیا کے پرکچہ کٹنا چاہیے

جولہ کن پر گٹ نہ ہوئی

جب تک ہنر ظاہر نہیں ہونے

تو کہ مر م بجانے کوئی

تب تک مجھ سے کوئی نہیں جانتا

چتر بید ہون پندت ہیرامن جوہ مالون

چارون بید میں پندت ہون اور ہیرامن بید نام ہر

پدماوت سون بیرون سیوکروتی ٹھانوں

پدماوت سے ملانا ہون اور خدمت کرتا ہون دی جگہ

رتن سین ہیرامن چنیان

رتن سین سخن ہیرامن کے واسطے ہوا

ہیرا سیمیا کینھہ پیانان

برہمن دعا دیکے رخصت ہوا

برنوں کاہ سوا کی بھا کھا

کیا ترقیب کردن فوتے کی گنگو کی

جو بولے سب مانگ موگنا

جواب کرتا ہے سب کوئی موگنا ہے

جو بولے راجہ کھجوا

جو گنگو کہے راجہ متوہ ہو جاے

جنہ مار مکہ اہست میلان

گو یا شتمہ میں آب حیات رکھنا ہے

سہ رچ چاند کی کتھا کسا

سہ رچ چاند کا قصہ اکثر کہا کرتا تھا

ایک لاکھ بائیس کہ دینھان

ایک لاکھ روپیہ برہمن کو دیے

سوا سورا ج مندر مہانان

تو تارا جہ کے گھر داخل ہوا

وہن سونا نون ہیرامن رکھا

نہے وہ شخص جسے اس کا نام ہیرامن رکھا

ناہنت مون بانہہ ہوئے گوگنا

نہیں تو زبان بند کر کے گوگنا ہو جاے

جانہ موتہ ہار پر ووا

گو یا سونون کے ہار پر ووا ہے

گرہ ہوئے آپ کینھہ چیلان

وقت بیان کے آپ مرشد ہونا ہوا درج

پیم کی کہن لاسے جو گنا

محبت کی بات کہ کر لوگوں کے دل قضا ہوا

جیون جیون سنین دھنی ہر راجا پر تک پہنچا کاہ  
 راجہ چون چون ادسکی باتیں سنتا شہنشاہ اور مجت پرستی  
 اس گنوت ناہ بھل ہوٹا باؤ کر ہے کاہ  
 ایسا قابل تو نا کس کام کا کہ راجہ کو دیوانہ بنایگا

دس دن پانچ تہاں جنھے  
 دس پانچ دن جب گزرے  
 ناگ متی رو پوتی رانی  
 ناگمتی خوبصورت رانی  
 کے سنگار کر درین لہنیان  
 نفیس پوشاک رزیدہیں کرنا تھیل تھیل  
 پہلے سیر او پیارے نانہا  
 اور توتے سے کہا اچھے توتے غاؤں چاہتے  
 حقست سواپہ آئی سوناری  
 ہر منستی ہوئی توتے کے پاس آئی ہوشیار عورت  
 سوا بان دنہ کس ہے سونا  
 کہا کہ توتے ادا اس کیون بولتا ہے  
 کون روپ توری روپ منی  
 اور تیری پہنی کی کیسی صورت ہے

راجا کھنوں امیہ کر گئے  
 راجہ کسی طرف داسے شکار کے گیا  
 سب رنواں اس پاٹ پر دھانی  
 سارے محل کی رانیوں کی افسر  
 ورسن دیکھ گرب جو کنچان  
 اپنا منہ دیکھ کر غرور جی میں کب  
 مور روپ کے کوؤ جگ ماننا  
 میرے حسن کا سا کوئی دنیا میں نہ گا  
 دیکھ کسوٹی او پنواری  
 سرمہ لگائے ہوئے ہان کھائے ہوئے  
 سنگل دیپ تو رکس لونان  
 تیرے سنگل دیپ میں کیسا حسن ہے  
 دہنہ ہون لون کہ وی پدنی  
 آیا میں حسین ہوں یا پد پنی

جو نہ کس سے سوتا راجہ کی آن  
 اگر راست نہ کیگا تو لے توتے تو مجھ کو راجہ کی قسم

ہے کوئی اسنے جگت منہ موری وہ پیمان

اب کوئی ہے دنیا میں میرے حسن کا مقابل

صفا سوارانی مکھ ہیرا

ہنسا تو ناگستی رانی کا منہ دیکھ کر

جگت منہ منہس کہاوا

دلیں بجلا منہس کلاتا ہے

ایک ایک تین اگر روپا

کہ ایک سے ایک بڑھ کر حسن میں ہے

چاند گھٹا اور لاگا راہو

چاند گھٹ گیا اور گن لگا

لو نین سوئی کنت چہ چہا

حسین دہی جسکو شوہر چاہے

و نہ نہ پہنچے من اندھیاری

دلیں کی اندھیری رات کو اور کیوں دلیں پہنچے

جہان ماحہ کا بر لون پایا

جہان پیشانی کا ذکر ہے دلیں پاؤ کا کیا ذکر

سنور روپ پداوت کیرا

پداوت کا حسن یاد کر کے

جنہ سرور منہ منہس آوا

اور کہا جس تالاب میں منہس نہیں

وئی کینہ اس جگت انویا

خدا نے زمانے میں ایسے خوب دیدہ اکے

کے من گرب بچھا جا کا

دل میں غرور کر کے کسکو سزاوار ہوا

لون بلون نہان کو کہا

حسین اور غیر حسین کا کیا ذکر

کا پوچھو سنگل کی نارین

سنگل کی پ کی غور و مال کیا پوچھتی ہو

پہلپ سو گند سوانہ کے کایا

پھول ایسا خوشبودار اذکا جسم ہے

اگر پہن سون سونے سونہ حسین بھر سو روپے بھاگ

پیدا میں دلیں ملا ہے سو اور روپے کے سے غضب

سنت ہو کھی گئے راہین ہے لون اس لاگ

مستے ہی سبات کے سنت زورہ ہوئی رانی اور نکال بسا دل میں لگا

راہین سونے کے سے بھاگ  
راہین سونے کے سے بھاگ

نہ روکھ کھین

جو یہ سوا سند درمنہ ہے

انکے تپنے لے باتیں کنی کہ جو بیان تو تارنگ

سُن راجہ پن مہی ہوگی

پھر راجہ سُنکے عاشق ہو جائے گا

بکھرے رکھے نہ ہوئے انگورو

زہر رکھے سے تریاق نہو جائے گا

دھارے دھامنی یگ منکاری

دایہ کو ناز کہدن یعنی رانی نے زور سے پکارا

دیکھ یہ سوٹ ہے منڈ چالا

اور کہا کہ دیکھ یہ تو تار بدروش ہے

انکھ کے آن پیٹ پے انان

انکے مقیمین کچل رہا کلام سوار دل میں فیض ل

پنکھ نہ را کھے ہوئے کو بھائی

یسا جانور نہ رکھا چاہیے جو نکبت کا کلام کرے

کبھون ہوئے راجا سوچے

تو کبھی اجیت سے حال حسن عبادت کا ظاہر کر دیا

چھاٹے راج چلے ہوئے پو

اور راج چھوڑنے کے جوگی ہوئے چلا جائے گا

سید منڈ تے برہ پتھر و

عشق کی آواز مرغ سحر نہ دیا

وہ سو نیا پیسے رس سنبھاری

تو نا اوسکے ہر دیکھا دل میں غصہ ضبط نہ کیا

بھیو نہ تاکہ نہ جا کر پالا

اوسکا تو جو انہیں جسے اسکی بدروش کی

تن اوگن دس ہٹ پکان

اد سپر عیب یہ کہ دس ناز میں فرخست ہوا

لے تمان مار جہان ساکھی

لے ایسی جگہ اسکو مار جہان کوئی گواہ نہو

جنہ دن کون ہون نت ڈرون پین چھاپون

جس روز کو میں ہمیشہ خون کروں سو بچ کو رات میں چھپا دوں

لے چنہ دنیہ کنول کہ نہ نوک نہ ہوئے منجور

وہ چاہتا ہے کہ راجا کو گور کے پاس کیجا اور میرے حق میں ہلاؤس ہوا

سمجھ گیاں پیسے مت بھتی

لیکن ازاد عاقبت اندیشی کے دل میں عقیل آئی

دھارے سوا لے مارے گئی

دایہ تو تے کو لیکے مارنے کو چلی

۸۳

سے مشورے کی سازش  
میں اور ظاہر کی سے  
عداوت کی سست مائی  
دوست نہ دس مانتا  
یہ کیا آدمی کو خطبہ  
ناتوانی کا اور جہاد  
بیٹا کی عبادت سے  
پاس کیجا اور میرے  
حق میں ہلاؤس ہوا  
نہ فواد کے ہمارے  
میرا دشمن



سو اسو راجہ کر برائے

کہ تو راجہ کا باعث دہشتی ہے

یہ پنڈت کھڈت بے لگو

یہ پنڈت ہے لیکن انجام کو نہیں سوچتا

جو تیوان کے کاج بھانا

جنے پس و پیش کام کا لحاظ نہ کیسا

ناگ متی ناگن بد بھتا ہے

ناگنی ناگنی کی سی عقل رکھتی ہے

جو نہ گنت کے آیس ماننا

جو عورت کہ شوہر کے حکم میں نہ ہو

مکہ یہ کھوج ہوئے نس آئی

شاید تلاش تو نے کی ہو جیسا کہ راجا لے

مار بجاے چنے جہ سو لین

پس بے کو کیوں کر مارے جبکہ مالک چاہتا ہے

دوس تاہ جہ نہ سو جہ نہ لگو

بڑے الزام کی بات ہے جبکہ پیش بینی ہو

پرین دو کھ پامھین کھچتا

وہ دھوکھا تا ہے اور آخر کو نام ہوتا ہے

سو انجور ہوئے نہ کا ہے

تو نا کسی حق میں طاؤس نہیں ہو سکتا

کون بھروسہ نہ تارہ ماننا

اوس عورت کی حمایت کا کون بھروسہ

ترے روگ ہر ہاتھ جانی

تو بچہ کھڑے کی بلا بندر کی سر جاسے گی

دو سو چھپائیں باچہ ایک ہیا او پاپ

دو چہرین چھپا سے نہیں پوشیدہ چہرین ایک لاکال در ایک آئی

اٹھ کر نہ بناس یہ سین ساکھی دے آپ

آخر کار زبانی لاتی ہیں اور سارے عالم میں گواہی تہی ہیں

راکھا سو ادھامی ست ساجا

وایہ نے عقل کو قائم کر کے تو نا چھپا رکھا

رائی او ترمان سون و نیھان

رائی نے ناز سے جواب دیا

بھیو کھوج نس آو راجا

رات کو جب راجہ آیا تو تلاش تو نے کی ہوئی

پنڈت سو انجاری لنیھان

تو نے پنڈت کو بتی لے گئی

مین پوچھی سنگل بد منی

میں نے اس سے سنگل پپ کی پنی کا حال پوچھا

ومی جس دن تم میں اندھیا

وہ مثل دن کے سہا و نیم اندھیری رات

کا لوتر پڑکھ رین کر راو و

اور تمہارا راجہ کہا مال سے رات کا راجہ

کا وہ نپکھ کوٹ منہ کوئی

کیا وہ پرزہ جسے تنہا میں مشتعل بھری ہو

رُھر چوئے جو جو کر ہا کہو باتا

نوں ٹپکتا ہے جو بات وہ کہتا ہے

اور تو دیکھ مہم کو ناگنی

جواب یا کہ تم کو وہ شمار میں بھی نہیں لاتی

جہاں بسنت کریل کو باری

جہاں ہمار ہو دوان کریل کا کیا دخل

اُٹو نہ جان دیوس کر بھاؤ

اُٹو دن کی تندرکھا جانے

اس بڈبول حبیبہ کہ چھوٹی

ادسکی دہری مثل کہ چھوٹا منہ بڑی بات

مجھو جن بن مجھو جن مکھ راتا

اکھائے بن کھائے سنہ لال رہتا ہے

مانتھے نہ میاڑے سو تہ جو سوا ہے لون

سر پر نہ بٹھا دے اگرچہ تو نا بہت خوب صورت ہو

کان نوٹ جہا بہرہ کالے کرے سو سون

کان ٹوٹیں جس زبور سے ایسا سونا لپکے کیسا کیجیے

جیسے شہر سے پھٹ پڑے  
سونا جس سے لوٹیں کان

راجین سن یوگ شامان

راجہ نے یہ حال سن کر بہت غم کھا یا

نپڈت دو کو کھنڈت نزد کھا

قابل لائق الزام کے نہ لیا نہ قابل کو کون الزام

نپڈت کیر حبیبہ مکھ سو دھی

نپڈت کی زبان شاہستہ ہوتی ہے

جیسے ہیے بکرم پھتیا نان

اور مانند بکرمادت کے بہت نادم ہوا

نپڈت ہو تہ پرے نہ دھوکھا

قابل دہری جسکو دھوکھا نہ پڑے

نپڈت بات نہ کہے نہ بو دھی

نپڈت بات بھیلی کی نہیں کست ہے

پنڈت سومت دئی پنچھ لاوا

پنڈت نیک راسے جا کر راہ پر لگاتا ہے

پنڈت رانی بدن سر کھیا

پنڈت کو حق تعالیٰ نے سرخرد دئی دئی ربن کھیا

وہ میرامن پنڈت سووا

ایسا میرامن پنڈت توتا ہے

گے پران گھٹ آنہ متی

راہچہ کھانا گنتی میرا جی تو تے کی جہاںی گھن گیا لادد

جو کوئی تنہ پنڈت نہ بھاو

اور جو ہیرا دے وہ پنڈتوں کو پسند نہیں آتا

جو ہتھیار رھریے دیکھا

اور جو فونی ہوتا ہے او کو فون نظر آتا ہے

جو بولے مکھ انبرت چووا

کہ جو باتیں کرے آپ جات منہ سے ٹپکتا ہے

کے جہر ہوہ سوا سنگ ستی

یا جل کے ادیکے ساتھ تم بھی ستی ہو جاؤ

جن جانہ کے اوکن مندر ہوے سکھ راج

یہ تم نہ جاؤ کہ کیا کام کر کے محل میں خوشی سے راج کر دگی

آیس مٹیت کنتھ کرکا کر بھا بھل کاج

خاوند کا حکم مٹ کر کسکا کام درست ہوا

بھا پیوروس گھن اس گے

شہر ہر جو آزدہ ہوا تو گن لیا لگا معلوم ہوا

بھاگ دو ہاگ سیاوا جب ہا

بلکہ خدمت نہ کرنے سے عداوت ہو جاتی ہے

جو سیاو اپن کے سو جھوٹا

شوہر کو جو اپنا کہے یہ جھوٹا ہے

جنہ ڈر بہت پیارے سوئی

جو کو فون بہت ہو دہی خاوند کی چاہتی

چاندھیس وھن اجیرا

چاندھیا ایسی عورت و دشمن تھی

پر مہاگ بناہ نہ تپارے

محبت اور مہاگ کا نہاہ نہیں ہوتا

اتیک دوس پرچ پیور وٹھا

اتنی سی غلامین آپا لیسے آزدہ ہوے

ایسین گرپ نہ بھولے کوئی

ایسے غور سے کوئی آپ کو نہ بھلاے

رائی آئے دھائی کے پاس

رائی آئی مدایہ کے پاس

پراپریت گنجن مرسیسا

محبت چوٹل طلائی خالص کے ہے اوسین سبب پڑا

کمان سونار پاس جرجاؤن

ایسا سندار کمان جبکہ پاس جاؤن

سوا بھوا کی سینہ آسا

جیسے تونا بامید توست دخت سیر کے

بہر نطے سیام پے دیا

پھر خاندنایا جدا جدا جاکر نظر بھی نہ آئے گا

دنی شہاگ کرے اکٹھاؤن

کر شہاگ دیکے سونے کی صفائی کو کے بلا دے

مین پیریت بھروسے کرب کینھہ جی مانہ

مین نے بامید محبت خاندن کے غرور کیا اپنے جی مین

تنہ رس چون پر پہلے نکر روس کا نانہ

آسی غصہ مین جدا جونی بون اور شو ہر بھی دٹھا جاتے

اور ترد ہائی تب دینھہ رسائی

جواب دیا دیا پنے اور وقت غصہ کھا کر

مین جو کما رس کرہ نہ بالا

مین نے جو کما غصہ نکرد اسے لڑکی

تو تن رس بھری نہ دیکھیں آگو

تم تو غصے مین بھری تھیں کچھ آؤ کا سوچ نہ کیا

برس برودہ رس نہ پے پڑی

رج دغم کا باعث غصہ ہوتا ہے

جنہ رس تنہ رس جو گنجائی

جہاں غصہ ہے وہاں محبت کھلیا حساب

رس ابہہ بدھ اور کھائی

تھما ہے غصہ نے اور کی عقل کو نائل کیا

گو نہ گیا انہ رس کا گھالا

کہ اس غصے نے بہت خراب کئے ہیں

رس منہ کا کہ نہ بھیو شہاگو

غصہ مین خاندن کے بھلا کیسا شہاگو

رس مارے تنہ مار نہ کوئی

غصہ ہی باعث ہلاک ہوتا ہے اور کوئی نہیں

بن رس ہر دھوئے پیرا

بغیر رس کے ہلدی مین زردی پیدا ہوئی

جنہ کے ریس مرئے رس نہیجے  
جکے غصہ میں محبت کا شمول ہوا وہ جی گیا  
کنت سہاگ کی پانی سا دھا  
شوہر کے سہاگ کا مزہ پایا

سورس رتج ریس کوہ نہ بھیجے  
سوا دس رتج کو چھوٹ کے رس یعنی غصہ کیون کرے  
پاؤسے سوئی جو دھت پانڈھا  
مزدہ دہی پاتا ہے جو شوہر کا خیال رکھتا ہے

نہی سے جو ابدی ہو  
نہی سے جو ابدی ہو

رہی جو پی کی آئیں او برتے ہوئے امین  
جو عورت خاندن کے حکم میں رسے عاجزی کے ساتھ  
سودھن چاند اس نرمل جنم ہوئے ملین  
دو عورت چاند ایسی صاف کہ ہے اور عمر بھر رنج نہ دیکھے

جوا بار سمجھی من را نین  
جب اپنی نے دل میں طاقت اندیشی کی  
مان متی ہون گرتے تھکینہاں  
ناز پر دروہ ہون اسلئے نرد کیسا تھا  
سیو اکرے جو بر ہو مالسا  
جو شخص بارہون میں خدمت کرے  
جو متہ دی نائے کے کیوں  
تھا را وہ حال ہے کہ تو تھا آگے سر تھکائے  
کارانی کا چیری کوئی  
کہا رانی ہوا دیکھا لوڈی ہو کوئی ہو  
ملتہ منہ جن ابہہ نزاری  
سے ہوا درگو یا سے ہوا

نہی سے جو ابدی ہو

سوا دینچھ را جہ پے آئین  
تو نادا دینے لاکے را جہ کے والے کیا  
کنت تمھار مرم ہون لینا  
اور لے شوہر تمھارا امتحان کیا تھا  
ایتیک او گن کرہ بنا سا  
اپنی سی خطا میں ادس کو برباد کر دو  
چھاڈ نہ بن مارے جیوں  
ادس کو بغیر مارے زنج نہ چھوڑ دو  
جاکنہ میا کرہ بھل سوئی  
جکے ساتھ تم محبت کر دو رہی اچھا ہے  
تھہ سون اہوا و پس پیاری  
بس سلام لو چار اے پیارے

۸۸

نہی سے جو ابدی ہو

مین جانا مٹہ موسے مانہا  
 مینی جانا تھا کہ نہ بھی مین پوچھنی میری ہی مجھت ہے

دیکھون تاک تو ہو سب باندھنا  
 لیکن غور سے دیکھا تو سب مین بھی ہر جانی ہو

مٹہ سون کوئی نہ جیتا بار بار برح بھیج  
 تسے کوئی بازی نہیں لے گیا بر سچ اور بھیج دے کر گئے  
 پہلے آپنہ کھوے کے کرے تمھارا کھوج  
 پہلے جو کوئی اپنی آب کو گم کر دے تب تمھارا سراغ لگائے

راجنہ کہا ست کہنہ سٹوا  
 راجانے کہا سچ کہ اے ٹوٹے  
 ہوئے کھے رات ست کی باتا  
 غر خروئی سچ بات کہنے سے حاصل ہوئی ہے  
 باندھی شست ہی ست کیری  
 دنیا و ابستہ ہے رات گوئی کی  
 ست جہان سناہیں سدھ پاوا  
 جہان راستی جو دہان ہزار طر کی غرض ہے  
 ست کہنہ ستی سنواری سٹرا  
 راستی کے سببے ہستی چان سنواری ہے  
 دو دو جگ تراست چین را کھا  
 دو دو جہان کے دریا کو تیر گیا جسے راستی تانہ کی  
 سو ست چھاڑ جو دھرم بنا سا  
 جسے راستی چھوڑ کے ایمان برباد کیا

بن ست کس جس سینہ بھڑوا  
 بغیر سچ کے باتا سیسی بیکار ہی جیسے سب کو بھڑوا  
 جہان ست تان دھرم سنگا  
 جہان سچ ہے دہان ایمان ہر اد ہے  
 کچھیں آہ ست کی چیری  
 دولت کنیز ہے راستی کی  
 او ستوا دی چرکھ کہاوا  
 راست گو ہی بزرگ کہلاتا ہے  
 آگ لائے چھوٹندس ست جرا  
 پھر چارون طرف شاگ لگا کے ست جلاتی ہے  
 او پے پار دیہ ست بھا کھا  
 او سیکو پار لگادی ہے راستی جسکا کلام را بھڑوا  
 کامت کین ہین ست ناسا  
 گیا گزرا وہ شخص جسکی راستی مین خنود آیا

تمہ سبیاں اونچے تانتے بھاگے گاؤ  
نہ ہر شیار اور پخت ہو بغیر سچ کے کبھی گفتگو نہ کرو  
ست کہ سو موسوں دنہ کا کرنا سواؤ  
سو مجھ سے سچ کہدو آیا کیا انصاف کیا

ست کہت راجہ سیر جاؤ  
طرحا جو اب بنا ہو کچھ کہنے سی راجہ جان کا  
ہوں ستے نسرانہ سیتے  
طرحے نے جوان بائیں سے لیکر اس سے نکلا ہو  
پیداوت راجہ کے باہی  
پیداوت راجہ کی لڑکی  
سس مکھ ایک ملیر میں  
چاند کا ساتھ مندل کا سادہ دوس انی کا  
ہنہ جو پنی سنگل ماننا  
جتنی پر نیاں سنگد پ من ہین  
سیر من ہون تک پر لیا  
مین ہیرا سن او سبکا جانور ہون  
او پا یون مانس کی بجا کھا  
اور او کی فیض محبت آدمی کی بولی پائی

۹۰

نی کہہ است نہ بھاگون کا دھو  
پر میں اپنے منہ سے سو اچ کے کچھ نہ کہو  
سنگل پ راج گھر سیتے  
کہ سنگل پ کے راج گھر میں رہتا تھا  
میرم سو گندھ سس میں سنو  
جسکی پیم کی سی خوشبودار اور چاند سا خند او کی  
لنگ سو گندھ دوادس بائیں  
طلالی خوشبودار اور بارہ بان ہے  
سو گندھ سس پ سو گندھ کی چھاننا  
ساجی شہو اور خوش حال او سبکا سب پائی  
کاٹا پھوٹ کر ت وہ سہوا  
کنٹھ او سبکی خدمت کر نیکے ایام میں پھرا  
نانت پنکھ موٹھی بھر پانکھا  
نہیں تو دھی ایک شست یرکا ہوں جانور

خولہ جیون رات دن ستور مروں نہ مانوں  
جب تک میری زندگی ہے او سبکا نام یاد کرو کہ مر دنگا

لکھ راتا تین مسریرا دھون چکت بجائو  
 منہ سچ اور بدن ہنر و دنون جہان میں لے جاؤ گھا

ہیرا من جو کنول بجھانا  
 ہیرا من سے جو بدادت کی تعریف آغا زکی  
 آگے آونپکھ او جیارے  
 اور ٹوٹے سے کٹا آگے آوا کر پکھ حسین  
 ربا جو کنک سو باسک ٹھانوں  
 توجہ بھراہ طلا سے خوشبودار ایک جگہ رہا  
 کوراجا کس دیپ اتنکو  
 کیسا راجا اور کیسا ملک اور کسا ہے  
 سن سو منتر چکے بھٹی کل کلا  
 اوس مندر حسن کا مال سنگے انھیں کھلا ہون  
 کہ سو گندھ دھن کس نر ملی  
 اب کہ قسم سے کہ پداوت کیسا سن کھتی ہے  
 او کہ تھان جو پد من لو نین  
 اور یہ بھی کہ پد نیاں حسین

سن راجا ہو سے بھنور لو جہان  
 راجا سنگے جو ترے کی طرح فریقہ ہوا  
 کہ سو دیپ سنگل کے بارے  
 بیان کر دے سنگھ دیپ کے چراغ کا مال  
 کس ہنر سے ہیرا من ناؤن  
 بھر کیون نہو ہیرا من شہر انا نام  
 جنہ رے سنت من بھو تپنکو  
 جسکے سنے سے دل پر دانہ ہو گیا  
 کنول چہنہ بھنور ہو سے ملا  
 چاہتا ہوں کہ اوس کنول کے پاس بھنور ہو جائوں  
 ونہ ال سنگ کہ ابھین کلی  
 آیا بھنور سے بھراہ اوسکے ہنر باغیچہ کا شگفتہ  
 لکھ گھر سبہ کہ ہونہ جہان میں  
 گھر گھر سبکے یہاں ہونی ہنر باکھین کہیں

۹۱

سبھے بکھان تھان جس کت سو موسون او  
 سب بان کا مال بیان کر اور سب تفصیل سے مجھ سے کہ  
 چوں دیپ وہ دیکھا سنت اٹھا قس حاو  
 ہیں وہ ملک کھا چاہتا ہوں سے ایسی آرزو میں ہے



کارا جاپون برنوں تا سو  
 کیا راجہ کا حال بیان کرو نہیں تجھے  
 جو گاتھان بھلانا سوتی  
 جو کوئی وہاں گیا وہی راہ بھول گیا  
 گھر گھر پر مچھنسو جاتی  
 گھر گھر پر مچھنسو ذات بین بین  
 جتنہ جتنہ برن پھول پھولاری  
 جہاں جہاں طرح طرح کے پھول و درخت ہیں  
 گندھرب سین تھان کر راجا  
 گندھرب سین وہاں کارا جاپہ  
 سو پداوت تاکہ باری  
 سو پداوت اوسکی لڑکی ہے  
 جچون کھنڈ کی پری اونہین  
 چاروں طرف کی راجا بامید خواستگاری

سنگلیپ آہ کیلا سو  
 سنگلیپ کو یا ایک بہشت ہے  
 گئے جگ بیت نہ ہو رکوئی  
 قرن گذر گئے کوئی پھر کے نہ آیا  
 سدا سنت دیوس اورانی  
 ہمیشہ وہاں بسنت دن رہتا ہے  
 تنہ تنہ برن سو گند سونامی  
 وہاں وہاں طرح طرح کی عورتیں نقسین تھیں  
 اچھرنہ مانجھنہ اندر اسن ساجا  
 پر یونین اندر اسن سندو ارا ہے  
 اوسب دیپ مانہ اجیاری  
 اوسکے سبب سے سارے ملک میں خوشی ہے  
 گرہنہ راجا بولے ناہین  
 غور کی راہ سے راجا اچھی گندھرب سین بیکرنا

او دت سورجن دیکھی چاند چھٹی چھ دھوپ  
 سوچ کو طلع ہوئی ہوئے دیکھ کر جیسے چاند دھوپ میں پیشہ ہو جاتا  
 ایسے ہے جا نہ چھپ پداوت کی پو  
 اسطرح سب چھپ جاتے ہیں پداوت کا سن دیکھ کر

پنڈت پھیر ہی کہہ بارتا  
 اور کما کر ای پنڈت یعنی ہیرا میں ہی بات پھر کر

سن رب نازون رتن بھارتا  
 آفتاب کا نام سنکے رتن میں بہت خوش ہوا

تین سو رنگ مورت وہ کسی

تو نے جو عجب اور سب پداوت بیان کیا

جَن موی سورج ہی من لُبی

گو یا سورج ہو کے دل میں بس گئے

اب ہوں سورج چاند وہ چھایا

اب میں سورج ہوں اور وہ چاند ہے

کرن کران بہا پیسہ انگورو

کرن کا حساب ہے آغا محبت کا

سہس کران روپ من بھولا

ہزارہ مہن کا حال سکے دل فراموش کیا

تھان بھنور جیو کنولا کندھی

جہان کنول کی خوشبو ہی وہاں بھور ہے

چت منہ لاگ چت موی ہی

دوست کے دل اشتیاق منہ میں جلا آیا اور جہان بگیا

سب کٹ پو منین بر کسی

سارے مہینے ہمارے اور دل پر نشہ ہے

جل بن میں رکت بن کا یا

بھلی کو بغیر پانی کے اور خون کو بغیر سہم کا لڑا

جو سس چڑھوں سو ہی سورد

جو وہ چاند ہی آسمان تو میں سورج ہو کر رہ گیا

جہان جہان دشت کنول صحن

جہان نظر اسکے تصویر میں تھا تاں کنول سا بھڑکا

بھے سس راہ کیرن تنبی

جہان چاند ہو دکان کچن بھی شل من خواہ ہمارا ہے

تینوں لوگ چود ہو کھنڈی پرے موڑیج

تینوں عالم اور چودہ طبق زمین آسمان میں دی بکھو نظر آتی ہے

پیم چھانڈ کچھ اور لونان جو دیکھا من بوجھ

سو محبت کا اور کوئی شے نیک نہیں دلیں جو بھوکے خیال کیا

کھنڈن پیم سر دے نہ چھا جا

محبت کی راہ ہوتی ہے بغیر سر دے کو نہیں جانی

جیو دینہ وہ پھانڈ نہ ٹوٹا

جان دے نہ پر بھی وہ پہلہ انہیں دیتا

پیم سنت من بھول نہ راجا

محبت کا حال سکے اپنی دلیں بھولای راجا

پیم پھانڈ جو پرانہ چھوٹا

محبت کا پھنڈا جسکے پڑا وہ اس کے چھوٹا

گر کٹ چھند دھک دھک تپتا  
گر کٹ نے جو شقیان کی مٹاتے اٹھتا

جان بچھا جو بچے بن باہی  
اور یہی جان لو کہ طاووس نے جو بھل میں بننا افیقا

پانچھن پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
یہ طاووس کی بدن میں پوچھتے تھی نقش و نگار

مولیٰ ن مولیٰ ن جنس چلائے  
یہ سب کہ طاووس نواؤا کر کے چلاتا ہے

پانڈک سوا کٹھنہ وہ چینیان  
خانہ اور طوطے کے طوق کی یہ علامت

کھن کھن رات میت کھن سیتا  
تب لمحہ بلغم سرخ اور زرد اور سفید ہوتا

نور نور نور پھانڈ پر سے نکو سی  
نورین نورین پوچھتے تھے فی الفور

اؤنہ سکے ار جھی بھی بانڈو  
اس کے کنارہ پر کہ اس کا ام سے مانڈو

وہی روس ناگہ ہر کھانے  
اور اسی غصہ سے سانچے دھو کر کے کھاتا ہے

جنمہ گین پر اچھا ہجو دھیان  
کہ جس کے گلے میں پڑا اوسنے جان دی

تیر کیوں جو پھانڈ ہی تمھے پکار سکے  
تیر کے گلے میں جو چندا ہے ہمیشہ یہی پکارتا ہے کہ غم میں سونا  
سکھت منہ کار پھانڈ گین منہ کت مار بن مٹھ  
بادار بلند پکارتا ہے کہ تیر کے گلے میں طوق سٹو ہر کوئی مائے توبہ کی بات

جہن سب سے اچھا کی سوا  
اچھا ہے لڑنے کی گفتگو کے اوبے لسنی

پچھلے پیم ہے کھن دو مہیلا  
سلی ہی منزل مبت کی ہے سخت بھاری

پیم پیم پیم پیم پیم پیم پیم  
ت کے اندر راز میں بہت ہیں

ایسا پول نہ پول نرا سا  
اور کہا کہ ایسی گفتگو نا امیدی کی نکر

دو دو جگ ترا پیم جہیلا  
دو دھان میں دسکا پیرا پار ہوا جسے بھائی

پین مرن چپے سو چاکھ سا  
جو سختی مرگ گوارا کرے وہی چکے

جین نہ سیمیں پیچہ لاوا

جسے راہ محبت میں سدا نہ دیا

آب میں پیچہ پائیں سر میلا

اب بنے محبت کے پاؤں پر سر رکھا

پیچہ بار سو کھے جو دیکھا

جسے دروازہ محبت کا بچھا وہ سو کھا

تب لکھ کچھ پر مینم نہ بھٹیا

نجات عاشق راؤ دیر تک ہر چنگ صلی مشرق نہیں

سو پر تھمیں کاسے کو آوا

دو زمین کے پردے پر ناحق آیا

پامی نہ ٹھیل را کھ کر چلا

سو تو ٹھو کر نہ مارا در چلا کر کے رکھ

جین نہ دیکھ کا جان بسکھا

جسے نہ دیکھا وہ اس کی قدر کیا جانے

جو سو بنیت جسم دکھ نہٹا

اور جان مل ہو اپھر عمر بھر کا دکھ مٹا

جس کا لوبہ پین برنین مکہ سکھ برن سنگار

حسین سے تو نے بیان کیا سراپا زب و زینت کا حال

ہی تھ آس ہلن کی جو مروے کرتا رہا

مجھ کو اسید و سل کی ہے اگر حسد اعلیٰ سے

دھک سنگار وہی پے چھا جا

اوس کا سنگار اوس کی سزا دار ہے

بل باسک کو اور نرپا

کہ پیچ و خم اوس کا سا پل اور زمین کا سا

بہر لہر کینہہ ارگھا نہیں

سانپ زہر دار لہرایا ارگہہ باکر

سرمک تپا رہوے اندھیا را

آسمان سے تخت الثریٰ تک اندھیرا رہا

کا سنگار وہ برنوں راجا

طو عانت ہے اوس کے شہار کا کیا بیان کون

پر حق سیمیں کستوری کیسیا

پہلے سر پر وہی مشکیں کا حال سنو

بہنو کیس وہ مال راہین

بال و سکے متا بہر نہ کے در و درستی

بہنیں چہ پور چھہ بار بار

الاجڑی کھول کے جو بال چھہ مارے

کو نول کنل کیس نگ کاری

نرم گروہ دار زلفون کے مار سیاہ

بیدھی جان ملیک باسان

گو یا مندل کی خوشبو میں آلودہ ہیں

گو نگم وال الکین کچھ بھرن

گو نگم والی زلفیں زہر کی بھری ہوئی

لہرنہ بھر بھونگ پیارے

لہرون کے بھرے چون نکالے

سیس چھوڑ دو لکھ چھپا سان

سر پر دھ کے چارو نظرت بانی ہیں

سکرین سپم چھپ گین برین

زنجیرین محبت کی چاہتی ہیں گلے پڑنا

اس پھند وار کیس مہ راجا پر ایس کیس کین بھانڈا

ایسی خداراد کی زلفیں ہیں ای راجا جسکے سر گردن میں پھندا پڑا

اشتو کل ناک سب اوڑھتے ہی کینچھ کی باند

آٹھون گروہ سانکے جوا لکھ تو وہ او نہیں زلفون کے غلام ہیں

برون انک سیس اپر اپن

تغریف کرنا ہون انک کی جو سر پر ہے

بن سیندر اس جانہ دیا

بغیر سیندر کے ایسی ہیں گویا چراغ

کنچن رکھ کسو ٹی کسی

کویا خط طلا کسو ٹی پر کینچا

سج کر جن گنگن بیکی

سو سج کی کرن گویا آسمان پر نوا رہتی

گھاٹن ڈھار ڈھار چھپا

تلاوار کی ناکھ پر گویا لہو بھرا ہے

سیندر راہنہ چڑھاتہ نہیں

سیندر راہی او سکھ نہیں چڑھا

آج بستر پتھہ رین مہ کیا

روشن راہ میں اندھیری رات میں کیا

جن کھن منہ دامن پر کسی

ابرنا ریک میں گویا بجلی چلے

جنا ما پتھہ سرستی دیکھی

جسکے اندر گویا سرستی ندی ظاہر ہے

کروت لے نہیں پر دھرا

رتنہ پر پور دھڑے جو موتی  
ادس پر جو موتی پر دے  
کروٹ پتا لینے ہوئی چور  
باب نے کچکے سے کروٹ لی تو معلوم ہوا

جنا ما بھنہ گانگ کی سوتی  
تو یہ معلوم ہوا کہ بنا کر اندر لکھا کا سوتا  
لگ سور دھڑے دی سیندر  
شاید خون بجای سیندر کے ملا ہے

کنک دو ادس بان ہوئی چھی مہا گدہ مانگ  
سونا بارہ بانی ہوا زینت پابہنی ہے وہ مانگ  
سیو اگر نہ تخت اور ترین چڑھے کنکن گنگ  
بڑے بچھوئے ستارہ خدمت کر تو ہیں چھٹی آسان بگنگ

کون للاٹ دو سچ کی جوتی  
ادس کی پیشانی کو اگر مثل روشنی ہلال اگر  
سہس کرن جو سر سرج و بانی  
ہزار حصہ اگر سو بج رو دشمن ہو  
کا سر برتنہ دیون میں کو  
کیا برابر ہی کرے پیشانی سے چاند  
او چاندھین راگہ گرا سا  
اگر چاند کو قیاس کر دو تو وہ قید خسوف غالی ہو  
تہنہ للاٹ پر تلک جو بیٹھا  
ادس پیشانی پر نقشہ جو بیٹھا  
کنک پاٹ جن بیٹھو راجا  
سونے کے تخت پر گریا راجہ بیٹھا

دو کچھ جوت کمان جگ ادنی  
تو غلط ہے ہلال بین اتنی روشنی کمان  
دیکھ للاٹ سو تو چپ جانی  
ادس کی پیشانی دیکھ وہ بھی چپ جا  
چاند کنک کی وہ کنک کو  
چاند بین عیسیٰ ہی کا ہے اسٹین عیسیٰ بین  
وہ بن راہ سردار پر کا سا  
ادوہ بدون صورت کے ہمیشہ طالع ہوتا ہے  
دو سچ پاس جانہ دھو دھیا  
تو ہلال کے پاس گویا قطب نظر آیا  
بسمے سنگار اتر لے سا جا  
اس سے بے اس سے کنگ آراستہ

وہ اکین بھترے نہ کو تو  
اوسکے آگے کوئی ٹھہر نہیں سکتا

و نہ کا کتہ اس جو اسخود  
دیکھنے کے ساتھ سبجو اسکا ہوتا ہے

کھرک دھنکھ اوچکربان جگربان تنانوں  
تو اور کمان اور تیر خلقت اوسنے نام پر راتی ہے  
سن تین پر امر جہ کے راجا کو گنہ بھی اکشتوں  
سننے ہی ہوش ہو کے گرا رہے تھے ہوئی ایک جگہ

بھو بنین سیام دھنک جن تانوں  
بھوین ایسی گویا کمانیں سیہ کھنچی ہیں  
سیام دھنک او نہ بھو بنین جڑھا  
سیام کمان دھنن بھو زکی نیکو چڑھا  
او ہی دھنک کرشن نہ اہا  
وہی کمان کرشن کے پاس تھے  
او ہی دھنک راوون سنگھارا  
اُسی کمان سے راوون مارا کیا  
او ہی دھنک بیدھا ہت راو  
اُسی کمان سے منہ پڑا وہ دیت  
اُسی دھنک میں تار پڑ چلیا  
اُسی کمان کو میں نہ اُسکے ہاں بچانا  
اُسی دھنک میں سر کوئی نہ چوتیا  
نہ جو نہ اسے کرن نہیں جیتا

جاسون جیسو مار بچھ بانان  
بکے طرت دیجا زہر کا بان مارا  
کین ہتیار کال اس کو دھا  
ہتیار کر کے موت سا نکل گیا  
او ہی دھنک راگھو کرکھا  
وہی گمان راگھو نے اپنا ہتھ میں تھامی  
او ہی دھنک کنسا سر ہارا  
اُسی کمان سے کنسے سر ہارا  
مارا او ہی سسر ابا ہمو  
اُسی کمان سے مارا پسر اتم ہزارا ہوا کر  
وہا تک آپ بید جگ کنیا  
آپ کا نذر ہو کے جہان کو نشانہ کیا  
اچھیرین چھیرین چھیرین گویا  
پرین چھپ کین اور گویا چھپ گئی

بھونھنے دھنک دھنک دھنک دھنک دھنک دھنک  
 بھونھن کمان اور عورت کا ڈار دھنک دھنک دھنک  
 لنگن دھنک جو اگوس لاجنہ سوچھپ جا  
 آسمان پر جو قوس قزح نکلتی ہے تو شرم سے چھپ جاتی ہے

مان سمند اس المیت دود  
 گویا سمندر ایسی اہلی ہوئی ہیں دود  
 گھومنے مانت چمنہ اپ سون  
 ستانہ گردش کرتے ہیں چاروں طرف  
 چاہتے او لہجہ لنگن کہ لاگا  
 اگر وہ جوش این تو آسمان سے لگ جائیں  
 سرک لاسے بھٹی لاسے ہو  
 کہ آسمان پر لجا کر زمین پر دیوار تو ہیں  
 اولٹ اور اچا ہے پل مانتان  
 اگر چاہیں تو پہاڑ کو ایک پل میں آٹھین  
 اس دے بھنور چکر کی جوڑا  
 ایسی وہ بھنور چکر کی جوڑا

نین بانگ سر پوچ نہ کوؤ  
 کھینچ جو بانگ کی ہیں برابر انکے کوئی نہیں  
 رانی کنول کر نہ ال تھوان  
 سرخ کنول ایسی دیکھو جو سر سے منہ لاف ہیں  
 اٹھنے ترنگ لین نہ باگا  
 سپر اٹھتی ہیں تو ایسی جاتی ہیں جیسا گولہ لگا  
 پوچن جھکوریں دینے ملو  
 ہوا کو وہ اس قدر پیش دیتے ہیں  
 جگ ڈولین دولت نیا مان  
 انکے ہلے ہی جان ہل جاے  
 جوہ پیر کنکن کہ بوڑا  
 اگر وہ گردش کر تو آسمان کو ڈوبے  
 سمندر نہ ڈول کر نہ جن جھو  
 سمندر کو ہندو لا بنا دین اگر جھولیں

کھنچن لہر نہ مرک بن بھولے  
 کھنچا اون کو دیکھ کے دھکا اور ہرن بھونچا

سمندر اس نین دونی مانگ بھرے ترنگ  
 لبالب سمندر ایسی ہیں دونوں کے بھر دی گھر سے



آوت تیر پھراو نہ کال بھنور نہ سنگ  
تزدیک آؤ ہو پھرائی ہر موت پھرے اوسکے ساتھ

ساندھی بان جان دو نہ لئی  
کہ گویا دو فوجیں تیر سانہو کیے کھڑے ہیں  
بیچ سمندر بھتے ددی نینیاں  
اور درمیان میں دوتو آنکھیں شل سمندر کے  
جاسون ہیر لاک بکھ باندھے  
جسکی طرف نگاہ کی تیر نہر کا بھرا ہوا مارا  
بیدہ رہا سگری سنسارا  
سارا عالم انھیں گاسور اچ گیا ہوا ہے  
مے سب بانہ وہی کے ہنی  
دوسبا دیکھے نیز دنگے ماری ہر جہن  
ساکھا ٹھاڑہ دئی سب ساکھی  
شاخیں کھڑی ہوئی گواہی دیتی ہیں  
سو تنہ سوت بیدہ اس کا ڈھی  
یہ سب ادیکر تیر ہیں کہ تمام دینن سوراج ہیں

برہمن کا برنوں ام مہنی  
پلکوں کا کیا بیان کردن اسطر علی بی مہن  
خجہ گرام رام را دن کی شیدا  
رام اور را دن کی دو فوجیں کیا ہیں  
دار نہ پارینا در ساندھے  
اس طرف سے اس طرف تک ساندھے  
اد نہ بانہ اس کو کونہ مارا  
ان نیز نکا کشتہ کون کون نہیں ہے  
گنگن نکمت جس جانہ نہ گنی  
آسمان کے ستارے کہ بیشمار ہیں  
دھرتی بان بیدہ کے راکھی  
زمین جو قائم ہو وہ ادیکی نیز دنگے بر جی ہے  
رون رون مانس پر ٹھاڑے  
یہ سب بال و آدمیوں کے دیز کر کے ہیں

۱۰۰

یرن بان جس اونپہ بیدے رن بن ڈھنگ  
بریز کے تیر ایسے نکیلے ہیں کہ جنگ گاہ اور ڈاک کا جھل اچھٹا بیدہ کا  
سو جھت تن سب رونوان نکپنہ تن سب نکپنہ  
ہر ایک کے تین جتنے بال ہیں سب تیر ہیں ادیکی لیکے پونہ پونہ

ناسک کھرگ دیون کنہ جوگو  
 ناک کو تلوار سو کس طرح مثال دیون  
 ناسک دیکھ بجایون سودا  
 ادکی ناک دیکھ کے تو تاثر مند ہوتا ہے  
 سوا سو پیر سہرا من لاجا  
 تو تازہ ہوا اور سہرا من مہنی میں مشرندہ  
 سوا سونا ناک کھوڑ نیواری  
 تو نے کی ناک سخت ہے اور کج  
 پپ سو گندھ کر نہ سب آسا  
 جتنے پھول خوشبودار ہیں سب لگا زمین  
 اوھر دس پر ناسک سو بھیا  
 لب اور دانت پر ناک کی پھین ایسے  
 کھنجن دہنہ دس کیل کر انہیں  
 کھر نیچے یعنی دونوں انھیں دھنڑن ٹنٹی کرتی ہیں

کھرگ کہیں وہ بدن سنجوگو  
 تلوار باریک ہوا در وہ بونع مناسب  
 شوک آئے پیسہ ہوئے دوا  
 اور لنگن ناک میں ایسا گر گیا زہر تلخ کیا  
 اور بھاو کا برنوں راجا  
 اور اخڑا کی کمان تک نہ ریت کر دیں ہوتا  
 وہ کو نول تل پپ سنواری  
 اور وہ زرم مانند گل کھجے آراستہ  
 مگ ہر کاے لئے ہم پاسا  
 کہ شاید ہو کہنے پاس آنکی اجازت دے  
 وار یون دیکھ سوا من لو بھیا  
 کہ گویا انا کو دیکھ کر نے کا دل لگایا  
 دہنہ دہ رس کو پا و کو ناہن  
 کہ دیکھے وہ رس کون پاپر کون نہیں

۱۰۱

دیکھہ امین رس اوھرن بھینو ناسکا کیر  
 دیکھ کر آب حیات کے سے لب ناک تو تاثر گئی  
 یون پاس پینا دے آسرم جھانڈ نہ تیر  
 اور اس امیر بر بخت کمر لپی ہے کہ ہر ان کے خوشبو اس تک پینا دے

بنب سرنگ لاج بن پرد  
 کہ گندہ روئخ ادکی شرم ہو گل میں پڑا ہے

اوھر سرنگ امین رس بھر  
 لب سرخ آب حیات کے بھرے ایسے

پھول دو پہری جائنہ راتا  
 وہ لب شل پھول ادھر ناگڑا مشغفے  
 ہیر اکین سو بد رم دھارا  
 پیرا پیرا ہر وہ مثل مونگر کے سسج کر دار  
 بھئی محبیطہ باتنہ رنگ لالین  
 وہ لب شل مہر کے بیات کر تو رنگ نکلتا  
 اور سکے ادھر امین بھرے  
 اور سکے بابت دیا تے ہر سہ تھے  
 مکھ تینول رنگ دھارنہ سا  
 منہ سے پان کار سن نکلتا ہے  
 راتا جگت دیکھ رنگ راتی  
 ادن بونکی سرخ رنگ دیکھ کر جان شکستہ

پھول جھرنہ جو جو کسے باتا  
 منہ سے پھول جھڑکتے جو بت کتنی تھی  
 بہست جگت ہوے اجیا را  
 وقت تبسم کے جان ادھے دشمن ہو جاتا  
 کسم رنگ تھکر نہ آگین  
 کہم کار با انکے اگر گزرا نہ پکڑتا  
 ابھین اچھوت نہ کا ہو چاکے  
 ابھی کسی نے چپے تھے نہ بسنے چلے  
 کہ مکھ جوگ سوا برت بسا  
 بکھینے کسا کھانہ نئی چھین وہ آجیاں پرے  
 رہ رہے آچنہ ہسامی  
 اوس پر ہی کہتے وقت سلوم پنا گویا تھیں

امین ادھر اس راجا سب جگ اس کے بے  
 لب اور سکے مانند جیات کو بن اور تمام زمانہ انکی امید کرتا ہے  
 کا کہنے کنول بکاسا کو مدھکر رس لیے  
 سلوم نہیں کہ یہ گل شکستہ کسکی تقدیر کا ہے

اونیج بچ رنگ سیام گنہرا  
 اور درسیان میں بچ ہنسی کی جی تلکی  
 چمک اوٹھے تس تین ستیسی  
 اسی طرح ہی میں تیروں ات چلتے تھے

دوسن جوک بیٹھے جن ہیرا  
 رات منہ تھے شل اس کے  
 جن بھا دو ان تس وامن دسی  
 جیسے بہا دو تین ان غمیری تے اور میں بھی گیتی

وہ سو جوت ہیرا پر اہین  
 ادنیٰ یعنی دانت کی روشنی ہر بڑبڑت رکھتی ہے  
 جنہم دن دس جوت نرمے  
 جسدن سرد تنگی روشنی ظاہر ہو کی ہے  
 ربس نکھت دینہم تہ جوتی  
 سورج اور چاند ریتا ریشہ روشن ہیں اُسکی روشنی  
 جنہم جنہم ہیس سبھا منہ ہنسے  
 جان زبان خوش ہو کر نفل میں منتہو ہیں  
 واسن چک نہ سیر بر پوجا  
 بجلی باوجود اس چمکے اسکے مقابل نہیں

ہیرا دینہم سو کھتہ پر چھائین  
 ہیرا روشن ہو جاتا ہے آنکھ کا گیس  
 بہتہ جوت جوت وہ بھنے  
 بہت سی دیشینو نکور روشنی اوس حاصل ہے  
 رتن پدارتھ مانگ مواتے  
 اور جواہر اعلیٰ اور منگ اور موتی روشن ہیں  
 تنہم تنہم چھٹک جوت پرکے  
 وہاں شمشہ نور ظاہر ہوتے ہیں  
 پین وہ جوت ہوئے کو دوجا  
 پھر اوسکی روشنی دوسری سچیز میں کی

۱۰۳

بہت ہنسٹ دس تنس چکی پائین اٹھی چھڑ  
 تبسم دہننے کی وقت دانت سے چلتے ہیں کہ گویا پھر میں سے شرارت  
 وار یون سر جو نہ کی سکا پھا ٹوہیا درک  
 اثار جو اُسکی برابر ہی کر سکا اس سبب اُسکا دل شک سے جاگ بگیا

رسان کون جو کہ رس باتا  
 زبان کا کیا وصف بیا کہ وہ کوئی بات نہ ہو  
 ہکے سو سر جاٹک کو کلا  
 اوسکی خوش آواز سچی پیپا اور کو کلا ہار ہے  
 چاٹک کو کل رہنہم جوتاہین  
 پیپا اور کو کلا جو ہر وقت بولتی ہیں

انبرت بچن سنت من راتا  
 جو کوئی اسکا سخن شیریں نہ دل خوش ہو جا کے  
 بین بین دی مین نہ ملا  
 آواز بانسی کی اوسکی آواز سحر مقابل ہرگز  
 سن کو بین لاج چھب چاہین  
 اوسکی آواز نکلے شرم کو چھب جائز ہیں

چون مال معاذی کا نام اور  
مردنی کا نام اور  
مردنی کا نام اور

<p>سنی سو مانت گھوم کے ڈولا جو کوئی مشتا مال غشی میں اگر گرے رکھہ حیر سیام اختر بن بانہا رگہ سید سیام سید جبرید اختر بن سید ار تھہ جو جہ نہڈت نہ جیتا او کے سنی کہنے پر کوئی نہڈت پیش نہیں پایا اندر موہ برنجہا سردھان اندر عاشق اور برہنہ سردھستا</p>	<p>بھیرے پیچ مدھ بولے بولا ایتن او کی شہاب مجھ سے بھری چیر جیدت سب وہ پانہا چارون سید کا علم اور ان کی پاس مٹا اسر تھہ پنگل او گیتا اسر تھہ پنگل اور گیتا اک اک بول ار تھہ جو گنان ایک ایک کلر کے چار چار سنی گئی ہیں</p>
--	---

اختر بن سید جبرید اختر بن سید  
نہڈت نہ جیتا  
او کے سنی کہنے پر کوئی نہڈت پیش نہیں پایا  
اندر موہ برنجہا سردھان  
اندر عاشق اور برہنہ سردھستا  
بھیرے پیچ مدھ بولے بولا  
ایتن او کی شہاب مجھ سے بھری  
چیر جیدت سب وہ پانہا  
چارون سید کا علم اور ان کی پاس مٹا  
اسر تھہ پنگل او گیتا  
اسر تھہ پنگل اور گیتا  
اک اک بول ار تھہ جو گنان  
ایک ایک کلر کے چار چار سنی گئی ہیں

بھاؤ عشقین بیا کرن ست پنگل پاٹھ پران  
بیا و سید اور بیا کرن اور پنگل پاٹھ پران  
سید بھید سون بات کہہ سن جن لا گہ بان  
جو بات کہہ سید کے مطابق کہتے کہتے دالیکو تیر سی لگی

<p>ایک نارنگ کے دو دامولا ایک نارنگی کے گولادو مکڑے ہیں کین یہ سرنگ کھورا بانڈھے نہیں معلوم کئے یہ لہو خوش رنگ ازہا جین تل دیکھ سونل تل چرا جنے وہ تل دیکھا دبدم جلتا ہے برہ بان ساندھا ساہان جدائی کا تیر لیے ہے مٹا بل</p>	<p>چن برنوں کا سرنگ کیولا چکر کیا بیان کردن منا خوش رنگ کا پپ سرنگ رس انہرت ساندھا گل خوش رنگ تھے اب جات اٹنے نکتا نہ کہول بائین تل پڑا ان منا روئی بائین طر تل پڑا جن گنجی وہ تل کر مہان گویا گنجی کی طر وہ تل سیاہ</p>
--	--

چن برنوں کا سرنگ کیولا  
چکر کیا بیان کردن منا خوش رنگ کا  
پپ سرنگ رس انہرت ساندھا  
گل خوش رنگ تھے اب جات اٹنے نکتا  
نہ کہول بائین تل پڑا  
ان منا روئی بائین طر تل پڑا  
جن گنجی وہ تل کر مہان  
گویا گنجی کی طر وہ تل سیاہ

چون مال معاذی کا نام اور  
مردنی کا نام اور  
مردنی کا نام اور

اگن بان جانہ تل سو جھا  
وہ تل گویا آگ کا تیر بنا ہوا نظر آتا ہے  
سو تل کال منیٹ نہ کیو و  
اوس تل کی دشمنی کوئی مٹا نہیں سکتا  
دیکھت نین پری پرچھا نہیں  
کسی کی نگاہ کا مکس بگیا ہے

ایک کٹا چھ لاکھ دوی جو جھا  
ایک مٹوہین دو لاکھ کو تل کرتا ہے  
اب وہ کال کال جگ بھو و  
اب وہ تل سیاہ موت ہوزائیکے جن میں  
تین تین رات سیام اپر نہیں  
اس سبب ہلکے تار ایک کو اوپر فوق لگیا

سو تل دیکھ کپول پر لنگن رہا دھو گا و  
اُس تل کو مرناری بچیکو قلب سما پر حیرت سے گر گیا ہے  
کہنے اوٹھی کھن بوڈی ڈولی نہ تل چھا و  
کیووت اٹھا ہوا در کیووت ڈب جاتا ہوا تل کو چھوٹے تل میں سکتا

سرون سپی دی سپناری  
صوت گوش اسکے گویا دو چراغ روشن بہن  
من کنڈل حکینہ ات لوئین  
گویا طلق اس من کے ساتھ چکتے تھے  
دو نہ دس چاند سرج چمکائے  
دو نو طرٹ نو نو بکے چاند سرج سوچتے تھے  
تہ پر کھوٹ ٹاپ دوی بارے  
علاوہ اسکو دھارین کا نوئین مثل چراغ کر دھنڈھن  
پھرین کھوہنن سنگل دیہی  
سوامی اسکے بالیاں ٹکلیہی پٹے تھے

کنڈل کنک رچی اجیاری  
طلقے سوئیکے اوسین بہت نہینرہ اور تابان  
جن کو نہ دھا لو کہنے دوی کوئین  
گویا بجلی چمک ہی تھی دو نو طرٹ  
نکھتین کھسکے نہ کہ نہ جائین  
اور اتوں آکر جو ٹرنگا نہ ٹھرتی تھی  
دوی دھو دھون کھوٹ بیسار  
یہ معلوم ہوتا تھا کہ درو قلب دو نو طرٹ پیچھے ہیں  
جانہ بھری گنجھیں سپی  
گوئی سوتی سپین بھرے تھے

کھن کھن جوہ چیر سر کھا  
لٹھ لٹھ دوہند جوہر پاؤں مٹی مٹی تیر  
ڈر نہہہ دیو لوک سنگلا  
خوف میں اہی مٹی سے بچ کے دیوتا

کانپت بیج و ہول و سہا  
معلوم ہوتا تھا کہ گویا بجلی چمک جاتی ہے  
پڑی بیج ٹوٹ تہ کلا  
کہا یہاں وہ بجلی اپنے ٹوٹ پڑے

کرین کھت سب سہو اسرون منیہ اس دو  
ستار سب خدمت میں نام نہتے ایسے کان غراؤ دیئے  
چاند سورج اس کھیتی اور جلکت کا کوؤ  
پانچ سورج ایسے اسکے آگے ناچتے اور کیسی جان بیکار تھیں

بروزن کیوں کو بیخ کی رسی  
اب تعریف کرونگی کرتا ہوں وہ دل کھائے مٹی  
گوئیں بھیر جان کین گاؤں  
خزاہ پر گویا وہ گردن درست کی گئی ہے  
جن سے بٹے گاؤں پر پوٹھا ڈا  
اگر یا کہو تو گردن کھالے کھرا ہے  
انچا کہ چڑھامی سا بیخ جن کینھان  
اگر یا اس گردن کو چا کر چھایا سا پڑھیں ہاں  
ایک من محمد پر محمد چھ ہاں  
انھوں نے وہ گردن جو اپنی گردن ہار گئے  
چین تہہ تھا انون پر ہی تر کھیا  
بھیر بھیر سنائی کہ انور کرڈھا ایاں تھے

کنچن تار جن لاگو سیسی  
سرنے کے تار میں گویا شیشی لٹکی ہے  
ہری پھیلا رکھ گئے جن تھاڑھی  
ٹاؤں سبز او سکودیکہ تھیر کھرا ہے  
تہ تین ادھک بھاو کین باڈھا  
بلکہ اس سے بڑھے انداز گردن کا ہے  
باگ ترنگ جان گنہہ لہیان  
گویا گھڑکی بانڈ کو کھینچ کر اس سے گنہہ کرنا  
او نہیں پکار می سا بھٹھ سکارا  
اسی سبب وہ دون شام چھ خزاہ کرڈھن  
گھونٹ جو میک لیک تس دیکھا  
پیک خٹل جاتی تھی تو لکیر اوپر سے معلوم ہوتی تھی

اوہی گنوں دنیوں بد بھلا  
 وہی گردن کو شہر ایسا خوبصورت بنایا  
 نہ کاسون لی کرے مراد  
 دیکھے کئی گردن سے وہ گردن ملتی ہے

کنٹھ سری کتابل مالاسوی ابھرن کیوں  
 گلے میں ایک چھوٹی لالچی ہے وہی زہر اُس پر بستا ہے  
 کوہوی مار کنٹھ وہ لاکے کین تپا بھاجیوں  
 کون ایسا ہے جو اہرن کے گلے میں پٹے کئے ایسا نہ ہوگا دیا ہے

جانہ پھیر کندی رین بھاجین  
 گویا خرا دی نے خزا پر چڑھایا ہے  
 اور اتنی کر کنول ہستورین  
 اور کت دست مانند گل کنول کے سرخ تھے  
 رت پر بھات تات وی جو دین  
 آفتاب وقت طلوع کر گرم ہوتا ہوا وہ ہر  
 رہر بھرے اور گریں تہ ساتھ ان  
 اسی سے انگورین میں خون بھر سلیم تیار  
 جگ بن جیو جیو وہ موٹھین  
 زہا دیوانہ جان دیکر قبضہ میں ہے  
 دولت یا نہ بھادگت لونی  
 تو وقت ہا نہ کہ یہ معلوم ہوتا تھا دگت لگتی ہے  
 با نہ ڈولا کے تپو سے جاتی  
 با نہ کیا جاتی تھی کہ جان بکھال رہتی تھی

کنک ڈوٹو دی بھاجا کلین  
 سونہ کی سے جو دون بازو اور کلایان تیر  
 کدل کھانہ کین جانہ جو رین  
 دو ذرا زور گویا کیلے کہ سونہ کی جوڑی ہے  
 جانہ رکت ہتھورین بوڑین  
 گویا ہنسیاں خون میں ڈوبی تھیں  
 سیا کا ڈو معن لنیس ہاتھان  
 کسی کا دل نکال کے ہاتھ میں لیا ہے  
 اوپرین نگ جری انگوٹھی  
 اور انھیں انگورین میں انگوٹھی جڑی ہوتی ہوتی  
 بانوں کنکن ٹاڈ سلونی  
 بانگ اور کنکن اور ناؤین بست اچھی چنے  
 جانہ گت برین دکھرائی  
 اور گویا طوائف گت ناجستی ہے

عشق و فراق  
 محبت و کین  
 ۱۰۶  
 بیکار و بیکار  
 ۱۰۷



بہمنہ اپم پونا رنہ پوجی کہیں بھی تہ چنت  
 بازو دن کے مقابل میں تلخ کنول میں پھنسی لہی اندیشہ ایک ہو گئی  
 ٹھاٹھ نہ نہ ٹھاٹھ نہ نہ ٹھاٹھ نہ نہ ٹھاٹھ نہ نہ ٹھاٹھ نہ نہ ٹھاٹھ نہ نہ  
 جاپا سوراخ دل میں ہو گئے اور آدھ کے ہر دم سالنس

سپاہ تھاکر کچ کنچن لاڈو  
 سینہ محال ہے اور پستان میں ہونیکے لذت  
 بیدھے بھنور کنت کیستکے  
 بھونزا مسطح اپنا نیش کیکی میں چھوڑا ہے  
 کندن سل سلج جن گوندی  
 کندن کو بل کی انگیا اندازہ کر کے  
 جوین بان لینہ تہ باگا  
 چنیک تیر دن میں پستانوں نے پڑ گھڑی ہولی  
 اگن بان دوئی جانہ ساندھی  
 دو تیر کشی گویا سانے کئے ہوئے تھے  
 او تنگ جھینھیر ہوئی رکھواری  
 چاتیاں مثل کچھما پتھین کی جانفک تھی تھی  
 وار یون داکھ پھک انچا کھا  
 گویا زار اور انکور چلے ہو ہوہن کسی نے چھینہ

۱۰۸

کنک کچور اٹھے کے چاڈو  
 سونکی کڈیریاں کی بالید کی سی خواہش ہے  
 چاہنہ بیدھ کیٹھ کچھ  
 اسی طرح پستان میں محرم میں شواخ کیا چاہتی تھیں  
 انبرت بھری رتن دی موندی  
 آبیات کو کمر و دو جواہر کسمین بند کئے  
 چاہنہ لہس ہے کٹھ لاگا  
 اور چاہا کہ خوش ہو کو گلے سے لگائیں  
 جگ بیدھی جو ہو نہ بنا مذھی  
 زمانہ کو مجھنی کرین اگر بند نہ ہوں  
 چھوئی کو سکے راج کی باری  
 آنکھوں کوں چھوئے کے حضور مہاراج کی لڑکی کے  
 اس نارنگ و نہ کا کہہ رکھا  
 ایسی نارنگیاں بچھے کس کے حق کی ہیں

راجا بہت موی تہ لای لای ہنہین ہاتھ  
 بہت سر راجہ گرو گروگ ساو کے اور پٹانی زمین میں ٹکے



۶۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰

نپک جبینج مکہ کب  
سانپ گنول شین بڑا در  
چمات شکیا شر  
او او سکرو کچے او سکرو او او

لنک بھم اس آؤ نیکا ہو  
ایسی آرزین کے پردے پر کسی کی خوگی

بجمن تہان ملجیے  
دلا مان بنیاسے  
جہن تانکہ ہو جی دہیے  
نصیب برتا ہے

کیہر کیون نہ وہ سسر تا ہو  
اگر جیتے کی کر و نیست دن تو مقابل نہیں سکتو

شاہ

بسا لنگ برین جگ جنبین  
 زہور کی کر کو ایک مالہ بیک بیان کر لے  
 پریمیں شیر بھی تنہا  
 اسی حد سے زہور زہور دلیں زہور ہر پہلے  
 مانہ نلن کینڈو دی نیسے  
 گویا گل نیلوفر کے دو ٹکڑے ہو گئے  
 سیسے سون موڑ چلے وہ تاگا  
 دل کے اشاریے اوس کر کو تو کچھ بچا  
 چھدر کھنٹ مو منہ نہ راجا  
 گونگہ وار کر دینی اوس کی دیکھ لے  
 مانہ بین کے کانے  
 گویا بین پریم سے بچے کا منی ہنی تاو کی بھی ہے

تہ تین ادھک لنگ کینین  
 مال آنکھ اوس سے زیادہ اسکی کر باریک ہے  
 لیسین ڈنک مانس کنہ ڈسا  
 اور ڈنک مارا کے آدمیوں کو ڈستی ہے  
 دو نہ بیچ لنگ تار رہنے  
 اور دو وزن کے بیچ بین کر تار سی ہے  
 بیگ دیت کت مسک لاگا  
 اور قدم اوٹھا کے جلتی تو ہزار اندھیر کر ٹوٹتا  
 اندر اکھاڑ آئے جن ماجا  
 راجہ اندر کے اکھاڑے سے گویا رتے تے  
 لاگتہ سے راگ راگنی  
 اور سبط کے راگ راگنیان جو رہی تھیں

سنگ نہ چیتا لنگ سر مار کینتہ باس  
 چیتا اوسکی کر کے آگے مار گیا اوسہ اسے جنگل میں رہنا اختیار کیا  
 تہ رس رکت پیے مانس کر کھائی مار کے مانس  
 اسی غصہ سے آدمیوں کے حوالن بیتا ہے اور بار بار کے گوغٹ کھاتا ہے

نا بھی کنڈر ملے سنہیر  
 گرداب ان میں باؤنیم کا ایا گز رہا چہر  
 بہتے بھنور بونڈرا بھی  
 بہت سے گرداب بگولے بنکے اوٹ

سمندر بھنور جس بھنوی حنیر  
 جیسے سمندر میں گرداب بکثرت پڑتے تھیں  
 پہنچ نہ سکے سرگ نہ گئے  
 اوس تک نہ پہنچ سکے اگرچہ آسمان تک ہے

چندن ما بچھ کر ننگن کھو جو  
 صندل کو تختہ پر گویا ن مثل سہا پو کر ہے  
 کو وہ لاگت ہو بچل سیجھا  
 کسے انکی لاگت میں ایند کر بن گلا ہے

بید رہا جگ باس  
زمانہ ادھی خوشبو کا کٹھنہ  
تنہ ارگھان کھینو  
ادھی خوشبو کی بھونرا دھکی فر دینہ

معلوم نہیں کس بھڑے کی منت میں ہے  
 دنہ کو پاؤ کو را جسہ بھوجو  
 دیکھے اسکو کن باڈر کن امہ بھوج ۷

کا کر ا میں رنجی کو رنجیا  
کسی ایسی قسم سے اور کون فریفتہ ہوتا ہے

سمندر لہر سو ہی تن چہیڑ  
 ڈو پڑا سکرمین پر ایسا تھا جیسے سمندر کی لہر  
 سراج مدین کا مژدہ کا کنہ کو سینا  
 یہ سامان شہوت کا ہر دیکھتے کہ غصہ نکالتا ہے

زمانہ اوسے خوشبو کا کشتہ ہے وہ خوشبو ریحان درار کبھی ہر  
تہہ ارگھان بھینور سب لیدھی کجبتہ تنار کجبتہ  
خی خوشبو کجبتہ اوسکی فریبتہ ہیں اور اوسکی فریبتہ نین بھینور

اور رفتار باہمی کی سی ٹھیکر سب دینے ہیں  
کیلا کھانہ پھر جن لائی  
گوا کیلے کے مستون خرا در کے لگائے

زمین پاٹ پر ہبسم نہ رکھی  
کہ تخت تباہی ریاکار زمین کی شکل نہیں دیکھی

اب تعریف کرتا ہوں میرن کچھ کہہ کر کی بیانیہ  
جوری جبکہ سو بھات پای  
راؤنڈ کی جوڑی نے ایسی بیانیہ

کنول حیرن ات رات یسلی  
شگل کنول کی ایسی باؤن سڑخ نظر آوین

[illegible]

دیوتا ہاتھ ہاتھ پک لہیں

دیوتا ہاتھ ہاتھ قدم اسکے لیے رہتے

ہاتھیں بھاگ نہ کو واس پاوا

ایسا کوئی صاحب اقبال نہیں

چوڑا چاند سرج اجیارا

چوڑی جو چاند سورج کی طرح روشن ہے

انٹ بچھیا بھکت ترانین

انٹ اور بھوئے شل بھوئے بڑے ستارے

جہان بک پر سیس دیں

جہان قدم او سکا پڑتا سر رکھ دیتے

چرن کنول لے سیس چٹھاوا

جھٹنے اسکے بانو کو جشل گل کنول میں سر پر

پائل بیچ کر نہ جھنگارا

پائل کے بیچ میں جھنگار دیتی ہے

بیچ سکے کو پانیتہ تالین

اوسکے بانوں کو کب پاسکتے ہیں

برن سنگار بنانیون نہ سکے جیس بھگ

نورین اسکی سر پازنیت کی بین کر سکتا ہوں جس لائق وہ ہے

فس جگ کچھو پیا پین اوجم دیون نہ جگ

ایسا دنیا میں نہیں پاتا ہوں جسکے ساتھ شال دون

۱۱۳

سکے راجا مر جانی

پردہ و ت کا حال سکے راجہ بیتاب ہوا

پیم گھا دو کھ جان نہ کوئی

میت کے زخم کی ایذا کوئی نہیں جانتا

پراسیم سمندر ا پا را

راجہ پر پائے محبت ناپیدا کنار میں پڑ گیا

برہ بھنور موہنے بھانور دوتے

عشق گرداب ہو کر گردش دینے لگا

جانہ لہر سورج کی آئی

گویا سورج کے لہر آگنی

جنہ لاگے جانے پے سوئی

جسکے یہ زخم لکڑی وہی جانتا ہے

لہر نہ لہر ہو بے ہنسا

بار بار بے صبر اور بیچہ حال ہوتا ہے

کھن کھن جب جو در شیلے

لجھ لکھ دل بھوڑا اور بیتاب ہوتا تھا

کہنہ سنا س بود جوی جانی

نکھ میں مہیم ہو کے جی ذوب جانا

کہنہ میت کہن ہو مکھ ستیا

ایک لکھ میں نہ زرد اور ایک لکھ میں سید جانا

کٹھن مرن تین پیس بوستھا

دکھ محبت کا مرنے سے زیادہ ہے

کہنہ اونی لسنسی پورائی

اور لکھ میں مہابی سے دیوانہ ہو جانا

کہنہ چیت کہن ہوئی اجیتا

ایک لکھ ہوش میں اور ایک لکھ میں ہوش میں

بانج جیسے نہ جائے اوستھا

آدمی نہ جیتا ہر نہ مرنے میں لگتا ہے

جہنہ ہمار نہ لیغہ جیو ہر نہ تراستہ تہ

جسے بغیر دیکھ جان لے لی دہی یقینی رنج کر سکتا ہے

اتنا بول نہ آوے مکھ کرے تراہ تراہ

مارے پیاس کے آواز منہ سے نہیں بھٹی تراہ تراہ کرتا ہے

جہان لگ کٹب لوکا ونگی

یہ حال راجہ کا جسکے تھے بادشاہ کے لوگ اور نوکر جاگتے

جانوت گنی کار رو آئے

جس قدر کھا اور بیا اور ہنر نہ تھے سب تھے

چچ چہنہ چٹا نہ کہنہ ناری

سب ہنر دریافت کرنے لگے اور بعض دیکھنے لگے

ہی راجا لکھن کے کرا

لہذا نہ کیفیت بچپن کے ہے

اتنے سو رام نہوت بدودری

اور جان تو رام اور نہوت نہوت ہو تھے

راجا راسے آسے سب بگی

اور راجا راسے سب جلد حاضر ہوئے

او جہا بیدریاں بولاے

او جہا اور بید اور پریشان سب طلب کیے گئے

نیرناو او کھد تہ بارسی

اور کہنے لگے اسکی موانزدیکی نہیں نلنے کے نہیں

سکتی بان من سے پرا

کہ سمجھتیر محبت کا اوکے لگا ہے

کو لے آو سمجھو نہ رسی

جو بیون بیل لے لے ہواں کوں لائے

کہنہ سنا س بود جوی جانی  
نکھ میں مہیم ہو کے جی ذوب جانا  
کہنہ میت کہن ہو مکھ ستیا  
ایک لکھ میں نہ زرد اور ایک لکھ میں سید جانا  
کٹھن مرن تین پیس بوستھا  
دکھ محبت کا مرنے سے زیادہ ہے  
کہنہ اونی لسنسی پورائی  
اور لکھ میں مہابی سے دیوانہ ہو جانا  
کہنہ چیت کہن ہوئی اجیتا  
ایک لکھ ہوش میں اور ایک لکھ میں ہوش میں  
بانج جیسے نہ جائے اوستھا  
آدمی نہ جیتا ہر نہ مرنے میں لگتا ہے  
جہنہ ہمار نہ لیغہ جیو ہر نہ تراستہ تہ  
جسے بغیر دیکھ جان لے لی دہی یقینی رنج کر سکتا ہے  
اتنا بول نہ آوے مکھ کرے تراہ تراہ  
مارے پیاس کے آواز منہ سے نہیں بھٹی تراہ تراہ کرتا ہے

سنا س بود جوی جانی

نکھ میں مہیم ہو کے جی ذوب جانا

نیز کرنے جیتو گدھ ہے  
 جتنے ظلم دار اور امیر تھے سب کرتے تھے  
 کو سو پیر کاہ بن کھا گنا  
 کہو کیا دروہے اور کس چیز کی کمی ہے

کا جو کیسہ کونست مٹی  
 کہ لے راہ مختار سے جہین کیا ہوا کٹر جہان  
 سمندر سیر اوتمہ مانگا  
 ابھی سمندر آمد سیر آجاسے جو تم طلب کرد

وہا نون تہان چھاوندہ تھیہ لاگ دروگ  
 قاصدا بھی روانہ کریں اور دروگ لاکھ کی رو کر ادا کونو بغیر کریں  
 ہی سو بیل جنبہ باری آنہ سے بروگ  
 جس لاش میں وہ بیل بنی سچوں مور ہو جلد لاکھ حاضر کریں

جو بھاجیت اٹھابیرا گاہ  
 بسوٹ ہوش آتا اور دلوں کچھ کم ہوتا  
 آوت جگ بالک جس ہووا  
 جیلج پیدا ہوتے وقت (دکا) دوتا ہے  
 ہون تو ہا امر پر جھان  
 میں تو امر پر یعنی ملک بقا میں ہوتا  
 کین اپکار مرن کر کنیہان  
 کہنے کو شش میں سر نیکے واسطے ہی ہے  
 سووت آجا جہان سکھ ساکھا  
 جیلج سے میں سکھ چین سے سوتا تھا  
 اب جو تہان اینہان تہان  
 اب جان و جان ہے اور غالب یہاں

بادر جتہ سوت اوٹھ جگا  
 تو یہ سلوم ہوتا تھا کہ کوئی دیوانہ نیند سے جاگا  
 اوٹھارومی ہاگیان سوکھووا  
 اسیلجے راجہ رو اٹھتا ہے تا سہمی سے  
 ابان مرن پورا یون کسان  
 یہاں ملک مانی میں کیوں آیا  
 سکت جگاے جو پھر لہنیان  
 کہ عالم خاموشی سے جگا کر میرا جی سلجھا  
 کس نہ تہان سووت زراکھا  
 او سیلجے کا میرا ہونا خدا کہ پسند نہوا  
 کب لگ رہی پران جہان  
 سوکھ تک نیز جان کے جسم رہ سکے ہجر





مٹہ راجا اوسکھیا گریہ راج سکھ بھوگ  
 تم راجا اور ناز پر دروہ ہوتے سکھ میں سے راج کیا ہے  
 یہ ری نہ پتھ سو پچی سنے جو دکھ بھوگ  
 اس راہ میں وہ گزر کرے جو درد عشق کے مدد ادا کرے

سوین کہا سمجھ من راجا  
 ترے نے کہا ہے راجا اپنے بس بھوگ راجا  
 مٹہ ابھین جیتیں گھر پوین  
 تنے ابھی گھر کی پکی رویمان کہیں  
 جانا نہ بھنور جو تنہ منچہ پونے  
 اس راہیت کنول کا حال بھنور جانے جو ٹانگیا  
 کٹھن آہ سنگل کر راجو  
 سنگدھپ کا راج بہت سخت ہے  
 وہ منچہ جاسے جو ہوئی اودا سی  
 اوس راہ میں مجھ درد عشق کوئی جانیں سکتا  
 بھوگ چو رپاوت وہ بھوگ کو  
 عیش کو جب کوئی ترک کرے تب عیش پے  
 مٹہ راجا چاہے سکھ پاوا  
 تم راجا ہوا سایش کو دوست رکھنی ہو

کرب پریت کٹھن ہے کا جا  
 محبت کرنا بہت کا درد سوار ہے  
 کنول نہ بھینٹھ بھینٹھ ہو کوئیں  
 ابھی کنول سے ملاقات نہیں ہوئی منچہ میں پونا  
 جیو دخیہ اود میں تھوڑے  
 جان دی اور اوسپر بھی نہ چھوٹا  
 پای نہ نہ جو جہ کین سا جو  
 اپنی موت کا سامان بھی کوئی کرے جی پنا  
 جو کی جی پتا سنیا سی  
 یا جو کی جی پتا سنیا سی جاسکتا ہو  
 تھ سو بھوگ کوئی کرت پجو کو  
 اود میں ترک کرے کوئی جو گنیں اختیار کرنا  
 جو گنہ بھوگ کرت نہ بھاوا  
 جو گنوں کو البتہ عین پسند نہیں

سادھنہ سدرہ پیادے جو لہ سادہ نہ تپ

فقیروں نے کہاں حاصل نہیں کیا ہے جب تک عبادت نہیں کی ہے

سوچی جانے پارے سیس ج کر نہ کلپ

دو غریب اس راہ میں جاتی ہیں جس راہ بنا کر کرتے ہیں

کا بھا جو گ کمانے گتہیں

تھ اور کمانی کنا ایسا ہے

جو کہ آپ ہر اے نہ کوئی

بب تک کوئی شخص آپ گم نہیں ہوتا

پیم پسا رکھن بدھ گرہا

کوہ محبت خدا نے بہت سنت بنایا ہے

پنتھ سورہہ کے اوٹھا انگور

راہ سولی پانے کی جو مقسوم ہیں مٹی

توین راجا کا پرس لنتھا

تو راجا ہے تو گوڑی کب ہیں سکتا ہے

کام کرو دھ تشنا من مایا

شہوت غصہ حسد میں کبر محبت

انوسیند ہیں اوٹھے منجھیا را

اور نو فقیہین اور نئے نئے جہم کے دو بیان ہیں

کے کیونہ بن دودھ پتھیں

جیسے گھی بغیر دی کے تھے بنیں بھلتا

تو لہ میرت پاو نہ سوئی

تب تک اوسکو کوئی دھڑو نہیں پاتا

سوچی جانے سیس سون چڑھا

اوپر شخص وہاں ہا سکتا ہے جو سر سے چڑھا

چور چڑھا کہ چڑھا مٹھو

یا چور اوس پر چڑھا یا منصور اور نہ نہیں چڑھا

تو رین گھر نہ مانجھ دس تھیا

تیرے گھر میں خود دس راہیں ہیں

پانچور چور نہ چھانڈ نہ کایا

یہ پانچون چور جسم انسان کا نہیں چھوڑا

گھر موٹ نہ نس کی اجیارا

گھر لوٹ لیتے ہیں رات کو مشعل جلا کر

سلاہ زمیز  
ایسا جم انسان ہیں  
انور ان میں  
۱۱  
وہ جسے جہم  
وہ جو نہ چھوڑا  
وہ جسے نہ کب  
نفس ۱۲

ابون جاگ ایالی سوت اونس پھور

اب بھی جاگ ای نادان رات صبح ہوا جاتی ہے

چن کچھ ہاتھ نہ لائے مونس جامی جب چڑھا

کچھ کچھ ہاتھ نہ لگے گا جب چور گھر لوٹ لیا ہے گا

سن سوبات راجا من جاگا

بہر امن سے بات شے راجا کا دل بیدار ہوا  
نین دھندلے موتی او مونگا  
آنکھوں نے آنسو سفید شل موتی اور سرخ شل موتی

ہی کہ جوت دیپ وہ سو جھیا

دل کی روشنی سے وہ ملک مینی بہشت نظر آیا  
اولٹ دشت مایا سون رو  
دولت سے لگا ہج گئی اور آرزو ہو گئے

جو پی ناہن سین انتہر دسا

جو شوہرا پنا اپنے قابو میں نہیں ہے

گر ویرہ چنگی پے میل

مرشد نے آتش مفارقت ڈال دی ہے

اب کی تنگ بہرنگ کی کرا

اب کہ مثل پروانہ و جھینگر کے جلتا ہوں

پلک نہ مار ٹنگا لاگا

لیکن حیرت سے پلک نہ مار سکا اور ٹنگی لگ گئی  
جس کو رکھا ہے رہا ہوی گونگا  
اور ٹنگہ سے بات کہتی جیسی ٹنگی کے گونگا کوئی ہو جاتا

یہ جو دیپ اندھیر بھیا فوجا

اور یہ ملک مینی دوزخ تاریک معلوم ہوا

پلٹ نہ پھر سربان کی بھو

اور پھر باطل جان کے متوجہ ہوتی

جگ جارجا کیجے بنا

تو ہمارے نزدیک دنیا آٹھار برس کی کیا کرن

جو شلگائے لئے سو سپلا

جو اوس آگ کو روشن کر لگا وہی مرید کامل

بھنور جو لون جنہ کارن جبرا

آخر کار جو نرا ہو چکا جس واسطے یہ بڑا تھکا کرنا

پھول پھول پھر پو پھول وہ کیت

غرض اوسی کیتی سے ہے جو دبدم پھول کو بوجھا ہوں

تن نیو چھا ور کی ملون جیون نہ حکر جیوت

تن اپنا قربان کر دگا اور اس سے ملوگا بسلع ہنر جانا پڑتا ہے

مان نہ راجا گون بھلا

مگر راجہ گم کردہ راہ نے کسی طرح نہ مانا

ہندو میت بہت سمجھاوا

دوست آنت جو ہندو تھے اور خونِ نجات سمجھایا

او کچن پیس پر حیرت آئے  
 جس شخص کے دل میں دہریت پیدا ہو گیا  
 انہریت بات کت لکھ جانا  
 اچھی بات عاشق سے کو تو دہر جانتا ہے  
 جو وہ کبھی مار کے کھائے  
 جس شخص نے دہریت کا کھایا ہے  
 پونچھو بات بھر تر نہ جائے  
 ہمت کی بات بھرتی نہ جا کے پونچھو  
 اوہیں بڑ سندھ کساوا  
 اور ماد پورے کامل شہور تھے  
 ہوت اورت کرن نکاسا  
 آفتاب نکلتا آتا ہے

پر بوڑھت ہوا دھک سوتا  
 نصیحت اور ملاستک زیادہ ترقی ہوتی ہے  
 پیس کو بچن مسند کی ماناں  
 اور ہمت کی بات شیرین معلوم ہوتی ہے  
 پونچھو تا ہی پیس مٹھائے  
 اوس سے ہمت کی شیرینی کا حال پونچھا جائے  
 انہریت راج تھو لکھ کھائی  
 جسے نعت راج کی چھوڑ کر دہریت کھایا  
 اکتون کبھی کٹھنی لاوا  
 اکتون نے بھی دہریت کا نوش کیا  
 ہنوت مہوی کو دتی سوانسا  
 ہنوت ہر کر کون خبر دیا

تمہ سے مدد منادہ ہوئے کنیش سدو لہو  
 راجا سے کتا ہوا اپنی اپنی خیر مناد کنیش سے مدد چاہو  
 چیلہ کی نہ چلا دے ملنے گرو تہ بھو  
 اور اوس چیلے کی کچھ فکر نہ کر دگر جسطع سے پوچھا ملے گا

تجار لاج راجا بھاجو گی  
 چھوڑا راج اور راجہ ہوا جو گی  
 تن بے نھر من پاو رتا  
 بن دہریت سے پراور دل دیوانہ و بادلوں

او کنگری کر کہی ہو گی  
 اور ہاتھ میں لنگری فراق پار میں لے لی  
 ار جھا پیس پر ہی سہرٹا  
 پیس سے ہمت کے بڑ گئے اور سب گئے

چندر بدن او چندر دیا  
چاند سا بدن اور مندل سا جسم  
سیکھل سکھ چکر دھندھاری  
ہوا پیون نے چکر دھندھاری  
گنتھا پھر وڈ کر گھا  
گودڑی بہتی ادھر یا کئی بائیں میں لی  
سندر اسرون گنتھ جب بالال  
بالا کانون میں اور مالاپنے کا گلومین  
پانور پامی لیٹھ سر چھاتا  
کھڑا لون باونین بہنی اور سر چھتری لگائی

بھسم چڑھا کے کینٹھ تن کھیا  
بھسوت لگا کے سارے بدن کو نکال دیا  
لینٹھ ہاتھ ترسول سنبھاری  
اور ترسول ہتھیا رفیقہ دے ہوا یہ  
ستھ ہوئے کتھ گور کہ بکھا  
اور واسطے حصول مطلب گور کھاتا کاتھ کیا  
کراوہیان کاندھ سنگھ چالا  
اور ہاتھ میں سمرن اور کندھے پر شکر پڑا  
کھپر لیٹھ بھیس کے راتا  
کھپر ہاتھ میں لیا اور گیر دالباس پہنا

چلا بھگت مانگین کیا سا ج تریج گ  
چلا بامید حصول مطلب کے سالانہ یعنی عبادت اور گور گور  
سدھ جو پد پادوت پاتین ہر دین جب کہ ہو  
اور حصول مطلب توفیق ہو مل پادوت پر جکا عشق وین بھرا

گنگ کہنے کن گون نہ آجو  
بنو میں نے شمار کر کے کمالی سفر نہیں اچھا  
سیم ننتھ دن کھری نہ دیکھا  
راجہ بھواری یا کہ بھاکر بھوت کی راہ میں ان کو دیکھا  
جنہ تن سپم کہاں تنہ مانسو  
مکے بدن میں محبت ہی مان گشت کمان

دن لے چلے ہوئے ستھ کا جو  
دن مناسب بھاکر نہ کر تو حاصل مطلب ہوا  
تب دیکھی جب ہوئی سر کھیا  
دن اور گھڑی جب دیکھے جی عقل کے ساتھ ہوگا  
کیا نہ رکت نین نہ آنسو  
مکے جسم میں غنہ نہیں دمان آنسو کا کیا دخل

پنڈت بھلا نہ جانے چالو

پنڈت از خود فراموش بہ حال نہیں جانتا

ستی کہ بوری پونجھی بانڈھے

ستی کہ دیوانی ہو جاتی ہے کیسی صلاح پر نہیں

مری جو چلی گنگا گت لیئے

جب مر گیا تو گنگا کی دھرت لیکے چلے

مین گھر بار کسان کر پاولا

پینے گھر بار کسان سے پایا

ہیو لیت دن پونجھ نہ کالو

جہاں تھیں کرنے کے وقت بوت ساعت نہیں پونجھی

او گھر بیٹھ نہ بیٹنی بھانڈھے

اور گھر بیٹھے ست نہیں ادا ہو

نہ ون کھان کھری کو ویئے

اور سدن اور کون کھڑے ہونے دیتا ہو

گھر کا یا ادا نت پر ادا

خانا جسم بھی آخروہ دوسرے کا ہے

ہون ری پھیری پکھی جہ بن مور بناہ

مین تو ایک پردار جانور ہون جس جنگل میں میرا ناہ ہو

کھیل چلا تیر بن کو موت لے پنے گھر رہا

اسی جنگل پر مجھ انا رہا تم سب اپنے کو لی راہ لو

بھئی نکا جی راجہ کی سری

راجہ کا حکم شکر کو ہوا

ساتر لاکھ دروے جانا

سب راجہ سے ہو یاد سفر دور کا ہے

در در پناہ بھان بھان

مید ترکہ جہاں خرید شاع پر نظر ہو

ساتھ میں سر رہے کھٹکی

جنم دوراہ کہ اپنے سر پر نکال رہا ہے

چوندرس ان ترستہ نہ پناہ

اوس وقت پر دن دن تیب پر لے گیا

جانو نہ تا ہمیشہ سفر کا

جتنے تم سب کا رات ہو

سنگھڑی رہی پناہ پہنچا

سنگھڑی رہی پناہ پہنچا

سنگھڑی رہی پناہ پہنچا

سب سفر کن کا زار رہا لیتے زور رہی

راجہ چلا سا جگہ جو گو  
 راجا سامان جو کاکر کے چلا ہے  
 گرب جو چہ تر کی پٹی  
 سب غم راو سوقت تک میری گھڑی پر سارا  
 منتر الیہ موہ سنگ لالہ  
 خج بیک سب ساتھ ہو

سا جو بیک چلو سب لوگو  
 جلد سب لوگ اپنا اپنا سامان کے چلو  
 اب سو کچھ سرگ سون می بھی  
 اب جو اوسکو ترک یا تو توکل پر نظر دیکھو  
 کہہ رہا ہے سب ہو یہ آگ  
 منزل پہنچا ہے سب آگے ہو

کا پختہ ری تبسی اپنی چتا اچھ

کیا غافل ہے اسے انسان اب کچھ اپنی فکر کر  
 لیے سبک ہو می الگن بھی کھتیاں نہ پا چھ  
 جو کچھ لینا ہے اس بہا میں پیڑ سے نہ پھرتے پھرتے کھٹوس کر گیا

بنو می رتن سین کی مایا  
 منت کی رتن سین کی مانے اپنی بیٹے کی  
 برسہ تو رس لکھ بیاری  
 خوش دہم رہو اور لاکھوں میں بھی کچھ رہو  
 نت چندن لاگے جو وہیاں  
 جس بدن میں ہمیشہ صندل لگتا تھا  
 سب دن رات مہ بھوکو  
 ہمیشہ تو عیش و عشرت کرتے رہے  
 کیسے دھوپ سب بن چھا پڑا  
 کس طرح برداشت دمو۔ کہ اب یہ سب کدے

مانتھی جیات پاٹ منت پایا  
 باوجود اسکے کہ صاحب خیراد منت ہے  
 راج چھاو جن ہو وہ بھکاری  
 راج چھوڑ کے فقیر گدیہ گر نہ ہو  
 سوتن دیکھ بھرت اب کچھ  
 اوس تن کو اب ذک میں بھرا دیکھو  
 سوکھیں سا وہ تپ جو گو  
 اب کس طرح سے تپ اور جوگ ماہو گ  
 کیسے نہیں پرے بھین بانہا  
 کس طرح سے زمین میں آرام کر دے

۷  
 مانتی ری بنی اپنے  
 کہیں آدمی کو چلے  
 اپنا کمال چاہے  
 پہنچے کیسے  
 کچھ کاغذوں  
 سوتی سے برکات  
 کی خوش فرست  
 ۱۲۳  
 کی یاد دہانی  
 انت ۳۰



کیسین او ڈھب کا تھر کنتھا  
کسٹھ سے اوڑھوئے خرقہ گڈری کا  
کیسین سب کمنہ کن ہو کھا  
کسٹھ سے برداشت ہو کہ کی کر کے لکھ

کیسین پائین چلب تمہ پتھا  
کسٹھ سے راہ لینے ہانڈ سے لے کر دے  
کیسین کھاب کر کتا رو کھا  
کسٹھ سے کھاوے ہو کھی روٹے کر دے

راج پاٹ ذر پر کہ سب متون اجیار  
اڑ راج کو تصور کرد اوڑخت و شکر خیال کرد و شکر ری ہو شکی  
بیٹھ بھوک رس ماہنہ کی نہ چاہا نہ دیا  
بیٹو اور میش و عشرت پر نظر کرد اور نہ دیا کے بھناؤ

موہ یہ لو بھ ساد نہ پا  
راجا نے کما بکھوے مع کی این سنگ آبا  
جو نیاں تن ہو یہ چھارا  
آتش رکاوہ ہون خاک ہو جاے گا  
کا بھو لون یہ چندن چو لون  
لپنے آپ کو نہ بھول گنا اس منزل اور جو کی پر  
ہاتھ پامی مسرون او انکھی  
اقدار پادون اور کان اور آنکھ  
سوت سوت تن بو کہ دو کھو  
برہمنہ ہون تراکی کی بات ہو لے گا  
چیم بھل ہو ت راج او بھو گو  
برراج او میش و عشرت بستہ ہوتا

کا کر شکہ کا کر سیکہ کا  
کسا آرام دھین اور کسا جہ  
مانشی بو کہ مری کو جہ  
مڑنہ ہو جہ لگی مرنے کے جہ  
پیری جہان انگ کے رو پونا  
نہ حالیکہ ہر مال تن کامیز دشمن ہے  
ای سب پھر ہو بین بین ساکھی  
سب آپہ سب انفال کی گواہی دینگے  
کہ کیسین ہو یہ گت مو کھو  
کو میری بھات کس طرح سے ہو  
گوپ چند نہ سادھت ہو گو  
نہ گو بی چند جوئی نہ اختیار کرتا

اوھون شست جو دیکھ پڑا

اوھون نے دینا کو جو ناپا لڑا اور پکڑا دیکھتا

تجاراج کبلی بن سیوا

توراج کو چھڑ کر کبلی بن اختیار کیا

دیکھ انت اس تو یہ گرو دیکھ اپدیس

دیکھا کہ آخر کو ایسا ہوگا گرو مین پر شد نے ہکو شد کیا

سنگد پ جاب مین ماتہ سو مین اوس

پس سنگد پ جاب ماتہ سو مین اوس

روو سے ناگ متی رنوا سو

ارے کہ کہنے کو ناگ متی جی بولندہ مل مین متی

اب کہ کہنے گریہ بھوگنی

اب لون بکو آما لیش دیکھا صاحبیش

کے ہم لادو آپرن ساتھان

یا نوہ کو اپنے ساتھ لے چلو

تم اس کھپکھپو پر پیتا

ورما ایک شے محبت ہماری دور کردی

جواہ جو سنگ چھانڈ لگانا

جبک جی ہرا ہے جسم کو نہ چھوڑ گیا

بھلین پر منی روپ الوپا

اچھ پرنی حیان طہری جیسے سٹپنے جو خفا کیا

بھو مین بھلین پر کھن کے بھی

باجو دیکھ تم علم مین ہے پھر سے ہوا اور کھو کھو کھو کھو کھو

کین تمہ کنت دھمہ نو اسو

کولے شوہر کسے کھو جکل کا بھر نام سکھایا

ہمہون ساتھ چوی مہنہ جو مینی

ہم بھی ہمارے ساتھ جو گن جو جائیگی

کے اب چار چلہ سین باتھان

یا اپنے ماتہ سے ہکو مار کے جیاؤ

جہوان رام تھان سنگ ستیاؤ

بھرجان رام مین دھان ستیا بھی ہمارا

کرہون سیو پکھار ہون پایا

یعنی مین خدمت کردگی اور پاؤں دھوئی

ہم تین کوئی نہ اگر روپا

حالانکہ جسے کوئی حسن مین زیادہ نہ ہو

جسہ جانان تہنہ دیکھ نہ چھین

اس پر بھی جہان کا ارادہ کیا ہے کھنہ نہیں مڑتے

سلسلہ  
کلیات انیس  
جلد نمبر گنت  
بانتھار اسکالر باقی  
جی ساہو تھاج  
اور کلام جی ساہو  
پرنا چہ

دیکھہ اسیس بے بل تہ ماتھینت چھا

دین دماہین سبے ل کے کھارے سرچہ چہ شہانہ رہے

راج کرو گدھ چہ تورا کھ پے اہوتا

اور چہ تورا گدھ مین آکے راج کرو اور رانی کا ساگ قائم رکھو

تہ تریامت ہین مختاری

جہاں تیاہرتن مین کہ تم عورت ہوا عقل مختاری چہی

راگھو جہ مستیا سنگ لائے

رام جہ سیتا کو ازراہ محبت اپنے ساتھ رکھتے تھے

یہ سنار سپن جس سہرا

یہ دنیا شل خواب کے نفس آتی ہے

راج بھر تر نہ نہ سنے ایانی

راجہ بھرتی کا حال نہیں سنا ہے اونادان

کچ لینھین تر و اسہرا مین

اور سر پتان سے اوسکے تلوے سہلائی تھیں

جوگ کاہ بھوگ سون کا جو

جب جوگ اختیار کیا تو ہمیش سے کیا کام

چھڑ کر کٹاپے بھیسکے چاہا

جہاں کو خشک دہی کے ٹکڑوں کی طلب رہتی ہے

مور کھ سو فی متی گھرناری

احسن چودہ مرد جنے گھری عورت کی عقل بے عمل کیا

راون مہرے کون سہرہ پائے

اوسنے راون کا ساتھ دیا پھر کون عورت کو فدا کیجے

انت نہ آپن کو کہہ کہہ کپرا

آخر کو کوئی اپنا نہیں ہے کسکا اعتبار کیجیے

جہ کے گھرسورہ سے رانی

کہ جسکے گھر مین سولہ سورا نیاں تھیں

بھا جی کو دوسنگے لائین

جب وہ جوگی ہو گیا تو کیو بھی ساتھ نہ لیا

چہ نہ مہری چہ نہ راجو

نہ اوسکو عورت کی خواہش ہے نہ راج کی ہوس

جہ کہ تات بھات سون کا

بھاڑ مین جائین گرم چاول اوسنے کی طلب

کہا نہ مانی راجا جے سبائین بھیر

کہا نہ مانا جہ نے اور سبے گون کو چھڑ کر جنگل نکل بیٹا

چلا چھانڈ کے رووت پھر کے دخیہ نہ دھیہ  
سبکو روٹا چھوڑ کر روانہ ہوا کسیو تسلی اور دلا سا بھی نہ دیا

رووتا پھرے نہ پارا  
مادر رتن سین کی بس رونق تھی کہ ہاؤ لوکا نہ پھرا  
بار مور جیا اور رتا  
لوکا میرا جو باعث زندگانی میری کا تھا  
روونہ رانی تجا پران  
رائیون نے روو کے اپنی جان کو ہلاک مین ڈالا  
چور نہ کین ابھرن اوصارو  
رہہ ریزہ کر ڈالا اپنے زیور اور مار کر چرگ مین پنے یقین  
جا کہنہ کمی رہس کے پیو  
جسکو ہم خوش ہو کر شوہر کتی یقین  
مرے چہنہ پے مرے پناؤ  
سبب کی خواہش کرتی یقین بولگ مانے تھے  
گھڑی ایک سٹھ بھویا ڈورا  
ایک ساعت تو بہت شور و غوغا رہا

رتن چلا جگ بھانڈ صیارا  
رتن سین کہا گیا کہ اوسکی آنکھ مین عالم سیاہ ہو گیا  
سو لے چلا سوا پر بتا  
سوا سکو ایک پاڑی تو تا بھکا کر لپٹا  
پھونہ بری کر نہ کھر ہانان  
اور جو ڈیان تو توڑ کے اٹکا انبار کیا  
اب کا کہنہ ہم کر بسنگارو  
اور کتی یقین کہ اب کسو اسٹے ہم زینت کرین  
سوئی چلا لاکر یہ جیو  
وہی چلا تو کون صورت زندگانی کی  
او دھٹی آگ سب لوگ بچھاؤ  
اور جب بخد دل سے اٹھا تھا تو سب بھٹاتے تھے  
پن پا چھین بیتا ہوئی نور  
پھر عتوری دیر کے بعد موقوف ہو گیا

۱۲۷

لوٹ منی نو موئی چھوٹ منی دس گانچ  
راجا کے جانیسے تو من موئی جسکا زور تھا توٹ گئے اور دس من گانچ  
لیختہ سیٹ سب بھرن ہو گیا دکھ کر ناچنچ  
بعد اسکے سنے اپنا زور سمیٹ لیا اور دکھ کا ناچ موقوف ہوا

نکساراجا جسکے پوری  
 اب راجا بچا آواز سننے کی سنگ  
 رے رانگ شے بیوگی  
 جتنے راجہ کے بجائی بندھے سبے جوت کی  
 مایا موہری سین ہاتھان  
 دولت اور محبت دین کی چھوڑی  
 چھانڈ نہ لوگ کٹنب سب کو  
 چھوڑ اپنے لوگوں اور تمام کٹنبے شیلے کو  
 سنور نہ راجا سونی کھلا  
 پھر راجا ذات پاک پر دردار کو جو دام بڑھ  
 مگر نگراد کا نو نہ گانوان  
 شہر بہ شہر اور دیہ دیہ  
 کا کر گھر کا کر مڑھ مایا  
 کسلا یہ گھر اور کسکے یہ مکانات اور دولت

۱۲۸

چھانڈ نگر میلما ہوی دوی  
 اور میں چھوڑ کے پردیس اختیار کیا  
 سورہ سس کنور بھجے جوگی  
 اور سولہ ہزار کنور جوگی ہو کے ہراہ چلے  
 دیکھیں بوجھ نیان نشان  
 نہ کوئی دیکھنے والا نہ چھنے والا نہ کوئی ساگر  
 بھے نزار دکھ سکھ تھ دو  
 سب خداحت دونوں سے کارہ کس  
 جھہرے پتھہ کھیلے ہوی چلا  
 یاد کر کے اس کے راہ پر چلا بنکر  
 چھاؤ چلا سب ٹھانوں ٹھانوں  
 چھوڑتا ہوا اپنے اپنے موقع پر چلا  
 تاکر سب جا کر حبیو کا یا  
 اویسلا سب کچھ ہر جگہ راجا جان دھرم ہے

چلا کٹک جو گن کر کے گرد اس بھیس  
 جلا شکر جگیوں کا گیر دالبا سس پین کر  
 کوس میں چار ہودس جانہ پھولائیں  
 میں کوس تک چارون طرف معلوم ہوتا تھا کہ شہر چلا

دہوا بھلے وہ پے کرنا کا  
 دھی میں روپا رکھ کر دکھ لایا

آگین سنگن گنتہ تاکا  
 آگے بڑھ کے شگون کرنے والے

ایمن طرف کو آراور واپسی طرف کو سٹ آیا۔

میں نے اس بات کا ہے کہ جس مطلب کو میں نے

ارے کے سیکام پور سے ہونے والا زمین جیسے کہ بتایا گیا ہے

ادریک سفر راز کرتا ہے۔

یہ بات سمجھی کہ آج منزل کم کرنا چاہیے

15



پری آسے اب بنکھڑا نہا  
 اب تو جنگل میں آڑے ہو  
 سنگھن ڈھانکے میں جہندس کھولا  
 بست گھنڈا کا جنگل میں چاروں طرف بھولا  
 جھانک رہا جہان سوچھا دھنپتھا  
 کانٹوں کے جنگل کی راہ چھوڑ دو  
 دہسنے پر چندیری بائیں  
 داہنی طرف ملک بدر اور تین طرف چندیری

دندا کارن کھپہ بنا ہاں  
 دندا کارن میں بست اچھی طرح سے بنا ہاں  
 ہونکہ ملہ او ہاں کر بھولا  
 جو کوئی وہاں بھولیکا بہت دکھ پائے گا  
 ہلکے کوئے نہ بھاڑ کنتھا  
 کھوکے کانٹوں میں اور کھوکے کپڑے بھاڑو  
 دندہ کمان ہوٹ باٹ دھان  
 دیکھو دندہ ہون چن گس اور تین طرف

ایک باٹ گئی سنگل دوسرے تک سب  
 ایک اور سنگل پنی بہشت کی ہون دوسری اور تیسری اور چوتھی اور پنی  
 ہنہ آگین پتھہ دو دندہ کو کنبے دیپ  
 آگے بڑھو دیکھتے ان دندہ ہون چن گس تک کہ پہنچا ہوا

سنگھن بولا سوا سر کھیا  
 اوسے وقت بولا طوطا دانا  
 سو کا اوڑے بچھ تن پانکھو  
 وہ کیا اوڑے کا جسکے تن پر پھول نہیں  
 جس اندھی اندھا کر سنگی  
 ایسے شخص کی ہر اڑی رہی جیسے نابینا کا ہر آواز  
 سن مت کاج جسن جو سا جا  
 اطر طک باٹ بھل کی سنگھن اور تین ریافت کی

اگواسوئی پتھہ میں دیکھا  
 پیشوا وہی سہ جسنے راہ دیکھی ہے  
 لی سو پر اسہ بوڑے سا کھو  
 ایسا شخص ایک جنگل میں بھا کر سا کھنڈا کھل چکا  
 پتھہ پتاؤ ہوئے سہلنگ  
 کہ راہ بناوین تو معذور ہو کر تھیر رہیں  
 بیجا نگر بکے گرا جہ  
 بیجا نگر اور بکے گرا جہ سے کی



پونچھا جہان کسدا کو لا

اور جب اونے پونچھا نچا اور اونچا  
دکھن دہنے رہے تلنگا  
اور جانب جنوب تلنگان رہے  
مانچھرتن پور سنونہ دوارا  
دریان کی راہ رتن پور کی ہوا سکا دروازہ نکلتا

تج بائین اندھیا رکھو لا

تو اونچو نیچا بنا کر اندھیا رکھو لا بائین کو چھوڑ  
اوتر مانچھرتن کے کرکٹنگا  
اور اوتر کی راہ مین بہت اندیشہ ہے  
جھا رکھو دے بائین پھارا  
اور جھا رکھو کا پھار بائین طرف چھوڑنا چاہئے

آگین باون اوڈیا بائین دھیمہ سو باٹ  
لگے بڑھ کے بائین طرف ڈھیر اوس اہ کو بائین طرف ہٹا دیتے  
دھناورت لائے کے اوتر سمندر کے گھاٹ  
داہنی طرف لیکے سمندر کے گھاٹ اوتر نامناسب

ہوت بیان جامی دن کیرا

کوج ہو کے آفتاب غروب ہوئی وقت  
کس سا تر بھئے سو سہتی  
گھاس نکل کی اور سر کشا جاے نوٹک کے کچے  
کیا ملی جس بھسم لیجا  
ہر دم وقت خواب کے تمام خاک آلودہ ہوا  
ٹھانو نہ ٹھانوں سب وہیہ چلا  
جا بجا سب چپے سونے تھے  
جھکے مہین پیسہ نگ جان  
جسکے دل مین محبت کا رنگ جاے

مرگاریں منھہ بھیسو لیرا

ہرن کے جنگل مین مقام ہوا  
کروٹا آئے بھین سیتے  
کروٹا لے وقت بجائے کیچہ کیچی کے دیڑ کو کچھ  
چلے کوس اوس تن بھیا  
اور دوس کوس چلنے کے بدن اوس مین تیرا  
راجا جا کے آپ اکیلا  
راجا تنہا جاگ کر صبح کرتا تھا  
کاہنہ نیند بھونکھ لیرا مان  
اوس کو سونے اور کھانے اور آرام کے کیا کام

بن اندھاری رین اندھاری  
 نیگل تاریک اور رات بھی تاریک  
 کنگری ہاتھ کہین سیرلی  
 راجہ کنگری ہاتھ میں نے بجا تا

بھاوون برن بھٹی نس کاری  
 شل تاریکی بھاوون کی رات تاریکی ہے  
 پانچ تہنت اسیکھ دوسن لائی  
 اور پانچون ہائی کی کٹی شخص نیچے ہاوت کی کٹی لائی

تین لاگ تنہ مارک پداوت جھوپ  
 راجہ کی آنکھ اسی راہ پر گئی تہنی جھون پداوت ملک تھا  
 جیس سوانہ سیوی بن چانک جلیپ  
 جیسے نسان کی یاد میں نیگل میں ہمایا اور دیا میں پیڑا

مانک لاگ چلت تہہ پانان  
 ایک سینا گزرا اس راہ کے طے کر نہیں  
 رتن سین بھاجو گی جتے  
 رتن سین کا حال سنئے کہ جوگی جی ہوا ہے  
 جوگی آپ کنک سب چیللا  
 اور کہنے لگا کہ آج کی بنے اور لشکر کو چیللا  
 بھلتے آئے آپ مایا سبھے  
 پھر کہو کہ جو بھاجا آپ اب مہربانی کیجئے  
 سنہ جپتی اور ترہنما  
 راجہ نے کہا کہ اے بھگینی ہمارا جو ابس لو  
 سوتنہ کہ جنہ منہ ہو بھاؤ  
 یہ طو قبول ضیافت آؤ واسطی مسکو خوش ہو

اوتری جامی سمند کین گھامان  
 بعد اسکے سمند کو گھاٹ پر جا کے اوترا  
 سن بھینے آوا سگھتے  
 گھت دہانکا حاکم ملاقات کیواسطے آیا  
 کون دیپ کہنے چاہے کھیللا  
 یہ فرمائے کہ کس ملک کا ارادہ ہے  
 پھونائی کہنے ایس دیجے  
 اور ضیافت کے قبول کرنا حکم دیجئے  
 ہمہ متہ ایکلی بھاد نرا را  
 کہ ہم تم ایکہ بن اگر چہ انداز و طور ظاہر جدا  
 جوڑے تو لاؤ نساؤ  
 جسکو خواہش نہو تو عبث ہر باد کرتا ہے

ایسی بہت جو بہت پاؤں

اسی قدر عنایت بہت ہی جوش تیان پاؤں

مہ تین سنگدھپ سہاؤ

اور تیسے رخصت ہو کر سنگدھپ کو جان

جہان مود خج جانا کنگ بن کے پار

جس مقام پر کنگ ناص جانا چاہتا ہوں کہ کنگ سمیت یار جو جان

جو رہی جیون لے باہر دن مروں تو وہ کی بار

اگر زندہ رہی تو مہ خود پیر آؤنگا اور اگر مر گیا تو دوسرے کو پیر

بجٹ کما سیدس ریاگا

بجٹ رام نے یہ تو سہاؤ پیر سہاؤ

ایسی سہاؤ لیں اپنی کھمین

جو جو فرایش ہوگی ایسی ہر حاضر کرداں کا

اپنی کسائیں سن ایک بنانی

پر معراج ایک تیرہ فیض زر درنہ سہاؤ

سات سمنہ اسو جہسہ پارا

اوس راہین سات رینا پید کسائیں

او بھٹی ہور نہ جای سہاؤ

جو او مہ مہن لہرین او بھٹی ہور نہ کھل دھار

تہ سکھیا اپنے کھر را جا

تم آرام طلب اپنے کھر کے را جا ہو

سنگدھپ جای سو کوئی

سنگدھپ مین وہ شخص جا سکتا ہے

لتے بول نہو ہے کھا لگا

اتنی باتیں ہی اس قدر فرایش کا بجالانا کل نہیں

بھول سوئی جو مہا پیر حریفین

بھول کر دی ہے جو مہا پیر کو چڑھے

مار گ کھن جات کہ بھانتی

کہ سنگدھپ کی راہ بہت ہیست کسٹریس جانیگا

مار نہ مگر کھچ کھر بارا

اور مگر کھچ اور کھر پال زندہ نہیں چھوڑے

بھاگنے کوئی بھی پیاری

اپنی قسم کے زور سے کوئی سودا گر نہ جاتا

ایت دکھ جو سہو کہ کا جا

اس قدر تھیف تیسے تصور نہیں کہ برداشت

ما تھ لہین آپن جیو ہوئے

جو اپنا دل و جان اتھ پر رکھے ہو

۱۳۴

کھار کھیر دودھ اور دودھ سراجل بن کا کلا اگرت  
آبشہ و روکیر و جوات و آب سیاہ و شراب اور کل غلا اور کوٹ

کو چودھ نانکہ سمند امی ساتون ہی کا کر اس پوت  
کرں آپ شخص سے کہ جہاز پر چڑھ کے ان ساتون ریا کوٹ کرے کسا ایسا

بگپت یہ من سکتی سیوڑ  
راجہ رین سنگ گپتے کہا کہ منی تو تھی جو غنیا کی  
چو پھلین سر دے پکے سرے  
اپو شخص پہلے ہی سر سے قدم رکھے  
نکھہ سنگھ پنے کھہ سانیر لہنہون  
آرام کو قصد کیا اور پنج کا توتہ ہر لیا  
بھنور جان پے کنول پری  
بھنور بھی کو کنول کی محبت کی قدر ہے  
اوجنہ سمند پیم کر دکھیا  
بس شخص نے دریائے محبت کو دکھا ہے  
سات سمند ست لینھہ سنجارا  
جس شخص نے سات سمندر کی تکلیف کو گواہ کیا  
چو پی جیو باندھ ست پیرا  
جس شخص نے رستی اپنے دل پر اختیار کی

پنی جنہ پیم کہاں تنہہ جیوڑ  
بس محبت کا خیال ہو تا وہاں جا کا کیا حساب  
سوے کبر بیج کا کرینے  
تو وہ گویا مردہ اور مرد کو مویٹ کیا اندیشہ  
تویان سنگل گہ گیسون  
تسین نے سنگدیکھے جانیکا قعدہ کسا  
جنہ نہ تچا پیسہ کی بیتی  
جس میں دیہت سے وہ گزر گیا  
تنہ یہ سمندر پوند بر لکھا  
یہ سمندر اسکے آگے ایک قطرہ کا حساب کھاتا  
جو دھرتی کا گرد پھارا  
زمین اور کوہ گران کی کیا اہل بھنا ہے  
پر جیو چای پھری نا پھرا  
اگر چہ جان جاتی رہے لیکن وہ منہ نہیں پھرتا

۱۳۵

رنگ ناکھ ہون چیلہا جا کر ناکھ ہی کی ناکھ  
رنگ ناکھ کا من بیلا ہون اور ہی کے ہاتھ من مری باک ہے

گہین نامتھ سو کھنچے پھرے نہ پھیرن ہانتھ  
 وہی میری باگ کھنچے لے جاوے کیے پھرنے تے منہ نہیں بھرتا

سیم سندر ایس اوگا ہا  
 دریا محبت کا ایسا عین ہے  
 جو وہ سمند کا ہنڈ پرے  
 جو اس سمند میں بڑے  
 ہوں پداوت کر بھیک منگا  
 میں تر پداوت کا گد اگر ہوں  
 اس من جان سمند میں پروں  
 یہ دل میں سمجھ کر سمند میں پڑا ہوں  
 جنہ کارن گہین کا تھر کنٹھا  
 جسکے راستے یہ الا اور گودری اختیار کیا  
 ایسا سمند پروں ہو ہی مرا  
 اب اس سمند میں مردہ ہو کے پڑا ہوں  
 ہر بھا کو وگھوں لیساؤ  
 میں مر گیا ہوں کوئی کہیں جنگو ایماؤ

۱۳۶

جہان نہ وار نہ پار نہ تھا ہا  
 جسکا وار ہے نہ پار ہے نہ تھا ہا  
 جو اوگا ہنڈ ہو ہی تے  
 اگرچہ کبسا ہی عین ہنڈ کی طرح ہے  
 وشنٹ نہ آو سمند اوگنگا  
 میری نظریں سمند اور گنگا کبسا تیں  
 جو کوئی کھای بیگ نتروں  
 جو کوئی ہاتھ دے گا جلد نجات ہوگی  
 جہان سو ملے جاوے تہ منٹھا  
 جس مقام پر وہ لیگی اوس جہاں میں ہا ناوے  
 موی کیسہ پانی کا کرا  
 مردے کو پانی کا کیا اندیشہ ہے  
 وہ کے نپتھ کو وڈو دھکا  
 اوسکی راہ میں کوئی مجھ کو کھلے

سرگ سیمس لا پھر دھرتی تہا سیم سمند  
 سرہ آسمان اور بہان زمین اور دل در بائی عشق ہے  
 تیں کو وڈو پامو ہی رہی لے لے اوٹھ سو پند  
 اور آنکھیں کو وڈو پامو ہو کے قتلہ لے لے اوٹھتی ہیں

لکھن ہوگ جوگ دیکھ واہو

سنت نہج فراق بھوکا ہوا دروغی بھلا گویا

ڈر بھیا تہہ دوو گوانی

خون خالق او شرم خلافت دونوں کے کوہی

اگ دیکھ وہ آگین بھاوا

اگ دیکھ کے آگے کا قصد ہوتا ہے

جس باور نہ بھیا میں بوجھا

جس طرح سے دیوانہ بھلائے سے نہیں بوجھا

مگر مجھ ڈر میں نہ لیکھا

مگر مجھ کے خون کا دل میں مجھ حساب نہیں

اونہ کھامی وہ سنگہ سندورا

نہ او سکد شہر کھاتا ہے نہ سارہ بول

کیا مہیا سنگہ ناہی آتھے

نہ جسم ساتھ جاتا ہے نہ دولت

جرم جرت جوی اور نہ پاہو

ایک مہیتے ہوئے گذر گئی اور انتہا پانی

دیکھی کچھ نہ اگ نہ پانی

اب نہ اگ کا کہ اندیشہ ہے نہ پانی کا

پان دیکھ وہ سونہ دھنساوا

اور پانی دیکھ کے سامنے بی بھلا ہوتا ہے

کون بھانت جامی گاسوچھا

دی حال عاشق کا ہے کہ کیسے نہیں بھانتا

آپنہ جیون پار بھا دیکھا

آپنی اوستا بیڑا پار بوجاتا ہے

کاٹھ چاہ اوجھک سوچھورا

کیونکہ چوب خشک سے زیادہ دھنسا بھوتا ہے

جنہ جیو سو پنا سوئی ساتھے

سو اسے خدا ہے پاک کے کہ وہ ساتھی

۱۳۷

جو کچھ درب ابانگ دان دینہ سنا

جستہ رنہ نہانہ ہمراہ تھا سنا فاق کو اشیار کر دیا

کا جانون کہ کے ست دئی لو تارے پار

دیکھئے کس کی برکت سے خدا پار اقرار تارے

دہن جیون اوتا کر جیا

ز سے زندگانی او شش شخص کی

او پچ جگت مہ جاکر دیا

کہ نام جسکی داد و دہش کا دہا میں بھوتا ہے

دیا سب جب تپا و پر اپن

دیا ہوا اس جگہ تھا سب اذکار و رجا و پناہ

ایک دیا تین دس گن لا ہا

ایک حصے سے تو دس حصے لے

دیا گرمی آگین او جبارا

بخشش پھر کر دے دیکھا گے چراغ ہو جاتی ہے

دیا مندر نس کرے اجورا

بخشش رانگو مکان روشن کرتی ہے

مہتیم دان دینے جو سکھا

حاکم نے بخشش جو اقتسبار کی

و یا سو کاج دو ہون جگتا وا

بخشش و نو جہان میں کام آتی ہے

زمرل متھ کینھ تہ چنہ کے دیا کچھ ہوتا

راہ روشن ہے ہاوس بخشش کی جتنے کچھ دیا

ست نزل دیکھا پستی

راستی کو غرض نہیں دیکھو لے پستی

اپن ناہ کیا او گستا

اپنے اختیار میں جہم ہے نہ گوری

نہ چین جلا بھرم نور کھوسے

آئیں گے اس کے خوف کر کے کہ نہ جھٹکا

دیا برابر جگ کچھ نہ ناپن

دینے کی برابر دنیا میں کچھ نہیں

دیا دیکھ سب جگ کچھ جیا ہا

دیا وہ چیز کہ سب دیکھے دیا راز نہ نہ پتہ

جہاں نہ دیا تہاں اند دیا را

جہاں بخشش نہیں وہاں تاریکی بڑی ہے

دیا تانا کھ مونس نہ چورا

چراغ نہیں ہوتا تو جو گھر مونس لیتے ہیں

دیا رما د ہر من مہ لکھا

اس بخشش سے سخون میں لکھا گیا

اہاں جو دیا اہاں سب پاوا

جو اس جہاں میں دیکھا وہ جہاں میں پانچ

کچھ نکوئی لے جایا دیا چا پنی ساتھ

کچھ اپنے ساتھ کوئی نیچا بیگا دیا ساتھ دیا بیگا

راجاوت ست دونہ سستی

اگر راجا فاضل ہو تو رسی دونامہ دکھائی

جیو دینھ اگن تنہ نہ پستا

پیشتر سے اس اہ میں جان دیکھا ہون

ساہس جہاں سدھ تہاں

جہاں دلاوری کا کام ہوتا ہے وہ برابر ہو جاتا

نچین چلا چھڑا کے راجو  
یقین کی راہ سے راج پہوڑ کے چلا  
چڑھا بیگ او بوہت پیلی  
جلد سوار ہو کے کشتی ہانکے  
میم پتھ جو پہنچے پارا  
راہ محبت جو شخص طے کر گیا  
تنہ پاوا او تم کیسلا سو  
جسے بدولت عشق کے ہشت بانی

بوہت دینہ و نیہ سب سا جو  
کشتی اور سب سامان دے دیا  
دھن کے پرکھ ہم پتھ کھیلی  
زسہ وہ مرد جو راہ محبت طے کر گیا  
بہر نہ امی ملے یہ چھارا  
بہر باز پس نہیں آنا خاک میں ملنا  
جہان نہ پیچ سدا سکھ باسو  
وہاں موت نہیں ہمیشہ میش و آرام

یہ جیون کی آس کا جیس سن مل آوہ  
بہت زندگی کی کیا امید گویا خواب ہے بقدر نیم کوند  
محمد جیتھ جی مر نہ تئی پرکھ سدا دھ  
اسے محمد جو زندگی ہی میں گر گیا وہی مرد کامل ہے

جس رتھ رینگ جلی گج بھانی  
جیسے رتھ آہستہ چلتا، نٹل و دش نامی کے  
دھا و نہ بوہت من اور برائین  
مشورہ جگہ جہاز دل کے ارادہ نہ یادہ جانا  
سمند اپار سرگ جن لاگا  
دریا پانا پیدا کتا جو کو یا نسل جم یلہ تھان تھا  
نگھن چالہ ایک دکھرائی  
اومی اثنا میں ایک چال بھلی نظر آئی

بوہت چلی سمند کی پاتی  
جہاز سمند زمین او من طرح چلا  
سہس کو من اک پل مہ جانی  
یعنی ہزار کو من ایک پل میں طے کرتا ہے  
سرگ نہ کھال گئی جیراگا  
نشب فرازا دھکا سمجھو کے خیالیں کب آتا  
جن دھولا گر بہت آئی  
یہ معلوم ہوا کہ گویا دھولا گر بہا رہا تھا

۱۳۹

بانی محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم



ادھلی لہر جو چالہ برا ہے  
 جسوقت وہ چال بٹنی ایک لہر اٹھتی  
 راجا ستین کنور سپکین  
 راجا سے سب کنوروں نے کہا  
 تنہ رے پنتھ ہم چاہنہ گوان  
 اسی رادین ہم جاتے ہیں

لہر اکاس لاگ ہیں باہر  
 ایسی لہر کہ آسمان پہنچ کے زمین پر آتی  
 اس اس مجھ سمندر مہا ہین  
 کہ ایسی ایسی مچھلیاں سمندر میں ہین  
 ہوہ سہوت بہرنہ اوانان  
 بس ہی سمجھنا چاہئے کہ پھر آنا ممکن نہیں

گر ہمارے راجا ہم چیلہ ماتھ  
 تم ہمارے مرشد ہو اراہا اور ہم چیلے ہین واسے تھ  
 جہان پاو گر را کھے چیلار کھے ماتھ  
 جس مقام پر مرشد قدمے مرید گردان پیشانی رکھنا چاہئے

کیونٹ حسی سنت کو بنجا  
 طح یہ گفتگو سنکے بہت ہنسے اور کہا  
 یہ تو چالہ نہ لاگے کو ہو  
 یہ تو چال کسی سے فراغت نہیں کرتی  
 سوا بھین متہ دیکھو ناہین  
 سوا سارو ہونے ابھی نہیں دیکھا ہے  
 راج پنکھ تہ پر منڈرائین  
 سیرن اس جگہ پر منڈلایا کرتا ہے  
 تی دی ٹھپ ٹھور گہ لہین  
 وہ بھن ایسی بڑی مچھلی کو پونچھین لیا جاتا ہے

سمندر سجان کو ان کر منجا  
 سمندر جاناہ کو کنوین کے منڈک ٹھور  
 کا کیو جو دیکھو رو ہو  
 جسوقت رو ہو دیکھو گے تب کیا کو گے  
 چہنہ ٹکھ ایسی سہس سماہین  
 جسکے منہ میں اس چال سے ہزاروں مچھلیاں  
 سہس کو مس تنگی چاہین  
 جسکا سایہ ہزاروں کو مس پڑتا ہے  
 ساوک کہ چار لے دھین  
 اور اپنے بچوں کو جارہ دیتا ہے

گرچی گنگن پکھ چو کھولہ

جس وقتیں ناز و کھولتا آسمان گرجے لگتا

تہاں نہ سرچ نہ چاند اسو چھا

ایسے عالم میں سوچ دکھائی دیتا ہے نہ چھا

ڈولہ سمندر دھن جو ڈولہ

اور سمندر پہلے لگتا ہے

چپے سوئی جو اکمن و چھا

اس سمندر میں ہر شخص سوار ہے جو وقت لگتا ہے

دس مہ ایک جامی سو کوئی دیرم کریم

دس آہ میں ایک تندی جاتا ہے۔ بیل و صافج و دیافضہ صافج

بوہت پار ہوے جو تو ہو کو سراوھیم

اسپر بھی اگر نہ پار ہو خیر و عافیت سے تو بہت قیمت ہے

بات کمت بہتی دیس کو ماری

بات کہتے ہیں تمام خبر مشہور ہو کسی

ہستی ست لای ہستی

ہاتھی لاکے لوگوں شستیر دیا میں آئین

کیوٹ لوگ لاکہ ہت بلی

لاح لوگ بڑے بڑے زبردست مستعد ہو

بوہت مس جانہ تھیہ اور

تہاں کرشتیان چار و نظرف و در آئین

سنگے آپ چڑھاسین بر اجا

یہ بات سنگے را جا آپ مستعد ہوا

بھال پاتس کھاڈی بہرین

بھاو کن باس بگا اور تلوار میں باجھہ ڈال دیتا ہے

کیونہ نہ چالہ سمندر منہ مار

کہ ملاخون نے چال کو سمندر میں مارا

وہ درگے اک چالہ ایلا

اور سب سے بڑے کہ ناکھدا کو چال نے گل لیا

بھیری نہ چالہ جیون کل کلی

لیکن وہ چال مثل کل کلا کے نہ پھری

موی کلول جانہ ترورن

لیکن جانور دسکے صدر سے تہ و بالا ہوتا ہے

اوسے دیس لوک مل باجا

اور سب ہر اہی مدد کو موجود رہے

جان پچھال باجلی کی چرین

اورانی جانور کو بھولنا کی جان تصور کر کے کہنے لگو

چار ایل سوما کھنڈ بھاجی  
خوراک کھا کے جب مچلی بھاگے

کھان جامی جو جا کر کھا جی  
پھر وہ کھان آتی ہے اپنی عادت کے خلاف

مانچھر کر بلکہ ہر دین بہ ساندھی کچھ بان  
بھگت کے دین ہر بھگت اس جنت سے تیز ہر کاسا گئی رہتا  
سب ہنہ ہنچہ کے مارا چالہ نہجے پران  
سب لوگوں نے ہو بھکر مارا چال کو تب جان نہی

جس دھولا کر پریت ہوئی  
جیسے دھولا گر پہ سٹا بلند ہے  
سبندہ میں مل تیر نہ اتان  
سب لوگ مل کے تیرے ہوئے  
جن پریت کنہ لاگہ چاٹھی  
گرا پاڑ میں چوینسیاں لگ گئیں  
مانچھر پریمی کو سوس میند  
بڑیاں ادھکی دس کس تک پڑی نہیں  
میں سو جان کو سٹ کے پورین  
اکھس اسکی بدیول بی نہیں گویا جہ طلعہ ہے  
رتن سین سون سنکے گھین  
رات میں سے سینے سنکے یہ ماتہ کنی  
راجا متہ چاہتہ تہ نہ گویا  
پھر سٹ کے راجا متہ جہاں نہ بھانیکا قصہ نہ

۱۳۲

تھین بھانت او ترانیوں سونی  
اسی طرح سے وہ چال پانی پتیر آئی  
لین کھاری لوگ جہانا  
کھانا بان ہاتہ میں لیے ہوئے آئے  
لیکے مانس رہی سکاٹی  
گوشت بہر سب لیکن صفت ہدیان نہ گئی  
مانچھر کس جس سیت بر میند  
بڑیاں کیسی کو بان سفید برینڈی پڑی ہے  
کت اس گئی پھری تہ بھورین  
کون ایسے بھورین پر کے بھرتا ہے  
اس اس مجھے سمندر میں  
ایسی ایسی پھلیاں سمندر میں ہیں  
بھونہ بھوگ بھونہ اونان  
پھر ملاقات ہو کسی سے یا پھر آشکس ہے

مہ راجا اور گرد ہسم سیوک او چہ

تم ہمارے راجا اور مرشد ہو اور ہم خدشا را وہ غلام

کینہہ چھین سب آیس اب گونی تہ پھیر

آکے حکم جا آوری بن حاضر ہیں پر آیا بس فسخ غریت کیجے

راجہ بن کمان کیسٹھین پیا

راجا نے کمان کا دھار لیکہ پختہ بنائی

مہ کھیوہ جو کھیوہ پارھم

بچہ کہا م کھیئے جاؤ اور پار کر دو

سوہ کو سر کر سوچ نہ اوتا

بکھو خیر و سافیت کا اتنا دیاں نہیں ہے

دھرتی سرگ جانت پے دو

زہن و آسمان شل دو سنگ اسپا بن

ہون اب کو سل ایک پے ہانگو

ایک خیریت کا البتہ حواسنگار ہون

جوست ہین تو نیستہ دیا

کے دہین رستی دتو اور سائی کھین باندہ جی رہن

ہتان لگ پیر نہ دھند ہون

ہتان تک تلاش کر دے دھند گریٹھ گون

ہمان ہم کمان کو مہ کھیاں

ہر جہان پانچت رسیان پختہ خیریت کا کیا کر

جسین آپ ترہ مہ تارھہ

جسطرح آپیر جاؤ گے اسطرح بکھو اوتا رو

کسل ہوت جو بنم ہوتا

خیر بیک فی جو پیدا ہوتا

جو یہ بچ بپوراکہ نہ کوؤ

جوان فوجہ دہین پڑا دکی جان کی بکھو ہے

پیم پختہ سب باندہ نہ کھانگو

کہ راہ بہت میں صداقت میں کی نہو

سمندر نہ ڈرے دیکھ مہ جیا

سمندر کو دیکھ کے غوا مہ نہ بڑتا

ہمان لگ رتن پڑا تھہ جوں

کہ جب تک لعل و جواہر ہوتہ نہ آسے بکھو

۱۴۴

سیت پتا رکھون لے کا دھون بید کر تھہ

رات تحت اشرفی بن سراغ لگا کے بید اور بونچی مائون

# سات سمندر چڑھ دھانوں پہاوت چٹھہ

سات سمندر چڑھ کے دوڑدن پہاوت جس راہ میں ہو

سایہ تری سین ست پورا  
وہی بہادر دیکھا جیت چکا جسکے اندر لڑتی ہوئی

تنتہ ست بوہت پور چلائے  
جہان رستی ہے وہاں کشتی خوب چلے گی

ست ساتھی گرد سبنا رو  
جسکے ہمراہ رستی ہے بدولت آکر مدد دے گا

ستی تاک ست آگوا چھو  
رستی کو تاک کے سب پیش و پس میں

اوٹھے لہر جن اوٹھے پیارا  
جسوقت لہر سمندر کی اوٹھی گویا بہاڑا

اوٹو نہ پوہت لہر میں گھاتیں  
موالے مدد سے کشنیاں تو بہا لائیں

راجہ جین سو ست ہر دین باز دھا  
راجہ جین جو رستی دل میں اختیار کیا

جوجی ست کاہرین سورا  
اگر کچھ سیاہی نہ رہا پس ایسی ہیج مساوی ہو وہی بہاڑا

جنہ ست پون شکھ جس لائے  
جہان رستی سے وہاں گویا ہوا کے پر لگا دے

ست کے لے لاوے پارو  
اور وہی رستی اختیار کرنے سے بڑا بار بہاڑا

جہان جہان مگر چھو  
جہان مننگ اور سنگ پشت ہیں

چٹھے لہر گ اوپرے تیار  
بڑے تو آسمان پہاڑا اور بڑے توختاں لڑتے ہیں

سہش کوں اک پل میں جان  
ہزار کوں ایک پل میں خباہتیں

جنہ ست ٹیک کری گکاندھا  
پھر جہان رستی ہے حشد مددگار رہتا

۱۲۴

کچھ نہ کہہ سکتا ہوں  
کہ جس نے یہ ساری باتیں  
کہیں ہیں ان کو برا بھلا  
کہا ہے ان کو برا بھلا

گہاڑ سمندر سب ناکھا امی سمندر چٹھہ  
دریا بہاڑا سورٹے کر کے رہا بہاڑا

مل سمندر وہی سا تو مہر مہر  
اور وہاں ساتوں مندراگر چھتے ہیں گائی کے رنگ سو فاضل

کھیر سمند کا برنوں سیر  
 دریای شیر کی پانکی صفت کیا بیان کروں  
 دولت مانک موٹی ہیرا  
 لعل و گہراں دریا میں ابے پڑے تھے  
 منوان چاہ و رب اد ہو گو  
 لخواہ حنڈانہ اور متاع سحرہ پڑ تھا  
 جوگی منہ او ہی رس مار نہ  
 جوگی اپنڈولن میں یہ انڈیت کر زمین  
 درب لیے سوا ستمہ را جا  
 چہرہ اندیشہ کرتے تھے کہینہ دولت با کوزیا  
 پنتہ پنتہ درب رب ہوئے  
 مسافر کو اسے راہین دولت دشمن ہے  
 پنتی سوئی درب سون و نئے  
 ساز کے لیے بہتر کہ دولت ہی ہزار ہے

سیت سرو پیت جس سیر  
 رنگ میں سفید ترے میں شل کھیر کیے  
 درب ویک من ہوئی نہ جھیرا  
 یہ خزانہ دیکھ کر دل کو قرار نہیں آتا تھا  
 پنتہ نہلا سی بنا سے جو گو  
 اگر جوگی کو نظر آؤ تو راہ بھول جا اور جوگی نہلا  
 درب ہاتھ کر ستمہ پیار نہ  
 کہ خزانہ ہاتھ لگے تو سندر تیرہ جائیں  
 جو جوگی تہ کے کس نہ کا جا  
 اور جوگی نے پانی تو کس کام کے  
 ٹھگ بٹیا چور سنگ سوئے  
 کیونکہ ٹھگ اور راہزن اور چور ساتھ لگا ہوتا ہے  
 درب سینٹ بہت اس محلے  
 اور خزانہ سفر میں کیگا توٹ جائیگا

۱۳۵

کھیر سمند جو نکلیا اسی سمند دو ہاتھ  
 شیر کا سندر جو لڑ کیا تو جزات کے سندر میں پڑنے  
 جو میں پنتہ کی باور ناتھ وہ پوپ پنچا نہ  
 جو لوگ ستر کے دیرا زمین ڈانکو دھوپ سے دیا

دودھ سمند دیکھت کس دیا  
 چیزات کا سندر شل آگ کے گرم تھا  
 پیم کالبہ کدہ پی سا  
 محبت کا جسم اُس آگ کو نہ تاسا

پیم جو دوا دہن دہ جیسو  
 محبت نہ جو گرم کیا تو بڑا دل عاشق  
 دودہ ایک بوہر جام سب کھیرو  
 ایک قطرہ دی کبوت سر دودہ کو جہا آئے  
 سواس دودہ من جھنسنی کاڑھے  
 سواہی ہی کو دل کرتے سے نکالے  
 جنبہ می پیم چندن تہ آگے  
 جکے دل میں محبت ایک سا نکل گل مندا  
 پیم کی آگ مسکو کوئی  
 محبت کی آگ میں برخش چلے  
 جو جانی ست آپہ جارے  
 جو راستی کی قدر جانتا آپ کو جلاتا ہے

۱۳۶

دودہ جامی متھ کا ڈھی گیر  
 ایسا ہی شخص دی ہار کر اور نہ کو گنی کالی  
 گانچی بوند ہنس موی نیرو  
 اور ایک قطرہ سر کا بال پانی کر دیتا  
 مہی جوت بن پھوٹ نہ ساڑھے  
 اور نیز روشنی دلی سر شربت نہیں سکتا  
 پیم ہون پھر نہ ڈر بھاگے  
 دہ شخص مقام محبت سر ڈر کے نہ بھاگتا  
 تاکر دکھ نہ ابر تھا ہوئی  
 اوسکا رنج کبھی صانع نہ ہو گا  
 نست ہنیں ست کرمی پارے  
 اور جو شخص دوسرا دق نہیں صدمی ظاہر ہنیں کرتا

دودہ سمندر میں یار بیسے پیہ کمان سنہار  
 اصل ہی کاسند ہی ملی کیا لیکن محبت کی بغیر کی کمان ہوتی ہے  
 بہاوی پانی سر پرے بہاوی پر نہ اگلا  
 خواہ پانی سر پر پر خواہ انکار ہی عاشق کر دو نور بار ہن

وہر فی سرگ جہر جہان  
 جکے شعلے سے زمین آسان جلتا تھا  
 کس نہ بھما می جکے قس باڑھے  
 ایک لہر دہن ہوتی صدف افزوی پانی

آمی آودہ سمندر اپا ران  
 اب گذرہ آب گرم کی منہ زاپہ اکنا ریز  
 آگ جو اپنی ادھی ہت کاڑھے  
 آگ کی حیدر این اسی سمندر ہے

برہ جو اپنان اوہین سمندان  
آتش حیران جو ای سمندر سے پیدا ہوئی  
جو سو برہ تہ آگ تہ ڈیٹھے  
جو ہوتا ہے وہ آگ پر نظر نہیں کرتا  
جگ نہ کٹھن گھر کی دھارا  
زمانہ میں تلوار کی دھار تیز بین مشہور ہے  
اگم نسبتہ جو ایس نہوئے  
راہ آخرت کی جو ایسی سخت نہ ہو  
تہ سمندر مہ را جا پڑا  
سوا یہ دریا میں را جا جا پڑا

لنگا جڑے اوہی اک بندان  
ڈنگا اسی کی ایک قطرے جل گیا  
سونہ جڑ نہ پھر دینہ نہ پیٹھے  
آگ کو سانہ کر بل جانا پڑ نہیں دیتا  
تہ تین اوہک برہ کی جہارا  
اوس سے بڑھ کر آتش مہارت ہے  
سادہ کیمین پاوی سب کوئی  
تہ علاوہ مہارت دن کے ہر شخص طے کر جاتا  
چھی جہرانی رول نہ جہرا  
جلنے کا ڈکڑا ذکر ایک بال بھی نہ جلا

طیلسے تیل کراہ جسم ارم طیسے سب پیر  
بسطر ح کراہ کا تیل جوش بارتا ہوا سطر ح کا پانی جوش آتا ہے  
یہ جو یک کر پیچ کا سو بوند سمندر سرے  
جو سمندر مندل محبت کا ہوا سکا یہ سمندر ظاہری لیکٹر ہے

سمندر پن را جا ادا  
پہر راہ شراب کے سمندر میں آیا  
جو تہ پیے سو ہا نور لیے  
جو اسکو پیے وہ نشی کراری گوئے لگے  
پیم سر اجنہ کی جی ماہان  
میں شخص کے دل میں شراب میں ہے

مہوا مدہ چھپاتا دکھ ادا  
مہوے کی شراب سینہ دکھایا  
سیس پھر پھر غم پتہ یک نہریے  
سر ہر جای اور راہ میں قدم نہ رکھ سکے  
کت بیٹھے مہوا کی جہا نہان  
وہ ہر کے سایہ میں کب بیٹھے



کز کے پاس واکر سن سا  
 مرشد کہ اس جس شخص نے شراب نگری پی  
 برہن و کدہ کیستہ تن بہا کے  
 آتش جہائی بن پزیرن کو بھی بنایا  
 بنیت یہ سر سون پوتی کیا  
 با آتش سے اپنے جسم کو لیسا پوتا  
 برہنہ سر اکسہ ہو بخئی مافسو  
 شراب معاشرت نے کہا بکرویا

بیری بیر مار من گ  
 اوسکو ہسائی دین کتنا اور پیر کز دل گنگی  
 ہاڑ جواسے دینہ جس کاٹھے  
 اور ہریان جلا دین شل لکڑی کے  
 قس مدہ چوی بیری جس دیا  
 جو قطرہ شراب کا چکنا چراغ کماند جتن  
 گر گر برہنہ رکت کی آفسو  
 خون کے آنسو گر لے لے

محمد مدہ چو پریم کا حسین دیپ تہہ رالہ  
 اسی محمد شراب حبت کا چراغ اپنے دل میں روشن کر  
 یسٹ دینی تنگ جیون تب لگ سکا نہ چاکہ  
 کیونکہ شل پوتہ کی اپنا سر نہیں دیکھتا بیٹک کیونکہ نہ

یہ سب کچھ سمجھ رہے تھے؟  
 یہ راجہ مجھ متوجہ تھے آیا  
 بہا کل کل اس بجیو ہلورا  
 اس دور میں نہیں اٹھی تھیں  
 تھے لہریت کے نائین  
 لہرین بلند شل بہاڑ کے اٹھی تھیں  
 اور حرقی لبت شرگ لہ پاڈا  
 زمین سے لیکر آجائے لہ لہ لہ تھیں

کاو ہیرج و لہیت ڈور کمالی  
 آسا بش تو کیا دیکھنے سوخون کھا جاتا  
 جن اکاس ٹوٹے چنے اورا  
 کرگوا آسمان چارو لہرنے ٹوٹا پڑتا  
 پھر آوے جو جن لکے - تائین  
 اور لاکھ جو جن تک اسکا مدہ ہوتا سنا  
 کل سمت مدہ جانو بہاٹھا ڈا  
 یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا سارا - نہر کھڑا گیا

<p>نیز مہی خراؤ پر سوئے  بانی سمندر کا جودہ بالا ہوتا تھا  پھرت سمندر جو جن لکھ ہما کا  ناکہ جو جن تک بانی سمندر کا دروازہ کرتا تھا  بھا پر لونیر ایتھ جو مین  اس دریا میں سپان مشر ہزار تھا</p>	<p>عما ار ہند سمت منہ ہوئے  تو شور محشر سمندر میں معلوم ہوتا تھا  جیلین پھیرے کھار کا چاکا  جیسے کھار کا چاک گومتا ہے  مری سوتا کٹھ پر لو تو مین  جو کوئی مردہ ہوا اسکا واسطہ دیا قیامت</p>
<p>کی اوسان سین کی دیکھ سمندر کی باؤ  سمندر کی طیفانی دیکھ کر سب کے حواس بختہ ہے  نیز موت جن لیے رہا مین اس کا ڈھنچا  زردیک ہوتے وقت معلوم ہوتا تھا گویا کھجور جاتا ایسی کھجور جاتا</p>	<p>۱۴۹</p>
<p>ہیرا مین راجا سون بولا  ہیرا مین نے یہ حال دیکھ کر راہ سے کما  شکل منتہ جو ناہن ہوا  منگول کی راہ میں سیر ہو گیا گزر نہیں  یہ کل کل اس سمندر گھینر  یہ زور شور کا سمندر جویا نہیں ہے  ابھی سمندر پتہ منجہ و ہارا  اسی دریا میں اہ منزل مقصود کی ہے  تیس تیس کوسن کی بانٹا  تیس ہزار کوس کے اسکی راہ دراز ہے</p>	<p>ابھین سمندر اسی ست ڈولا  اسی سمندر کو دیکھ کر آپا مین جواس نہیں ہے  یہی ٹھانوں سانکر سب کا ہو  کہ یہ مقام سب بردشا رگزار ہے  جنت گن ہوئی سو باوے تیر  اس سے دہی شخص بارہو سکتا ہے جیکر اعمال نکیر  کھانڈھی کی اس رکھ نزارا  شل دم تچ کی ہی سمندر تیز ہے  اس سانکر مل کے نہ جانتا  اور ایسی باریک جو کھجور جی نہیں جانتا</p>

کھا تڑھی چاہ پین پینا  
تلوار سے زیادہ اس میں تیزی ہے  
وہی پستہ سب کا ہو جان  
اسی راہ میں سب کو جانا ہے

یار چاہ پاتر پشرا  
اور بال سے زیادہ بار یک ہے  
ہوی دوسرے بسواس نمانان  
اور جس میں دنی ہو اس ناوان کا کیا اعتبار

مرن حسین اینہ پستہ ایسین اس اس  
اسی راہ میں مرن جینا ہے اور اسی راہ میں امید و نائیدی ہے  
پراسو گیت رنہ ترا سو گایک اس  
جو شخص گراحت انگری کو گیا اور جو تیر کی بجادہ بشت کر گیا

راجین دینہ لٹک کنہ بیرا  
راجا نے اپنی فوج کو میسرا دیا  
ٹھا کر جبک سور بجا کوئی  
جسکا سردار بہار سے تاتا ہے  
جولہ سستی نہ جی ست بانڈا  
جب تک سستی اپنی دین اسٹی کو دخل نہیں تے  
پیم سمن دین باتد ہا بیرا  
در حالیکہ دریا بہت میں کشتی ڈالی  
ناہون سرگ نہ چاہون اجو  
زمین بشت کا طالب ہون نہ راج کا  
چاہون وہ کہ درس ناوا  
تجو اسی کے دیرا کی خواہش ہے

سرس ہوہ کر من دھیرا  
اور کما ثابت قدم رہا اور دین لہیان کمر  
لٹک سور پن آ پے ہونی  
اوسکا لشکر خوذ بہادر ہوتا ہے  
تو کہ دیے اوسکا رنہ کا تدا  
تک تک گمارا اوسکو کندھا نہیں تے  
یہ سب سمن دین بوندر جوہ کیرا  
پھر سمن دین تو اسکا ایک قطرہ ہے  
نامو فرک ستین کچھ کا جو  
نہ محبکہ دوزخ کو کچھ کام ہے  
جنہ تو آن پیم پستہ لاوا  
جنہ تجو را بہت میں ڈالا ہے

کاٹھہ کاڈہ کاڈہ کاڈہ کاڈہ

چوب شک کو نئی اور نئی کا کیا اندیشہ

بوڈنہ سمندر مگر نہ لپلا

اگر وہ سمندر میں نہ بچا تو کونک نہیں کھاتا

کاڈہ سمندر دھلس لیس بھاپا چھین سب کوئی

کرشن نے جب سمندر میں قدم ڈالا اس کے پیچھے سب چلے

کوڈ کا ہونہ سنبھارے آہن آہن ہجرتی

کوئی کسی کو نہیں بچا سکتا فتنے فتنے میں سب گرفتار ہیں

کوئی بوہت جس پون اڈا ہین

کسی کا جازم شہر کے اوڑنا تھا

کوئی بھل جس دھاؤ تھکا رو

کوئی ایسا جاتا تھا جیسے اچھا گوڑا وڈرنا

کوئی ہر دو جان رتھہ ہانکا

کوئی شہک شل رتھہ کے جاتا تھا

کوئی رینگ جانہ چانٹے

کوئی مانند چیرنی کے بہت آہستہ چلتا

کوئی کھانا پون کر جتو لا

کوئی ہوا کے مدد سے جنبش کرتا

کوئی پر نہ بھنور جل مانہان

کوئی گرداب میں ڈگبھتا

راجا کر بھالگن کیسوا

راجا ادھر اہنکا سب آگے کیسوا تھا

کوئی چمک سج پر جا نہیں

اور کوئی شل بجلی کے چمک جاتا تھا

کوئی جیس بیل گریارو

اور کوئی ایسا جاتا تھا جیسے بیل سٹ

کوئی گرو بہار بھاتا تھا

اور کوئی کثرت بار سے ٹھکا ہوا تھا

کوئی ٹوٹ ہونہ سرمائے

اور کوئی ٹوٹ کسی خاک بر سر اٹھان تھا

کوئی گرنہ پات جیون ڈولا

اور کوئی بنی کی طرح ہل کے گرتا

بھرت رہنے کو ڈوڈی نہ باہنان

اور گھومتا تھا کوئی اندر نیتا تھا

کیسوک آگین سوا پر یوا

اور اندر اوسکا تو تھا تھا

کوئی دن بلا سویرین کوئی آؤ پہرے رات  
 کسی دیکھ دن باقی ہو مقام پر کوئی پوچھا اور کوئی پچھلی رات کو  
 جا کر نہت جس سا جو ہوا وتر اتہ بہانت  
 پس کا جیسا سامان قادی اسی طرح سے اور اپنا مقام ملے گا ہے

ست جو کہ تہہ سس سدا ہے  
 راستی کے باعث ہزاروں کی آج سائنس ہوتی  
 ہسین ہانس پرین ہوئی چھا  
 دل میں خوشی خوشی تمام گزر گیا  
 بہا بہنسا رکرن رب پھوٹے  
 صبح نمودار ہوئی اور آفتاب نکلا  
 اندہ جوا ہی نہیں جبرہ کھولے  
 جو لوگ نابینا ہیں یا بوسہ کی عقل کی لکڑی  
 پھنور ورس ہو رس لھیں  
 بھڑک بھال گل کنول کی ہر ایک کے جسم پر  
 چنہ رتن مکمل سیرا  
 اور ڈھنڈھ ڈھنڈھ کے موتی پھینٹتے تھے  
 پوجی اس مان رس ہو گو  
 ت اسکی اسید مان رس سے برائے

ستین سمند مانس آئے  
 سائین سزا سزین آؤ جان کنول کھاتا تھا  
 دیکھ مانس روپ سدا  
 مانس کھن نہا دیکھ کر  
 کا اندہ ہیا رین مس جھوٹے  
 تار کی دور ہوئی اور شب سے سیاہی ہوئی  
 است است سب ساتھی ہوئے  
 داؤد بھان مدب ہر لہو کی تہ سے نکلا  
 کنول کہیں تہ ہی وہیں  
 سب کھنول کھنول جسم ہر ایک کا شگفتہ ہوا  
 تہہ تہہ تہہ اوکرنہ کر پڑا  
 ہسین بارہن ہسین کے بکلیں کرتے تھے  
 جو اس سدا آوت جو گو  
 جو شخص ایسا تہہ جگ سدا کے آئے

۱۵۲

پھنور جو ہسا مان سر سید کنول اس کے  
 پھنور کے فوجیت مانس کی بانہ می تہ کنول کارل خولیا

گھن جو میانہ کی سکا جھوڑا ٹلس کہا  
اور گھن جو جرات نہ کر سکا اسکی جوش کا مار چھٹ بڑ

پونچھا را جین کہ کڑ سوا  
راجہ نے پوچھا کہ کومر شد تو تے  
پون باس سیتلے آوا  
ہوا خوشبر لے کے آئی

لبھون نہ ایس سران سر رو  
ایسی تری اوزان کی جسم میں کبھی نہیں  
نکست آؤ کرن رب نہ کچھا

جون جرن آفتاب برآمد ہوا  
اوٹھی میگہ اس جانو آلیں  
آگے اہر سار ہزار ہوا

تنہ او پر جن سہس پرگاسا  
ادس اہرین جو چاند نے طلوع کیا  
اور نکست چھو ندس آجیا کے  
اور ستارے چاروں طرف روشن تھے

بخنوں آج کھان دن آوا  
مین نہیں جانتا کہ آفتاب کمان نکلا  
کیا دہت چندن جن لاوا  
جسم سوختہ کے واسطے گویا مندل لائے

پراگن منہ جائے نیرو  
گویا آگ میں پانی پڑا  
تسہ کی نزل جگ دیکھا

تاریکی دفع ہوتی گئی اور روشنی جہل میں پھیلی  
چمکی بچ کنگن پی لاکین  
اور کبلی آسما پر چلتی ہوئی نظر آئی

اوسو ٹھنڈے جھبہ گر آسا  
اور دیا آؤ کے گرد نظر آیا  
ٹھانوں ٹھانوں دیپس باہر  
نہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ باجیا چراغ روشن ہیں

اور وہ گھن دس نیرین گھن مہر دکھاو  
علاوہ اسکے جانب جہب سزیکا پاڑو نظر آیا  
جلین سنت رت آوی تمیں باس جگ و  
تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے سنت کا رسم آیا اور خوش بزم میں طری بزم

توین راجا جس کرم آوے

پھر نیراتن کر لیکھ کر راتہ نیراتن جی جی کر

کو چند توین جیتا جو کو

گوئی چند سے نئے جوگ بیت لب

گور کس دہ وینہ تہا تھو

بادو بدک گور گنا تہا نے کسی بد کی

جیسا پھر توین جیتا اکا سو

اور تو نے بیت کی باویرم آکر ان بیت

وی جو میگا گدہ لائے اکا سا

دہ جوا بریا قلندہ سہا نے کلاہ معلوم ہوتا ہے

تہا پر بس جو چھوچھو

اور پھر جو چھوچھو کلاہ معلوم ہوتا ہے

اور تو نے وہ بی جیتا پاس

اور تو نے وہ بی جیتا پاس

اور تو نے وہ بی جیتا پاس

اور تو نے وہ بی جیتا پاس

اور تو نے وہ بی جیتا پاس

اور تو نے وہ بی جیتا پاس

اور تو نے وہ بی جیتا پاس

اور تو نے وہ بی جیتا پاس

پن ہر چند بین ستوا د

اور ہر چند ایسے راست باز د

او بھر تھری نی پوچھ جو کو

بھری نے بھی اتا درد فراق د سہا

تاری گرد و مچھن رزنا تھو

اور گرد و مچھن رزنا تھو نے کسی دیکھ کی

دشت پر اسٹکل کیلا سو

کرسٹکل پر جوش بہت کے ہر نظر آینگا

بجری کٹی کوٹ چند پاس

اور بج شگین چار و نظرن نظر آتے ہیں

راج مند رسونی نگ جرا

دہی راج کا محل سونے کا مرض ہے

سب راجن کی امین ہاؤ اسنا

وہ سب راجن کے محل ہیں

وہ سب راجن کے محل ہیں

وہ سب راجن کے محل ہیں

وہ سب راجن کے محل ہیں

وہ سب راجن کے محل ہیں

وہ سب راجن کے محل ہیں

وہ سب راجن کے محل ہیں

نکھن سرور و بس کھول کند تر این پاس

جو آسان نظر آئے تالاب نہر و در جو تالاب معلوم ہوتا ہے

توین رب و ابھنور ہی پون ملالی پاس

اور تو نے آکر ابھنور ہو کر ملالی پاس

نین دیکھ کر نا نہ پوچھ

آنکھ کی مینائی دہان تک نین پوچھ

نین دیکھ کر نا نہ پوچھ

آنکھ کی مینائی دہان تک نین پوچھ

بھری چکر پھری چنے پھیرے  
 بجلی اُس غلے کو چارون گرد پھرا کرتی تھی  
 وہابی جو باچا کی من سادہا  
 جو شخص کر دے وہاں دڑا جاتا ہے  
 چاند سج او نکمت تر ائین  
 چاند اور سورج اور ستارے بڑے چھوٹے  
 پون جابی تھان پہنچی جہا  
 پرانے ارادہ کیا کہ وہاں جا کر رہے  
 اگن اوٹھی جبرجے نیانان  
 گنادان شمشاد کر لیز ہوئی اور نہ ہوئی  
 پان اوٹھا ادھ جابی تھجھا  
 پانی وہاں کے ارادے پر چریشین آیا وہ نہ جاتا

جیون جبکات پھری چکر گیری  
 اور اتنے جلا دون کے ملک الموت بھی پھرتا  
 مارا چکر ہیودوی پارا  
 بنیاد چکر کا مارا کر اسکو دینم کر دینوین  
 تہہ ڈرانتر کہ پھر نہ سبائین  
 اسی خون سے سب سبائین پھر نہ ہیں  
 مارا تیس ٹوٹ سبائین ہا  
 ایسا دسکو مارا کہ دو ٹوٹ ہو کر دینم کر دے  
 دہوان اوٹھا اوٹھج ملانان  
 دہوان ہما اور دریا نہ نہایت ہو گیا  
 برابر وی اتنی ہی نہایت ہو گیا  
 اور بوجہ دریا سانی اٹھا پھر نہ نہایت ہو گیا

۱۵۵

راون چاہ سوین ہوی ہیرون اوٹھ کر اوس مانتھ  
 راون لٹکا کر راہ نہ جاتا کہ مقابل ہو کر اسکو پھونکے اسکو کاڑ گئے  
 سنکر دہر اللات تھسین اور کو جوگی نانتھ  
 مسادہ روز اپنی پیشانی زمین پر رکھی اور کسی جوگی کی لیاقت ہے

تھان دیکھ پر ماوت امان  
 ایسے مقام دشوار کہ ازین پادرت ہوتی ہے  
 اسب بدرہ ایک دیون تھو جو گو  
 ہیرا من کتا ہر کا اب یکبات عقل کی تیر ہو لکنا

ہنور نہ جابی نہ پکھی تانان  
 نہ وہاں ہنور جا سکتا ہے اور پر نہ ہر نام  
 پھلین در سس ہوی تو ہو گو  
 کہ پل تیری ملاقات ہر جا تو خوب بات ہے



<p>مہادیو کو منڈپ تھان          وہاں مہادیو کا منڈپ ہے          میرہ لاک ہوئی قس پھیرو          اُس بے قلمہ ملاہرا اوتا ہی پھیر ہے          سری پچھین ہو یہ آکھین          سری پچھین ہو گئے          پو جن جامی سکل سنسارو          اُس وقت میں مارا جان پونجے کو جا پانگا          ہو یہ اہ مس فٹ مرائے          اسی ہیانی تے بھی چشم دوچار ہو جائیگی</p>	<p>نجن میرو کہا دوس جہان          یہ ہمار جو سونے کا قطر آتا ہے          او کھنڈ کھنڈ پر بت جس میرو          وہ جا بجا پائشل سیکر جو معلوم ہر تین          مانگہ مانس پا چھل پکے لاکھین          ماہ مانگہ اخیہ پاک میں          او گھرہ مہادیو کر بارو          مت روزہ منڈپ مہادیو کا کھلے گا          پدماوت پن پو جے آئے          پادمت بھی پھر پو جے کو آئے گی</p>
--	---

تمہ کو نہ تو منڈپ ہوں پدماوت پاس  
 تم چلو اُس منڈپ میں اور میں پداوت کو پاس جانا ہوں  
 پوجی آئی بسنت جو پو جے من کی آس  
 کردہ بسنت پو جے کو آئے اور دل کی امید بر آئی

<p>پر بت کاہ گنگن کمنہ وہاؤن          تو پناڈ کیا میں تو آسمان پر دوڑ جاؤن          سرخون چڑھوں پا پا کا کینھان          سر کے پاؤن سے وہاں چڑھ جاؤن          اونچی لیون پر تسم ناؤن          تو مشرق عالی رتبہ کا بھی نام بلندی پون</p>	<p>راجمین کہا در سن جو پاؤن          راجہ نے ہیر من کو چاہے یا کہ اگر توجہ دیرا کی          جنہ پر بت پرور سن لینھان          بس پناڈ پر اوسکا دیرا نصیب ہو          محصرے بھاوی اونخ سوٹھاؤن          عجب جو مقام بلند بطور ہے</p>
--	---

<p>دن دن اونچے را کھے پاؤ روز بروز بلندی پر پاؤں رکھے اونچی سے کیجیے جو بارو اونچے ہی سے سالہ کرنا چاہیے اونچی پاس اونچ منٹ بوجھا اونچی کی محبت میں اونچی عقل سوچنی ہے اونچے لائے جو بل دیجے اگر اونچی کی اسلے جان کام آؤ تو دنیا جائے</p>	<p>چڑکھ چاہیے اونچ ہیاد مرد کو چاہیے کہ حوصلہ اسکا بلند ہو سدا اونچ پی کیے بارو اونچے ہی کی دروازی کا خادم ہے اونچی چڑ ہے اونچ کھنڈ سوچا بلندی پر چڑھو کھنڈ مقام نظر آتا ہے اونچی سنگ سنگ تب کیجے اونچے کی مانند محبت ہمیشہ رکھنا چاہیے</p>
<p>دن دن اونچا ہوئی سو منہ اونچے چرباؤ روز بروز ترقی پاؤدہ شخص جو اونچی س ملاقات رکھے اونچ چریت جو کس پر اونچ نہ چھانڈی کاو اگر اونچی چڑھو سے گریبی ہے تب بھی بلندی کا خیال بھڑکے</p>	<p>دن دن اونچا ہوئی سو منہ اونچے چرباؤ روز بروز ترقی پاؤدہ شخص جو اونچی س ملاقات رکھے اونچ چریت جو کس پر اونچ نہ چھانڈی کاو اگر اونچی چڑھو سے گریبی ہے تب بھی بلندی کا خیال بھڑکے</p>
<p>چلا جان پر ماوت رانے دبان چلا جان پر ماوت تھے پریت کہ چو چلا پریتا نیئے اُس ہاڑ پر جان لے نے بتایا تھا اونچ منڈپ سونے سب ساجا کہ ایک اونچا منڈپ سونیکا سجا ہوا ہے او تنہ لاگ سمجھون مورے اور اُس جگہ سمجھون بھیل بھی لگا ہے</p>	<p>ہیرامن وی بچا کہا لے ہیرامن یہ سب مال کسک راجہ چلا سنور سولت اور راجہ بن سنور کے اسطون کا خیا لکر کھلا کا پریت چڑھ دیکھے راجا ہاڑ پر چڑھ کے راجہ کیا دیکھتا ہے انبرت پھر تن پھرے اپورے انبرت پھل دبان نہت سے پھلے ہیں</p>

چو کہ منڈپ چھون کیو ارا  
چار: فطرت منڈپ کو چار دروازے تھے  
بہتر منڈر، چار گھنٹہ لاگے  
اندر منڈپ تھے چار تھان لگے تھے  
شکہ گھنٹ کس باجنہ سو فی  
شکہ درگشتا، سیدم وہاں بجا کر

سبکے دیوتا چھون دوارا  
چاروں دروازوں پر اچھے فنیہ تھے  
جنہ وی چھوی پاپ تہہ بھاکے  
جو ان کو س کرتا اسکے پاپ دور ہو جاتے  
اویہ ہوم جاپ تھان ہونی  
ادر ہوم ادر جاپ بھی تھان بست ہوتا

مساہ یوکر منڈپ جگت جاترا آو  
مساہ کمانڈپ تھا ایک نازیر نہ گونا گونا  
جو اچھیا من چکے سوتیلی پل  
جیسی جیکی آرتو ہونی جو دیسا ہی وہ پھل پاتا تھے

راجا باور برہہ پو کے  
راجا دیوانہ عشق کا سور  
پد ابوت کے رہے سس اس  
پر مات کے دیوار کی امید میں  
چرب بارہوی کے سر ناوا  
یورب کو درویش کی طرف ہو کر رہ گیا  
مخو نمونہ ناراین دیوا  
راجہ نونو کسک دیو کے سامنے آیا  
توین دیال سب کے پیر میں  
تم مرہان ہو تھاری نہ رہا سب کے

چرا سس سیر سنگ ہوگی  
چلے تیس ہزار ہوگی ہوگی ہمراہ تھے  
ڈٹھ ورت کیتھ منڈپ چنہ پاسا  
ہاتھ جوڑ کے منڈپ کا طواف چاروں طرف کرتا  
ناوت سس دیو پنہ آوا  
سر نہجھانے ہی دیو نزدیک آیا  
کاکٹہ چوگہ سکون کی سیلا  
اور تاکا کہ آپ کو رات میں غمت کب رہے گا  
سہوا کیر اس تہہ ناہین  
نیکی تھان نہنگو پرواہ نہیں ہے

نامہ گن نہ جیسے رس باتا  
نہ مجھ میں کچھ ہنر ہے نہ زبان شایستہ  
پورہ وہ مورد رس کی آسا  
میری امید دیر اپر مازت جلد بر لاؤ

تو نہ ویاں گن نہ گن داتا  
مگر تم داتا اور داتا ان پر برابر مہربان ہو  
ہوں مارگ جو دہر دوسو افسا  
ادسی راہ کا دبیرم میں جویا ہوں

تہ نہ بہتی نہ جانوں جنبہ بدہ است نور  
اُس لائق تعریف تباری نہیں کر سکتا ہوں میں لائق دستانہ نہیں  
کر سوڈشت او کر پا چہا پو بے مور  
نظر عنایت کی اور مہربانی کر دو کہ میری آرزو بر آئے

کی آفت جو بہت مست ادا  
بہت تعریف کی اور نہایت خوش آمد  
بافس پیس پیس پیس پیس  
آدمی جو بہت اُسکی کے بشتی ہوا  
پیمہ مانڈرہ رس رسا  
بہت ہی میں نہ وصل و فصل کا مہل ہے  
نستی دہائی مری تو کا ہا  
براہی کر کے اگر مر گیا تو کیا  
ایک یا ر جو من دی سیو  
ایک بار جو شخص دل سے عبادت کرے  
تس کے بہر مند پ جھکا را  
جب مند ہے آواز کا شور ہوا

سد اکوٹ مند پ سین آوا  
بہت بیک ایک ایک آوا مند ہے آئی  
بانتہت کہا چہا رک ٹٹھے  
در نہ ایک شت خاک کی کیا حقیقت ہے  
میسکے گھر مدہ انہر ت بسا  
نما نہ جو زمین نہ شراب طہر کا شہد میں بسا  
ست جو کرمی ہوئے تہ لا با  
جو شخص راستی پر قائم رہا تب نہ ادا ہو کر  
سیوہ پھل پس ہوئی لویا  
بہت غرعات سے قبول دیو کا ہوا ہے  
بیٹھو آدمی ٹپ کے مارا  
تب راجہ پورپ کر دو آواز پر آئے بیٹھا

پند چربای چارچت آئے  
برن بین مجھوت لگا کر تصور میں سرن کرینگا

مانٹی ہون انت جو مانٹی  
اور سنی خاکش پیش از انک خاکشی بیالایا

مانٹی مول نہ کچھ لئے او مانٹی سب مل  
منی کی کچھ قیمت نہیں اور منی کی بڑی قیمت ہے  
دشت جو مانٹی سون کری مانٹی ہوئی مل  
اگر نظر عنایت مٹی پر پڑ جائی تو مٹی کے برابر منی قیمت پر نہیں

نیمچہ سنگہ چھالا ہوئی پسا  
شیر کی کمال پھیکہ شغل کرنے لگا  
دشت سعادہ دی سون لاگی  
آنکھ تصور کی ہر وقت دیکھی طرف لگی ہتی  
کنگری گھن بجا دے جھوری  
کنگری اپنے میں بے ہرے خالی بجاتا  
گنتھا جرے آگ جن لائے  
گور سی ایسی طبعی تھی گویا کہنے آگ لگا دے  
نین رات نس مارگ جاگی  
آنکھیں سننے میں لب لب بیداری کے  
گندہ رکھی سیس مہین لاوا  
حالیہ کا فون کا اندر میں لکڑی زمین بچدہ کرتا  
جھا چھوڑ کے بار بہار ون  
زائستہ سبھی جاڑو اوکھوڑو آکر خاک خار ہونا

۱۶۰

پر ماوت پر ماوت چھا  
اور ہر دانہ سرن پر نام پر ماوت کا لپٹی گا  
جنہ در سن کارن سیرلی  
جسکے دیدار کی امید ہو جگ اختیار کیا  
ہو رسا نچہ سنگے ن پوری  
صبح دشام آواز سنگے کی سنکے افروختہ ہوتا  
پرہہ ڈھند ہو ر جرت نہ بچھای  
دشت مفارقت جم جلتا ہر تو بچھاؤ نہیں بھینا  
چکھ حکو رمانہ سس لائے  
اور مثل آنکھ حکو رکھے کہ جان کی طرف بڑا آئی لکھنا  
یا تو رسون جہان وی پاوا  
اور کتا کہ اگر او سکے پاؤں نفع لین اسکی ہو جاوا  
جنہ نیمچہ آویس تھان ارون  
اور جین اوہ آئی دبان سرنا فراوان کون

چار دنہ چکر سپرون میں کجوت ٹنڈن زہون تہ بار  
چارہ لظرت اوکو ٹونڈن تہنا بون ایک لمحہ تسار نہیں  
ہوی کر بھسم پون سنگ دھانوں جہاں سو پران اوجھا  
آرزو ہے کہ جل کے خاک ہو کر ہو کے ساتھ اوکھ دوڑاؤ جی جاتی تھیلے

پداوت تہان جوگ سنجوگا  
پداوت بھی حال فقیری راجہ کا سنکر  
تیسندہ پری رین جو آوا  
تمام رات اندوہ فراق سے پسند نہ آتی  
وہی چاند اوچندل چیرو  
ادہ بوشاک منڈی ہنگ شاہ میں مثل آگ جلتی  
کلیپ سمان رین تہہ بادھی  
بانڈانہ کلیپ ہزار رات کے برابر ایک رات تھی  
گہی بین مگ رین بہانی  
ہاتھ میں بین لی کہ شاید رات گزر جاوے  
پن دھن سنگھ اور ہی لا  
ملاوہ آواں میں کے اوسکی آواز زیادہ بیخوشی  
کہاں ہو بھنور کنول رس لیوا  
دکیتی کہ کہاں ہو بھنور کنول کا رس لینے والا

پری پیس میں کسے میوگا  
وام محبت اور وفارقت میں گرفت رہی  
سیج کو آہنج جانہ کو می لاوا  
گویا بستر پر کوا بجی رڈال دی  
دکدہ ہوی تن برہ کنھیہ  
کہ تمام برن درد وفارقت سے جلا جاتا  
تہل مریجک جبک برکا ڈھی  
برائے تل کے کم اور زیادہ قرآن سے دراز تھی  
سس ماہیں سب رے اوہانی  
یہ لفظ رکب جی باہ و غزال سہی جی جی رہا  
ایسی تجا سبے لہس جا کے  
اسی اندوہ میں تمام رات جاگ کر کہہ  
آمی پرہ ہوی گھٹن پر چوڑا  
کہاں نہ کہہ کر تر پردا کر کے آہستہ

سو دھن برہ تپنک جین جی تہ ذیپ  
پداوت ایسی عروس پداوت بھو کر طرح اس نکاح میں بھی

کنت نہ آو بھرنگ ہوئی کو چندن تن لپ  
اگر شو ہر ہرنگ شکے د آیتا کوں صہم سوختہ چمن دل لگانا

پری برہ بن جانہ کھیرے  
ایسے دشت مفارقت بین گھر گئے  
چتر و ساچتر ہی جن بھولے  
چار و نفوت نگاہ دشت ناکالسی پرتی جو جیسے کوئی  
کنول بھنورا وہی بن پاوے  
کنول کو بھنورا اسی باغ میں پائے گا  
انگ انگ اس کنول سریرا  
سارے جسم میں وہ کنول بس گیا ہے  
چھی ورس رب کہہ پر کا سو  
بے تنادیر آتنا یکے وقت طلوع کے ہے  
پوچھی وھامی بار کھنہ باتا  
وہ نے پھاوے گما کر لڑکی کیا سبب ہے  
کھیر برن ہیا بھیا تو را  
اب تیری صورت زرد دل زعفران کیوں ہے

۱۶۳

اگم اسو حجبہ جہان لہ ہیری  
کہ نہایت ناپیدا کر رہے جہانک و بھر پائین  
سوین کون جو مالیت پھولے  
اور یہ سخن زبان پھٹا کہ کون بلوغ جہان نامی ہوگا  
کو ملائے تن تپت بجھاوے  
کوچ بچہ جو دل کرادے اور صہم کی تپش بچھاوے  
ہیا بھا پیہر پیہم کی پیرا  
دل سرا پا زرد ہو گیا درد محبت سے  
بہنور و دشت منہ کے سوا کا کو  
عاشق جو شہنشاہ کے بتلائے محبت کنول ہوا اسکے  
توین جس کنول کلی رنگ اتانا  
تیرا چہرہ جو شہنشاہ کے غنچہ کنول سرخ تھا  
مانہ منہ بھبھو کچھ بھورا  
اچھ معلوم ہو جائے کہ گویا دشت منہ کے دل میں ہو چڑا ہوا

پون نہ پاوی سچری بھنور نہ تھان سیٹھ  
جس مقام پر ہوا لکڑ پٹائے اور جہان بھنورا نہ بیٹھ سکے  
بھول کر نکلس کس بھیتی منہ سنگھ توین و بھیا  
ہر نہ ایسی چوڑی کیوں بھول گئے لہر لہر تو آنکھ ملا کر دیکھ

دلمی سنگ پر کھای تو مارے  
 گوشت تیری طوف و طراہ دشمنوں کی ارنیکو  
 جو بن سون کہ دل بستو  
 جس جل میں سنتے تھے ہست کی جا رہے  
 اب جو بن باری کو را کھا  
 دیکھے اب اس لوکی کا من کون پتھر کھتا ہے  
 میں جانا جو بن رس بھو گو  
 پانچ ہائی تھی اجوانی بڑی ہو کار چیز ہے  
 جو بن گرو سمیر ہیا رو  
 جوانی نہایت گران مثل سمیر ہیا رو ہے  
 جو بن اس سینت نہ کوئی  
 جوانی کے برابر مستی کسی میں نہیں  
 جو بن بہر بھادون جس گنگا  
 جوانی جلاوٹ کے مینے میں شل دریا کی گنگا ہے

کی قس رہتا ہی جس مارے  
 تو ہی کہ جب لڑکی تھی کس طرح رہتی تھی  
 تیرے بن پر ہی ہست مینے نو  
 اس گل میں مست باغی کی طرح پڑی ہے  
 کچھ پرہہ بدھانے سا کھا  
 نیل عشق اسکی جسم کی شان کو توڑ داتا ہے  
 جو بن کھن سنا ب میو گو  
 اب معلوم ہوا کہ جوانی سمٹے انیادنی ہر حالت انیادنی  
 سہی نہ جامی جو بن کر ہیا رو  
 جوانی کا ہر عجاوہا ناسخت مشکل ہے  
 تو ہی ہست جو انکس ہوئی  
 اگر جوانی انکس ہو کر تھی پتھیر جا کو تو بھی ٹھک چکا  
 لہرین دی سماے نہ اگلا  
 اس قدر لہرین لیتی کہ جسم میں مینے ساتی

۱۶۳

پریون اٹھا دھامی ہون جو بن سل کنھیر  
 پادوئے دیکھو جو اپنے پاؤں میں اٹھا دھامی ہون جو بن سل کنھیر  
 تہہ چتون چادہ دس کو گو لادے نیر  
 اس سب سے میں چارہ نکلتی دیکھتی ہون کہ کون میرا تہہ پڑا کو لادے

پریاوت تون سمت سیاہین  
 دیکھنے لگا کہ پریاوت تو توڑی اسے عقل ہے  
 تہہ سمت نہ پوچی راہین  
 بلکہ تیرے مقابلے میں نہ نہ کہ بھی حقیقت نہیں



ندی سمانہ سند منہ آئی  
 چھڑکی تو گناہیں لٹائی کی سند میں ہے  
 ابھین کنول کری ہی تورا  
 دایہ کہتی ہے کہ ابھی تو نرول مثل غنہ کنول ہے  
 جو بن ترمی ہاتھ کہ یہ کہے  
 نہا سب کجانی کے گھڑ کی باگ مضبوہ پاکیزہ  
 جو بن جبر مستکج آہے  
 زور جوانی کا مثل فیل ست کے ہے  
 اسیں بار نوین پیچ نہ کھیلا  
 ابھی تم لوک جو محبت کا کھیل نہیں کھیلا  
 گنگن دشت کر یابی ترانہ  
 آسمان کو دیکھو ناپون تلے معلوم ہوتا ہے

۱۶۴

سمند ڈول کہ کمان سمانی  
 سند راگ لٹائی ہے اسے ڈولہ کمان سا  
 آہ بھنور جو تو کسہ جو را  
 بھنور تیرے جوڑے کو ضرور تلے گا  
 جہان چاکتان جامی نہ دیکھے  
 کہ جہلوت وہ گھوڑا قند کرے اوڑھ کر بنے  
 گر گیان انگس جم رہے  
 چاہے کہ عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہوین گے  
 کا جانتس کس ہوئی دھیلا  
 تم کیا جانو کہ کیسی سنیاں اسین ہوتی ہیں  
 سچ دیکھ کر آوے ناہین  
 سچ نظر آتا ہے پر ہاتھ نہیں آتا

جب لگ چو ملی تہ سادہ پیچ کی پیر  
 جہنک تم کو شوہر ملے دل کی درد کے برداشت کر د  
 جیسین سیپ سنوات کہہ تپی سمند منجھ میر  
 جسطح سے صدف آب نمایان کی تمنا میں روشنت دھوپ کے کرتی ہے

جانہ پڑم اگن منہ گیسو  
 بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گہی آگ میں ڈال دیا  
 سہی نہ جامی برہ کر د ادا  
 لیکن سوز مفارقت نہیں برداشت ہو سکتا ہو

رہی نہ وہا می جو بن اوجیہو  
 پراوت کما کما ای تھیری باتیں جان کہیں گئے جوانی  
 کر دت سہون ہوئی دو آدھا  
 آوے کی تراش سہکتی ہوں کہ وہ مگری کر دیتا ہے

برہا سو بہر سمندر را پارا  
 سمند سنا پیدا کن جو فرق کے پانی سے لیا ہے  
 یہ ناگ ہوئی سرچرہ ڈسا  
 سماج کے ساپے سر پر چمکے کاٹا ہے  
 جو بن نیکی برہ بیا و صو  
 جوانی پرندہ جافر ہے اور جہر صبا ہے  
 کنک پان کت جو بن کینیا  
 سر نیلے پانی نے کتنا جو بن دکھایا  
 جو بن جلد برہ مس چھوڑا  
 جو بن مہنی جوانیکا سدا سے زیادہ کہ دو مہا پرست

بھنور میل جو بس نہ مارا  
 امکے گردا بین دل بڑ گیا ہار بھی نہیں  
 او ہوئی اگن چند دن رہا  
 اسی سونکے سبب صندل کی خوشبو لگتا ہے  
 کھیر بھیج کر نلگن کھا دھو  
 شیر بنکے آہوڑن کو کھاتا ہے  
 اوٹن کٹھن برہ بہ و نیھا  
 کہ سنت اوٹا کے در خالص کر دیا  
 پھولہ بھنور پھلہ بھا سووا  
 بھنور اوٹا پھول اور توٹا اوٹا پھل ہے

۱۴۵

جو بن چند او اچس برہ سنگ جھاراہ  
 جوانی میری شل چاند کے طالع ہوئی اور بحر کا فرق اوٹوڑا  
 کھٹن نہ کھٹت کین بھی کئی پاروں کا  
 کہ ہوتے ہوتے لاغر ہو گیا کہ کچھ کہ نہیں سکتی

نین جو چکر پر ہنہ چنہ اور ان  
 انکھیں مبادت کی جو چاروں لذت چستین  
 کس بیم اینان جو بارے  
 دایہ نے پربادت کما کہ تیری دل سے محبت بیٹھتی  
 جنبہ جی منہ ست ہوئی چھارٹ  
 جسکے دل میں رستی زیادہ ہو کر بڑتی ہے

چرچے دھائی سما می نہ کورن  
 تو دایہ دریافت کر کے آپ میں نہ سائی  
 باندھ ست من فو ل نہ بھارکے  
 اب سہر و قرار کو لازم کیا اور دل کو لغزش ہے  
 پری پار نہ بانگے بارو  
 اگر اوسہ بھاڑ بھی گر پڑی تو بال نہیں ہوتا

ستی جو چرے پیم نی لائے  
ستی جو جلتی ہے تو بیت شہر کی لاگ میں  
جو بن چاند جو چوہ س کرا  
جوان کا چاند جو شہر شہر چار دم ہوتا ہے  
پون ہندھ سو جو گی بھتے  
جو مرد ہوا کو نہ کرے یعنی فکر اند کر دہ جو کی جی نہ  
آدہ بنت پھول پہلوا ری  
جب بست لیکھا اور گلزار میں پھول کھلیں گے

جوست میں تو ستیل آگے  
جو راستی دل میں ہوتی ہے تو آگ سر ہو جاتی ہو  
برہ کی چنگ سو دین چہرا  
سہ آتش مفارقت سے دہ بھی جلتا ہے  
کام بندھ سو کا من ستے  
اور چہ عورت شہوت کو روکی وہی سستی ہے  
دیو بار سب جنہیہ بارے  
مہادیو کی دردناک پسر را کیا ان جائیں گی

متمہ بن جاہ نسبت لی طرح منا و نہ دیو  
اوسوقت میں تہ بھی نسبت لیکے جانا اور دیو کو مناتا  
جیو پائین جگ جنم ہی پی پامی کے سیو  
جی پائے سے ترہ زہ کا نی جہان ہے اور جی پائے سے ترہ خدہ مست ہے

جب لک او دھ آمی نیسے  
جب تک وعدہ قسریہ آئے  
سیند بھوکہ نس دن گئی دوف  
غواب و خرو دن رات کے دو جاتے رہے  
روونون روونون جن لاگی چائی  
ہر ایک بال بدن کا شل چیر لٹکے کا مٹا تھا  
دگرہ کراہ جسے سب سیو  
اگر گرم ہیں جسے کئی چیز ملتی ہے اوسیلے جی جلتا ہی

دن جگ جگ برہن کنہ جاے  
ایک دن ہر موت ہر ایک قرن گزرتا تھا  
ہسین ما بکھ جس کلے کو کو  
دل ہی دل میں میسے کوئی کھلتا ہے  
سوت سوت جن بید ہی کانچی  
ہر سام میں گویا کانٹے چبے تھے  
یگ نہ اولمیکہ یو و  
لیکن شہر جو کما مندل دلا دے سر ہے اب تک نہ

کون دیو کہتہ جاے پر اسون  
کس دیو کی پاس جا کر قد بیسی کر دن  
کبت جو پہل سا سنہ پر گئے  
دل میں پوشیدہ ہو کے سانس کی بات سے غور کرنا  
بھین سینجوگ جو راسن مرنا  
ملاقات کا زور ایسے وقت مرنے کے ہے

چہ سمیرے لائے گرا سون  
اور جس پہاڑ پر ہو اسکو آغوش دلیں لون  
اب جوی سہر حنیہ ہم گئے  
اور ہر گدے میں بھرا ہوا پرکھین کا بیدہ ہون  
بھونکے گئیں بھوگ کا کرنا  
جب لوگ جاتی رہے تو کھانا کس کام کا

جو بن جمل دنیہ ہے کرمی نہ کا ہے کاج  
برائی نرمی قشرخ و میاک ہر کام والی کا کام نہیں ہونے دینی  
دھن کلونت جو کل دھن کی جو بن مسلج  
بڑی صاحب صحت و عورت ہے کا یا مہرانی میں اپنی شرم بھار کے

تنہ بیوگ ہیر اسن آوا  
اس بی عمارت پر ماوت میں ہیر اسن آیا  
کنٹھ لگامی سوا سون روئے  
گے سے توتے کو لگا کے خوب روئے  
اگل اوٹھی دکھ بیٹے سمیر  
ایک آگ سی لگ اوٹھی اور غم زیادہ ہوا  
رہی روی حب بد میں رانی  
حب پر ماوت ہیر اسن سے ملنے روئے لگی  
ملین مس چاہی بھاو و ناں  
اور کھانا ملاقات کے وقت دو چہ خوشی ہوتی ہے

پر ماوت جا نہ حب سو پاوا  
اوس کے آنے سے پر ماوتے گویا جان پائی  
اودھک موہ جو ملے بھونے  
قاعدہ ہر کہ سمیر کی ہل سے زیادہ محبت ہوتی ہے  
نہ نہ امی جو آہوے نیر  
آنکھ میں آنکھ شل بانی کے چلنے لگا  
صنس لوچہ نہ سب سکھ سیان  
سج شیار سیلیان مناج کی راہ سے پوچھے گئیں  
کت روی جو ملے بھونان  
تم کیوں روتی ہو سمیر کی ملاقات سے

تھک او تر پر پاوت کھا  
 او سکے جواب میں پداوت نے کہا  
 ملت رہیے آئے سکھ بھرا  
 بروقت ملاقات کے دل میں جو خوشی صبری

بکچھرن دکھ سو نہیں بھرا  
 درد جہانی دل میں بھرا رہا ہے  
 وہ دکھ نہیں نہیں ہو ہی ڈھرا  
 تو درد فراق آنکھوں سے ہانی ہو کر گر پڑا

بکچھرتا جب بھیئے سو جانین جنبہ میں  
 مہر و ملاقات کرتا ہے او سکے دیکھو صاحب محبت ہی جانتا ہے  
 سکھ سیلا آگے دکھ چھیر حویں میں  
 عیش و عشرت پیدا ہوتی ہے لو درد مانند آبِ باطن چھ جاتا ہے

پن رانی حسن کر سر پو چھا  
 چھ رانی نے حسن کے بیزین سے خیر عافیت چھی  
 رانی متہ جگ جگ سکھ پاو  
 بہر اچھے کما کرانی تم تہہ عیش سے وقت پر بھجھو  
 جو بھا پنکھ کمان کھتر رہنا  
 جب پر ہو کے بال پر ہوئے بھرا او کو قرار کلا  
 پنجہ منہ جو پر یوا لکھیرا  
 پنجہ منہ جو پر بندہ رہے گا  
 دیو سک اسی ماتھ پی میللا  
 دیو سک آبی کنیز نے بروقت لے لی کے ہاتھ ڈال دیا  
 تھان بیا وھ جامی نر ساندھا  
 وہاں پر چکا کھیاد نے جھک کر حرفت ار کیا

کس کو نہ کی خیر چھو چھا  
 کس کو نہ گیا خیرے کو خالی چھوڑے  
 چھان نہ پنکھی خیر چھو چھا  
 پرندے کیو اسطے خیر کیا رہنا سزا نہیں  
 چاہے او اپنے کھ جو ڈھٹا  
 وہ آڑا ہی چاہے پر اور باد و پا کر  
 آبی منجا رکھینہ تنہ پھیرا  
 تب بی اوس تک مقرر گذر کرے گی  
 تنہ درنو باس کنہ کھیلا  
 بیج تو گیا لیکن پھر غن سے جنگل میں چلا گیا  
 چھوٹ نہ پاو میچ کر باندھا  
 موت کا گرفتار چھوٹ کر کیونکر بچے

دی دھریجا بانجن ہاتھان

سیاد نے جھکو ایک برہن کے ہاتھ دخت کیا

جنو دیپ کیون تہ ساتھان

ہندوستان میں اس کے ہمراہ میں چلا گیا

تھان چتر چور کڈھ چتر سین کر راج

وہاں مثل تصویر کے چتر گڈھ چتر سین بلدی کاوان راج ہے

ٹیکا دنیہ پتر کنہ آپ لینھ سیدو ساج

وہ اپنے بیٹے رتن سین کو ملک لگا کر راج دیکر مر گیا

بیٹھ جہ راج تپا کر کھانوں

وہ راجہ جو باپ کی جگہ بیٹھا

کا بر لون دھن دیس دورا

کیا بیان کردن زہے وہ ملک اور وہ دیا

دھن مانا او تپا بکھا انان

زہے اس کی مان باپ قابل تفریت

لکھن بتیسو کل زہلا

بتیسو پن او کے دست اور غرض خاندان ہے

دین ہون لینھ اما اس بھاگو

اوسنے جھکو خرید کیا ایسی سیر بخت ساز گارتھ

سونگ دیکھ اچھا بھٹی ہوری

ایسا جواہر لطیف دیکھ میری آرزو ہوئی

ہے سس جوگ ہی پے بھاگو

ایسے چاند کے لاین غور ایسا ہی نقاب چاہیے

راجہ رتن سین ودناون

راجہ رتن سین او سکا انام ہے

جنہ اس نگ اپنان اُجیارا

جہاں ایسا جواہر روشن پیدا ہوا

جنہ کی مہس انس اس آہن

جکی نسل میں ایسا اقبال مند پیدا ہوا

برن بھائی روپ او کلا

اوسکا من اور شوکت بیان سے باہر ہے

چاہے سونین ملا سو ہاگو

اور سونے اور مہا گہ کا ساتھ ہے

ہے یہ رتن پدارتھ جوری

کہ پتہ نہیں جواہر دی لعل یعنی آپ کے جوڑے لعل ہے

تنہ مختار میں کیسہ بکھاگو

اس سب سے میں نے مختاری تعریف اس کے سامنے

کھان رتن رتنا گدھ کنچن کمان مسمیر

کھان تن سین کا چتر گدھ اور کمان تم سونا اور سنگدھ پ

وئی جو حوری دو نہ کھی ملی سو کو نہ پھیر

خدا کا جوا لکر رہتا ہے وہ کسی طرح سے اس کو مل رہا ہے

رتن پاؤ جو کنچن کرے

سو نئے تن پایا پوش اکثری ملائی کے ہے

راج چھانڈ بھاجوگ بھکاری

کر لاج کو چھوڑ کر جوگی گدھ گردہ بن گیا

ہومی باور نہ راہ بھوئی

اسی طرح دیوانہ گم کرد عقل چکے بھاری لاگ بیٹھ

سنگدھ پ جاے پگ دیون

اور سنگدھ پ جاے قدم بھڑاؤن گا

سورہ تھس کنور بھیجے چلا

سولہ چار کنور اس کے چیلے ہو کے جہلہ ہوئے

مہادیو مڑھ میلا جانی

مہادیو کے متھ پ میں ایک سیلا سا چلا جاتا ہے

چتوی چند چکور کی نائین

تیری ہی حرف نظر رکھتا ہے جیسے چکر ملنے کویت

سن کے برہ جنگ دہ پرے

یہ حال سکر عشق کی آگ اس کے دلمین پڑی

کنھن پیس برکھاؤ کھ بھاری

محبت بڑی سخت چیز ہے اور درد فراق بت لگانا ہے

مالت لاگ بھنور جس ہوئی

مالتی کی لاگ میں جیسا بھڑا آمادہ ہوتا ہے

کس تنگ ہوی رس لہون

اور یہ بات کہہ دی کہ پردہ نہ چکچکادے کارس کوٹھا

بہن وہ کو نہ چھپا نڈا کیلا

چراہد سکو کیسے اکیسہ سلا نہ چھوڑا

اور گنی کو سنگ سہانے

دو کون ساتھیوں اور مرد گارہن کو شمار کرے

سورج پرس درس کے تہین

دھاتیاہر ساشو ہر تیرے دیدار کی امید میں

۱۷۱

تم بارہی رس جوگ جنبہ کنو نہ جس ارکھان

تم لوی سو حلیج باغین کنول کا چول خوشبودار ہوتا ہے

# تس سوچ پر کاس کی بھنور ملا لون آن

دیباہی غور شد کی روشنی میں بھنوراستے لاسکے ملایا

ہیرامن جو کہے یہ باتا

ہیرامن نے جو یہ بات کہی

جیس سرج دیکھے ہوئی اپنا

جس طرح آقا پتھرے او ملال کے ستر لڑکھا

سنگے جوگی کیس بھالون

جوگی کا حال ہیرامن سے سنکر

کنچن کری نہ کاسچہ لو بھا

سوئیگی انگوٹھی پر کاغ کا نگینہ زیب بند بتا

کنچن جو کہے کئے تاتا

سو تاج پتا کے کسوٹی پر کسا جائے

نگ کر مر م سو جڑ یا جانے

نگینے کا بھید جڑا جاتا ہے

کو اس ہاتھ سنگھ کھ کھا

پرا دتے ہیرامن کو جواب یا کون ایسا جو کر کے گھنٹے میں تھکا

سُن کے رتن پدا رتھ راتا

سنکر رتن پدا رتھ یعنی برسل یا وقت خوش ہوئی

تس بجا برہ کام دل کو با

اوسیلچہ صاحب رت کی حاجت خواہش دل

پدا مات من بھا ا بھا لون

پدا مات کے دل میں غم دور آیا

جو تک جرمی ہوئی تب سو بھا

کر سہانگ جڑا ہے تو البستہ زیبائش

تب جاتی دو نہ ست کہ راتا

اور وقت معلوم ہو کہ آیا زور سے یا شیخ

جڑمی جو اس نگ ہیر بھانے

کہ چونکے جس جگہ بڑی قابل ہے ڈھونڈ ڈھونڈ کر

کو یہ بات پتا سون چھانی

کون ایسا ہے جو میرے باپے ذکر چلا سکے

۱۷۱

سرگ اندر ڈر کاسپے باسک ڈری تیار

آسان پر راہ اندر اس کے خوش کا پتا ہو اور مارا رتھ انتری میں آتا ہے

کھان آیس بر پتھین سوہ جوگ تار

کمان دیا شخص شہری کلائی زمین پر چوہے قابل دینا میں



توین رائیں سس کچن کلا

تو ای رائی نسل چانیکے اور سونیکا سا تیرا رنگ

برہ بجاگ بیج کا کوئے

آتش مہارت کا ختم کوئی ہو گیا ہے

آگ بجھاے دھوی جل گاڑھی

آگ کا قاعدہ ہر کہ کسی ہی تیر ہو پانی سے بجھ جاتی ہے

برہ کی آگ سورج برکیا

آتش مہارت وہ آتش ہے کہ آفتاب جلا کرتا ہے

کنہ سرگ گن جاے تیارا

اسی طرح کبھی آفتاب آسمان پر جاتا ہے اور کبھی آتش فزانی

دھن سو جیو د کدھ ام سبھا

نہ ہے وہ آگ کہ جسے یہ آگ گوارا کی

سنگ سنگ بھیتہ اوسیا مان

فراقی یار میں جل جل کے دل سیا ہو جاتا ہے

وہ نگ رتن سورنر ملا

اور وہ نگینہ چراہر نسل آفتاب روشن ہے

آگ جو چھو می جامی جرسوئے

آگ کا قاعدہ ہے جو چھوتا ہے جل جاتا ہے

وہ نہ بجھیاے آگ ات بھاڑھی

مگر وہ آتش فرو نہیں ہو سکتی یعنی آتش فراق کہ وہ دلا لگاتا ہے

راختھہ دیوس جبری او پتا

رات دن جلتا ہے اور پستہ ہے

تھر زہے یہ آگ اپارا

یہ وہ آگ ہے کہ جس کا کتا رائیں

ایس جبری دوسر نہ کما

باد جو دیکھ جلتا ہے اور دوسری بات نہیں کہتا ہے

پر گھٹ ہوئے نہ کاڑھی نانا

لیکن ظاہر نہیں بادب اوسکا نام زبان پر نہیں لانا

کاہ کون او ہی سون چین دکھ کینھہ سیٹ

کیا شکایت کروں اوسکی جسے میرا رخ دل زائل ہو گیا

تہہ دن آگ کروں یہ باہر تہہ دن جو سوہنٹ

دن اوسدن یہ آگ میرے دل سے تلخ کی جبر ہے اوسے ملاقات کی

تن بجا سا نیچ نین بجا مہا

بدلتی اوسکا مثل سا نیچ کے ہو گیا اور آنکھیں مٹنے لگی

سنان جو اس دہن جاری کیا

یہ دہن جو اس حال سنا اوسکے دل میں آگ سی لگی

دیکھوں جامی جبری جس بھانوں  
پھر بات کی کہ میں جلکے اوسکو جوگی کو نہ غزلتسا بیگنا

اب جو جبری سو سپیم بیوگی  
بھوکا وہ جو آتش خزاں میں جلتا ہے

ہیرامن سوکھی رس باتا  
پھر ہیرامن سے کہا کہ تونے جو عشق کی بات کی

جوگی جوگ سب بھارہ چھالا  
اب مناسب ہے اسے کہ اپنے مرگ چھالے کو بیٹھا

آو بسنت کسل سون پاؤں  
اب بسنت آتا ہے اگر خیز عافیت سے رہی

گر کے بچن بھول ہیے گا تھی  
رشد کی باتیں بچاے بھول کے دلیں جھکین

لنچن جبر اودھک ہی بانوں  
لیکن کیا ہوا جو وہ جلتا ہو سنا زیادہ کہنے سے رونا غلامی

ہتیا موجبہ کارن جوگی  
اوسکا غذا بچہ ہے جو تیرے واسطے جوگی ہوا

سنکے رتن پدارتھ راتا  
اور وہ مہل دو گوہر سنکے رہ بھیا

دھیون بھگت دھون جے مالا  
بروقت ملاقات کے اوسکو خوش کر دنگی اور جے مالا دنگی

پوچا مس منڈپ کنہ آون  
تو پوچا کر نیلے بنائے منڈپ میں آونگی

دیکھوں نین چڑھاؤں ماتھی  
آنکھوں سے دیکھو گی تو سر پر چڑھاؤنگی

۱۶۳

کنول برن متہ برن ان میں مان میں سو

فرق کیا مینے کہ تم مثل گل کنول کے نرم اور نازک ہو

چاند سورج کنہ چاہتی جو جری مسج وہ ہو

چاند کو سورج کے ساتھ محبت ہو آخر کو سورج اوسکا ذبح ہو گیا

پای پان بھو مکھ راتا  
نواد سے بیڑ اعنایت کر کے اوسکا ننھ لال کیا

بھاجو پر او سو کیسین ہا  
منڈپ اوسکے کہا بسنت تو بگڑ گیا بھاسی کب رہ گیا

ہیرامن جوکھی رس باتا  
ہیرامن بچہ بچھی اچھی باتیں پادارت کے سامنے کہو

چپلا سوا تب رانی کسا  
لوٹو سے ہیرامن کنول سے خیال اچھا نہا جیلا

ہر کسی بھی ننگہ و اسطوت لگی رہتی ہے۔

جیسے قازانچے انڈونکودل سے سیتی ہیں

لیکن خورد و نزن من محبت ہے آخر کار ایک دن وہ قریب تھے من م

١٠٠

پہلے اویس اولیہ اور پھر

[illegible]

سدا ایک ہوئے کہا اکیلا  
 اور ایک بات علماء بھی ہوگی یہی کندی ہے  
 بہرنگ وہی پنکھ پی لیے  
 بہرنگ کو وہی پروانہ پاتا ہے  
 تاکہ گردو میا بھل کیسٹھان  
 سو مختارے ساتھ گردنے بہت جہت کی ہے  
 ہری امراں مر کے جیا  
 ب تم زندہ جاوید ہوئے اور مر کے جیے

گر جس بہرنگ تنگ میں چلیا  
 کہ زوشل بہرنگ کے اور پروانہ مثل چیلے کہ پڑھا  
 ایکہ بار چہے جو دیے  
 کہ ایک ہی ملاقات میں جان دیے تیا ہے  
 تو او تار گیا نون و نیخان  
 گویا نکو نیاجم از روئے عقل کے دیا ہے  
 بھنور کنول ملے مرپا  
 اب خلق ہو کہ عاشق و مشوق ہم شراب مل نوش کریں

آوی رت بسنت جب تب مہکرت باس  
 بسنت کا موسم جب آتا ہے بھنور کیوہر لوکی خوشبو مال ہوتی ہے  
 جوگی جوگ جوام سے سدھ سمپت تاس  
 جوگی جوگ آنا زمین جوگ اختیار کرتا ہے تو انجام کار کمال حاصل کرتا ہے

دنی دنی کی سرت گزائی  
 خدا خدا کر کے ایام ہاجرت دور ہوئے  
 بھو ہلاس نول رت مانہان  
 دل کو بہت خوشی ہستی کہ نیا موسم آیا  
 پیر ماوت سب سلھین ہنکارین  
 پیر ماوت لے سب سہیلو کو طلب کیا  
 آج بسنت نول رت راجا  
 آج بسنت کو موسم کے راجا نادان ہے

سری پچمین پوجے آئی  
 اور سری پچمین کو وقت پوجا ماد یو کا آتا  
 کس نہ سہای مھوپ او چھاننا  
 اب دھوپ اور سایہ ایک لمحہ گوارا نہیں  
 جانوت سنگلدیپے بارین  
 جس قدر سنگلدیپ کی لڑکیاں تھیں  
 پچسم ہو جگت سب باجا  
 پچمین سب گاتی ہیں اور زمانے سامان پچسم

نول سنگار بنا ہست کینھان

یہ سب درخون نے کیا ہے

بے کنزول بھول بیابا

گلمائے کنول تشائفہ ہوئے اور پھر لونگی خج خج شکرین آتی ہیں

سیریات و کھجورے نیاتی

زیر و چہیٰ خضران کے سبب سے چھوڑ گئی

سپیس پر اسٹنہ سیند وردینا

اور ڈاکہ نے اپنے سر پر سینہ در لگایا ہے

مختصر آئے بس مجھ نے پاس

بھنورے آکر چاروں طرف پڑتے ہیں

سکھ لیا او پنی ہوئی راتی

اور تروتازہ مرقی بیمار کی جی اور سرخ پھول لگے

او دو آئے سو پوچھے جو احمیاس کی تھی

وعدہ اب آگیا پرجا جو جس نے آرزو کی تھی وہ آکے پوجے

چلو دیمرہ گوہن تھیون سو یو جادینہ

بہمراہ چلو سہیلیو مہادلو کے منڈ پین مین بھی جلتی ہوں پوچھا کر نیو

پھرے اُن رت باجن باجے

پھر اتنے میں باجے بجنے لگے

## کنول کری پرمات رانی

پر مات جو مانند غنچہ کنول کے تھی

اما مندرجہ فیصل حوالہ

را مندرایک کپڑا لطیف و اوسکا جوڑا پید و دست پہنا

سلیبی کو دس دس سنگان

میلیان جو مثل گل نیلوفر تھیں اس نزار عمرہ میں

سب را حاکم را من که ز ماری

سے سیلیان راجاوں اور ان کے لڑکے اور عورتیں

اوسنگار بارہ سب سچے

اور سب اڑکیوں نے سنگار کیا

ہوئی مالت جانہ بجاسنے

وہ اب مثل یاسمن شگفتہ کے ہوئی

بحری سبب نہایت اموال

اور سر کی مانگ موتیوں سے سواری

سبی سکندھ حریدھائیں افغان

اور سچوں نے اپنے اپنے بدن میں عطر ملا

**برن برن بکرم ساری**

رنگ رنگ کی سب ساریاں میں نے خفین

سے سروپ پر مٹی جاتی

ہر ایک ہمارے مین اور ذات کی پرستی تھی  
کر بہن گل ل سوز نگ رنگ لیں  
سرخ شے کے مارے چلے غم سو گئی تھیں اور رنگ لیں

بان بھول سینہ سب اتی

بان اور بھول اور سینہ سے سب لالہ تھی  
اوچو آچند ن سب لیں  
اور جوئے اور مندل سے کھلتی جاتی تھیں

چھند س رہی باستان بھلاوری اس بھول

چارون طرف خوشبو کی کثرت سے گلزار سا بھول رہا تھا  
وی بسنت سون بھولیں گا بسنت و نہ بھول  
وہ سب شفیقہ نسبت یقین اور بسنت شفیقہ اور کھا تھا

بھٹی اہان پر پاوت چلے

غیر مین شہرہ ہوا کہ پاوت چلی مہادیو کو  
بھٹی گوری سنگ پر پڑا  
برہن گوری عورتیں نہیں کپڑے پہنے تھیں  
اگر دار گج گون کرے  
اگر دارے کی عورتیں ہاتھی کی چال چلتیں  
چند لیں ٹھکنہ پگ دھارا  
چند لیں ٹھک چال سے قدم اوٹھتیں  
چلے سونا ر سہاگ سہاتی  
سونار کی عورتیں سہاگ سہاتی چلتیں  
بانن چلی سینہ درونی مانگا  
بنیں مانگ مین سینہ درنگ کے چلین

چھتیس کری ہی گوہن بھلے

چھتیس قوم کی عورتیں ہمراہ تھیں  
بان بھن آے سس انگ مورا  
باصن کی عورتیں نزاکت سے ہزار ہا کھاتی تھیں  
میں پاؤھنس گت دیے  
اور میں باون صنس کے چال اور گت پر مارتی  
چل چو بان ہوئے جھنگارا  
اور جو بان کی عورتیں قبا زیب کی جھنگار مارتی  
اوکلوار سپیم مدھ ماتی  
اور کلوار کی عورتیں شراب محبت سے سنت  
کیتھیں چلی سما سے نہ انگا  
کاچن اس چال چلی کہ جسم مین نہ ساق تھی

پون پر سرنگ تن چولا

پون نے خوش رنگ لباس بدلا

اور برین مکھ کھات تینولا

اور تینون نے منہ میں بان کھایا

چلی پون سب گویا بھول ڈالے ہاتھ

سب ہر بیان ساتھ چلین بھولن کی ڈالیاں ہاتھ میں لیکر

بشن ہاتھ کی پوجا پداوت کے ساتھ

ایشن ہاتھ کی پوجا کے واسطے پداوت کے ہمراہ

ٹھا ٹھیرن بہ ٹھا ٹھیر کینھ

ٹھیرن بھی بست ٹھا ٹھ کے ساتھ چلی

گوہرن چلی گورس لے مانتی

گوہرن بھی دودھ لیکے ستانہ چلی

چلی لوہارن بانکے نینان

لوہارن چلی کرنگاہ سے

گندھن چلی سنگندھ لگائے

گندھن بھی چلی نر مشبو میں لگا کر

رنگرین بہ راتی ساری

رنگرین بھی بہت سرخ ساری رنگ کے چلی

مالن چلی ہار لے گاتین

مالن بھی ہار گوندھ کے ساتھ ہوئی

کی سنگار یہ بسیا چلین

بہت سنا کر کے طوائف بھی چلین

چلی اسیرن کا جردینھ

اسیرن بھی کاجل آنکھوں میں لگا کے چلی

بڑھین چلی بھاگ کی تاتی

زن شکار بھی ہمراہ تیزی کے ساتھ چلی

بھائن چلی مدہرات بنیان

بھائن بھی چلی جسکا بیان شہد سے زیادہ بٹھا

چھین چلی موصیہ رنگائے

چھین بھی چھینٹ کے کپڑے پہن کر

چلی جگت سون نانوں باری

ناموں اور بارن بھی ایک انداز کے ساتھ چلی

تیلی چلی کپڑے تل ہائین

تیلیں پھیل تیل سر میں ڈال کے چلی

جمنہ لگ موندی بیں کلین

جھانک زمان خوشیزہ باکرہ عین وہ بھی چلین

نشئی دوسن ڈھارن ستاین پرکا

نشئیان اور ڈوٹیان اور ڈھارن اور نشئیان پرکا لیاں اور پرکنا

زرت نادر دوسون بست کھیل سنار

ناچی گاتی بیانی سنیان کرتی کھیلے کودتے سبے رتین مرہن

کنول سبای چلی پہلوار سی

بشش برادرت کی بھی بگڑا رہی ہوئی جڑہ بھین

آپ آپ منہ کرنے جو ہمارو

سب تم کی عورتیں آپس میں ملاقات کرتے تھے سنا کرتے تھیں

چو منور اچھو مک ہوئی

ہا ایک سنورا جھوک کی خوشگوار تھی

پھاگ کھیل پن دامپ ہو

بچاں کھیل کے پھر ہو لی جلالین گے

آج جہاز پن دیوس نہ دو جا

آج جھوڑے دوسرا دن نہیں

بھا آئیں پد مات کیرا

پد مات کا حکم ہوا

پس تہکنہ ہر یہ رکھو ارے

پھر ہماری نگہبانی بڑی ہوگی

پھر پھولن کی اچھا بارے

پھل اور پھول کی پانی کی اسید بہ

یہ نسبت سب کنہ تیو ہارو

آج نسبت سب کا تیو بارے

پھر اور پھول لیو سب کوئی

پھل اور پھول پانی کی سب کو اسید تھی

سنت کسیہ اوٹھاوت جھو

خاک سنت کی جڑ لی اوٹھاوت میں گے

کھیل نسبت لیو دی بوجا

نسنت کھیل لو اور پوجا کر لو

پھیر نہ آے کرب ہم پھیرا

پھر کون پھیرا کرنے کو آنے

پن ہم کمان کمان یہ بارے

پھر ہم کمان اور کسان یہ بارے

پن رے چلب گھر آپن بوج لبسیر دیو

آخر کو اپنے گھر چلنا منور ہے بشیش دیو کو بوج کے

۱۷۹

لے منور اچھو مک  
اور سب کو کھیلنے کو لیاں  
ہو لی میں گھر میں دیو  
کی ایک چوڑی جڑہ بارے  
نسنت گاتی میں ۱۷



جہ کا ہوئے کھیلنا آج کھیل حسن لہو  
جس کسک کھیلنا منظور ہو آج حسن لو کھیل

کوئی برہ چانپ ات چھارا  
اور کوئی درد فراق جاسن کیلچ جھاڑنی  
کوئی کٹہر بدھس کوئی بیو  
کوئی کٹھل اور پبل اور سپلخوزہ توڑنی  
کوئی سو سدا پھل ترخ جنبہ پری  
کوئی شریف کوئی تیغ کوئی لیو تڑنی  
کوئی مکر کھ کوئی کوا چھاری  
کوئی لکھ اور کوئی کوا جھاڑنی  
کوئی املی کوئی مو کھجوری  
کوئی املی کوئی سوہ کوئی کھجور توڑنی  
کوئی انار کوئی بیہ کسوندا  
کوئی انار کوئی بیہ کسوندا  
کا ہو ہاتھ پری بنکورین  
کیکے ہاتھ میں بنکورین پڑین

کا ہو گئے آنب کی دارا  
کسی خواص نے پڑھی آنب کی ڈالی  
کوئی نارنگ کوئی چھار چھری  
کوئی نارنگی توڑنی اور کوئی چھری چھاری  
کوئی وارپون کوئی واکہ کھری  
کوئی توڑنی انار اور کوئی انگور اور کھری  
کوئی جیہر کوئی لونگ سپاری  
کوئی جوز بوا اور کوئی لونگ سپاری  
کوئی کجور کوئی زریہ چوری  
کوئی کجور کوئی ناریل ریزہ ریزہ کرتی  
کوئی صہر پا کوئی چور کروندا  
کوئی ہر فار پڑی اور کوئی گردندا توڑنی  
کا ہو گئی کیلا کی کھورین  
کیسے بے کیسے کے گودے

پہلے سے تھے  
کرت  
چاڑھو کھا  
کبھی

کا ہو پانین نیرین کا ہو کنہ کنہ دور  
کیکے ہر شے نزدیک مل گئی اور کیکے دور جا کے  
کا ہو کھیل بھیا بکھ کا ہو انبست مور  
کیکے حق میں یہ کھیل زہر ہو گیا اور کیکے فاد زہر

پن بنیہ سب پھول سہیلین  
 پھرنے لگیں سب طرح کی پھول سہیلین  
 کوئی چنیا کوئی کوئی نواڑی  
 کیسے چننا کے پھول لیے اور کیسے کوئی نواڑی  
 کوئی صدر برگ کوئی کوئی کرپنا  
 کیسے پھول گیندے لیے اور کیسے کڑاؤ کرن کے  
 کوئی سوگھال سو درسن کو چبا  
 کیسے گھال کے پھول اور کیسے سو درسن کو کڑا  
 کوئی موہر سپ بکوری  
 کوئی موہر سپ کو دین لیے ہوئے  
 کوئی سنگار ہار تنہ پانہان  
 کیسے پاس ہار سنگار کے پھول تھے  
 کوئی چندن پھول نہ جن چھو  
 کوئی مثل گل منزل شکستہ تھی

جو جنہ آس پاس سب بلبلین  
 جسکی خواہش تھی تو یکساں ہوتی تھی  
 کوئی کتیک مالت پھلواڑی  
 کیسے کیسے تکل اور مالتی پھلواڑی سے  
 کوئی چنیل ناگیس ربنا  
 کیسے چنیل اور ناگیس تھم کی واسطے پوجا  
 کوئی سون جبر و بھل پوجا  
 کیسے سون لیے زرد پھول چنیل کے پائے پوجا  
 کوئی روپ منجری اور گوری  
 کوئی روپ منجری اور گوری لیے  
 کوئی سیوتی قدم کی چھاننا  
 کوئی سیوتی اور قدم کے سایہ میں کھڑی تھی  
 کوئی آجان برداتل بھو  
 کوئی ناسلوم درخت کے نیچے پھولی کھڑی تھی

۱۸۱  
 دیباچہ  
 اس میں  
 دیباچہ  
 ۱۸۱

کوئی پھول پاؤ کو و پاتی جھک تھ جہانت  
 کیسے پھول پائے اور کیسے تپے جھک تھ جہانت اور جھک تھ جہانت  
 کوئی سپن ہار چیر جھانی جھانی چھوئی تاکنا  
 کوئی عاجز تھے کہ ڈوٹے اوسکا کچھ گیا اور جھانی چھوئی تاکنا لگتا

جھونڈ بانڈھ کے سچم گائین  
 اور حلقہ بانڈھ کے پنجہ گائے لگیں

پھر پھول سب ڈار بھرا لیں  
 پھول اور پھول کے واسطے سب الیون سے بھریں

باجنہ ڈھول ڈنڈا دھیرین

بجئے تھے ڈھول اور ڈنڈا اور دھیرین

سنگی سنگہ سپنگم باجے

ترئی اور سنگہ اور دف ساتھ بجئے تھے

اور کہا جت ما جن بھلے

اور کمانگ کون قنبے باجے تھے اچھے تھے

رستم چڑھیں سب وپ نہایتیں

رستم پر چڑھ سکے سب حسین عورتیں

نول بست نول دے بارین

یا بست اور نئی وہ لڑکیاں

کنہ چلنے کن چاچر ہوئی

الکیم چلتیں اور الکیم بھڑکتیں

سندر نور جھانج چمنہ بھیرین

سندل اور تار اور جھانجہ چارو نفرت

بنسکار مہور سر سارے

بانسلی اور منہ چنگ سر سوار تھے

بھانت بھانت سینا جت چلے

بستم بستم کے سب بجئے جاتے تھے

لے بست مرہ منڈ سپرہ مائیں

بست لیکر مرہ منڈپ کی طرف چلیں

سیندر پکا کر نہ دھماکے

سیندر مٹھیں مین بے دھماکے

ناچ کو دھولا سب کوئی

اونچا ناچ اور کود دیکھ سہارا خود فراموش تھے

سارے جہاں اور جہاں  
نہایتیں ان کے  
ان کے رنگ رانگ  
بھائی بھائی

۱۸۳

سیندر کہیہ اوٹھی تس کنگن بھڑکات

سیندر کی خاک اسی اڑی کہ آسمان تک سرخ ہو گیا

رات سکل مہ دھرتی رات برکھ بن پات

سرخ ہو گئی ساری زمین اور سرخ ہو گئے تھے درختان صحرائی کے

مہادیو مڑھ جائے تلامانی

مہادیو کے مڑھ میں جا پہنچے

دشت پاپ سب تنکے بھاگے

دیکھتے ہی گناہ دان کے بھاگے

یہ بہرہ کھیت سنگل آئیں

اس طرح سے کھیتیں ہوئی بہادرت

سکل دیوتا دیکھے لاگے

تام دیوتا بہادرت کو دیکھنے لگے

امی کیلاس سنین امیرین

مٹن ہال حوران ہشتی میں کھتے تھے

کوئی کے پر منی آئین

کوئی کھتا تھا چہ منیان آئین

کوئی کے پھول کوئی پھلوری

کوئی کھتا تھا گل اور کوئی کھتا گلزار ہے

ایک مرد پاؤں سیندر ساری

ایک تو حسن و جمال اور سب پر سب ساریاں

مرچہ پر پی جانوت جو جو ہی

بجبر ہوتے جہان تک سب فتح ہوتے تھے

کہان تین امی ٹوٹ بھینچ گئی

کہان سے آگے وہ زمین ٹوٹ پڑی

کوئی کے سس اور کھت تر آئین

کوئی کھتا تھا سارے بڑے اور چھوٹے ہیں

بھولے سے دیکھ سب باری

غرض کہ سب دیوتاؤں کو دیکھ کر دیوتا بن گئے

جانہ دیا سکل مہ باری

گویا چراغ نام رو سے زمین پر روشن تھے

مانہ مرک دیار نہ موہی

مسطح ہرن کو مہا کے ساتھ محبت ہوتی ہے

کوئی پراکھنور ہوئی باس لینے جن چاپ

کوئی دیوتا بھنورا ہو کر خوشی لیا مثل گل چنبا کے

کوئی تینک سیا دیکت ہی اور جرتن کانپ

اور کوئی مثل پر دانہ تھا چراغ پر اور کوئی نیم سوختہ بدن کا پستا

بھیتہ منڈپ کیٹھ پیسارو

اور اندر منڈپ کے داخل ہوئی

بھاگون کہ نہ بد منڈپ گھیرا

اور اپنے دل میں کہا کھٹج جاگو منڈپ گھرا ہے

تیرے آئے چڑھائیں لوچا

غیر اسلام کر کے سامان بوجا پیش کیا

پداوت کئی دیو دوارو

باتا آخر پداوت دیوتا کے دروازے پر پہنچے

دیوہ سانسو بھاجیو کیرا

دیو کو اندیشہ اپنی جہان کا ہوا

ایک چوہا کیٹھ اور دو چا

ایک سلام کیا پھر دوسرا ایک

پھل پھولن سب نہ پھراوا

پھل اور پھول سے سارا منہ پر جھردیا

بھر سینہ راگے بھی کھرے

سینہ در لگائے آگے کھڑی ہوئی

اور سیلی سے سبیا میں

اور یہ بات کہی کہ سب سہیلیاں بی بی میں

ہوں نرگن جن کینہ نہ سوا

میں کھنگار ہوں جس سے کچھ خدمت نہیں ہو سکتی

چندن اگر دیوا کھنواوا

اور سورت نہا دیو نہ اندل رایت غسل دیوا

پرس دیوا ز پانیہ پرے

دیو کی پوجا کرے پادان پر گر پڑی

موکوں دینو کھنواوا

اور منگو لے دیو ایک کہیں رہتی نہ در نہلا

گن نرگن وانا کھنواوا

تم سب بیک دید کر لے دیو ناما ملک ہو

بر سنجوگ مو مروت کس جات ہوں مان

شہر سے مجھے ملاقات کرو اور سوئی کا کھنواوا

جہاں اچھا پوجی بیگ چہ صا پو آن

میں دن امید میری برائی نہیں جہاں کس صیہ ہاوان گی

ایکچھ اچھے بنتی جس جا میں

بقدر انجی آرزو کے بستہ عاجز ہوں

اوتار کو دسیئے دینو نرگن

جواب کون دے دیو تو مر گیا

کاٹ پیارا جیس پر لیا

نہج کرے چہ دیا جیس پر نہج کر

بھی جو بن سب نادت او جھا

بیان پہ جتنے افسوس نگر اور پنڈت تھے

پن کر جوڑ کھنواوا

پھر مانتہ جوڑے پراوت دیو کے آگے کھنواوا

سب کو ٹمنڈ پ منہ بھیندو

ایک آواز غیب منڈ پ ستہ نخلی

مر کھا ایسا اور کو دیوا

سارو تو مر گیا اور دیو کی کیا حقیقت

کچھ بھین پو رکال بھی کو جھا

زہر ہو گئیں پوریان اور موت ہو گئی کونہ

سید صالحہ فرید  
۱۰/۱۱/۲۰۲۰

بجائے آہ کو پی چند جوگی

گو یا کہ ہے گریہی چند جوگی

وہی پنکلا کی بھسری آن

وہ ہمسرا پنکلا کبھی بن گیا تھا

کی سو آہ بھسری جوگی

یا کہ ہے بھسری آلودہ فراق

اسی سنگل سو وہ کنھ کارن

اور یہ سنگل پ میں معلوم نہیں کیوں آیا

نیمہ صورت نیمہ مندر راہم نہ دیکھا دھو

یہ صورت اور یہ طلقے کا لون میں جتنے نہیں دیکھا ایسا جوگی

جانہ ہو نہ نہ جوگی کوئی راہ کے پوت

جوگی نہیں ہے یہ معلوم ہوتا ہے کسی راہ کا بیٹا ہے

سُن سو بات رانی سین تری

یہ بات سننے رانی رتھ پر سوار ہوئی

لے سنگ سکھن کینھ تھان بھیرا

سولہیوں کو ہمراہ لیکر اس جگہ آئی

نیں کچور پیم مد بھرے

آنکھیں اوسکی پیالی میں شراب محبت سے پڑ

جوگی دشت دشت سون لینھان

جوگی کی نظر کو اپنی نظر میں لے لیا

جو مدحیت پر انتہ پالے

جو شراب مطلوب تھی وہ حاصل ہوئی

پر امانت گورکھ کو چیللا

مست ہو کر گرا گویا کھٹا تھکا چیللا

کمان اس جوگ سو دھوئی

اور اپنے دل میں کمان کمان ہے ایسا جوگی دھوئی

جوگ آئی جن اچھرن کھیرا

جہاں جوگی حوروں کے طلقے میں مت

بھئی سو دشت جوگی سون دھری

نگاہ کو متوجہ کر کے جوگی سے چار چشم ہوئی

نیں روپ سینہ جو دنیھان

چشمان میں ہوا دے چشمان رتن میں کھانچا

سندھو نہر ہی وہ ایک پیالے

بوش باقی نہ لیا ایک ہی پیالہ نوش کر کے

جو تن چھاڑ سڑک کنھیللا

جان تن کو چھوڑ کر آسمان پر چلی گئی

فرستہ بار وہی دھن لاگی  
مرنے وقت بھی وہی دھن لگی تھی

کنگری گئی جو بہت بیراگی  
کنگری جو باطن میں بیراگی لے گئی

جہ دھندلہ جا کر من بسی سپنیہ جو سودہ مند  
جو جس کام میں سنا ہے خواب میں بھی وہی کام سوچنا ہے  
تنہ کارن تپسی تپسا دہنہ کر نہ پیمن من بند  
اویسی کام میں نصیب پر امانت کر نہ میں اور محبت میں دل کو قید کر نہ میں

سہس کر اوجھیں تسٹھا نون  
خزار حصہ بڑھ کر مثل کتاب کے بکھی  
ادھو سو ست سیر تن لاگا  
بھلاں اسکے زیادہ تر سو گیا اور بڑھان سر ہون  
بھیکہ لیے تم جو گ نہ سکھی  
کہ بھیکہ مانگنے کا طرہ لہ تم جو گ نے نہ سکھا  
کیسین ٹھگت پر اپت ہونی  
پھر روزی کس طرح نصیب ہو گی  
آیہ چہ کنکن پن ساتا  
آسمان ہنتم پر چوہہ آ یعنی بالائے قلو  
ابھی ٹھا نون ہون بارت ہی  
اسی جگہ میں بت مینی روزہ رکھنی ہون  
جگت دیا کر ہوے تپنگو  
جیسے چراغ پر پردہ وا نہ

پداوت جس سنا بکھا نون  
پداوت نے جیسی کیفیت سنی تھی  
میلں چندن مک کن جا کا  
مندانل او سپر چم دکا کہ شاید جاگ اوسکے  
تب چندن اکھسہ لکھی  
اوسوقت مندانل سے حرف اوسکے سینے پر کھے  
بار آئے تب گا نون سونی  
دروازے پر آیا تب سو گیا تو  
اب جو سور آہ سس راتا  
اب جو تو آفتاب ہو تو رات کو چاند ہو کر  
لکھ کے بات سکھیں ہون کی  
سب باتیں لکھ کر سیلہوں سے کس  
پڑگت ہون تو ہو ہی اس بھنگو  
اگر ظاہر ہون تو خلافت ہی مبتلا ہو



جاسون ہون چکہ ہیرون سوئی ٹھانوں جی دے  
 جسکی ملن آکھ اٹھا کر دیکھون ادسی بگدہ جان دے  
 یہ دکھ کجھون نہ لہرون کو ہتھیا اس لے  
 اس ایذا کے اندیشہ سے کبھی نہیں نکلتی کہ کون یہ خون ناحق سر پہ

پرست چار سنگل گڑھ تاکا  
 پار کو کچھو کر سنگدیب کا قلمہ تاکا  
 ہتھیا رن ہتھیا کے چلے  
 ہتھیا رن خون ناحق کر کے چلی  
 جونی جیو اپسین تن نہیں  
 ایسا مردہ کہ ادسے تن مین جان نہیں ہے  
 بن جیو بھی نہ اپن سوئی  
 اور سب باتی نہ سہ جان سب غنہ ہو گئے  
 بن جیو کھڑے نہ را کھی مارا  
 بغیر جان کے ایک گھڑی اپنے گھر مین نہ لکھ سکتے  
 چھار ملاوے سوئی ہتھو پورا  
 بخش زندگی لینے کو لکھو تو اجل انج تو خاک نہ ہوئی  
 کو آب اوٹھے کرب سون کا جا  
 اب کون اوٹھے اور ادسکا کام کرے

کینہہ بیان بہنہ رکتہ ہانکا  
 وہاں سے کوچ کر کے سون نے رکتہ کو ہانکا  
 بل بھی بھی دبو تابلے  
 قرآن ہدایت کے ہو گئے اپنے دیونا زور آدیتے  
 کو اس میتو سوے گہ باغین  
 کون ایسا دوست ہے کہ موتے کی باغیچہ کپڑا  
 جو لہ جو آپن سب کوئی  
 جہک جسم مین جان ہے سب لہجہ لگانے مین  
 بھائی بند اور دوک پیارا  
 بھائی بند اور دوست دآشتا  
 بن جیو پنڈ چچار کر کورا  
 پڑ جان کے جسم خاک اور کوڑا کرکٹ ہے  
 نہ جیو بن اب مر بھارا جا  
 نہ ایسا شخص ہے بیان را جہ مردہ ہے

۱۸۸

پر می کیا بھین لوئی کمان رچی جیو لکھون

بسم زمین پر پڑا لڑتا ہے کمان ہے وہ جسے قربان ہوا مین

# گوادٹھای بیاری باجہ پیاری جیون

کون مکبادٹھاکے بٹھائے بیڑ پیاری معشوق کے

سو پداوت مندر پر پیٹھی  
پداوت اب محل میں داخل ہو گئی  
نس سوتی سن کتھا بہاری  
رات کو داستان سنتے سنتے وہ خوش و خرم ہوئی  
ویو پوج چون آ یون کالی  
اور کہا کہ کل ہی میں مہادیو کو پوج کے آئی ہوں  
جن بس اوی پر بس لینھان  
گو یا مہتاب طالع ہوا مشرق کی طرف سے  
پن چل سور چاند پر آوا  
بھر آفتاب چل کے مہتاب کے پاس آیا  
دن اور رات جانہ بھئی ایک  
دن اور رات دونوں گوا ایک ہو گئے  
نس کچھ کہی نہ جائے نکھدا  
اسکی کہ بیان میں نہیں آسکتی تبصر

صنت سنگا سن آئی پیٹھی  
اور صنتی ہوئی تخت پر آکر اجلاس کیا  
بھا بہان او سکھن ہنکاری  
صبح ہوتے ہی سیدیلون کو پکارا  
سپنان ایک نس میکھون آئی  
رات کو بٹھایا ایک خواب دیکھا اسے کہیں  
اور ب او دکھیم دس کنھیان  
اور آفتاب مغرب کی طرف سے نکلا  
چاند سورج دھنہ بھو مراوا  
چاند اور سورج دونوں میں ملاقات ہوئی  
رام آے راون گڈھ چھیکا  
رام نے آکے راون کا قلعہ گھیر لیا  
ارجن بان روہ کا بیدھا  
ارجن نے تیرے کون و منوں کو بوج کیا

۸۹

## تجنہ لک سب لوسی صنوبر حاشی ہار

گو یا ساری لٹا کو ٹھٹھیا اور ہلاک کیا ساری گھر کو  
جاگ اٹھوں اس دیکھت کو سکی سپن بجا پر  
بس بی دیکھتے دیکھتے جاگ اٹھی گو یہاں تیرے اس خواب کی سوجھ

سکھیں سو بولیں سپن بچار  
 سکھیں نے مضمون خواب کو سوچا جواب دیا  
 پوچھ نہایت بناتی  
 ادنیٰ پر جا بہت عاجزی سے کی  
 سو بوج پر کچھ چاند مٹھ راتین  
 سو فیر ہے کہ سورج شوہر ہے اور تم چاند ہر رات  
 پچھون کھنڈ گر راجا کوئی  
 پچھم کی طرف سے کوئی راجہ  
 کچھ پن جو جہ لاک تھو ان  
 پھر کچھ لڑائی ہو گی تمہاری خواہش میں  
 چند سورج سون ہو گیا ہو  
 پھر چاند کا سورج کے ساتھ بیاہ ہو گا  
 جس کو کھانے اتر دھ ملا  
 جیسے ادھک کو اتر دھ ملا

۱۹۰

کالہ ہو گئی دیو کے بارو  
 کر کل جو تم مہادیو کے گھر گئی تھیں  
 پر سن آئے بھو مٹہ راتی  
 اور نگویہ بات بہت پسند آئی اور خوش ہوئے  
 اس بر دیو ملا دے لہن  
 ایسا شوہر دیو نے مجھے لاکر ملا دیا  
 سو آوے بر تھہ کنہ ہوئی  
 آئے گا اور تمہارا شوہر بنے گا  
 راون سون ہو یہ سنکر امان  
 راون سی جنگ عظیم واقع ہو گی  
 بارہ ہا نسب میدھب راہو  
 دروازہ توڑ لکھا اور برج میں سورج کو دنگا  
 میت بنجائے لکھا پر ملا  
 مٹ سنیں سکتا تقدیر کا لکھا

اور تمہارا شوہر ہو گا

سکھ سہاگ ہے مٹہ کنہ پان بھول سن بھوگ  
 اب اسے رانی تمہارے واسطے ہے میں اور سہاگ کا اور پان بھول  
 آج کالہ بھاچا ہے اس سنے کا سونگ  
 اور آج ہی کل میں یہ بات ہونے والی ہے یہی تمہارا خواب ہے

راجہ تب بہت سُدھ بھئی  
 تب راجہ کو بہت کی خبر ہوئی

کے بہت پدموت گئی  
 بہت کر کے جب پدموت گئی

جو جاکانہ بسنت نہ باری

جو بھئی جاگاہ بسنت پایا نہ وہ باغ و بہار

ناو نہ کی وی روپ سہا مین

نہ اوس مقام کی وہ رفتی اور نہ ہائش ہے

پھول تھیرے سوکھی پھلاری

جہاں پھول چھڑتے تھے اب وہ گلزار خشک ہو گئے

کیمین یہ بسنت بسنت او جارا

اب دل میں کہتا ہے کہنے پرمان بسنت کا جہاز

اب تہ بن بھاجک اندھ کو پا

اب بغیر اوسکے سارا جہان اندھا کو ان ہو گیا

یرہ دو ان گو جرت سرودا

آتش جہاں کو کہ سنت گرم ہے کوئی بھابھو

نا سو کھیل نہ سو کھیل نہ ساری

نہ وہ کھیل پایا نہ وہ کھیلنے واسے

گئیں ہر اک اپن دشت آئین

سار اسامان گم ہو گیا ہر کچھ نظر نہ آیا

دشت پری اکھٹی سب چھاری

اب نظر آتا ہے کہ سب رخت خشک ہو کر چل گئے

گا سو چنہ اتھو الے تارا

چاند گیا اور نارے کو لیکر غروب ہو گیا

وہ مکھ چھانہ جرون ہون مھوپا

وہ تو آرام سے سایہ میں تھا اور میں سوچ میں چلا ہوا

کو پر تسم سون کری مراوا

اور کون میرے دوست کو دھسے ملاوے

ہیے دیکھ جو چندن گھوڑا ملے لکھا بچوے

جودل ایسا کہ سمین صندل گھلا تھا او میں اب جہاں لکھ گئے

لکھتے میسج سر دھن ہو رو جو نچیت اس سو

لکھتے مل کے اور سر دھن گئے گا جڑ ٹھٹھایا بغیر سوئے گا

جس کچھہ جل میں دیلا

جیسے بانی کی جہاں سے پھلی کو شکل بڑ جاتی ہے

چندن ایک واگ ہو ہی پرے

صندل کے صرف داغ ہو گئے

جل بہت کا ڈھرا گن منہ میلا

یہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بانی سے نکال کے آگ لگی ہو

بجھنے نہ تی اکھ پر چرے

اے حرف کی طرح سر نہ نہ گئے ایسے جلے ہیں

<p>سب تن داگ سنگھ بن داگی          دسکا سارا بان لڈا دلش دتیا فیروانی کے ہوتا ہے          اونی تیرے بیٹھ تنہ چھالا          اور وہ شخص جتنا ہر جو اسکی کھال پر بیٹھا ہے          مگنا کیت نہ کرت نہ کھووا          اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ملاقات نہوگی          ماوہو تکیہ کام کند لا          اور ماوہو نے کام کند لا کے فراق میں اسکی          نینان موند چھپے پرداوت          اویسطح رتن مین سے پرداوت کے آنکھ جرائی</p>	<p>تینہ سرگیم بن ہوئی ہوئی لاسے          ایک - تین تین ذراں مٹی ہے          تیرے مرگے ہونے کی سزا ہے          اس سے ہر آدمی دل سے بن جاتا ہے          کت تی انک لکھی جنبہ سووا          اس واسطے کہ تیرے منہ سے سو گیا          جیسے دو گھنٹ کون سا کتو تلا          تیرے جیتنے کے لئے و تلا کے جیسے تین          بھیرو اتک مل جیسے دماوت          جیسے رامیہ نے فراق دماوت میں گزری</p>
--	--

امی بنتا چھپ ہا ہوئی پھولن کے بھیس  
 نے بہت دہوشید ہو گیا پھولن کے بھیس میں  
 کہ نہ بدھ پاؤں بھنور ہوئی کون کون اپری  
 اب کس طرح سے بھنورا ہو کے پاؤں اور کون تہ ہیر کون

<p>جہان ہو کھاؤں ہوئی تہان گورا          جہان کو ہوتا تھا دان انشت نا ہوتا تھا          کمان کسم آل میرے نینان          اور کمان کسم ہے کہ بھنورا اوسپر آنکھ ڈالے          کاؤں لیس جو ہین پیٹھتی          اور کمان وہ ہو جئے دل میں کس کے جان لائی</p>	<p>رو ورتن مال جن چورا          وہ تھا تین مین سطح کہ جیسے کالا اوسکا چور لگیا          کمان بہت سو کو کل نینان          اور کمان وہ بہت کلا کی آواز ہے          کمان سو سورت پری جو دہی          وہ کمان وہ سورت جو دیکھی تھی</p>
---	--

کمان سو در سن پش جنہ لہا  
کمان وہ دیدار جسکی قد ہو سی کی آرزو ہے  
پات بچھو ہی روکھ جو پھولا  
ستے جدا کر کے جو درخت پھولا  
پکینہ مو انس تش پڑھین  
جسطح مہو اٹھتا ہے ایسے آنسو گرے  
مور لبنت سو پد من باے  
سیر لبنت تو چ ماوت کے دم سے ہے

جو سو لبنت کر لیک کت  
جسکو لبنت سے غرض ہے اسکو کر لے یہ مطلب  
سو مہوار دومی اس بھولا  
وہ مہوا ایسا روئے گا ایسا بھولا  
ہوی مہوا لبنت جیون تھوڑا  
مثل مہوے کے حال ہوا جیسے لبنت میں تھوڑا  
جنہ بن بھو لبنت اجارے  
جس بزمین مثل لبنت کے خزانہ میرہ ہون

پاوانول لبنت پن بہارت بہ چو پ  
پھر دیدار ہو لبنت کا بست آرد واد بست ارا لبنت  
ایس نہ جانان انت پن بات تھوڑہ ہوی  
نہ ہانا کہ آکر تپے تھوڑ کر تپے کو پل سٹے گی

ارے پلچھ لبسو اسے دیوا  
اب رتن میں مہاد بکو الزام دیتا، لگو تا پاک دیو  
اپنن ناو چہ جو دیے  
مناسیہ کہ اپنی کشتی جو چڑھنے کو دی  
سپہل جان پک ٹکیوں تو  
سینے جھکو مبارک جان کر تیر قدم کڑا تھے  
پامن چڑھا جو چھی بھا پارا  
چھوڑ چڑھا کے جو شخص جا ہے کہ باراد مر جان

کت میں سے کینھہ تو رسیوا  
کستورینے آکے تیسری خدمت کی  
سو تو پارا و تار می کیے  
وہ تو لکھ کر پارا و تار دے  
سو اکا سیمیر تو بھا مورا  
سو تیرے حق میں ایسا بلو کہ تو لکے کے جو تیرے  
سو اسپن بوڈی منجھ دھارا  
سو ایسا شخص منجھ صاحبین ڈوب جاتا ہو

لے کر لے جلی  
کے دن بلو لبنت  
خار واد بست ارا لبنت  
اور کتا واد بست ارا لبنت  
چو تپے تھوڑ کر تپے کو پل سٹے گی  
کمان وہ دیدار جسکی قد ہو سی کی آرزو ہے  
پات بچھو ہی روکھ جو پھولا  
ستے جدا کر کے جو درخت پھولا  
پکینہ مو انس تش پڑھین  
جسطح مہو اٹھتا ہے ایسے آنسو گرے  
مور لبنت سو پد من باے  
سیر لبنت تو چ ماوت کے دم سے ہے  
پاوانول لبنت پن بہارت بہ چو پ  
پھر دیدار ہو لبنت کا بست آرد واد بست ارا لبنت  
ایس نہ جانان انت پن بات تھوڑہ ہوی  
نہ ہانا کہ آکر تپے تھوڑ کر تپے کو پل سٹے گی  
ارے پلچھ لبسو اسے دیوا  
اب رتن میں مہاد بکو الزام دیتا، لگو تا پاک دیو  
اپنن ناو چہ جو دیے  
مناسیہ کہ اپنی کشتی جو چڑھنے کو دی  
سپہل جان پک ٹکیوں تو  
سینے جھکو مبارک جان کر تیر قدم کڑا تھے  
پامن چڑھا جو چھی بھا پارا  
چھوڑ چڑھا کے جو شخص جا ہے کہ باراد مر جان  
کت میں سے کینھہ تو رسیوا  
کستورینے آکے تیسری خدمت کی  
سو تو پارا و تار می کیے  
وہ تو لکھ کر پارا و تار دے  
سو اکا سیمیر تو بھا مورا  
سو تیرے حق میں ایسا بلو کہ تو لکے کے جو تیرے  
سو اسپن بوڈی منجھ دھارا  
سو ایسا شخص منجھ صاحبین ڈوب جاتا ہو

پاہن سیو اکمان پسجا  
 پھر خدمت سے کمان پسجا ہے  
 باور سونی جو پاہن پوجا  
 یونہی ہے وہ شخص جسے پھر کر پوجا  
 کما نہ پوجی سونی ترا سا  
 ایسی پرستش کرے جسکو کیل امینین

جرم نہ پلھوی جوت بھیجا  
 عمر بھر سر سبز نہ لگا اگرچہ ہمیشہ ترکا جاو  
 سکے بھار لئی سرود و جا  
 مشکل کے وقت دوسرے کا پھر کر نہ تھا ناہر  
 موین جیت من جا کر آسا  
 مرگ اور حیات میں سکے دلون کو بس آسا

شکستہ ترین اجنہ کہا پا بھی تہہ ساتھ  
 شیر کی دم جسے پکڑی پار ہو جائے گا اد کے ساتھ  
 تی پی بوڈی وارہ بھید پوٹ جنہ ہاتھ  
 اور وہ اسی دار و دہ کے چکے ہاتھ میں پھر کی دم ہے

دیو کہا سن پور می راجا  
 معاد پونے بات سن کر کھائے دیو راجا  
 جو چلیں اپنی سر پر نے  
 خواہاں پہلے لپٹے ہی سر ہو  
 پر مات راجا کی بار سے  
 پر مات تو راجا کی لڑا کی ہے  
 چھیس چاند گورہن سب تارا  
 ویش چار سے ہے اور ہر ای مشی تارو کے  
 چکی دس بیج کی نیامین  
 مہربانے دنت منہ کیل کے چکتے ہیں

دیو می اکمن مارا گاجا  
 دیو کو تو پہلے ہی جھپٹی نے مارا  
 سو کا کا ہو ک دھرم کر کے  
 وہ دوسرے کی دستگیری کیا کرے  
 اسی سکھن سوچن منڈپ گہار  
 سپیوں کے ساتھ اگر ادھنے منڈ کچلا  
 پیر یون بھلائی دیکھ اچھا را  
 بین ان کی روشنی دیکھ از خود فراموش ہوا  
 مین چکر چمکات بیوا مین  
 اور آنکھوں کے چکر چمکے گمراہی میں

میں نے یہ سب سنا ہے  
 میں نے یہ سب سنا ہے  
 میں نے یہ سب سنا ہے  
 میں نے یہ سب سنا ہے

ہوں تنہ ویپ پتنگ ہو چرا  
 میں اوس حیران کا خود پروانہ ہو گیا ہوں  
 پھیر نہ جانوں دنہ کا بہین  
 میں پھر نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئیں

جیو جسم لینہ سر کے دھرا  
 جی میرا ملک الموت لیکر آسمان کو چلا گیا  
 دنہ کیلاس کہ کتنے آپس میں  
 آیا کیلاس گئیں بلادر کہیں چلی گئیں

ابہوں مروں نہ سانس ہی نہ آوی سانس

ابھی تک میں بن سانس کے مر رہا ہوں برو دلیہ سانس نہ پائی  
 رو گیا کی کو چالے بیدہ جہان آپاس  
 مرین کی کوئی بات کیا کہ جہان طیب خود فائدہ سے ہو

ان ہوں دوس لیون کا کامو  
 بہو توں سہنے اپنے دل میں کہا کہ میں کیسے اراام کیا  
 ہیبتو پیا رامیت بھوئے  
 پیار دوست سے مفارقت کی  
 کائین کینہ جو کایا پوئے  
 یہ کیا پئے کیا جو اپنی تن آسانی اختیار کی  
 چھاگ سبت کھیل گئی گوری  
 وہ گوری تو چھاگ اور سبت کھیل کے چلی گئی  
 آپاس کاہ چہار سر سلون  
 اب خاک اپنے سر پر کیا ڈالوں  
 کت تپ کینہ چھاڈ کی راجو  
 کس قدر ریاضت راج چھوڑ کے بننے کی

سنکے کیا سیا نہ ماہو  
 جسکوئے کوئی ڈکھسہ اوسکا خود جسم قابو نہ پائی  
 سادہ نہ لاگ آپ کا سولے  
 میں خود مراہ کیوں نہ گیا آپ سے سو گیا  
 دو کہیں موہ آپ تر دو کہے  
 خود میرا قصور ہم اوسکی کون تقصیر  
 مہ تن لای آگ وہوں جو رہی  
 اور میرے جسم میں آگ لگا گئی شہر ہلی کے  
 چہاری ہوں چھاگ تن کھو  
 حزن خاک ہو کہ ہولی اسکے ساتھ کھیلو لگتا  
 آہر کیوں نہ بھاسدہ بھاکا جو  
 کہ عمر گذر گئی اور کام پھر انہوا

اور وہ کہہ کر چھوٹا



پاپون نہ ہوئی جوگی جستی

دو جو دیکہ جوگی جتی ہوا بھیجی ہو اوکو نہ پایا

اب سر چڑھوں جو جس سستی

اب اوکے سر چڑھکے جلو لگا شل سستی کے

آمی پر سیم کچر کیو ملا نہ لے نسبت

دوست آکے پھر گیا بسنت میں آکے نہ ملا

اب تن ہوئی کمال کی جا کر ذوق

اب ہن میں آگ لگا کر بلا کے خاک کر دو دغا

سلا غلامی  
پورہ مشا دینا  
عناکر اور خوش  
جل جاتا ہے

۱۹۶

کنتون پکنہ جیس سر سا جا

نقش پر نہ نے جیسا پتا سنوارا

سنگل دیو تا آسے تلامین

سارے دیو تا آکے موجود ہوئے

برہ اگن کب لگ اسو جھا

عشق کی آگ سنت آگ اسو جہ ہے

تنہ کی جرت جو اوٹھن بجا کے

اوکے چلنے سے جو شیطا کو ٹٹے ہیں

اکے گھر چیک پے چھوٹھ

اب کی بار جو ایک چکاری جھوٹی

دیو تا سمجھے بھسم ہوئی جائیں

سب دیو تا بھل کر راکھ ہو جائیے

دھسے نہرگ ہوئی سب تانا

زمین و آسمان سب گرم ہو جائیں گے

تس سر بیٹھہ چرلھے راجا

وہے ہی پتا میں ٹھیکہ راجہ نے چنے کی آرزو کی

دنہ کس ہوئے دیو استھالین

کر آیا دیو کے مکان میں کیا ہوتا ہے

جری سور نہ کجھائیں لو جھیا

اسمیں جو شخص دانا ہو دی جلتا ہو کچھ کھائے

تینوں لوگ جر نہ تنہ لاسے

اونے تینوں لوک چلے گئے، میں

جر نہ پیار میں سب بھوٹھ

تو پتا بھل جائیے اور پھر سب یزہ رہے ہونگے

چھار سیٹے پاؤب ناہیں

دراکھ کر سیٹے سے بھی کوئی نہ بایگا

ہی کوئی نہ راکھ پھاتا

پھر غم سے سوا اتھی انکو کون بچائے گا

محمد خلیفہ پریم کی سن نہ لکھن ڈرای  
 لے محمد خلیفہ ای محبت کی جسکا حال زیر کا سر زمین و آسمان و زمین  
 دہن برہن او دہن سیا جنت یکا سگامی  
 زہرے وہ عاشق اور زہرے وہ دل میں ہے آتش کجائش کرتی ہے

مہنوت بیرنگ جین جاری  
 مہنوت میر جینے لگا جلائی  
 بیٹھ تھان بھالو لکاتا کا  
 او مین ہارون پر بیکر لٹکا کو دیکھا کئے  
 تھیک کی آگ او مہنوت جرا  
 اسی آگ میں پھر وہ بھی جلیگا  
 جای تھان یہ کہا سندھیو  
 اوس جگہ کے یہ پنہام کبا  
 جوگی اسی بیو کی کوئے  
 کہ کوئی جگر کی عاشق تن آیا ہے  
 جگرے لنگور سوراتی او ہان  
 وہ لنگور جو سرخ تھے سب جل گئے  
 تہہ بھراک جگر ہون لاگا  
 اسی سخت آگ میں جلتے لگا ہون

پرست او ہی اہار کھواری  
 مگر ہارون کو مینے دوتا کے استحقاق کجائش  
 چھ مین مانس جی اوٹھ ہا  
 چٹے مینے اوٹھ وہاں جاکر سب کرسایا  
 لٹکا چار پلنگا پر ا  
 لٹکا کر جھوڑ کے کمان جسا پڑا  
 پاربتی او جہان مہیسو  
 جہان پاربتی اور ماد پور موجود تھے  
 تمہ ٹری مندپ آگ تہہ بولی  
 اور تھارے منڈپ میں اوسنے آگ بولی ہو  
 نکس جو بھاگ بھی کل مو ہا  
 او جو نکل کے بھاگ گئے اونکی سندھیہ چلے گئے  
 بھراک جرا اوٹھا تو بھاگ  
 جب سخت جسم میرا جلتے لگا تو ادھکے لگا

راون لٹکا میں جی دی مو دا ہی آ  
 راون کی لٹکا کو مینے جلا یا وہ بھی میرے جلائے پر آمادہ ہے

لنگن پہاڑ ہوت ہی راوٹ کو گرہ لگی پاسے

تہان اور ہاڑ رکھ جانا چون ایسا چار کے قدم پر گئے پھانے

باہن بیل کشی کر بھیسو

بسواری بیل جذامی کے بھیس میں

منڈ مال او ہتیا کا ندھے

آدمیوں کے سروں کے مال گے میں ڈالے چنے

تن بھوت ہست کر چھالا

بدن بھوت اور باغی کی کھال چھپے

سسانتھیں اور سر سر جٹا

چاند لٹے پر لٹی تاک اور سر پر زلفین

گور اپار تپی دہن ساتھ

اور گور اپار تپی جی ہمراہ تھیں

دہرین بھیس جس بندر چھا

بندر کے بچے کا بھیس بدلے ہوئے

نما کر سبت جرد منہ لالی

قسم ہے بھگوار دس شخص کی جسکی لالہ بن جلا جو

لنگن پہو نچا می سیسو

ادھوت نہیں آکے نہیں پہو نچا

کا تھر کیا ہڈ اور پاندھے

گودری سیر پر پڑیوں کی پٹے ہوئے

سیس ناگ سو ہی کٹھ مالا

نہ کی مالا بلکہ میں ڈالے ہوئے

پہو نچی رو در کنول کے کٹا

پر پٹے میں کنول کٹے کی مالا لپیٹے

چنور گھانٹ او ڈو نور و ہا تھا

کھٹے اور بامرد باغی میں

او ہنوت بیرنگ آوا

اور ہنوت برہم بھی ہمارے کے ساتھ آئے

او تنہ کمن نہ لا وہ آگے

لہتے کے ساتھی یہ بات کہی کڑاں نہ لگاؤ

۱۹۹

کی تپ کر می نہ پارہ کی رمی نسایہ چوک

یا تو ریاضت کا تباہ کر یا ہوگ بر باد کر دے

جیسے جیو گس کا ڈھکے سو موہ جیوگ

ہینے کی گدے ان غرتا ہے میرا حال فراق بیان کرد

کہیں کو مہ باتن بلبیا وا  
 کہا کہ مجھ کو باتن میں الجھا دیا  
 جہرے ویہ دکھ جہرون اپارا  
 بسم ادا ہے سنت آگ میں جانا ہوں  
 جس بھر تھری لاگ نکلا  
 جیسے بھر جری کا حال تھا نکلا کی آگ میں  
 میں پن تھاراج او بھو کو  
 بھرینے راج اور آسائش کو ترک کیا  
 یہ مڑہ سیون آئی نراسا  
 بھرینے آگے مذہبی کی خدمت میں امید کی  
 تین جیسو دا وہی پردا دا  
 تو نے میا جی جیلے پر جسلا یا  
 جو او بھر سو ملنب نہ لاوا  
 جو نیم سوختہ چاد سے کپ دیر لگتی ہے

ہتھیا کی سرنہ ڈراوا  
 خون ناعن کا بھگو حزن نہ آہا  
 فستر سرون جای اکبارا  
 اکبار کی راہی ہاؤن اگر جان بخل جاے  
 موکنہ پدماوت سنگلا  
 نیرادی حال ہے سنگھ پک پیاو کھو پیاو  
 سن سوناون لیتھون پیچ کو  
 بگردنئے نام کے ریاضت جہر کی اختیار کی  
 کی سو پونج من پوج نہ آسا  
 اور بہت پوجا کی ٹیکن میرے دلی سہجہ آئی  
 آو ہا کس رہا کھٹ آو ہا  
 آدمی جان بھگئی اور آدمی جہم میں رہی  
 کرت ملنب بہت دکھ پاوا  
 توقف میں زیادہ ایذا منور ہے

۱۹۹

ایسا بول کہت کھ او بھی برہ کی آگ  
 اتنی باتیں کہی تھیں کہ آتن ساجت کی زیادہ بھلائی  
 جو ہمیشہ امین بجاوت سنگل حکیت بہت  
 اگر مارو آب جات سے بھٹاتا تو ساری دنیا میں آگ لگاتی

دیکھو ن کور کیر سیتھی او  
 کہ دیکھو ن راجہ کھنڑج میں کتنی نسبت ہے

پارتی من اپنا چا وو  
 پارتی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا

دہرہ یہ بیج کہ پیسہ نہ پوچھا  
 دیا پیش نمازی رکنا ہر ماہی  
 بھی سر دپ جانہ اچھرا  
 ابھی صورت اور لباس بن کر غل جو کچھ چکے  
 سمجھنے کنور موسون اک باتا  
 اور کہا سنو اے کنور میری ایک بات  
 اوپر وہ روپ دینہ ہی تو کہنے  
 اور نہ مانے حسن نکو بھی دیا ہے  
 تب ہوں تو کہنے اندر ٹھپا کے  
 اور بن نکو اندر نک بیچ دونوں  
 اس تھج جرن سرن تپ جو کو  
 وہ بات یہ کہ بند کر دیتا اور نہ لاؤ رہے جو گھر

۲۰۰

تن من ایک کہ مارک دوبا  
 ظاہر باطن اور کا ایک ہے بادوسرا  
 بھس کنور کر اچھرا  
 اور تہہ ہر کے کنور کا دامن پکڑا  
 جس تک موہ نہ اورہ راتا  
 مہیا میرا رنگ ہے اور کیسا سرخ ہوگا  
 تسان سو بد جامی سیو لو کہنے  
 اگر میری بات سنو گے تو خبر دی ہی جاوے گی  
 کی بد من تن اچھرا پالے  
 پھر بد منی کیا لگو جوڑے کی  
 موسون مان جرم بھر جو کو  
 اور نام عمر میری محبت میں عیش سے لبرکد

ہوں اچھرا کیاس کی جنبہ سر لوچ نہ کوئی  
 میں جو رہتی ہوں بکا مقابل کوئی نہیں  
 موعن اچھرا کیاس کی جنبہ سر لوچ نہ کوئی  
 جھکو چور کر جاوے کو یاد کر دے لگا تو کیا فائدہ بچتے ہوگا

مہ دوسرے ہا وہ باتا  
 لیکن محکد سراے اوکے دھسے سے عشق میں  
 نین جو دیکھیں پوچھیں کہا  
 جو چیز انھوں سے نظر اوکے پوچھنے کی کیا جاتا

بھلنے رنگ توہ اچھرا راتا  
 راجا نے جواب دیا کہ فی الحقیقت تو وہ رہتی ہے تری  
 مہ وہ سنور مومین اس لہا  
 اوکی یاد میں اگر میں مر جاؤں تو بھی فائدہ ہے

ابھین تہا جیو دیے بناوا  
 ابھیک ہی دیوئی پا پا کر سامان آیا  
 جو جیو دیون دہلی آسا  
 اگر جان پراؤسکی امیدین کیل جاؤن  
 ہون کیلاس کاہلی کروں  
 میں بہت لیکے کیا کروں گا  
 وہ کی بار جیو نہ باروں  
 اوسکے دروانے پر جان نثار کروں گا  
 تاکہ چاہ کے جو آئے  
 اسکی خوشنبری جو مجھے آکر کے

لوہ اس اچھ نہاؤہ مناوا  
 کہ نہ ایسے حورلی سری کڑوکی نیوہیری نہکا  
 بخون کاہ ہوی کیلاس  
 پھرین نین جاننا کہ جسکے کیا حقیقت  
 سو کیلاس لاگ جہ مروں  
 ہی میرے واسطے بھیکے پرتا ہوں  
 ہر اوتار نیو چھا درواروں  
 اور سر اوتا کر قربان کروں گا  
 دو دھکت تہ دیون برہائے  
 دو نو جان اوسکو سارکبا دین دیون

وہ نہ سو کہچہ آسا ہون وہ اس کر یوں  
 اوسکو میری کچہ غریب نین مجھ کو البتہ اسکی امید ہے  
 تہ تر اس پریم کتہ جیو تریوں کا دیوں  
 پس ایسے مجھ کو پرتا کر سوا ہے جی کر اور کیا دوں

کوین تھیں مہیس سون کہا  
 یہ بات سنکر گوری نے ہنس کے مراد یہ کہا  
 پچھین یہ وہ کارن پتا  
 اور فی الحقیقت میری واسطے تپ کر رہا ہے  
 پچھین ہم پر یہ جاگا  
 فی الحقیقت دروہیت یہ جاگ رہا ہے

پچھین یہ برہائل وھا  
 کرنی الحقیقت آتش مفارقت میری ہلکا  
 پر مل پسیم نہ اچھی چھپا  
 عشق صادق چپا ہے پھر نین چپتا  
 کسین کسوئے کچھن لاگا  
 کسوئی پر کئے سے سونا سلوم ہوا

برن پر بل وچسکھ نینان

برن ۱۰۰ پانی انجھون میں بھرا ہے

نہ وہ جسم لاک وہ سجھا

اس نے اس جلد میں اس کی لاک بیچا ہے

مہادیو دوتن کے چتا

مہادیو دیوتن کے باپ

ایہو کنہس میا کر یہو

اس پر ہی ایسی ہے مسربانی کرد

پرکٹ دو وچیم کے میان

پس ظاہر میں: دوتو نہ جبت کی بائیں

جھی نہ اورہ آوی رکھیا

دوسری کی خواہش نہیں وی پفریفتہ ہے

مکھرے سرن رام رن جتا

مٹاری قدم کی برکت سوامی فرخ پانی

چروہ اس کہ متسیا لیمو

آیا اس کی اسید پوری کرد گویا خون ناحق سر پر

متسیا دوی کی چرہ پایہ کاندہن اوتھکی اپراوہ

وکی متسیا متاری کندھے پر ہے اور اسکے اوپر

تیسر ہو لی کے مانتھی جو رلی کی ساوہ

تیسرے اس کی بھی متسیا سر پر لگی میں خن ناحق کا سر پر لیا متاری متا دگر

شکے مہادیو کی جھکما

مہادیو کی گفت دگر سنکر

سہ ہند انگ نہ بیٹھی مانکے

کو ملاتی برن پر کھنی سین بیٹھنے

سہ ہند انگ ہو گئی چپا

مہادیو کے ساتھ سایہ نہیں جوتا

جو کہ سہ ہند انگس میں گھنیا

جبکہ دنیا میں خدا نے کامل کیا ہے

سہ ہند پر کھ راچین من لکھا

راجا کو یقین ہوا کہ یہ شخص کامل ہے

سہ ہند پلک نہ فلا کی آنکھی

کاملوں کی پلک سے پلک نہیں لگتے

سہ ہند ہو کے نہ چھو تک نہ مایا

مرد کامل کو نہ بھوکہ ہونے ہی دوسکے طع

پرکٹ کپت رہی کہ چنہان

وہ اپنی ظاہر کو چھپاتا ہے بھر کون پہچانے

بیل چڑھا کشتی کر بھیسیو

بیل کی سواری اور جہازی کا بھیسی دیکھ کر

چینی سوی رہی تہ کو جابا

وہی پہناتا ہر جگہ اسکی تلاش ہوتی ہے

کی جیوقت سنت سون میرا

بنے تلاش اسکی کی گویا ہی سے گزرتا ہر

کہ را جین ست آہ میسرو

راجہ نے اپنی دین کہا کچھ نئے عمارت کے

جس بکرم اور اجا بنو جا

جیسے بکرمات اور راجہ بھیج کر تلاش کر لیا

گیو میرا سے جودہ بہا میرا

پس سب تحفہ در ہوجاتی ہر طرح سے تلاش ہوتا ہے

بن کر پستہ تپاوی پھولا سولی جو پت

بنیر رشہ کے راہ بنین پاتا ہر دینے اور نائی سب کچھ بھول گیا

جو کی سدہ ہوئی تب جب کور کہ سون

جو کی سر کامل تب ہوتا ہے جب گورگہ سے ملاقات ہوتی ہے

تکمن رتن سین ہر

رتن سین بغور دریافت عمارت کچھ بنیم زاب ہو کر

تا اپتا جہم کت پالا

اور کما میں باپ نے عمارت اسی واسطے پالا تھا

دھسے سرگ ملی مت دو

زمین و آسمان دونوں ملے تھے

پدک پد ار تھہ کمرہ مت کھووا

بیل و گور جو ہر تہ میں تھے سب کھو دیے

کنکن میکہ میں برسنہ ہیلے

آسمان سے پانی جسطرح برستا ہے

چہانڈو پھار پائے لی پر

اور بیکرا ہو کر باؤن پر سر کر پڑا

جو اس چہانڈو پیم کنین

جو ایسا پھندا مہمت کا گئے میں ڈالا

کت نزار کر دیکھتے کچھو

کنے جہا کر کے آپس سے علحدہ کر دیا

ٹوٹتہ رتن رتن نس رووا

اور جب رتن سین روٹا تھا تو ہوا ہر گشت

دھرے پور سلل ہوئی چلے

اور سطح زمین آسمانوں سے بھر گئی



سایا روت سکھر کی پائے

تہہ باندھی حوی کے پائے بنے لگے

بوتہ پان ہوی ہوی سب کرے

پانی کی بوتہ جو بڑے سب گرے

چڑھے پان پان ہوی پھا

پانکھ لٹنی سے اور چکر کا دل بٹ گیا

پیم پھاند کو وچن پرے

محبت کا پھندا کسی کے گلے میں پڑے

تس دوی جس جیو جی رکت او مانس

اوس قدر روتا تھا جیسا جی چلتا تھا اور جون اور گڑبگڑ تھا

توون روون سب روون سوت سوت پھر نش

ہر مال بین کاروتا تھا اور ہر بن ہوی اشک جاری تھے

رودت بوڈا وٹھا سینا رو

بٹ اجڑن بن ایسا دیا کہ سارا جان بٹ گیا

گس نہ رو و بہت تین رو دا

کہا نہ رو بہت تو رو بچا

جو دکھ سے ہوی سکا وکان

جو رنج اٹھا تا بے اویکی واسطے راحت

اب توں سیدہ ہیاسدہ پائے

اب تو کامل ہوا اور مسہر پائے

امون بات ابھون اپرے

اب بھی ایک بات نصیر کے راہی کتابن

جولہ چور سیندہ نہ دے

سب تک چور سیندہ نہ دے

جھا دیو تپ ہیو میا رو

تہہ مادیا کو ادسہر رحم آیا

اب ایسہر بھاوار دکھو دا

اب خانے تیرا رنج دور کیا

دکھ میں سکھ نہ جای سولوکان

بغیر رنج اٹھا کشیش بہشت کے حاصل نہیں

درپن کیا چھوٹ کیے کالے

دل آئینہ ہوا اور دنگ چھٹ گیا

لاک پتھہ بھولے پر دیے

راہ بھولی ہوئی تھکرا یاد ہر جا کے اسی ساغر

راجا کیر نہ مونس پے

راجا کا مال نہیں مونس سکتا

سید علی حسینی  
نسب کا درجہ  
پیشو اور سادات کی نسبت

<p>چندی توجای پار وہ کندی جب چڑھ کی اس خندق کی پار جاسے</p>	<p>پری تو سندہ سیس یون گندی ادر سندہ کے سر کول اوسین میٹی</p>
<p>کہوں سو توہ سکل گڈھی گند سات چڑھاؤ بن تجھے کمی تیار بن کر قلعہ سنگریپ کا سات درجہ بلند ہے پھر انہ کوئی حبت جی سرک پنٹھ دی یار کوئی شخص تازنگی پھر کے آئے گا آسان بنی قلعہ کی ماہرین تمام کر</p>	<p>کون سو توہ سکل گڈھی گند سات چڑھاؤ بن تجھے کمی تیار بن کر قلعہ سنگریپ کا سات درجہ بلند ہے پھر انہ کوئی حبت جی سرک پنٹھ دی یار کوئی شخص تازنگی پھر کے آئے گا آسان بنی قلعہ کی ماہرین تمام کر</p>
<p>کڈہ قس باہک جیس نور کایا قلعہ ایسی خم دچ کا بنا ہر گہ جیسا تیر جسم یابی نانہ جوہ لٹھہ گنیپین تیسے اسکو قنن کبا ہر پتھ بکلت ادا تو پورین تہہ کڈہ سمجھارا نور جے ہن اس قلعہ کو دسیان بن بن دسون دو ارگست ایک تاکے دسون دروازی پوشیدہ ایک گلی بن بن بھیدی کوئی جای وہ لکھائے چکر کوئی بھیدی ہو ہی اس گھانین جاسے گڈہ تر کنڈ سرنک تہہ بانہان قلعہ کے نیچے ایک گڈہ اور اسین ایک ٹک ہے چور ٹھیکہ جس سیندہ سنوار کے چور ٹھیکہ کے جسٹے سیندہ سنوار تہہ ہے</p>	<p>پر کہ دیکھ اوہی کی چھپایا مرواد کی سایہ یون جاتا ہے جین پاوا مین آپہ چنپین بان اسے پایا بنے خود کر پنچا نا اوتھان پھر نہ پانچ کوتارا اور وہاں پانچ کوتوال ہر کر کسٹرن اکم چڑھا و باٹ سٹھہ بانے چڑھا و دکن کا دشوار اور راہ بہت ٹھری ہے جولی بھید چڑھے ہوئی جاسے ادر جس بھید پایا وہ چوٹی کیل چڑھ سکل تی دی پستھہ کون فوہ نہا مردہ راہ چڑھے پاس ہے دہان جا چو اچیت جس لامی جوار می اور جو کڈاواہ جیسے جوار می لکھاتا ہے</p>

اس قلعہ کی نسبت  
مردہ راہ چڑھے پاس ہے دہان جا  
چو اچیت جس لامی جوار می  
اور جو کڈاواہ جیسے جوار می لکھاتا ہے  
اس قلعہ کی نسبت  
مردہ راہ چڑھے پاس ہے دہان جا  
چو اچیت جس لامی جوار می  
اور جو کڈاواہ جیسے جوار می لکھاتا ہے

اس قلعہ کی نسبت  
مردہ راہ چڑھے پاس ہے دہان جا  
چو اچیت جس لامی جوار می  
اور جو کڈاواہ جیسے جوار می لکھاتا ہے  
اس قلعہ کی نسبت  
مردہ راہ چڑھے پاس ہے دہان جا  
چو اچیت جس لامی جوار می  
اور جو کڈاواہ جیسے جوار می لکھاتا ہے

[illegible]

اپنے آپ کری جو چاہی کمان کو دوسرے  
آپ ہی آپ جو چاہی کہ دوسرے کمان اور کون سے

سہ کو تیار جست پاوا  
کمال اندیش را جبہ نے پایا  
جب شکر سہ دیکھ کو تیکا  
جب مواد دے فتح کا مژدہ دیا  
بسھی پر منی دیکھین چڑھین  
سب پر میان دیکھنے کو چڑھین  
جس طرح پھر اور مت کھینچین  
جیسے کرے دانق پور پتا ایسی عقل دیکھ  
کست چور چوری سوسا نچا  
چو پور پور شیرہ رہی دوی سہا ہے  
چور پور کڈہ لاک کیوارا  
ہر در قلمین پت لگے تھے  
جوگی آئی چھینک کر میلے  
کہ جو گون نے آگے قلع گہر لب

اوجھنی سہہ گینس مندا  
اور جب کمال حاصل ہوا تو گنٹ منادا  
پری ہول ہو گن کڈہ چھینکا  
نوسہ دگی پل پڑے اور قلعہ گہر لب  
شکل گہر لبین اوٹھ مڑھین  
سنگل کر گہر لب کمان سے اتر کر  
تہہ پردہ سیندرہ چاہ گرہ دھین  
اس عقل عزت چاہا قلعہ میں دینا  
پر گٹ ہوئی حبیبونہ بانچا  
اور جب ظاہر کیا پھر جان کمان بچتی ہے  
اور اجا سون بھٹی نکارا  
جب حال نقب ظاہر ہوا تو راجہ پکار پڑا  
بجنون کون کمان بہت کھیلی  
نین معلوم کون کمان سے آیا ہے

بھٹی راجا س دیکھو کو بھکا اس دیکھ  
عکس ہوا گندھرب سین کا کہ دیکھ کون لبیا بغیر ڈیٹھ ہے  
بیگ برج تہہ آدہ جن دوی جامی سیٹھ  
جلد بج پرائے دو شخص متا مہ

اور تربیتمہ دوی اہی تھار  
 پھر دونو قاصد نے اورنگی صاحب سار کے  
 بھنی رہا بس آکین کیل  
 پھر حکم دیا کہ بیان سے ہل کے آگے دیکھو  
 اس لاگہ کیلین سکے و نہیں  
 ایسا معلوم ہوا کہ گریا کو فی تلمیم کرتا ہے  
 اہان اندر اسن راجا پتا  
 اور بیان اندر اسن پر اید بنیا ہے  
 ختمہ نخب رنوج لب اسہم  
 حکم ہو کہ اگر خیال ہو تو اچنا کام کر د  
 جوگی مہ تو جلیک سون مانک  
 اور اگر جوگی ہو تو قرعے سے بیکہ مانگو  
 ایہان ویو تا اس گئے ہاری  
 یہ وہ مقام ہے کہ دیوتا بیان ہار گئے

۲۰۸

کی تمہ جوگی کی محباری  
 اور کہ کہ آیا تم جوگی ہوا بنجا رہے ہو  
 کڈہ تر چھاؤ دور ہو میلہ  
 قلمہ چھوڑ کے دور رہاؤ  
 آئینہ مرہ پاخہ بیو لہنہن  
 گویا رہنے کی واسطے آؤ ہن جان ہاتھ پر رکھ کے  
 جہین رسای سور ڈر چھیا  
 جہوت تھہ کرتا ہے سوچ خوف چھپتا ہے  
 بھہر پیار لیہ جو چا مہم  
 اپنا سودا آری مال جو درکار ہو وہ بھر لو  
 بھکت لیہ لی مارک لا کہ  
 اور بیکہ لیکر اپنے راہ پکڑو  
 تمہ تینک کو آہ بھکیا رہے  
 او تم مثل بیگنے کے ہواے فقیر د

تمہ جوگی پیرا کی کست نہ مانہ کوہ  
 تم جوگی پیرا کی ہوتا ہے کئے کا برا نہ مانو  
 یہ مانک کچھ بھکیا کیل است کہ نہ ہوہ  
 کچھ بیکہ مانک لو اور دوسری جگہ چلے جاؤ

ان جو بھیکہ نمون ایون لیے  
 رتن سین نے کہا کہ ہو بھیکہ کی لڑکھو آئیہ ہن  
 کس نہ نمون جو راجا دیئے  
 اگر راجا دیگا تو کیون نہ لین گئے

پیراوت راجہ کی باری  
 پیراوت جراجہ کی لڑکی ہے  
 کھتہ لہین بار بھاماگون  
 کپڑے کے دردازی پرانگنے کو آیا  
 سوئی بھگت پر اپت پوجا  
 اسی بھیک سے میری کر زویر آئیگی  
 اپ بھٹا ایہاں جیونہ ٹھانوں  
 میرا جسم بیان ہے اور جان دوسری جگہ  
 جس بن پران نیسے چھو چھا  
 جیسے بنیر جان کے خالی جسم ہو  
 مہ سوبٹھہ را جاکی اور ان  
 تم قاصد راجہ کی طرف سے ہو

ہون جوگی تسنہ لاگ بھکاری  
 بین جوگی ادھی کے لاگ بین فقیر ہوا  
 بھگت دئی لے مارگ لاگون  
 سیکہ دو تو اپنی راہ پکڑ دین  
 کمان جاؤن اس بار نہ دو  
 اور کمان جاؤن دوسری ایسی سرکار کون ہے  
 تجسم ہون بے تھون نہ تانوں  
 خاک ہو جاؤن گاگر دکان نام لینا پھونڈگا  
 دھرم لاگ کیسہ جو پونچا  
 تر خالی جسم کو پونچنا شرم کی بات ہے  
 ساکھ ہو وہ دیکھ بھیک نہور  
 مثل شاخ سیدہ دار کے ٹھک کر بیکہ دو

۲۰۹

جوگی بار آو سونہ بھکاری اس  
 جوگی دردازی پر جس بھیک کے امید پرائے  
 جو نہ اس دھرم آسکت کو نہیں پائے  
 اگر بیان ہے نیل منہد کئے پھر کمان کو کرک پانچ تین

جو سہیت گھن جا یہ پیا  
 کرا یا شوکر جو کر ساتھ گھن بھی پس پاتے  
 سو کہ بات جوگ نہ ہونی  
 ایسے بات کسی تو یہ جوگی یہ کیسے ہیں

سن بیٹھ من اپنی ریا  
 قاصد بات مسکراؤ دین منہ ہوا اور کما  
 جوگی ایسی کہے نہ کوئی  
 کوئی جوگی ایسی بات نہیں کتا

وہ بڑا راج اندر کر پاتا

وہ بڑا راج ہے اندر کا سا اور سکا ملک ہے

ہر بات جاسے تنہا چلی

رہا تین غماری اور سکے مانے کوئی یا کئے

اوچھوٹتے ہو کبیر کے کوٹا

وہ بھی تچے کے دے تیر چھوٹے

جہاں لگ دشت چھا چھا

میں غلام نظر کشا یہ بہن کی جانی

آگین دیکھ پاو دھرتا تھا

آنے چل کے پاؤں رکھو اور جوگی جی

دھرتے پرین سرگ کو چاتا

تم جو تو زمین پر اور آسمان کے چائے کا نقد کرتے ہو

چھوٹتے ابھتے بہت سنگلی

ابھی سنگل کے باقی تیر چھوڑے رہائیں

بیسری بھکت ہوئے سب کھانا

بھیک مانگنا ہر طرف کا بھول جاؤ گے

تہاں پیار س باقی بھیکاری

دہان پر بیکہ بیٹے نے ہاتھ پھیلا یا ہے

تہاں نہ ہیر ٹوٹ جہاں تھا

ایسی جگہ بلند پر نظر نہ کرو جہاں سر توڑا جا

وہ راہ میں جو گت سخر تھی راج او پاٹ

وہ راہی جس میں کی سہم دیا اور سکا ملک اور تخت ہے

سندہ راجا می راجہ جو کچھ بند زکاٹ

وہ اچھے راہ کے گھر جاسے جوگی ذلیل کے گھر کیا تھو بند نے کچھ

جو جگر کی سرت بند رکاتا

بہولی کوئی حقیقت بند نے کاٹا

ر سا، صفا اوے ساوہین

ر سا، وہ سا، یہ سوز جاتے ہیں

اسمہ پہ کی وجہ گ کر سا تھو

تھی جو، یہ ہی سر نام کو پہنچا، ہر

ایکی جوگ نہ دو سر باٹا

تو سوا سے جوگ کے دوسری راہ نہ چلا

جوگ سا، صفا آہیہ دھاوہین

اور جوگ اپنے آپ کو جھلانے سے سوز رہا

ڈشٹ چاہا لگن ہوئی ہاتھو

نگاہ سے زیادہ اور سکا ہاتھ آگے پڑتا جی

متمہ ری چوری سنگل کے ہاتھی  
 راجہ بیاہ دیا مٹھا زار و سنگل ہاتھی تک ہے  
 ہست ناست تنہ کرت تبارا  
 ہاتھی کو نیست و نابود کرتے اوسکو دیرین لگتی  
 جو رگرمی کر دھ جانوت بھٹے  
 جتنے پاڑ پر قلعہ زن سب براہ سکا قبضہ ہے  
 انت جو چلمان کو دہ چینیان  
 مضمون آخر فنا کو جو کیسے نہ پہچانا

ہمے گرد ہست یز سامتی  
 اور کچھ گرد ہڑی ہاتھی کا ساتھ میر ہے  
 پریت کرمی پائے کی چھارا  
 پہاڑ کو ایک دم میں پامال کر کے خاک کر ڈالتے  
 جو گڑھ گرب کرنے تی نئے  
 اور جس قلعہ واسے نے غور کیا اوسکو بھڑا  
 جو آداسو آپن کیسٹھان  
 جو آیا اوسنے خود بینی اختیار کی

رے  
 راجہ بیاہ  
 دیا مٹھا  
 زار و سنگل  
 ہاتھی تک ہے

جو کہ کوہ نہ چاہے تب تو موہ رس لاگ  
 جو گی مضہ کو دست بنین رکھتا زہی بات بکڑی لگتی ہے  
 جو گ تننت جیون پائین کر کہا کر موتہ آگ  
 جو گ فی حقیقت مثل بانی کے چراو کے ساتھ آگ کیا کر سکتی ہے

بستہ جاے کمی سب باتا  
 وکیل نے جا کے جو یہ سب باتیں کہیں  
 مٹا نو نہ مٹا نوں کنور سب  
 ہر ایک جگہ کے کنور دن کو طلب کر کے کہا  
 ایہوں بیگ کرو سنجوؤ  
 اب بھی جلدی کچھ تدبیر کر د  
 متر متہ کہا رہہ من بو جھے  
 مشیرون نے خوش کر کے جواب دیا

راجا سنت کوہ بھارا تا  
 گندھرب بین کا منہ مضہ سے شیخ ہو گیا  
 کین ابلہ یے جوگی رائے  
 کئے اب تک اس جوگی کو رکھا ہے  
 نش مارہ ہتھیان کن جوؤ  
 اور ایسا اوسکو مارو کہ خون تاقی نہ آئے  
 پت نہوی جو کہ سون جو جھے  
 کچھ بزرگی کی بات نہیں ہے جو کہ نہیں



دی ماری تو کاہ بکساری

اگر ماری کو کیا نام ہو گا وہ فقیر رہیں

نا بیل سوین نہ مارین موکو

آغون نے ہنکارا یاہو اگر پھاڑکی مرثیہ سنیں

رہے وہیہ جو گز نہ تری میلی

رہنے دو اگر قلعہ کے نیچے پڑی ہیں

لاج ہوے جو مانے ماری

اور بڑی شرم کی بات ہوگی بڑی غلط ہے

دھون بات نہ لا کے دھو

وڈیات میں تم کو الزام ہو گا

جوگی کت آچھے پن کھیلے

جوگی کھنے آئے اور پھر چلے گئے

اچھی وہیہ جو گزہ ترین جن چالہ یہ بات

ہنود اگر قلعہ کے نیچے رہیں اس بات کا ذکر نہ کرو

تھمہ جو پاسن بھلے کر نہ اس کے کھلے دوات

جو پھر کو بجای غذا کو کھائے کھلے ٹھہرین ایسے اہل ہیں

گئی بیٹھ پن بٹرنہ آئے

قاصد جب سے گئے پھر کے نہ آئے

بیمون سرگ بات دھون کا با

منین سلوم کسی نے قلعہ پر جا کر کچھ کر کیا

نیکمہ ناکا یا پون نیپا یا

جسمین پر اور پاؤں میں وقت نہیں

یا مسور رکت نیسنہ بھر چو وا

پر مات کو داکر کرا شک خونین بہا تا

پر می جو آنسور رکت کی ٹوٹی

آنسو سرخ جو آنکھوں سے گرے

راجین کہا بہت دن لائے

راجہ رتن سین نے کہا کیا سبب دن لگے

کاہونہ آئے کسی بھپے جا یا

کسی نے اگر پھر کچھ جنبہ نہ کسی

کہنہ بدھ ملون جو دن کنہ چا یا

کسلجی جا کو ملون در کس انداز ہو چوچن

رؤمی ہنکا رس پا کچھے سو

بہر دہنے کے پھر ہراسن کو پکا را

رنگ چلے جنون میر ہوئی

تو یہ سلوم ہوا کہ میر ہو ثیان چلی جاتی ہیں

جان آون

وہی رکت کھدنی باقی  
اسے خون سے کھل کر جو خط توڑنے کو دیا  
یہ اندھے کنٹھ پر جس کا تھا  
نڑتے کی گردن میں خط لٹکا دیا تو اڑیں کلاں پڑ گیا

سوا جو لیندہ جو پچھلی راتی  
اور اسے جو پچھلی میں لیسایو پچھلی  
برہ کہ جراجا ہی کمان نام تھا  
عشق کا جلا ہوا داغ مٹانے سے نہیں مٹتا

مس تیان لکھنیں برن وی وی لکھا اکٹھ  
سیاہی چشم اور قلم مرگان زور کے حقیقت اپنی لکھی  
اکھڑ دینے نہ کوئی چھوٹی سودھیہ پر پو آستھ  
حرف ایسے چلتے تھے کہ کوئی چھوڑ سکے وہ خط توڑنے کو دیا

اوکھ بچن سوکس پر پو  
اور زبانی توڑتے تھے بات کہی  
پن رکے سنوار کس اس دو جو  
بھر دوسری بات سنوار کے یہ کنا  
سوا بھین تھے بل لاگا  
سوا جبک اس صبیحے دور برستا ہے  
بہلنہ ایں ہون تہ بل نہیا  
اچھا ما دیو نے بھوکھا زور دیا  
جو تہ میا گیندہ یک دھارا  
جوشے اڑا ہوا مانی اپنے قدموں سے سزا لیا  
جو اس جا کر آسا بکھے  
جس کسی کو جس کے ساتھ امید ہوئی ہے

پھلین مور بہت کے سیوا  
کہ پہلے میری طرف سے کلمات مجھ کو یاد تھے  
جیو بل ویخہ دیو تن پو جے  
کہ جو طاقت دیوئی دی تھی وہ موجود ہے  
بل جیو نہ رہا تن سو جاگا  
کہ اگرچہ جان میں زور نہیں مہم میں تو زور ہے  
چہ تہ تہان بھاویل کینھا  
میں جان تم ہو بان زور کی کیا کمی  
دشت دکھاے بان کبھارا  
اور نظر دکھاتے ہی تیسرے سا طرے  
دکھ منہ آیس نہ بار می دھے  
وہ اسکو حالت تکلیف میں اور اپنے ہنسنے لگا

نہیں بھجکے یا نہ سیکھا

تنبیہاں مبالغہ و بیکار کی سیلحہ تملین نہیں

اگن دور لیٹھ نی بھیکھا

پیشتر ہی سے دوڑ کر بھیگنے لے لی

نیتہ نہیں جو بیدھ کے نہ کسانہ وی بان

کھونست آکھیں دو پار ہو کے سورج پڑ گئے دھیر کھانے نہیں نکلتے

ہی جو اکھ کھکھی تنہ ستھ گھٹھہ پر ان

سینہ پر حرف تھے لکھے اوس سے اور کا ہنر جان ہے

نہ کسانہ بان بھیکہ کی گھٹھہ

اوس تہ و خانہ نہ کسانہ

یہ ان سو کا رمی رکت سپیو

لوہا کے سر پہ سپیو جانک خونین پٹا تار

جینہ نہ پیر تنہ کا کر چستا

جسکے سر پہ روئینہ رسکونیا مذقہ ہے

اکھوت کہہ رہی کی بھاکھا

نہ کسانہ بان بھیکہ کی گھٹھہ

اوس تہ و خانہ نہ کسانہ

یہ ان سو کا رمی رکت سپیو

لوہا کے سر پہ سپیو جانک خونین پٹا تار

جینہ نہ پیر تنہ کا کر چستا

جسکے سر پہ روئینہ رسکونیا مذقہ ہے

اکھوت کہہ رہی کی بھاکھا

رکت جو چو اگھیسج دنیا میں

اشک سنج چو کرے سارا زمانہ تر ہو گیا

سکھی سجان دکھی کر بھیو و

تندرست بیمار کارا ز کھی نہ جانے گا

پر تم تھہرے اس تستا

مشتوق بیدرد ہمیشہ سے ہوتے آتے ہیں

جاسون کہوں ہو ہی جہر اکھا

جس سے کہوں وہ جل کے راکھ ہو جائے

نہیں سپا پر سب بھیسے

آنکھوں کے پانی سے تالاب سب بھو گئے

رکت لکھے اکھر بھیسے سیان

لوہے حرف لکھے سیاہ ہو گئے

تب دکھ دیکھہ چلا پی سوا

تب یہ دکھ دیکھ کے تو تالے چھد

بستھہ مرون چھو کچھہ کے پانی میم پاری ہاتھ

اب یہ مقام درجائے گا کہ خالی خط مشرق کے ہاتھ میں جانا ہے

بھینٹ ہوت دکھہ روی سناوت جویجات چلاکھ

ملاقات ہوتی تو سارا دکھہ روکے سناٹا اور جان اوسکے ساتھ کرنا

کنچن تار بانڈھ گین پاتی

سوئے کا تار بانڈھ کے گلے میں خطا لٹکا یا

جیسین کنول سرج کی آسا

مسطح سورج کی اسید کنول کو رہتی ہے

بسر اچھوک سیج سکھہ باسو

سب کھانا پینا اور پلنگ پر آرام سے سوناڑا ٹوٹا

تب لگ دھیر سنان نہ پیو

تب ہم احوال بخیر ہی رہتے نہیں سناٹا

تب لگ سکھہ ہی میم نہ جان

اور وقت تک آرام ہے جب تک محبت کا اثر دل میں رہتا

اگر چندن سٹھ وہی سرور

اگر اور مندل حالت محبت میں جو کمزور یا زیادہ جلتا ہو

کتھا کمانی سن سٹھ جرا

قصہ کمانی کے زیادہ جی جلتا ہے

لے کا سوا جمان دھن راتی

تو آٹا دس گجھ لے لیا جمان چو داوت تھی

تیر کنستھ یہ وری پیا سا

اوسطیح باوجود نزدیک شوہر کے چوٹ نشہ دیکھتی

جمان بھنور سب تھان ملہا

جمان سب بھنورے ہیں وہیں خوشی ہے

سنان تو کھسے رہے نہ پیو

اور جب سنا تو ایک گھڑی جی قرار تین کرنا

جمان میم کا سکھہ بسر امان

اور جب محبت کسی کی ہوئی آرام فراموش کر د

او بھا اگن گیا کر چپیرو

اور لباس جس کا آگ کا کام کرتا ہے

جانہ کھیو بسندر چہرا

گو یا گھی آگ میں پڑا

برہ نہ آپ سہاری میل چپیر سرور کھ

عشور اپنے حال کو بھٹانے بیرون یا سبیلہ کہے گئے ختم بڑا ہو

پیو چو کرت رات دن پیا مکھ نیسے سوکھ

پیو چو کرتے ہوئے رات دن کے پیسے کا منہ خشک ہو گیا

تسکین کا سیرا من آئے

اور سیرت ہیرا من میں کاندھ لیکر پاؤں کے پاؤں

بھل متہ سوا کینہ ہے پھیرا

پداوت منہ ہیرا من کو دیکھ کر گناہ چھاپا تو گناہ

باتنہ جانوں کبھم پہارا

ہاتین بنج محبوب کی سنت ترہاڑے ہیں

مرم پاں کر جان پیاسا

تدربانی کی پیاسا ہی جانتا ہے

کارانی نہ پوچھہ باتا

سلے رائی کیا بات پوچھتی ہو

تو سرور سن لاگ پیوگی

تو سرور کے واسطے یہ جو رنجلیف اٹھاتا ہے

نہر بست لے تہاں سدھکا

نہر بست کے واسطے وہاں سدھارین

مرت پیاس چھپا نہ جس پائے

پیاس کی مارا ہوا سایہ کی جگہ پر تسکین پانے والا

گاڑ نہ جانہ پر تسم کسیرا

مشق کی طرف کی شکل کی سطح نفع نہیں پہنچ

ہر دین ملا نہوے ذرا را

لیکن جس سے دل ملا پھر مبدائی متصور نہیں

جو جمل نہ تاک نہ کا آسا

اور جو شخص باقی ہی میں رہتا ہو اس کو باقی کیا

جن کو می ہوے پیہم کرانا

عبث کوئی ہو محبت کا فریاد

اوسو مساد پو مڑہ جوگی

اور مہادیو کے منڈن میں پڑا ہے

دیو پوج پن او سپہ گرنے

دیو پوج کے اپنے گھر آئیں

دشت بانس مس مارہ کھائی راتہ ٹالو

ایسا ناہ کا تیر تھے مارا کہ کھاتے اوس جگہ رہ گیا

دیو سر بار نہ بولا لے پداوت ناؤن

دوسری بار نہ بولا کہ تمہارا نام منہ سے نکالت

رو نہ رو ن بان دیکھ پڑے

اوسکے روئیں روئیں میں وہ تیرہ چل گیا  
نیسہ چلے رکت کی حیا  
آنکھوں سے خون کی دھار جاری ہے

سورج بوڑا دکھڑا پر بھاتا  
سورج میں جو مرنے کو تیار ہو رہا  
دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

بہسو بسنت راتی بن ہے  
بسنت بھی سورج اسی ہے اور چنگل کے ہے

چمک جو بھیج بھیجو سب کیر  
زمین جو بھیگ کے سب گیر ہو رہی ہے

راتی سنی اگن سب کایا  
ستی جو سورج آگ میں ہو جاتی ہر اویکی مرنے ہے

انیکر بھیا پان تنس بھیجا  
شکرت ہو گیا بسا ڈایا بھیجا

سو تہ سوت رہ کر کھ چوٹے

اور ہر ایک سام سے امو چاری ہے  
کنتھا بھیج بھیج رتنارا  
کپڑے بھیگ کر سرخ ہو گئے

او مجھ ٹیسو میں راتا  
مجھ اور شو جنگل کا میں اسی سے سرخ ہوا

اور راتی سب جوگی جتے  
اور جوگی جتی سب سرخ اسی سے ہیں

اور راتی تنہ ٹپکھ ٹپکھ  
اور جتنے پرندے جانور ہیں سب سرخ ہیں

گنگن میسر راتی تنہ چھایا  
آسمان پر مادل جو سرخ ہے اوسکے عکس ہے

پنی تمھارا نہ روؤن پسپا  
لیکن تمھارا روان نہ پسپا

تھان چکورو کلا تنہ ہی میا پیٹھ

چکورو کلا کے دل میں بھی محبت ہوتی ہے

نین رکت بھراہ تہ پھر کینہ نہ بھ

آنکھوں میں خون بھرا آیا اور تنے بھر نگاہ نہ کی

رکت پرائیں سینہ در سیکھ

کہ خون بگاڑتے سینہ در دکھایا ہے

ایس بسنت تھیں بے کھیل

ایسا بسنت تھیں کو کھیلنا آتا ہے

تہ تو کیل مندر کنہ آئین  
 تم ترست کیل کے اپنے مکان آئین  
 کبس مری کو پار خنہ بارا  
 اوسکا منور یہ ہے کہ بار بار کون کرے  
 پیر سرج تھا اک جو لائے  
 اوسنے ہا کہ چو تو کر یو نکا بنا کر اوسین ملجا کر  
 آئے بجھائے دینہ پتھہ تہا  
 مہادیو نے لکے آگ بجھائے اسی راہ بتادی  
 اٹنا پتھہ پیس کے بار  
 راہ مہبت کا دروازہ اٹنا ہے  
 اب دھس لینے چہ تہ آسا  
 اب وہ چاہتا ہے کہ تم تک رسائی کر کے لاسا جاوے

وہ کام جس جان کسائین  
 اوسپر چال گنڈ خدا ہی خوب جانتا ہے  
 ایکہ بار سونوں جر چھپا را  
 ایک ہی بار جل کے خاک ہو جاؤں  
 مہادیو گورین سدھ پائے  
 پر مہادیو اور گوری مانے جوئی  
 مرن کیل کر آکم جہان  
 کہ جہان پہلے ہلاک ہوا متصور ہے  
 چہ سرگ جو پڑی تیارا  
 اگر چہ سہو تھان پچای اور گری تو تپال کو جا  
 پاوی سائیں کہ مری سنا سا  
 اور آرام پکے یا بے آرامی سے رہا ہے

پاتی لکھ سوچھانی لکھا ہے دکھ روکے

خاک لکھ بھیجا ہے اور سارا دکھ درد روکے لکھا ہے  
 دھون جو رہے کہ نسری کہا جالیں جو  
 آیا جان رہے یا غل جائے کیا حکم ہوتا ہے

جانہ وہ چھت مش تانی  
 گویا نہ لے گرم کی طے وہ خط گرم بتا  
 راتے سیام کنٹھہ جر لاگے  
 اوسکا نشان سسرخ و سیاہ گردن میں پرہ گیا

کیونکہ سوچھوڑ دی پاتی  
 سہل زبانی مکر تو نے نہ حوائج رکھا  
 گدین جو باندھا کچن تانے  
 کڑوین جو بٹکے تار سے خط باندھا تھا

اگن سوانس مکھ نیری تاتی

اگن سانس کے ساتھ منہ سے گرم نکلتی ہے

روی روی سوی سوی کے سوبانا

رو رو کے نوتے نے جو باتیں دق کے بیان کیں

دیکھ کنٹھ جہ لائے سو کیرا

بر مال میں ہونے کی گردن سے خطا بنے لگے

چر جہ باڈ بھئے تے چو نان

بس کی ہڈیاں جل جل کے جو ناہر گئیں

دین تہ لاگ کیا سب جاری

اوسنے تیری لاگ میں سارا جسم اپنا جلا دیا

ترور حیرتہ تہان کو پاتی

درفت جلتے جاتے ہیں تپے کا کیا حساب ہے

رکت کے آفس بھو مکھ راتا

لو کے آٹھ نوٹن سے منہ سنجہ ہو گیا

سو گس جبرہ اس گھیرا

اوس شخص کا کیا حال ہو گا جو دائرہ عشق میں پڑا ہو گا

تہان مانس کو رکت ہونان

وہاں گوشت اور لہو کا کیا حال ہو گا

تپت میں جل رہی پیاری

اور مانند ہی بے آب کے ہیکر ہے

تہ کارن وہ جو گی بھسک کینھ تن واد

تیرے واسطے تو اس جو گی نے اپنا تن کیلا کے خاک کر دیا

تون اس ٹھہر کچھ ہی بات نہ پوچھے تاہ

اور تو ایسی بید رہے کہ اوس کی بات بھی نہیں پوچھتی

کس سوامو سون سن بانا

کہا پر ماوت نے نوتے سن میری بات

پنی سو مر م نہ جانین بھورا

لیکن راز محبت کا بھولا آدمی نہ جانے گا

ہون جانت ہون ابون کچا

میں جانتی ہوں وہ ایک کچا ہے

چپون تو لاج ملون جس راتا

اگر تین چاہوں تو لاج کی رات ملاقات کرنی چاہوں

جانے سوئی جو مر کے ہو را

حال محبت وہی جانتا ہے جو آپ کو فنا کر دیتا ہے

تا تجنہ پریت رنگ تھہ راجا

کیونکہ ہنوز محبت کے رنگ میں وہ غائب نہیں



ناخنہ حبیب ملیگرا سا

جو شخص اس تک نہ ملے کہ خوشوار ہو  
ناخنہ حبیب سے بھنور کر رنکو  
اب جس میں تک میرے رنگ میں نہیں ہوا  
ناخنہ آرا تبرنگ کے ہوئی  
جو شخص میں تک میرے رنگ میں نہیں ہوا  
ناخنہ پیسہ آوت اک بھو  
جو شخص بہت میں اولے کے مانند نہیں ہوا

ناخنہ رب ہوی چہو ایکا سا

جو شخص آفتاب ہو کہ آسمان میں نہ تھا  
ناخنہ ویک ہوئے تپنگو  
جو شخص اب تک شمع کا پروانہ نہیں ہوا  
ناخنہ آپ جیسے مر سوئے  
جو شخص راہ نسبت میں جا کہ نہیں ہوا  
ناخنہ میں مابنخہ ڈر گو  
جو شخص کا خوف بھی نہ ملے میں نہ

تہ کا کہے رہن کس جو ہے پر ہم لاگ

ایسے شخص کو رہنے کے واسطے کیا اجازت دون جگہ کی لاگ ہو

جنہ وہ نہیں لئے وہیں کیا پانی کا آگ

جو کو عشق کامل ہو رہے اور کے واسطے کیا پانی کیا آگ

پت و من کنک بان میں لکے

جو ہر بات نے فہم دت طلب کی  
تہ کہن کت چھے سہاگا  
بے سونے کو اسے سہاگا در کار ہوتا ہے  
ہون جوگی مرہ منڈیپ بھوری  
پہرے جوگی حب منڈیپ میں گئی ہتی  
سہارو دیکھ کے نہان  
وہی اسے سہری آئے

اور تر لکھت سہیجی نن آنکے

اور بڑا بٹا لکھتے وقت محرم بیگ ائی  
جو نر مل نگ ہوئے سولاگا  
اور جو نگ ہوا اور سچا ہوتا ہے وہی لکھت ہے یہ خط  
تہو ان کس نہ گانہ متہ جوری  
اوی جگہ کیون نہ پورے نے عقد باندھا  
سکھن لہج کا بولون بینان  
اور میں سہیلیان کی شہر سے بول نہ کی

کھیل مسین مین چندن کھالا  
 بطریق کھیل کے مین نے چندن ہی تھیر ڈالا  
 تب نے نجا گا گا گاتون سوئی  
 تب بھی تو نہ جاگا ایسا بیوش کچھ سو رہا  
 اب جو جس کچھ چڑھے گا سا  
 بچو آقا بھوسہ کے آسمان پر چڑھے

کھلے جا کس تو دیون جے مالا  
 کہ شاید تو ہائے تو بے المادون  
 جاگین بھینٹ نہ سو مین مہوئی  
 جاگے سے ملاقات ہوئی تونہ سو رہے  
 جو جو دیے سو آوے پاس  
 اور جو جان لے وہ قرب پا ہے

تب لگ بھگت ملی سکا راون سے اک ساتھ  
 اس وقت تک بھیک نہ لے سکا راون اور رستیا کا جب ساتھ  
 کون بھروسہ مین اب کون جیو پرائین ہاتھ  
 اب کس بھروسے پر بات کروں جان دوسرے کے ہاتھ

اب جو سورنگن چڑھ آؤں  
 اب جو آقا ب آسمان پر چڑھ آئے  
 بستہ آئیں جیو پر کھیلا  
 بہتون نے اسی طرح جان بھیر گنائی  
 کیرم و صاپیم کین بارن  
 بکراوت نے جو در محبت مین دخل کیا  
 سندی کچھ مک دھاوت لاک  
 راج بھوج بھی مک دھاوت کی لاگ مین  
 راج کنور کنچن پور گیو  
 راج کنور بھی کنچن پور گیا

راہ ہوہ تو سس کنہ پاس  
 اور راہ یعنی ستارہ تب ہتا بھینی عکس پانا ہر  
 تون جوگی کنہ مانہ اکیلا  
 تو جوگی کون ہے کہ تنہا ہے  
 سپناوت کنہ گیو تپارن  
 تو سپناوت کے واسطے تخت ایشوری پر گیا  
 گنگن پور جوگی کا بیراگی  
 گنگن پر رنگ بیراگی بو کے ٹپ  
 مرگاوت کنہ جوگے بیو  
 مرگاوت کے عشق مین جوگی

اور راہ یعنی ستارہ

سادہ کنور کھنڈاوت جو گو

زینہ بھی کنداوت کے مشق میں جوگ سادھا

میاوت کن سر سہ ساندھا

بیاد کے واسطے راجہ سر نے چہ ترہ لکڑی لکڑی لکڑی

مدد مالت کنہ کی سہ سو کو

بھنوری نے مالتی کے واسطے بیگ اختیار کیا

اوکھا لاک انزو دھ پر باندھا

اور اوکھا کی لاگ میں انزو دھ نے

ہون رانی بدماوت سات سرگ پر باں

میں رانی بدماوت ہون اور ساتوین آسمان پر میرا مقام ہے

باتھ چڑھوں سوٹھ کی پتھر تم کرے اپناں

اوسکے لئے نئون کی جو اپنے آپ کو پہلے فنا کر دے

ہون بن ہون ایس متہ رانی

میں تھارے طے آنے سے خوش ہوئی

تہوں جو پریت بنا ہے آٹھا

تو گرہ محبت کا بناد کیا چاہتا ہے

ہو دہنگ ادھر کہ دیتا

یہ دیکھ کر کہ کونکہ کے جل جانا ہے چراغ کو کہ لپٹا

رات رنگ جم دیک بانی

سرخ زنی شل نیتہ چراغ کے حامس کر

چاڑھ کرک ہوہ پکار پیا سا

بچا ہوا کہ جسے سنا پکار رہا ہے

سارے پہ پہلے جس چہڑی

شام میں سوکھتے ہیں غرق میں جھلکتا ٹھانا

آدھی بھینٹ پر تسم پاتی

آدھی ملاقات خط محبوب ہے

بھنور نہ دیکھ کیت مہ کاٹا

تو جو کو نہیں دیکھتا لکڑی کی شیتان لکڑی پر لکڑی

لیہ سمند دھس ہوے مرجیا

اور سمندر میں غوطہ واسطے گوہر کے خواص لگاتا ہے

میں لاو ہو می سیپ سواتی

اور شل سیپ کے امیدار سواتی کارہ

چو نہ پان سوات کی آسا

اور سوات کی امید میں پانی میں چٹا

رین ہوہ جل چکی چکوری

اور شل چکوری چکوار کے ہو کہ رات کو جیانی ستا ہے

سودھ چکوردشت سس پانہا  
چکورد چکر نظر طرف مانتاب کے کر

اور ب سودھ کنول دودھ مانہا  
اور کنول ہر کر اسید برآمد آفتاب رکھ

ہو نہون ایسی تہ رانی سکس قور پیت نہاہ  
مین بھی تیری محبت مین اوسیلور سے ہون تو بھی محبت کا بنا کہ  
راہ بیدہ ارجن ہو ہی حیت در پدی بیہ  
راہ سار سے کو جہا جن نے بیدہ حیات در پدی سے بیہ جہا

راجا اینہان میں نہ چھو را  
راہ کا بیان یہ حال ہوا کہ آتش تہ ذراں میں مل کر چھو را  
جیو گنوا می سو کیو ہو ہے  
جی گنوا کے گذر گیا محبت کی راہ مین  
کہان نہنگلا سکھ من ناری  
کہان نبش پنگلا دمنش سکھ من مینی بافتدال  
یونہد سمند جیس ہو میرا  
خطرہ پانی کا جیسے سمندر مین ملکر  
رنکہ پان ملا جس ہوئی  
رنگ بان مین جسطرح سار ہا ہے  
سوین آئے دیکھا بھانا سو  
توتے نے جو تکے دیکھا تو راہ کو قریب دیک پایا  
سدا پر تیسہ گارہ کرے  
اور ہدایت سے کہا کہ مشرق چہنہ ظلم کرتے ہیں

بہا جیوہ چھار کر کو را  
بلکہ بل بل کے را کہ کا ڈھیر چو گیا  
بھان جیو جیو دمنش اوہی  
بنیز جان کے ہو گیا جی دبا تو اسیکو دیا  
سن سادہ لاگ کی تار می  
خوب دھیان کر کے اور خیال کر کے سن  
گاہر آئے تس ملے نہ میرا  
گم ہونا ہے اور پڑھو جیو نین ملتا یہ حال ہوا  
آپہ کھوے رہا ہو می سوئی  
اسی طرح اپنی آپ کو کھو کر تجھ مین وہ مل گیا  
نین رکت بھر آئے آسنو  
اوسوقت آنکھ مین اشک خونین بھیرا لایا  
وہ نہ بھول بھولا جیو دیے  
لیکن اوسکو تم بھولو بھولین اور اوسنے جان لی

اور فہمیدہ بیانی میں جو کلام  
طبیعیہ میں ہے وہ یہ  
جو کہ فہمیدہ میں ہے

[illegible]

مجلس

گر دیلا و یک علی حیا

انہو اس کٹہ بیگ چل آوہ جو نسی تمہ نالون  
اور یہ بھی کہ عید ہے کہ عید آؤ جان بھارت نام میں بس رہی ہے

# نہنہ بھتیر پتھہ ہی ہر د بھتیر تھانوں

آنکھوں کے اندر راہ ہے اور دل کے اندر جگہ تھاری

بھابنت اپنی نیکیا  
 مثل بھنت کے تر و نازہ ہوا اور سر نوسی ننگی  
 اٹھا سو می ہنوت اس جاگا  
 اور خواہ مثل ہنوت کہ چھپینے سوتا تھا میرا  
 سہنہ کرا سورج پر کا سا  
 پس راجانے ہوا حصہ سورج سے بڑھ کر طلوع کیا  
 وشت چکور چاند جس پاوا  
 اور نگاہ مثل چکور کے چاند یعنی پداوت پر لگائی  
 جو چھپکارو وہی سون ہیرا  
 اگر وہ چھپکار بھی ہے تو ایسی کی جانب بچتا ہے  
 بھے تن پانکھ تینک مرچیا  
 کہ پن میں پرچہ آئے اور پروانہ مردہ زندہ ہوا  
 کنتھا ٹوک ٹوک بہر زمان  
 اور گودڑی پارہ پارہ ہو کر ہم سے باہر ہو گئی

سن پداوت کی اس میا  
 پداوت کی ایسی مہربانی سگر راجا  
 سوا کا بول پون ہو ہی لاگا  
 اور تھنے کی گفتگو نے مثل ہواے سردا فرکیا  
 چاند ملن کنہ دھین آسا  
 جب نہ نے نے چاند یعنی پداوت کی دھول کا اسکا کیا  
 پانی لسنھ لی سیس چڑھاوا  
 پھر خط پداوت کا لیکر سر پر رکھا  
 آس پیاسا جو جنہ کیرا  
 جو شخص جسکی اسید کا پیاسا ہوا ہے  
 اب یہ کون پان میں پیا  
 پھر راجا کہتا ہے کہ یہ کسا پانی سینے پیا  
 اٹھا پھول ہر دی نہ سمانان  
 ایسا خوشی سے بھولا کہ دل کے جامہ میں نہ مہلا

۲۲۵

جیسے کہ متعلقہ  
 بابیل شہر  
 کا ہی ہے غرض  
 تو غلام و غلام  
 ہر دو کو زنجیر لگا کر رہا

## بھان پر شیم وی لہنہ یہ جویں تہا

جہان معشوق کا مقام ہے جی او کی راہ میں زبان ہے  
 جو سولامی پاو سون ہم تہا جلس للہا  
 اگر وہ پاو ان سے بلاوے تو ہم سر سے جل کے راہ نئے گرین

چہ پتھ ملا مہینہ سے  
 جوارہ سا دیو نے نشان دی تھی  
 جہان وہ کو تہ بکھم اوکا ہا  
 جہان وہ کت دست گرا تھا  
 پاور اندھ پریت کر لاگو  
 دیوانہ اندھا محبت کی لاگ میں  
 نینچس دھنس سوائس من ہا  
 جب غوطہ مارا سانس کو روکا  
 پیلا پر پی نہ چھا ڈنہ پا چھوڑا  
 چیلے ہی راجہ کے ہمراہ تھے پھیلا چھوڑا  
 جس دھس لینے مند مر گیا  
 سچے غوطہ لٹا یا جیسے غواص لگتا ہو  
 جس دھس لینے سو سرگ دو آگ  
 سر نہ تھا یا اوس مکان کا جو تل آسان تھا

کیو سمند او ہی دھس لینے  
 گیا اوی راہ یعنی سمندر میں غوطہ مارا  
 جامی پراجن پانی تھا ہا  
 دہان جا پڑا اور اوسکی تھا نہ پانی  
 سو نہ دھنسے کچھ سو چھ نہ آگ  
 سامنے دھنسا کچھ آگے کا خیال نکیا  
 گرد و مچھندر ناعہ سینھارا  
 تب گرد و مچھندر ناعہ نے سینھال لیا  
 چیلانچھہ گرد و جس کا چھوڑا  
 چیلانچھہ ہل میان ہاند بھیل کے او گرد یعنی راجہ ہاند  
 اکھ کے نین بر پی جن دیا  
 اور اُس وقت اکھیں تل چراغ کے روشن تھیں  
 بجر جو مندی جامی اگھار  
 پتھر جواو سپرڈھکا تھا یعنی دل کا کھل گیا

پانک چڑھا و سو گرہ کر چڑھت کیو موی بہور  
 چڑھا و قلو کا جو بہت کیوچ کا پرستے پرستے مسج ہو گئی  
 بھئی نکا رگڈھ او پر چڑھے سیند دی چھوڑ  
 نام قلو پر شور و غل ہوا کہ چور نعت دیکر چڑھے میں

لو کچے پاس پنڈت جوڑھی  
 تب پنڈتوں کو بلا کے بیو سٹھانہ کا طلب کیا

راجہ سنان جوگ گڈھ چھی  
 راجہ مندھ پھین سننا کہ قلم چوگی چھوڑے

جوگی گدھ جو سینہ کے آونہ  
 اور پوچھا کہ جوگی جو لقب لگا کے قلعہ پر آدین  
 کسی بید پر پڑھ نہ پڑت بیدی کہیں  
 نہ پڑت بید پر پڑھنے والوں نے بید پر پڑھنے کہا  
 جیسے چور سینہ سر میلانہ  
 جس طرح چور لقب میں سر ڈالتا ہے  
 پنتھ نہ چلنے بید جس لکھی  
 اس راہ نہیں چلتی جیسے بید میں لکھی ہے  
 چور ہوی سولی پے موکھو  
 نہیں جو چور ہوا سولی پر چڑھنے سے بچا ہے  
 چور پکار بیدہ کھر موٹسا  
 اور جو چور بلا لنتب دیگر گھر لوٹ لے

بولہ سپہ ستر جس پا تو نہ  
 تو کہو اس فعل کی کیا سزا پائیں  
 جوگ بھنور جس مالت بھیدی  
 جوگی چوٹل جھونرے کے مالتی کی بھیدی ہیں  
 تس یہ دو وحیو پر کھیلنے  
 اسی طرح بد دو یعنی بھنور اور جوگی جی پر کھیلنے ہیں  
 سرگ جامی سولی چڑھ سکھی  
 آسمان پر جانا سولی چڑھ کے سکھے ہیں  
 دنی جو سولی تنہ نہ دو دھو  
 اور چوٹل اوسکو سولی پر چڑھاؤ اوسکو چڑھنا  
 کھولی راج بھنڈا رنجوسا  
 اور راجہ کے خزانہ کا صندوق کھولے

جس یہ راج مندر کنہ دنیجہ رین ہو سینہ  
 جس طرح سے راجہ کے خزانہ میں بات ہوتی ہے اٹھو کے لقب دی  
 تس انجیکہ نہ موکہ ہوی مارہ سولی بیدہ  
 اسی طرح انکی بہات اسی میں ہے کہ سولی پر چڑھا کے مار جائیں

آہی جو منتری بولی سوئی  
 اوجھوت جو راجہ کے مشیر تھے بولے  
 سدھ منک رین دن بھنن  
 مرد کا کل کو انوشہ رات دن بھر لے کا نہیں

ایس جو چور سدھ پی کوئی  
 ایسا جو چور ہو اوسکو مرد کا کل سمجھا جائے  
 تاکہ جہان تہان اسپو نہیں  
 اوسنے جہان کا ارادہ کیا وہاں نہ چنچا چا ہے



سیدہ نہ در پی نہ اپنی جیوان

مرد کا دل اپنی جان کا اندیشہ نہیں کرتا

سیدہ جامی بے جی بدہ جہان

مرد کا دل جس جگہ جگہ سے جاسکتا ہے

چہ جو کو نہ کنکرن اپن

جس نال میں بے غلو کے لو پریش آسمان کے ہے

جینک گتہ جو چہ راجا

شمال کی لڑائی کے واسطے اگر راجہ چہ

سیدہ امر کا یا جس پارا

مرد کا دل کا بدن مثل سیلاب گھر

کھر گ دیکھ کے ناوی کیون

تلوار دیکھ کر سسر جھکا دیتا ہے

اور نہ مرن پہ کھ اس کمان

دوسرے کو ایسی مرنے کے پر کمان تیرہین

تھوری سلج مرے پی ناہین

بارہ جو دانک سامان کے تو اس کا ہاتھ نہیں

سکھ سلج کی چہ تو چھپا جا

توشیہ کا سامان کر کے چڑھنا سزاوار ہے

جر نہ مرنہ پر جاے نہ مارا

ہر چند جٹے مرن تائیں اور نہ مارے سے ترے

نہیں مرن جیوان

چہ

چھپ نہ کاج کشن کر سا جا چھنہ رکا

ذیب کو کم کشن کا ہے اور راجہ چھتا ہے غفہ سے

سیدہ گتہ جنہ دشت کنکرن بن چھپ نہ بسا

اور مرد کا دل اور گدڑ کی نظر آسمان پر تھی ہے بغیر چٹے کچھ نہیں

چھٹھ نہ بجای جہان لہ راجہ

اور نقارہ بجاکے جہاننگ راجہ چڑھانی لڑے

سب در چھینک ہر نہ ان جلی

اور چگون کی ساری جماعت کو گھیر لیں

چھین کوٹ در باجن لالے

اور چین کر در فوج کے نقارہ نہ بکے

آوہ کرہ کد رس سا جو

حکم دیا گندھ پ سین نے شکر آراستہ کر د

سو نہ سب جو بل کنور جو بھوگی

بڑے زور آور جو کنور بین مقابلہ کو لیار ہون

چو بس لاکھ چھتر پت ساجے

پہیں ہا کھ راجہ ملیا رہوئے

راؤ برادر سی  
میں سے بھی  
پتہ کی ہے

باس سس سنگلی چالے  
بیس ہزار یعنی سنگدپ کے چلے  
جلت برابر دی سب چا پنا  
سارے جہان کو شکر نے دیا  
پدم کور متہ ساجی آونہ  
پدم کرور بھین سنور کے آئین  
جن بھین چال چلت تہاں  
گوریا دلزلہ جہان میں وہ چلین آگیا

گر ہاڑتے سب ہلے  
جتنے ہاڑتے سب ہلے گے  
ڈورا اندر باسک سے کا پنا  
اندر ڈر گیا اور باسک دل میں کا پنا  
گروہ ہوئے کینہ کنکن کنہ دھا  
اد کے صدر سے قلندہ خاک ہر کر سائی گیا  
کرنب سپٹھ ٹوٹی ہے ڈرا  
کچھو کہ ساری زمین پر پیٹے لیے ہر ایک ٹپٹے

اور دلیں ڈرا

چہتر تھنہ سرگ چھای گا سورج کیوانوپ  
چہتر بونک کثرت سے آسان چھایا اور سورج غائب ہو گیا  
دنہ رات اس دیکھی چرھا اندر ہوئی کوپ  
دن رات دکھائی پڑا اور راجہ اندر غصہ میں آکر سوار ہوا

دیکھ کنک او مینت ہاتھی  
شکر کو دیکھ اور دست ہاتھی  
ہوت آو در بہت اسو جھو  
اتو شکر بہت اندھا دھندہ چلا آنا  
راجا تون جوگی ہوئے کھیل  
پھر ہر دن سنے کہا کہ راجہ اتو تو جوگی ہوا  
جہان گاڑھ تھا کر کنہ ہوئی  
جس جگہ آفا کو کچھ مشکل آئے

بولے رتن سین کے ساتھی  
راجہ رتن کے ہمراہی کئے گئے  
اس جانب کچھ ہو یہ جو جھو  
یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لڑائی ہوگی  
ابھی دیوس کنہ ہم بھیے چلیا  
اور اسی دن کے واسطے ہم چیلے ہوئے  
سنگت چھاڑے سیوک سوئی  
جواوسکا ساتھ نہ چھوڑے وہی خادم ہے

جو ہم مرن دوس جی تاکا  
 جو بنے مرنے دن جی مین تاک لیا تھا  
 پر جو جاے جاو جن بولا  
 پر جان جاتی رہے ہم کچھ بول نہیں سکتے  
 گرو کیر جو آیس پاو نہ  
 اگر آپ کا ہم حکم پائیں

آج آئے پوجے وہ سیکاکا  
 سو آج وہ وقت اگر برادر ہوا  
 راجہ سنت سمیر نہ ڈولا  
 اور راجہ مثل پارکے دقار سے خاموش ہے  
 ہمہ سونہ ہوئے چکر چلا پاتا  
 تو ہم بھی مقابل ہو کر اپنے چکر چلائیں

آج کر نہ رن بھار تہہ سرت پکالے راکھ  
 آج ہم بھی مہرک مین غلیم جنگ کرین گے رستی قائم کرے  
 ست روست کو تک ست بھرے پن ساکھ  
 راستی مرشد کی رستی کا تماشہ دکھاتی ہے اور راستی بھرے گواہی دیتی ہے

روکھا چیل سدا ہو ہو  
 یعنی راجہ نے کہا ہے جیلین تامل کر  
 جا کنٹیس نامی کے وتجی  
 جسکے گے سر پہ پاکے ستیم کیجیے  
 بہ جین پیس پان جاسوئی  
 یہ ست و لین ہو ہو وہ تپانی ہوگا  
 یہ نہ تماشہ ہے پیچہ سولن جو جھوٹا  
 جو تہہ بہ تہہ تہہ میں اپنی جان دینچکا  
 یہ ست پست جو جو جھوٹا نہ کرے  
 یہی رستی تپانی ہے رستی نہ کیجیے

پیسیم بار ہوئے کرو نہ ہو  
 در حالیکہ دروازہ محبت پر پھر غصہ نہ کر  
 رنگ نہ ہوئے اور بھر جو تہیجیے  
 لطف کی بات بتائیں اس سے سرکشی کرنا  
 جہ رنگ ملے وہی رنگ ہوئی  
 اور جسکے رنگ میں ملے وہ ہی رنگ ہو جاو  
 کت تپ مرنہ سدا جہنہ پو جھوٹا  
 بھر کون جہ عبادت میں مردہ ہوا اور دکھل نہ ہوگا  
 کھرک دیکھ پائین ہوئی دھیرے  
 چاہیے کہ تادارد دیکھ کر پانی کی طرح ہو جاو

پانہ گاہ کھرک کے دھارا  
پانی کا کیا کر سکتی ہے تلوار کی بارٹھ  
پانین سستی آگ کا کرے  
پانی کے ساتھ آگ کیا کر سکتی ہے

لوٹ پان سوئی جو مارا  
پانی اوس پر پڑا دلک پڑنا ہوتا ہے  
جائی بچھائے پان جو پرے  
پانی ہے جواگ پر پڑنا ہوتا ہے

سپیس دینھ میں اکمن پیچ بار سرسل

سرفونین پہلے ہی دیکھا ہوں یعنی دروازہ محبت پر

اب سون پرت بنا ہوں چلن سہم ہو کھیل

سون اب اوس محبت کا نہا کرنا ہوں تاکہ اوس ماہ میں کامل جہان

راجین چھنیک دہرخی سب جگی  
راج گندھ پ سین نے سب گون گھیریا  
ناجیے ڈر کہ دھرت ہی کوئی  
بھ چیلون سے کہا کوئی دلین اندیشہ کرتا  
ناگ پھانس ان میلے کون  
گندناگ کی اوسنے میری گردن میں ڈالی ہے  
جین حیو دینہ سویو نزا سا  
جسے جان دی وہی لے وہی ناچا ہی  
کر کنگری تنہ تنہت بجاوا  
ہاتھ میں لنگری لیے رتن بین دہان بکھاتا  
بھلتا آن گین میلی پھانسی  
خوب ہی ہاری گردن میں پھانسی ڈالی

دکھ اوپر دکھ سے پیو گے  
ایڈا پڑا اسی ہجر یعنی رتن سین نے  
ناجیے مرن جیون نس ہوئی  
کچھ مرنے کا خیال نکو زندگی کیا چیز ہے  
ہر کھ نہ لبمو ابجو جیوان  
اب نہ خوشی ہے نہ غم زندگی کا کون حساب  
بسرے نا جو لہ تن سنو انسا  
لیکن میں بھولو گناہیں جیک بڑی سانسٹی  
نیہ گیت بیرا گین گاوا  
اور محبت کا راگ بیراگی گاتا تھا  
میں نہ سوچ ایس رس نالسا  
دلین کچھ خیال اور غرض کیا اور غصہ کوا

مین گین پچاندو ہی دن سیلا  
سینے چا نسر او سیرن گردن مین زالی

جنہ دن سپم پنتھہ بوی کیلا  
میں دن کہ راہ جست مین قدم مارا

پرکٹ کپت سکل مہ پور ر با سونا لون  
طاہر اور ملن سارے عالم مین اوسیک نام ہے  
جہان دیکھون وہ دیکھون دوسرے کمان جانو  
جہان دیکھتا ہوں اوسی کو دیکھتا ہوں دوسرا نہیں ہے کمان جانو

جبلک گر مین ابانہ چنیھان  
جب تک رشہ کو مینے پچا نانہ ہتا  
جب چنیھان تب اونہ کوئی  
جب پچان لیا تب ہانا کا کوئی نہیں ہے  
ہون ہون کبہو کہ انتر مین  
مین مین لکھا کیا دھوکا یہی ہوا  
مارے گرد کہ کرو جیاوا  
وہی ملک مارتا ہے اور وہی جلاتا ہے

سورین سیل بہت گر پڑو  
کون سولی بکو دے سکتا ہر گردا ہتی ساہو  
گردہست پر چڑ ہے ہو بیکھا  
گرد کو باقی پر چڑھے دیکھا ہے  
اندھ مین جس جلف دھاوا  
انہی جیلانی مین جیلر جاسے

کوٹ انتر پٹ پج بہت و نیھان  
گردن دن حجاب دل پر پڑے ہوئے تھے  
تن من جیو جو مین سب ہوئی  
تن اور دل اور جان اور جانی سب مین ہی  
جو بھاسدھ کمان پر چھا نہیں  
جب صاحب فہم ہوا تو معلوم ہوا کہ اسکا شریک نہیں  
اور کو مارے سب آوا  
اور کون مار سکتا ہے آپ سب نے کو لے لیا  
ہون نا جان لون جانے گرد  
اب مین کچھ نہیں جان سکتا گرد جانے  
جگت جو ناست ناست دیکھا  
اور سارا عالم نیت دنیا بود معلوم ہوتا ہے  
جل جیون جل دشت نہ آوا  
پانی ہی مین زندگی ہر اوسکی اور پانی نظر نہیں آتا

گرو مور مورین سر نیے تر نکہ ڈھاٹھ  
 گردہاکنے ہمارے منہ میں شل گویے کے باگ دی ہے  
 بھتیر کرین دلاوے باہر ناپچے کاٹھ  
 اندر سے گل ہلاتی ہین باہر کا نہ تاجی ہے یعنی قطب اقلوب

جن کی حق سیمہ بنو لا سرین دھکا  
 نور ہائے شہین بن کا کھنڈر نہیں

سو پداوت گرہن چیل  
 وہ پداوت گرو ہے یعنی مرشد اور میں چیل  
 سچ وہ پار نہ چاون دوو جا  
 اوسکا دروازہ چھوڑ کر دوسرے کے دہر بنیاد لگا  
 جیو کارٹھ بھسین ہر نون للاتو  
 جان تن سے نکال کر زمین پر پیشانی رکھون  
 کو چھپے سو چھو اوے مایا  
 تون ایسا ہے جو اوسکی قدمبوسی حاصل کرنا  
 جیو چاہ سوا دھک پیارے  
 جان سے بڑھ کر وہ محب کو عزیز نہ تھے  
 مانگین سیس دیون سین کرین  
 اگر وہ میرا سر مانگے تو کر دن اوسکے آگے کھون  
 اپنی حبس کر لو یہ منو ہے  
 بکو اپنی جان کی کچھ پر دہا نہیں ہے

جوگ تمت جنہ کارن کیلا  
 جسکے واسطے پورا جوگ میں نے اختیار کیا  
 جنہ دن ملے جا ترا پوجا  
 جس دن ملے ساعت اوسکی پوجی کے  
 انوکٹہ دیون ہیے منہ پائو  
 اور اوسکو اپنے دل میں پیٹنے کی جگہ دون  
 نواوتار دیے نے کایا  
 نیا اوتار مینا جسم سرور سے منٹے  
 مانگے جیو دیون بلھارے  
 اگر وہ جان مجھ سے طلب کے تو اوپر زبان کون  
 ادھک کوون جو مارے جیون  
 زیادہ جھک جاؤں جودہ میرا ہی مارے  
 پیسم بار موہی مانگون اوہی  
 اوسکے دروازے محبت تک رسائی کا طالب ہون

ورسن وہ کا دیا جس مہون سو بھکاری تیک  
 اوسکا دھار شل چراغ کے ہر لو میں تاج چار کا مہون شل پر دانا

چو کردت سراساری مرت نه مورون انگ

جو تیرے سے میرا سراواتار ہے اور مر جاؤں تب بھی بدن نہ موڑوں

پہر ماوت کنولاسس جوتی

یہ عاوت جو مثل کنول کے نازک اور مانند مانتا ہے نرسنگ

برجائیں صحنی اور رُوخو

ہوئے زبان پر مانتے با کچے اور کسے سنوئے زر و زر کا سہا سہا

جھین سوج گن لاگاز

نائب سید محمد رفیع ابن سید گوگن گامینی تخلیف ہوئی

روالت جو بھوکھو

چشم غم فراق پر دلاوت تیرے موتی

پچھت و سارے مضمون ہی سے

بڑی جوت پرنامی کے التوبہ کے واسطے

بن دن مہینہ می

انہوں نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے

وہ جو سرخ تاروں سے منسلک ہو گیا

کتابخانه

عنسی پھول روئی تب موتی

معنی تو پہل جڑیں اور رے قوموں گریں

لامی دوت ہونی ست لہو جو

خفیہ نمبر لگا کے ہر نیت نقیش حال کرتا تھا

بہین کنول من بھیوا کا ہو

بہ پادشہ کو روئے جبر ہوئی

سرور هر چه بود موافق سبب بود

گاہ گاہ سے سب کو سونہ کے نشو

اور انہوں نے گھٹ گھٹ کر کھیت گھاڑی

مکتبہ اہل کتبہ کی کتاب

اوسیلور سے کنٹرول چھو لیتی ہے کھلا گیا

بھنوت بھنورہ گہڑیا

سبب زواج پئے والہ تھا وہ برحمان ہو گیا

چہنہ جو تر کینہہ دہن بول بول انگ سیب

جسوقت پر مادت تصویر راہی کی یاد کرتی تو ہر دو سے جسم

سہ ماہی بھیر مرہی پری گامیپ

ہزاروں زماں کے لیے ہے منہ بھر جائے کیسے اور حالت سستی رخ ہو جاتی

پرداوت سنگ سکھین سیانین

پرداوت کے مجراو جو سیلیان ہر مشیار عقین

جانہ مرمر کنول کر کو تین

اور سب بھید کنول یعنی پرداوت کا ظاہر ہو گیا

برہ کھٹن کال کے کلا

اوپر نیچے دل میں کئے گین کہ جو موت ہے بصورتی گ

کال کا ڈھ جیو لئے سدھار

موت میں فوتہ ہوتا ہے کہ کال کو جان کی جی جان

برہ آگ پر میلی آگے

جیسے آگ میں آگ لگاتا ہے

برہ بان پر بان پارا

ہجرت پر ہنسے مارتا ہے

برہ سال پر سال تو یلا

ہجرت سوراخ پر نیا سوراخ کرتا ہے

گن کے نکھت پیر سن جانین

اوتھون نے شمار کر کے ستارہ ریح کا جان یسا

دیکھ تھما برہن کی رو تین

اوسیرقت اوسکا درد و رنج دیکھ کر دے لگین

برہ نہ سہی کال پر بھلا

سوا سکا مدد مراد ٹھانٹا شکل ہے اسے تو ہر تیر

برہ کال مارے پر مارے

اور جہر کی موت ضرب پر ضرب لگاتی ہے

برہ کھاؤ پر کھاؤ بچا گے

ہجرت زخم پر زخم ڈالتا ہے

برہ روگ پر روگ پانی

ہجرت بیماری پر بیماری پیر کرتا ہے

برہ کال پر کال دھسیلا

ہجرت موت پر موت سخت ڈالتا ہے

تن راون مہی جہر بھیا برہ جیو نہوت

بدن راون ہو کر جل گیا اور ہجرت مہا ہیر ہو گیا

جاری او پر جاری بجی نہ کی بھسنت

جیلا پر اور جیلا تہیے ایک بار جیلا کے خاک نہیں کر دیتا ہے

کوئی کوئی کر چھپ کہنے لگا

اور صندل بدن پر تھیرا گدا

کوئی کوئی کر پر سنہ کا یا

کوئی سیلی گل نیلوفر جہر برقتی



کوئی مکھ سیتل نیر حوا و نہ  
 کوئی منہ میں آب سرد پچکا تی  
 کوئی مکھ ابتر آن نچودی  
 کوئی منہ میں آب حیات پچڑتی تھی  
 جو وہ سوائس کہنے کہن سکھے  
 محہ جلمہ سیدیاں سانس ڈھونڈتھیں  
 برہ کمال موبے میں بیٹھا  
 پھر کتنے تھیں کہ جو رت ہو کر دل میں سما گیا ہے  
 کہن اک سون یا نہ کہن کھولا  
 ایک خطہ انجیاں بند کر لیتی بعد ایک خطہ کے کھولتی  
 کہنہ جھیب کے بانن مارا  
 بیوتہ یہ دم نہ ہوتا کہ بجلی نے تیز رہا ہے

کوئی انچل سون پون ڈ لاؤ  
 اور کوئی انچل سے چلتی تھی  
 جن بکھ دینچہ ادھاک میں ہوئی  
 یہ سب چیزیں اسکے حق میں برکتیں اور بڑی باتیں تھیں  
 کب جو پھپکے پون او پکھے  
 اور کتنی بھین دیکھنے کہ جان میں جان آتی ہے  
 جیو کا ڈولے ہاتھ بیٹھا  
 اور بان کمال کر ہاتھ پر لے بیٹھا ہے  
 کہن جھیب مکھ باسے بول  
 زبان بند ہو گئی منہ سے بولا نہیں جاتا  
 کنپ کنپ نامورے پیرارا  
 کانپ کانپ کر پراوت پیراری سے مرنے لگی تھی

کہتوں میں نہ چھاومی بھاس کہن کرپ  
 سیدقت جہنم بھابھین چھڑتی ایسا چاند کہن دکا ہے  
 تخت چوں دس روو نہ اندھیر و صرت اکا  
 سیدیاں ہر جہاں طریق تھیں زمین آسمان او کی نظریں تاریک ہو گیا

پن بدھ جوت ہسین پرکاشی  
 بعد اسکے خدا نے کچھ روشنی دل پر ظاہر کی  
 بھٹی ادھار جیون کی آسا  
 او سوقت کچھ کھسلا یا اور اسید نہ کی گئی

یہ چار ام کہن گراسی  
 میں ایک شرمناک صورت زدہ کی عجب کردی  
 میں دیکھ کر پچھتائیں  
 اور نہ ہی کہ میرا یہ سانس

بنو نہ سکھیں چھوٹا سسر راہو  
 یہ تو یوں کہنے لگیں سب بیدیاں کہ چھوٹا سسر گنہگار کیا  
 تو ن سس بدن جگت اجیارا  
 پھر کہا کہ تم مثل جانے کے ہو اور نہ یوں بھاری ڈھکی ہے  
 تو ن گج گونی گرب کیلی  
 تم تو فیمل مست کی جالی غور سے چلتی یقین  
 تو ن ہر رنگ ہرانی کیہر  
 تھے تو اپنی کر کے آگے چپے کی کر کو خیر نہ کیا تھا  
 تو ن گوکل بستی جگ ہوا  
 تو نے خود کو کلا کی سی آواز سے بھاگو نہ زنیہ کر کھا تھا

مٹھری جوت جوت سب کا ہو  
 اور نہ کیا کہ بھاری ہی رشونی سے سبکی رشونی ہے  
 کین ہر لہنیہ کینہہ اندھیاری  
 کسے دھکا دیکر جیت لیا اور اندھیر چھا دیا  
 اب کس اس مست چھاؤ دوڑا  
 اب کس واسطے تھوڑے دپے کو ایسا ڈھیلہ کر  
 اب کس مار کر س ہے ہمیر  
 اب کس واسطے ایسی ہار مان گئی  
 کو میا دھر ہوے گئے کچھو ہا  
 اب کس صیا دھیر نہ اب بنگو ایسا گرفتار کر لیا

۲۳۷

کنول کری تو ن پیمن کی کس بھیو بیان  
 تو تو ہوا تو غنہ کنول ہے رات گزر گئی اور صبح ہو گئی  
 ابھون نہ سیت کھولس جو را بھا جگ بھان  
 اب کیون شگفتہ بین ہوئی کہ آفتاب زمانے کا برآمد ہوا

پھر کے چنور لیچھہ مدھ باسا  
 اب پھر ہنرے خوشبہ لینے کو آنے لگی  
 کھنجن نین اوٹھی کی کیلی  
 مثل کھنجن ہے جو اسکی آنکھیں میں اپنے خوشنماں ہیں  
 مہر مہر بول جیو بریا مین  
 اکمال صفت سے نرم نرم بولنے لگی

بھان نا نون سن کنول کجا سا  
 آفتاب کا نام سنکر کنول شگفتہ ہوا  
 سر دھند مکھ حبیبہ اوکھیلی  
 ہوا تو کچھ نہ مین طراوت پانے زبان بولی  
 برہ نہ بول آد مکھہ نا مین  
 بوجہ شدت مجوری آداؤ نہ سے نہ بھلتی غنی



کت کنولہ بھاپیم انکورو

ہیرامن نے لگا کر لے پداوت چکا کی اسی تے گھرا

پورین چھانہ کنول کی کر

ای گلبرگ تو سایہ کے بیٹنے والی

پڑ کہ کنھیر پتول نہ کا ہو

وہ مرد ایسا بوزن ہے کہ کسی سے بولنا نہیں

جو پی گمن لیخہ دل سورد

جو تیرے آنا پچھڑے کو گمن لگ گیا

سکل تھپاسن اس مہری

اور کمال اپنی ادا کے تے اپو میں کو بیگی

جو بولت تو اور بنا ہو

اور جو بولتا ہے توبہ کی بات بولتا ہے

اتنا بول کہت مکہ پن ہوئے گئی حیت

انہی بات کہتے ہی ہیرامن کے پداوت غش میں آگئی

پن کی حیت سنھارے وہی بکت نکھ پت

پھر کون تھا جو ہوش میں لاؤ ہی ہیرامن کتا رہا

اور دکھ کا کون اپارا

ورسوزش بے اتنا لایا ذکر کردن

ہو ہی ہنوت پیٹھ ہے کوئی

مہا ہیرو کے کوئی دل میں سا گیا تھا

لنکا کنبھے آگ جو لا کے

لنکا میں جو آگ لگی تھی بجھ گئی

جستہ اگن کے اوٹھنے پیارا

گو با آگ کے چار اوٹھے تھے

کٹ کٹ مانس سر آگ پرودا

سیلوم ہونا تھا کہ کو یا بویان کٹ کے تیغ میں پڑی تھی

ستی سو جکھن اس حبارا

شل ستی کے جلی تھی اور آتش سمیت پن

لنکا واہ لاک تن ہوئے

کہ شل لاک کے جن کو جھلاتا تھا

یہ نہ نکھے تس بلج بجا کے

پر یہ آتش فرائز نکھیں ایسی سمت تھی

وہی سب لاکنگل انگارا

کہ انھوں نے سارے جسم میں لگا کر ڈال دیے

رکت کی آفس مانس سب ودا

اور اٹک غوین ادا کر گشت سے بچتے تھے

کھن یک مار انس آسن ہو بنجا  
ایک ساعت یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی گوشت بھیڑتا ہے  
یہ رمی دکھ دہست اتم مرگی  
اس سوزش فراق سے مرجانا بہتر ہے

کھنہ چباے سنگھ ہوے کو بنجا  
اور ایک ساعت یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ گوشت کھا کر نہ رہتا تھا  
دکھ دہست نہسی حبس پر دیگی  
یہ سوزش سہی نہیں جاتی جان دینا اس سے بہتر ہے

حنہ لک چندن لیکر اوسا سیر سب نیر  
جہانک مندلی اور ملا گئے اور غم دنیا بھر کے پانی  
سب مل آئے بجاو نہ کھئے نہ آگ میر  
اگر سب ملکر آکر بجاوین تو یہ صبر کی آگ ہرگز نہ بجے

ہیر اس جو دیکھس مارے  
ہیر اس نے جو نبض پروات کی دیکھی  
کس شمتہ کس ہو وہ دہیلے  
بھیر ہیر اس نے کہا کہ تم کسی بات کا اندیشہ نہ کرو  
پریت بیل جن ارٹھے کوئی  
محبت کی بیل میں خدا کرے کہ کوئی اوکھے  
پریت بیل امین تن واوھا  
محبت کی بیل ایسا بدن کو جلاتی ہے  
پریت بیل کے امر ہوئی  
محبت کی بیل ایسی زندہ جامہ ہوئی گئی ہے  
پریت بیل سنگ برہ اپا را  
محبت کی بیل کے ساتھ فراق بے انتہا ہے

پریت بیل اپنے ہیے باے  
تو یہ معلوم ہوا کہ تم محبت اسکے در در دل میں لگاؤ  
ار جھی پریتیم پریت کے بیل  
تم محبت کی بیل میں انجھی ہو  
ار جھا موینہ تہ چھوئی سوئی  
اور جو کوئی او بجاوہ بعد مرگ البتہ چھوٹا  
پلست سکھ یا ڈھست دکھ باھا  
کہ انتہائی آسائش معلوم ہوتی ہے اور خدا کا رو کی ترقی  
دن دن پڑھے کمین نہوئی  
کہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے کی نہیں ہوتی  
سرگ تپا ر جگر تہ جھارا  
کہ ہمان سے تخت الشری ملے سکے شلہ جھپٹا

سے لکھی آئی ہیں

پریت اکیل سیل جنبہ بھاوا  
اس اکیلی سیل محبت کا یہ فائدہ ہر کہ جس پر چھایا ہوا

دوسری بل نہ پسرے پاوا  
دوسری بل اس کے مقابل نہیں ہو سکتی

پریت بل ار بھی جیتب سو جان سکھ ساکھ  
محبت کی بل میں جب کوئی اوجھ جانا ہو تو وہ کو پیش و شرع کا نہیں ہوتا  
ملی پر تسم کے داکھ بل رس چاکھ  
اور جب معشوق سے وصل ہو جانا ہر تو لذت انور کی رس کی چکھتا ہے

پر ماوت اوکھ ٹیکے کا یا  
پر ماوت میں ہر امن کی بافون کے کہ ملتانی  
کست لاج اور ہی نہ جیو  
کھتے سے تو منور آتی ہے اور دل میں خان نہیں  
متمہ سو مور کہ سیوک گردیوا  
تم ہمارے کشتیان اور مرشد ہو  
سور اوکے گڑھ چڑھت بھلانا  
سورج بھٹکتے ہی قلہ پر چڑھتے وقت بھول گیا  
اوہست ہو ہی عمروں نہ چھوڑے  
وہ شائق چھپا چھپا ہو کہ نہ خبروں اور دن  
گٹ منہ بخت بخت بجا میر  
دل میں بکتے بکتے نفع ملاقات کی ہوئی  
دامنہ ملنے جو ہنس ملاوا  
دوسرے اور دل سے جو حسن نے ملاقات کر دانی

تمہ بہت دیکھوں پر تسم چھایا  
کھڑی ہو کر کہا کچھ میں کہ کچھ میری کچھ نہ دیتی ہے  
اک دس اک دوسر دس سب  
ایک طرف آگ اور دوسری طرف محو ہے  
او ترون ما عتن بدرہ کھوا  
بار او تر عاوان اسطرح میری تاو کو کھیر  
گئے کس کنول کینھلانا  
گن میں گرفتار ہو گیا اور دل ناز کی لہو کا پڑا  
یہ سٹھ مردن جو نیر نہ دوری  
اور اس سب سے زیادہ مرنی تون نزدیک ہو نہ  
ملنے نہ ملنے پر اقس چھپیر  
اب یہ سورج پڑا ہر کہ ملے یا نہ ملے  
تب میرا من نا نون کہاوا  
اسطرح تو مجھ کو جو ہے ملاو تب میرا من کہ لگتا ہے

# مور سمیون دورات سالی سکتی بان

مول سمیون دواتنی دور ہے اور سنت تیرے دلیق سورس کر دے  
 پیران مکت اب ہوت مہنہ بیک کھاوہ  
 جان میری اب آخر ہوتی ہے جلد لاکے دکھلاؤ

متمہ رانین جلیگ سکھ پاؤ  
 کہ اورانی تم ہمیشہ خیر و عافیت سے مت پر مشغول  
 سو جوگی اب ناہنیں دوری  
 وہ جوگی اب کچھ دور نہیں ہے  
 پوجی سپر مرادی جوگی  
 کہ برہمن کو تو پوجتا ہے اور جوگی کو قتل کرتا ہے  
 پیک لبدھ سرنگ پٹھا  
 بھاری جھٹ کا آؤ دہنی راہر نہ گینا رہا  
 آوت بار دھسے چورو  
 پھر تے وقت چورو رکھو کو تو انے کو قتل کیا  
 تنہ سو آگاہ تھیا تہ پوری  
 اس سے پتیراوسکی مسیج سے نکو ملا عادی  
 کیا کی روک جان پی روکی  
 جسم کا مرض مریض ہی خوب جانتا ہے

ہیرا نین ہمیں دھسرا لالو  
 ہیرا نین نے زمین پریشانی رکھ کر عادی  
 جسکے ہاتھ جبری اووی  
 جسکے ہاتھ جبری اووی  
 پتا تھا راج کر بھوگی  
 باپ تھا راج کا بھو کا ایسا ظالم  
 پور پتھ کتو اربیس  
 دروازہ ہر بلور نواں سنے ہیں  
 بہت مست رین کہ ہر ہوی کا بھو  
 لیکن رت جو تلو پر چڑھا تو ہر ہوتے جو بھو  
 اب لے کئی دلی دھوری  
 اب رت کو سول پر چڑھانے کو لے گئے ہیں  
 یہ ہر ہوتے کا یا وہ جوگی  
 یہ ہر ہوتے کا یا وہ جوگی

۲۳۲

اروپ تھا رجوگی اپن سپتہ کما واپس

سین مہر نام سے دوسرے کی جان کی برتن خونی لاتی کمالی

آپ ہاں رہا تہ کنڈ ہوئی کال ناپے پر  
 آپ ایسے مقام میں غائب ہو گیا کہ موت اور نشان ہی نہ پایا

بہرا من جو بات یہ کہی  
 بہرا من نے جو بات کہی  
 سچ کی دکھ جو جس کو دکھے  
 سورج یعنی راجہ کا دکھ سکر چو پداوت کو ملال ہوا  
 اب جو جوگ مری مہ نہیا  
 اور کہا اب جودہ جوگی میری محبت میں قتل ہو گیا  
 رہے تو کروں جرم بھر سیوا  
 اگر وہی قائم رہا تو عمر بھر اسکی خدمت کر دینی  
 کون سو کر لے گھر گھر سوئی  
 کون او سوقت میں مرشد ہو کر باقی بچ گیا  
 پلٹ سو پتھ کون بھلا  
 راہ اولیٰ پھر گئی کہ یہ کون طور داغ ہو گیا  
 کون سو کھنڈ اس رہی لگا  
 کوئی مقام میں وہ ایسا پوشیدہ ہو رہا ہے

سچ کی کہن چاند بن گئی  
 سورج یعنی راجہ کا حال سکر چو پداوت کو گلشن سالک گیا  
 سوکت دکھ مانی کر مکھے  
 تو اپنی تار بنی چہرے کے رنگ کو بھول گئی  
 مہ وہ ساتھ دہرت نکلی سما  
 تو میرا اور اسکا ساتھ زمین اور آسمان میں جگا  
 چلے تو یہ جو ساتھ بر لوا  
 اور اگر نہ گیا تو یہ جاز بھی اسکے ساتھ طائر جاکتی  
 پر کا یا پر دیس جو ہوئی  
 جس وقت میں کہ یہ لباس سفار سفر میں ہو گیا  
 چیلارو گرو ہوئی چیلارو  
 چیلارو ہو گیا اور گرد چیلارو  
 آوی کال ہی پھر جانی  
 کہ موت آتی ہے اور حسیہ کر کے پتہ جاتی ہے

۳۴۳

چیلارو سو پاو گرسون کری اچھیر  
 چیلارو ہی کمال پاتا ہو جو مرشد کے ساتھ رخنہ دینی کا نہیں کہتا ہے  
 گرو کر دی جو کر پا کے سو چیلارو بھیر  
 اور مرشد جو توجہ کرتا ہو تو چیلارو بھیر راز کی بات کرنی سکتا ہے



ان رانی محترمہ گروہ چیل  
 بختی رانی تم گروہ اور وہ چیل ہے  
 مہ چیلہ کنہ پر سن بھین  
 کہتے چیلہ کو پسند کر کے  
 روپ گروہ چیلین دھیا  
 جب گروہ کا سن چیلون نے دیکھا  
 جو کا ڈھ لی محترمہ آپسین  
 بچے کی جان نال کے تم پو خیرہ نہیں  
 گیا جولاگ دھوپ اوسو و  
 جسم کو جو دھوپ اور بھانوں لگتی ہے  
 بھوگ بھار ملا وہ جائے  
 اب بھارا کمال اوسین جا کے مل گیا  
 مہ و مکی گھٹ وہ مہا نال  
 تم نے اس کے دل میں ٹھکرا اور آؤ بھانوں

۲۲۲

مہ پو بھنچہ کے سہ نو پلا  
 لیکن بھنچہ سے پو بھنچہ تو اسنے پاکمال پیدا کیا  
 درس دینی منڈ پ چل گئیں  
 خود دیا روکھانے کو منڈ پ لیکن بھین  
 چت سماے ہوئے چتر میٹھا  
 تو بھاری تصویر ادا کے قدر کے سامنے رہا  
 وہ بھیا کیا جسم مہ بھین  
 وہ تو زاجسم رہ گیا اور تم مہ تن جان بھین  
 کیا بھان جان پی جسم  
 تو جسم کو کچھ خبر نہیں ہوتی جان بھنچہ کا  
 وہ کی بھیا سو مہ کس ہے  
 اور اسکا درد تم میں آ گیا  
 کال نہ چانپے پاوے چھاننا  
 مرث اس کے سایہ تک بھین نہیں بڑھ سکتی ہو

اس جوگی امر بھیا پر گایا پر دیس  
 اب وہ جوگی زندہ جاوید ہو گیا جسم وہ سر کا لو لکٹ دھنچہ  
 آوی کال گروتمہ دیکھی پھر ہوئی اوی  
 مرث آتی ہے لور گرو کی طرف دیکھتی ہے ہرادر سلام کر کے چلی جاتی ہے

پنوری پرہ بھیا کی مرثی  
 آخر ہو گئے دور و فراق اور اندر وہ کی عمر

سن جوگی کے امر کرنی  
 سنے جوگی کی زندہ جاوید ہونے کا حال

کنول کرے ہو ہی بکسا جیو  
 غنچہ کنول نیسے نہ دوت کا دل شگفتہ ہوا  
 جو بچا سدرہ کو مارے پارا  
 ہر شخص کا دل ہو گیا پھر کون اور سکوار سکتا ہے  
 کہہ جائے اب مور سندھیو  
 ای ہر امن اب میری طرف سے جا کر پیغام کو  
 جن جانہ متہ سین ہون دوری  
 یہ جانو کہ میں نیسے دور ہوں  
 متہ پرست گئے گھٹ کیرا  
 جہان بھارا پسینا گر پگھلا دیاں پر  
 متہ کنہ راج پاٹ میں ساجا  
 یہ سب راج پاٹ بھارے واسطے آراستہ ہے

جن رب دیکھ چھوٹ کا سید  
 گویا کہ آفتاب کو دیکھ کر جاڑا چھوٹ گیا  
 نیپورس تے جی ہو چھارا  
 کہ دو سیاب کو آب لیون سے کشتہ کر سکتا ہے  
 تجھ جوگ اب بیسہ زلیسو  
 کہ اب جوگ چھوڑ دو اور ذرا بہا دے جو  
 نینہ مانجھ گڑھی ہے سوری  
 میری آنکھوں میں دھوئی گڑھی ہے  
 مہ کھٹ جیو کھٹ نہ سیرا  
 میری جان بچنے کو کچھ دیر نہ لگے گی  
 اب تم مورد ہوں جگ لاجا  
 اب تم میرے دونوں جان میں ڈالک ہو

جوری جیو ہل گل رہن مر نہ تو اکینہ دوو  
 اگر جیے جی ملنے تو باہم دست و پل رہے اور چور گئے تو دو ایک کی بوجھانے  
 متہ پی جیے جن ہوو کچھ مہ جی ہوو سو ہوو  
 پھر تازہ لگا کچھ عدد نہ نو اور میری جان پر کچھ ہو سو ہو

یاد رہے تپا آئی جان سوری  
 اب جگ بھی رتن سین کو سولی کی ٹکڑ پلائے  
 سلیے گرو دی کنہ انان  
 پہلے گرو یعنی رتن سین کے سولی نیسے کواہن کی

بکے کے سب بگل پوری  
 یہ حال دیکھ کر سنگھارپ کی نفقت دہان مخ ہو گئی  
 دیکھ رو پپ کو و کچھتا ناں  
 اور سکھانہ دیکھ کر ایک عالم انوسس کو تانتا تھا

لوگ کہنے یہ ہوسے نہ جوگی  
 سبک باخود باہمی گفتگو کرتے تھے کہ یہ جوگی نہیں  
 کاہون لاگ بھیو ہی پتا  
 کسی کی لاگ میں ہنسجوئی اختیار کیا ہے  
 جس مارے کہہ باجے تو رو  
 جسوقت کہ راجہ کے قتل کوثرنی بجی  
 چکی دسن بھیو اجیارا  
 جسوقت حسنی میں دانت کھلے ایسے بٹنی ہوگی  
 جوگی کیر گزہ پے کھوجو  
 سب سپین سی کہتے تھے کہ اس جوگی کا سرخ لگاؤ

راج کنور آہی کوئی بھوگی  
 بلکہ کسی راجہ کا بیٹا عاشق کسی کا معلوم نہ تھا  
 ہمیں سو مال کرے مکھ چیا  
 دل کو مالانار سے اس کی یاد کرتا ہے  
 سوری دیکھہ ہنسنا منصور  
 تو راجہ سولی کو دیکھ کے ایسا ہنسنا نہیں  
 جو جنہ تھان بیج اس مارا  
 جو جس جگہ کھڑا تھا بجلی کا سا مارا ادی جگہ گیا  
 گ یہ ہومی نہ راجہ بھوجو  
 شاید کوئی راجہ کلان نہ

سب پوچھتے کہ جوگی جات خیم او مانون  
 آفریچے چنے لوگوں کی جی تھاری کیا ذات اور کہا کی پیدائش اور کہا نام  
 بہان ٹھانوں روومی کر ہنسنا سو مکھ کھنہ تو  
 جو مقام سے کھڑا ہو وہاں تم ہنسے اس کا سبب بیان کرو

کا پوچھتے اب جات ہماری  
 رہنے نے جواب دیا کہ ہارنی ذات کیا پوچھتے ہو  
 جوگی جات کون ہو راجا  
 جو کہ کی کیا ذات ہے اے لوگو  
 بیج جکار الراج جنہ کھولے  
 سو نتیجہ مدہ نہ رہیں کہ اپنی شرم دیا کھودتی ہے

ہم جوگی اوتپا بھکاری  
 ہم جوگی اور فقیر بھیکھ کے مانگنے وہاں  
 گار نہ کوہ مار نہ لاجا  
 جسکو نہ ٹھانی سے عفتہ آتا ہو دار کی شرم  
 تھکے کھوج پر دجن کوئی  
 ایسے کے سراج میں ناحق کوئی پڑے

جا کر جیو مری پر بسا  
جس کا جی مرنے پر آمادہ ہے

آج نیسہ سون ہوئی بنیرا  
آج عشق ہے ہو کو مدائی ہوئی ہے  
آج کیسا پنجبر بند ٹوٹا  
آج قفس قالب کا ہر بند ٹوٹ گیا  
آج نیسہ سون سوئے زارا  
آج محبت کے باعث ہماری اور جاں کی ہلائی

سوری دیکھ سو کس چھٹا

وہ سولی دیکھ کے کیوں نہ جھٹے  
آج پھم تیج کنگن بسیرا  
آج زمین کو چھوڑ کے آسمان پر جبار اقام ہے  
آج پران پر یو ا چھوٹا  
آج مرغ روح نے بند سے رہائی پائی  
آج سپہ سنگ چلا پیارا  
آج محبت کے ساتھ جان عزیز جاتی ہے

آج ادھر سر پہنچے کسین کھ رات

آج وعدہ ہمارا برابر ہوا مقام شکر کا ہے کہ سر خرو جانا ہوں  
بیک ہو وہ مہ مارہ جن چالہ یہ بات  
سوا ب ملد مجھ کو قتل کرو اور کچھ حال میرا نہ پوچھو

کہنے سنور جنبہ چاہس سورا  
وقت بولی دینے کے راہے کما جس کو یاد کرنا ہو یاد کر

گس دی سنور ون ہر بھیڑ  
راہے کے کما دسی کو یاد کرنا ہوں ہر پان  
او سنور ون پد مات راما  
بھیر یاد کرنا ہوں پد مات کو  
رکت کی بوند کیا جب ایہین  
جیتک ایک قطرہ لہو کا جسم میں باقی ہے

ہم تہ کرتہ کیت کر بھنورا  
ہم اب تیار وہ حال کیا جاستہ جی کتہ کی کشتن میں بھیڑ

موی جیت ابون جنبہ کیرا  
کہ موت و حیات میں جس کا کھانا ہوں  
یہ جیو نہ چھا ورت نہ نامان  
جس پر یہ میری جان قربان ہے  
پد مات پد مات کہیں  
پد مات پد مات کہے جے کا

بہشت تو بوند بوند سے ٹھانوں  
 کہ بدین خون دیتی ہے نہ ہر قدر میں و کھٹام  
 رُون رُون تاسون او دھا  
 ہر ہر سے تن او سیگا بدھا ہوا ہے  
 ہاؤ ہاؤ مہ سید سو ہوئی  
 ہا ہا ہا ہا تن سے او سیکی صدا ہے

پرہیز تو سولی سے لے ناؤں  
 اور اگر گر پڑا تو او سیکا نام لیکے گر پڑے گا  
 سوتہ سوتہ بیدہ حبس ہو جا  
 ہر سام میں جاؤں نادسی کے ساتھ کشتہ  
 نس نس ماہتہ اوٹھے میں معنی  
 ہر رگ و پد سے اویسی کی دمن اٹھتی ہے

کھامی پرہ ناکر گو داس کی کھان  
 اور کیا فرق تو کیا موزا در گوشت کے کان کون  
 ہوان بن سا نچا ہوئی ہا وہ کے روپ سما  
 میں تو ایک قالب بیجان ہون او سیکا حسن دل میں بسا

جو کہ جوہ گاؤہ اس برا  
 جو کہ تریب ایسی سخت منگی آ پڑی  
 و منس پارہتی سون کھا  
 سے منسے پرتی اپنی اہلیہ سے کھا  
 رنج ہے گڑھ او پر پتا  
 کہ تہم بر جوں جس سے ہے  
 یک دیکھی کا کوکت آجو  
 کہ جہنم کی حالت دیکھے گا  
 پرتی سن پانہ پری  
 و تہن بسو ہا دیو کے پاؤں پر گر پڑی

مہا دیو کر اسن ٹہا  
 تب مہا دیو کا اسن اپنے مقام سے ٹلا  
 جانہ سور کہن اس گھا  
 پتوم ہوتا ہے کہ گویا سورج کو گھن نہ گھیر لیا  
 راجہن سور تن چھو گیا  
 و گندہ پت پانہ او کو کو قار کیا اب آقا بنیہ تر پتا  
 جہان پتا ماری کہتہ سا جو  
 جہان جوگی کے قتل کا سامان ہے  
 چل مہیس دیکھیں ان گھڑی  
 اور کہا کہ لے مہا دیو چلا ایک ساعت کو ہم چھین

بھیس بھاٹ بھانن کر گنہگار

مادہ اور بارہی پہنایا بھیس بھاٹ اور بھانن کا کر دیا

آسی پست ہوئی دیکھے ہلاکے

پیشہ آکر دیکھنے سننے

اور ہنوت بیرنگ لینخان

اور ہنوت بیر کر اپنے ساتھ

وٹہ سورت کس ستی بھالگے

کہ آیا کیا شکل ہے مثل سستی کے ناپڑا بھاننا

لنگ اسوجھ دیکھے کی آپن باجا گرب کرے

نچ بھارا اپنی گندہ سپین دیکھ اپنے دل میں موزور ہوا

دن کہ دساندیکھے ونہ کا کنہ جی دیے

ہرگز نہ بھرا دھین کر آتا یا لنگ کو جان سونے گا

آسن سولین رہا ہوئی تپا

میان لگے جو مادہ دینے دیکھا تو جوگی آسن رہا ہوئی تپا

من سادہ تاسون من لالی

دل میں اوسکا بھان اور لالی دھن لگی ہے

رہا سامی روپ وہ نانوں

اوسکے حسن اور ادیکے نام میں سارا ہے

اوہیں کتہ کروں اوہیں

بھیرہ خیال کیسا کہ مادہ کو سلام کروں

پارہی پن ست سارا

پارہی پن ست سارا کی توفیق کی

چھین مہیں بھتی جو مہیں

پیر کے دل میں جو مہر بانی آئی

پدماوت پدماوت چپا

اور پدماوت پدماوت چپ رہا ہے

جنہ ورسن کارن بیراگی

جکے دیوار کی آرزو میں بیراگی بنا

اور نشو جہ بار جہ جاکو

دوسرا وہ ازہ نہیں سو جھٹکا کہ دہان جاے

جنہ یہ پتھہ دیکھہ انڈیو

جنہ بھگو اس راہ کی ہدایت کی

اوہیں مکھ مہیں کر جا

بھیرہ مادہ کا سفہ دیکھا

کت سرنادونہ پی پردیسی

تو پھر کھنچ اس مسافر سے سر جھٹکا

مرہون لیسہ تمھارا نازن

پارتی نے کہا کہ موتے قوت بھی تمھارا نام لیتا ہے

مہ پت کیسہ رہی پٹا نون

تم اگر قہر کرو تو یہ قائم رہ سکتا ہے

مارت ہن پر دہی راکھ لیسہ یہ بیر

اس ساز کو تاق قتل کئے ڈالتے ہیں اس ہمار کو دکھ لیا جا ہے

کوئی کا ہو کرنا میں جو چھلی نہ تیر

اس وقت میں کوئی کیسہ کا نہیں کوئی پاس بھی نہیں چھٹکا ہے

لی سندیس سونا گا تھان

اس اثنا میں ہیرا میں پیغام ہر مروت کا لیکر

دیکھ رتن ہیرا میں رووا

رتن سین کو دیکھ کر کے ہیرا میں رونے لگا

دیکھ روون ہیرا میں کیرا

ہیرا میں کا رونا دیکھ کر

مانگنے سبھ صنان سون ہوئی

سب کے خدا سے دعا مانگنے لگے

کہ ہند میں سب بہت سنا

پھر ہیرا میں پیغام لکھ کر ہر مروت کی عیبت جان کی

کا ڈھوپراں بیٹھ لی ہاتھان

پھر ہیرا میں لکھ کر ہر مروت جان پہنچانے پر پے نہیں ہے

سن سندیس راجا تبھنا

یہ پیغام سکر رتن سین صنا

سورمی دینے تن کو جہان

دہان کیا جہان رتن سین کو سولی دینے کو لگی تھی

راجا جیو لو گن ہٹھ کھووا

اور کہا اور راجا کو گن ہٹھ کر کے تھاری جان بھئی

روونہ سب اجا مکھ ہیرا

جتنے حاضر تھے راجہ کا منہ دیکھ کر رونے لگے

کی اچکار چھپاوے کوئی

اور کہنے لگے کہ کون اس وقت میں سی کر کے بچھا ہے

بجل بہت کچھ کسی بخائے

رتن سین ایسا بیقرار ہوا کہ بیان سے ماہر ہے

مرمی تو مروں جیون اک ساتھا

اور کہتی ہے مر گیا تو جاؤ گی اور جہاں ساتھ اوکا کاؤ گی

پراں پراں گھٹ گھٹ ٹھہر

اور کہا جان جان میں او دل میں بیسا ہے

ہیرامن اور بھٹا دھونڈی ہی جی پرکھارون

ہیرامن اور دھونڈی بھٹا ایک جگہ ہم صلاح جو کر

چل سو جاو اپ دیکھتے جتنے بھیا راون

دیکھتے بھاتے اوس جگہ پیچے جہان گندھرب سین میٹھا تھا

راجا ہار دشت کے اونڈی رن سے لشکرتاب بھٹا دھونڈی

راجا اوس جگہ آنکھ جھکائے بیٹھا تھا

کیس میل کی ہاتھ کٹاری اور کھٹاری ہاتھ میں لیسکر

کاٹتے کوپ کی مارا کھنڈ

پھر کھانپیا نے غصہ کر کے کس کو مارا

گندھرب سین جہان رن ہاتھ

جس جگہ گندھرب سین غصہ میں بھرا میٹھا تھا

ٹھا دھونڈی سب راجہ راؤ

سب راؤ راجہ کو دھان کھڑا دیکھ کر

بولا گندھرب سین رسانی

گندھرب سین نے غصہ کر کے کہا

جوگی پان آگ توں راجا

بھٹا نے کہا جوگی پانی ہے اور تو آگ ہار رہا

کیسا جوگی اور کیسا بھٹا بے ادب ہے

آگ پان جو جھہ نہیں چھا جا

آگ اور پانی میں لڑائی ترسیا نہیں

آگ کھامی پان ہون جو جھہ نہ راجا بوجھہ

آگ پانی سے سرد ہو جاتی ہے لڑائی نہ کر اور راجا اب بھی سمجھ



تیرے دروازے پر کھیر لگا آیا ہے اور سکو بھیکہ دے قتل کر

عاجل گئی نہیں ہے راجہ یوح ہے

جو تم اور کامارو کے تو خد غظیم پر با ہو گی

موسیٰ اثنائیں مہادیونے لڑائی کا گھنٹا بجا دیا

اور بائیں نے حق اکثر می سے اپنا پس کیا

پہن کر اور آتشا نے روشن ہوئے

چڑھے اثر لے کشن مراری

اور سب ہتھیار باندھ کے سرکش بھی آئے

سینٹیس کوٹ دیوتا سا جا

مفتیش اور دیوتا جی کے آئے

== جوگی اپنی مراد پانچے سرخ میں ہے ==

ہونہ سہامی آئے سب جو دھما

سب اس کے مددگار ہو کر لڑنے کو پہنچے

ننگے سید پر چل آوا

اور اسکی آواز سنکر یہ لوگ موجود ہوئے

اشٹو کلی ناک بجا ٹھاڈیا

اور آٹھون ہفتی بھی دہان قائم اور مروجہ رہی۔

سوالاکھ پربت کچھ ہرا

اور سوال کہ پہاڑ روزِ کرا موجود ہونے

اندر لوک سب لاک کوہاری

اور سب اندر لوگ بھی ملک کو جمع ہو رہے

او چھپانے کے لیے

اور چھپاؤ سے کہ در فوج میگھ کی بجلی کے

نومی ناکھ چل آوے اوچو راسی سدھ

نوسے ماتہ مثل جگنا تھ و عیبا تھ و غیشیا تھ و غیر ہما کے اور جو راستی تھ

آج مہا بھارتہ رن چلے کنکرن گڑاؤ گد

اس واسطے کہ جنگِ عظیم کا آنِ دل سے آسمان پر گدہ اور کرکس مڑھو دیتے

بھئی اگیا کو بھاٹ او بھاؤ  
 راجہ گزہر پھینے کہا جات ہے او پیس  
 کو جو گلی اس نکرین مہرین  
 کیسا جو گئی میرے ملک میں آیا ہے  
 اندر ڈرے نت ناوی ماتھا  
 راجہ اندر مجھے ڈرتا ہے کہ چھینے سر نکال دیتا ہے  
 بر بھا ڈری چتر کھجاسو  
 بر بھا مجھے ڈرتا ہے جبکہ چاہند ہیں  
 وصرت ڈری او منڈپ میرو  
 زمین ڈرتی ہے اور منڈپ اور پھاڑ  
 سیکھ ڈرتہ بجلی جنبہ دیٹی  
 ایرڈرتا ہے اور بجلی چکے نگار سے  
 چوں تو سب مانگوں مگر کیا  
 چاہوں تو تمھاری جٹا کر کے بھکوا دوں

بائین ہاتھ دیے بر بھاؤ  
 دینے بائین ہاتھ سے سلام کیا  
 جو دی سنیدھ چوھی گزہر چرین  
 جو نقب دیکر قلمہ پر چوری کرنے کو بھا  
 کشن ڈری سیس خین نا تھا  
 کشن بھسے ڈرتا ہے جسے سین نال کو نا تھا  
 او پاتال ڈری بل باسو  
 اور محنت انری میں راجہ پلاسٹ چھتا ہے  
 چندر سور او گنگن بنھیرو  
 چاندا اور سورج اور آسمان سب ڈرتے ہیں  
 کرنبہ ڈری و سرت جیہٹی  
 کچھو ڈرتا ہے زمین جکی بچھ پر ہے  
 او گور گست انیک نریسا  
 اور مردون ہا در کی کون گنتہ ہے

۲۵۲

بولا بھاٹ نریس سن گرنے چھا جاجون  
 بھاٹ نے کہا کہ اسے راجہ میں غور کی کو مزا دار نہیں ہوا  
 کنبہ کرن کی کھوپری بوڈت بانچا پھون  
 کنبہ کرن کی کھوپری میں ڈونے جیسا نریس

راٹون گرب پرودھا رامون  
 اوہین گرب بھو سنگرا ہون  
 اسی غور سے راٹون سب سے

راٹون نے غور کیا او سکورا مچھونے تروہی

تشن را نون اس کو پروندہ

ایسا بون کدا رسکا کون مقابل زور میں تھا

سو بج جانشی تو پوت رسونی

سورن ادسکی رسونی پکاتا تھا

سوک سوئیاسن مسیارا

بہ نہ ستہ ادسکو شعل دکھاتا تھا

میچ لے کے پانی بانڈھا

مرت کو دینا پی پی سے بانڈھا تھا

جو اس کبیرے نہ نارا

جوا ایسا کوہ گران تھا کہ ٹالے سے نہ ملتا تھا

ناتی پوت کوٹ دوشا

وہ راون ایسا تھا جسکے نو سجاد چرتے دس کر دیتے

پانی رسونی

حنہ دس سسیش بھونڈا

جسکے دس سرادر میں بازو دھتے

میندرنت دھونی دھونی

اور آگ ہمیشہ ادسکی دھونی دھونی کرتی تھی

پون کرے نت بار بہارا

اور ہوا ادسکے دروازے چار دیواری کھتی تھی

ربانہ دوسر سپنہ کانڈھا

دوسرا کوئی شخص خواب میں بھی ادسکا مقابل تھا

سواو موو دوی تپسی کر مارا

وہ تو مر گیا دو فقیر بھی رام دھیمیں نے ادسکو مارا

روو نہار نہ ایکورھا

ادسکا رونے والا ایک بھی باقی نہ رہا

اوجھ جانی کا ہوجن کوئی گرب کرے

حقیر کیوں جھکے کیوں عزت کرنا نہ چاہیے

اوجھی پار دئی ہے جیت پتر جوئے

حقیر کی موت غلامی سے ہونے ضرورت پر کمزور کو قتل کیا

بنے اوتھارا جہ رس لالین

اور ترقیع ادسکی غصہ کے وقت کرنے لگا

راجہ سب راکنہ ارکلا

راجہ کو ادسکے مقابل میں غار چاہیے

آوجو بجات او ہان بہالین

جب گنہ جو سپین غنہ میں آیا ادسکا بجات آگے آیا

بجات آدھیر کے کلا

ادسکے چور مادیج کس شکل ہے

بھاٹ منچ اپن پے دیا  
 بھاٹ اپنی موت تاک کر آیا ہے  
 بھیسور جائس گندھرپ پینی  
 اوسوقت فرمایا گندھرپ سین نے  
 کہا اونی پانین اس امر سے  
 اور کیا یہ اوٹ پٹانگ بکتا ہے  
 جات کلاکت اوگن لاوس  
 بھاٹ کی ذات کتنی بے شعور واقع ہوئی  
 بھاٹ نانوں کا مارون جو ان  
 تیر نام بھاٹ ہوا اب کیا بھتے مارون

تاسون لون کرے رس ریا  
 اوسپر کون غفہ کرنے کا مقام ہے  
 کہا شیخ کین چہرے نیننی  
 کہ یہ کس واسطے موت کے ذریعہ پر چڑھا ہے  
 کرس نہ بدھ بھینٹ جو کرے  
 آیا عقل سے اور اس سے ملاقات نہیں ہوئی  
 بائین ہاتھ راج برنجا دوس  
 جسے بائین ہاتھ سے راج کو سلام کیا  
 ابون بول نایکی گیوان  
 اب بھی عاجزی اور فروختی سے بات کر

نوپن رے بھاٹ وچوگی تانہ کمان کیننگ  
 تو بھاٹ ہے اور وہ جو گ ہے تیر اور اوسکا کمان کمان ہے  
 کمان چہرے اس باؤ کمان بھوچت بھنگ  
 کہو نکرا سنے قلو پرچھنے کا حوصلہ یا اسکی عقل کمان گم ہو گئی

جوست پوچھس گندھرپ اجا  
 بھاٹ نے کہا کہ اگر است پوچھتا ہوں تو  
 بھاٹ کاہ پیچ سون ڈرناں  
 بھاٹ کب موت سے ڈرتا ہے  
 جنود پچتا وریو  
 ہندوستان میں جتو رگڑہ ایسا ملک ہے

ست پے کھون پری نہ کا جا  
 تو سچ کہنے سے بھلی نینن کرتی ہے  
 ہاتھ کٹا ریٹ ہن مرناں  
 جات کا کام ہے جو کچھ کہتی مشکل آج کل ریٹ میں کر رہی ہے  
 حتر سین بدھ تان نر سیو  
 جتہ سن ومان کا ایک بڑا حاکم بدھ تھا

رتن سین یہ تاکر بیٹا  
رتن سین یہ ادسکا بیٹا ہے  
کھانڈی اچل سمیر بہار  
تکوا۔ اوسکی ریتی نہیں شل سیر کے ہاتھ ہے  
وان سمیر دیت نہ کھا گکا  
سیر کو آہنشدے تو بھی کچھ کی ہنو  
واہن ہاتھ اٹھا یون تاہی  
واجنا اداہ اوسکے واسطے بیٹے اونٹھایا

کل چوہان جاے نہ میٹا  
ذات کا چوہان ہے وہاں چپاٹے نہیں جیتی  
تری نہ جو لاگے سنارہ  
اگر زمانہ ایک طرف ہو تو جگہ سے نہ شے  
جو وہ مانگ نہ اور ہ مانگا  
جسٹ اوس سے طلب کیا ہی دوسرے مانگا  
اور کو اس پر بھانڈون ہی  
اور کون ایسا ہے جسکو اوسکی طرح ملام کرون

نانون مہا پاترمہ تک بھکاری ڈھٹہ  
میر انام مہا پاترمہ ادسکا مین فقیر شوخ دی ہون  
جو کھربا ت کہیں ہر لاگی کھرپے کہتی کھی  
جو کھری بات کہنے سے غصہ آتا ہے تو قاصد کا کام کیری بات کہتا ہے

تکھن بس مہیں من لاجا  
جبوقت یہ گفتگو ہونی ہادیو کو مشرم آئی  
کن ہر پکین تو تاجیہ مہا  
نہ نہ کند عرب پکین تو تیرا راجہ ہے  
پے جو بات ہو ہی بھل آگین  
تیرے جو بات آئندہ کے واسطے ہتر ہو  
راجہ نور یہ ہوے نہ جوگی  
راجہ بیٹا ہے جو گئی نہیں ہے

بھات گران ہوئی ہزار راجا  
تہ بھاٹ کی طرح راجہ تفریق کرنے لگا  
ہون مہیں مورت سن کما  
مین ہادیو کی شکل ہون میرا کنا سچے  
کسی چہی کا بھارس لاگین  
وہ کنا چاہے وہ شکے غصہ کا کیا مقام ہے  
سن پد ماوت بھسپو بیوگی  
پد ماوت کا حال شکے فقیر ہو گیا ہے

جنو دیپ راج گھر بیٹا  
ہندوستان کی راجہ کا بیٹا ہے  
لوہرین سورین جامی وہ اتان  
تھارا تو تاجا کے اوسکو لایا ہے  
پن یہ بات سنی شیو لوکان  
پھر چرچا اس کا شیر لوک من ہوا

جو ہے لکھا سو جاے دنیا  
پیشانی کر لکھی بات نئی نہیں ہے  
او جا کر پردک تین مانان  
اور اسکی طرف سے تو غصہ دل میں مانا  
کر سو پیاہ وھرم پر لوکان  
سو تم پادوک کے ساتھ اسکی شاہ کی پڑاؤں کا

کچھ نہیں بھیکہ بے مانگے مونیہ نہ چھاؤں بار  
جنے کچھ لیکے بھیکہ ناکی مرنی رتے تھارا دروازہ نہ چھوڑے گا  
بوجھ دیکھو جو کنک کچھ رین بھیکہ وہیہ نہ مار  
اگر تم سمجھو کہ یہ سونیکے کو نہ دینی ہے تو بھیکہ دو اور مار دہنیں

اوہٹ ہو رہی بھاٹ بھلائی  
اگنہ ہر پین لے کر دور ہو جائی بھلائی  
اکو موہ جوگ جگت ہوئی پارا  
کون ایسا عالم میں ہے جو میری قابل ہو سکتا ہے  
جوگی جیتی آوجت کوئی  
بڑگی باجی ہو جب میری سامنے آیا  
بھیکہ لے پھر مانگو آگین  
بھیکہ لے اور آگے چل  
جس چچہ اچانچہ چوں نہ دیکھان  
اب بھی نہ کہن ہو کہ چچہ جوگی ناگین دلا دون

کاتون موہ دیس اس گاری  
کیا سمجھ کے تو نے ایسی گالی بھکودے  
جاسون ہیرون جامی تیارا  
جسکی طرف نگاہ بکھر دیکھتے شری گپتا جاے  
سنت تراں مان بھاسونی  
میرا حال سن کے خوف مان جاتا ہے  
یہ سب رین رہی گڈھ لاکین  
یہ سب جوگی ات بھر بھرا قند گیسے ہے  
مانہ وہ پسرہ سون جیو لہنیاں  
نہیں توں زیر ہوئے کے سب جان دنگا

جنہ اس سادھوی جو کھووا

جو شخص اپنا دل ادا جانے میں ہو

سرسر من گن گندھرب پووا

دھرتا اور غراوار باج گندھرب پووا کو دیکھا جائیگا

سو تنگ دیکھ مس رووا

وہ پروانہ سپریش کی طرح رُوئے گا

تنہ کو گنتی کر نہ نت سیوا

اور سب اہل ہنر کو دوسکی ہمیشہ خدمت کرتا رہیں

موسون کو سر برکری اری سن جو جھٹی بھاٹ

سورج مقابلہ کون کر سکتا ہے سن لے لے جھٹکے بھاٹ

چھار جوے جو چالون کج ہستنگے ٹھاٹ

جسوقت میں سوار ہوتا ہوں اسی کی صفین خاک ہوجاتی ہیں

جوگی دھرمیلین باچھین

جوگی جھڈ رتھے اون سب کو پیچھے کر دیا

متر نہ کما سنو ہو راجا

مشیر دن نے کہا سنو راجا

ہم جو کما تھ کرہ نہ جو جھو

سہنے جو کما تھ کہ آپ جو گون سے نہ لوین

کمن اک مہ جھڑٹ ہو بیتا

ایسا یہ کہ میں نہ دوشکار غٹ پٹ ہا پاستے ہیں

کی دھیرج راجا تب کو پا

یہ ان کے لئے سبکی لٹی کی اور پیٹھ میں آیا

ہست پانچ جو اکمن دھائی

بائی تھی جو گندھرب پووا کی ہوت پہلے لگے پڑے

اور ی مال آری رن کاچھین

جب بہادر لو گون میں کر بازمہ کے تھے

دیکھو اب جو گنہ کی کاچا

دیکھو اب جو گون کے نام

ہوت آو درجکٹ آسو جھو

آپ نے نہ مانا اب بچھے اوٹھا شکرانہ چاہو نہ ملے گا

درمہ چڑھین جو رہے سو جیتا

شکر کے مقابلہ میں جو بانی رہا وہی غالب ہوا

انگدے پاو رن روپا

اوسوقت انگدہ ٹٹا کا جو گون کی طرف سے آیا

تے انگدہ دھسوند ہر آئی

اوی سوئین انگدے کیڑے کیڑے اور گوش کی پھینک دیا

۲۵۸

اور ی مال آری رن کاچھین

دیس نہ اوڑانی سرگ نہ گئی

ایسا دیکھو ایا کر آسان کو چلے گئے

لوٹ نہ پھر تہنہ کی بہی

لوٹ کے تھے جہاں گئے وہیں پھر ہے

دیکھت رہی اچھو جو گنہستی نہ نہ آنی

جوئی توجہ دیکھا گئے کہ ہستی پھر کے نہ آئے

جو گنہ گراں جو جھب بھم نہ لاگے پائی

یہ طور وانی کا دیکھو جو گنہ کی خوشی سے زمین میں پڑن ٹھہرتے تھے

کہنے بات جو گنہ ہم پائے کہنے

لوہ کے لشکر کے لگے گئے جو گنہ کی بات نہ پائی

جو لہ وھاو نہ اس کا کیلئے

جیک بہا کرن ایسی بات کرنی چاہیے

جنہ گج پیل ہوئے رن لکین

جیہا تیر کا حملہ رن میں پیشتر ہوگا

ہست کی جوہ آئے اگساری

ہاتھوں کی جوڑ جوڑ پہلے مقابل ہوئی

جوہ سوسین جیت رن آئے

جب فوج ہاتھوں کی جیت ہو کر رن میں آئے

بہتک ٹوٹ بھٹی نو کھنڈا

بت سے ہاتھوں ٹوٹ کے دوڑے ہو گئے

بہتک ہوان سونہ انتر کچھا

درمیت ہاتھوں زمین اور آسان میں ملحق رہے

کس اک مانجھ چھت نہ نہ دھائے

سلوم ہوتا ہے کہ ایک غلط میں وہ ہلا کر رہ گئے

ہستہ کیر جوہ سب پلینے

کہ جتنے ہاتھوں میں جج کر کے پیل دو

تس بگ میل کرہ سنگ لاکین

تیا البتہ بگ میل کا ساتھ خوب ہوگا

ہنوت توہ لنگور پاری

تب ہا میر نے لنگور چھوڑ دے

سے لپیٹ لنگور چلائے

سب کو لپیٹ کے لنگوروں نے چھینک دیا

بہتک جامی پری بر جہنڈا

اور بہت سے آسان پر جا پڑے

ابھی جو لاکھ بھٹی تے لیلھا

جہاں بھٹی کو لاکھوں بھٹی اور کایہ حساب ہوا



بتک ہی سمندہ پرت پناؤ کھوج  
 بت سبک سبک گرو گرو گزشتہ انکا پتہ نکلا  
 جہان گرب تان پیر جہان ہشتیہ موج  
 جہان خود ہر دہان خود موج جہان خندہ جہان گریخ

اسیر کب گھنٹ رن باجا  
 کہ مادیو کا بھی گھنٹا رن میں بجا  
 آگین ہنوت کیر لنگور  
 اگر دیکھا تو مایہ لنگور دکنی فوج لڑ کھڑا ہے  
 سرگ تیار لوک مرتندا  
 اور آسمان سخت الزلی سارا عالم ہوا ہے  
 راہ نکھت سورج او چندو  
 اور راہ ستارہ اور سورج اور چاند تارہ تیز  
 اہتو بج کر رن جسے  
 اور جتنی بت تیر کی تھی سب نین جھج جھج  
 سوسب پھر پیر ہوی ساجا  
 وہ سب دشمن ہر سامان اپنا کرنے لگے  
 راجا نامی گین پائین پرا  
 دہان راجہ گندھرب سینج جھکا کر پاؤں پر گڑا

پھر آگین کا دیکھے راجا  
 پھر آگین دیکھتا ہے راجا  
 شاسنک جو بشن اپورا  
 ایک جانب بشن کلنک دوسری آواز کاشانی پڑا  
 لیہین پھر مرگ برہندا  
 پھر دیکھا تو مادیو اور بشن اور ہنوت میں سما کی ملتے جلتے  
 بل باسک او اندر زرنندو  
 زور آور باسک اور اندر ہبادور  
 جہانوت دانور اکس پیری  
 جہان یک جہم جہم کے شیطان تھے  
 جہن کر گرب کرت ہت راجا  
 جن دگو پیر گندھرب سین مغز تھا  
 جہان مہا دیو رن کھرا  
 جہان مادیو بن من کھڑے تھے

۲۶۰

کہہ کارن رس کیجی ہون سیدوک او چیر  
 اور عرض کیا کہ اسلئے آپ غصہ کرتی ہیں میں نے آپ کا خاوم اور علامہ

جنہ چاہے تہ دیکھے بارگشا من کیر

حکمران چاہے حوالہ کیجے لڑکی تو حضور کی ہے

تو ہمیں اوٹھ کیٹھ بیٹھے

اس وقت مادیوں نے شرط قاصدی لڑکی

تو ن گندھ پ راجا جک لڑ جا

پھر کمانڈ گنہ ہر پین راجا عالم کا سجدے

ہیر امن جو تمہار پر لیا

ہیر امن جو تمہارا پرندہ ہے

بلاے پونچھو وہ دیسو

اُس مطلب کر کر اس ملک کا حال پوچھو

ہمیں کست ریس نہ مانوں

ہمارے کئے سے غصہ نہ کر

جہان بارگشاں آبرو کاں

جہان بارہینی لڑکی ہر دہان دسکا ہر تاج

جو پھلین من مان نہ کا ندھے

جو پہلی میری بات ہر تیر دہل تو نہ لگی

پھل گردانت ہوے میںے

اور کسا پہلے خوشی تلخ سلوم ہوتی ہر آخر کو

گن چودہ سکھ دے کو دو جا

چودہ علم تو فیکر کرتا ہے دوسر کوں ایسا ہے

گیا چستور او کینھس سیرا

چتر گڑھ گیا اور رتن سین ستین با

او پونچھو جو گنہ جس بھیو

اور یہ پوچھو کہ جو گنہ کیوں پنا بھیس گیا

جو وہ کے سوئی پروانوں

تو تاج کے اسی کو یقین کر

کرے بیاہ وہ دم سلیم تو کا

اب بیاہ کر دے تیکو بڑا ثواب ہو گا

پر کے رتن گانٹھ تب باندھے

اب جو جاہر کو برکھا تو گانٹھ میں باندھا

رتن چھپاے نا چھپے پار کہ ہوے پرکھ

جو اہر چھپاؤ نہیں چھپتا پر کئے والا پرکھ لیتا ہے

گھال کسوٹین کسین کنک کچرین بھیکھ

کسوٹی میں ڈال کر گھلایا جاہر تب سونے کی کڑی کا حال کھلے

وہی شہنشاہ جانی ہے  
غیر سے  
اندر کے گنہ گاروں کے  
کیک بند از جانی  
سجدا

ہیرامن جو راجین سنان

ہیرامن کا جو نام راجہ نے سنا

اگیاں بھنی بلا وہ سوئی

بھرکے ہوا کہ ہیرامن کو حاضر کریں

ایک گت سسک دس دھکا

ایک کے لئے دس ہزار دوڑے

کھولا آگے آن منجوسا

ہیرامن کا چہرہ راجہ کے آگے لارے کھولا

است کرت ملا بہ بھاتی

فریق کر کے بت دے بھادی پیش آیا

جانہ جرت اگن جسل پرا

کوچہ ہوا آگ کا پانی میں پڑا

راجین مل پوچھی منس باتا

راجہ سہت آئرش کے ساتھ کھٹے باتیں کہیں

روس کجیاں ہے منہ گنان

تب عہد فرو ہوا اور دل میں اندیشہ کیا

پنڈت ہو تین دکھ نامو کے

پنڈت ہو کر الزام نہ اٹھانا چاہیے

ہیرامن بیگ لے آئے

ہیرامن کو جلد لیکے آئے

ملائکس ہون کا روسا

نچرے سے نکل کے بست دنگا دنگا ملا

راجین سنان ہے بھئے ساتی

راجہ نے شکے بست دل کو تسلی دی

ہومی بھپلوار رس مے بھرا

گزار ملے بھولا دل میں خوشی ساگی

کس تن پیر بھینہ مکھ راتا

اور پوچھا کہ تیرا من نہ دیکھوں اور نہ سوچ کر سہا

چتر بید متہ پنڈت پڑھی سا ستر بید

چار دیوید کے تم پنڈت ہو اور مشا ستر بید پڑھے ہو

کمان چڑھے جو لی گڑھ آن کینہ گھر بھید

کہاں جو لی تلوار چڑھے کئے لاکے گھر کا بھید تپایا

دنی اسیس اوست بولا

دعا دی اور بہت مدح کی

ہیرامن رسنا رس کھولا

سہ امن سنا ان سنیہ میں بیان کھولی

اندر راج راجہ راجہ

اندر راج اور پڑے صاحب سلطنت ہو

پی جنبہ بات ہوئی بھل آگین

پرچہ بات آئندہ کو اچھی ہوتی ہے

سوا سو پھل انبرت پی کھوجا

وہاں لیت آپ حیات کی تلاش میں عشا

ہوں سیوک متہ آگسائین

میں آپ کی خدمت گاہ میں در آپ قدیم سے میرے سردار

جین جو دینہ دکھا وادیسو

حسنے جان دی ادسنے وہ ملک بھی دکھایا

جو وہ سنورین لے کی تو نہیں

جو اسکے مزین آپ کے سامنے بیان کی

سن نیسے رس کچھ چائی کما

سنو چیل کیسے غصہ میں تھا تو کچھ کہا نہیں مانا

سیوک نڈر رکے رس لاگین

خادم بیون چکر کتا ہے تو غصہ آتا ہے

ہو وہ نہ بکرم راجہ بھوجا

اور راجہ بھوج کراوت نہیں ہو سکتا ہے

سیوا کروں جو جب پائین

سو میں خدمت کو حاضر ہوں جب تک زندگی ہے

سو پی حبہ منہ بسی نرسو

سو دل میں وہیں کا ہمارا حکم ہیں رہا ہے

سوئی نیکہ جکت ت موین

اسی سبب کہ ہندوں میں سرخرو ہوں

نہیں میں اور سرون سب سے تو رہا ساد

آنکھ اور زبان اور کان سب آپ کا ترک ہے

سیوا مورہی نت بولوں آسرباد

سب سے خدمت میں ہے کہ ہمیشہ دعا گوئی کرتا رہوں

تھک جیجہ انبرت پی ابا

او سکی زبان بھربان نکلتی ہو وہ تکیا ہوتی ہے

سیوا کرت تھاکر مہر

کہ خدمت کرنے میں آواز نہ دے

جو اس سیوک جتپ دسا

جہاں ایسا خادم جیسے یہ مشقت اختیار کی

تہ سیوک کی کر مہ ووسو

ایسے خدمت کار کی تمت کا قصور ہے

اوجہ دوس ندوسر لاگا  
اور جس جگہ الزام باوجود بتیصوری کے لگا  
جو نیکی کو ان تھہ رہا  
اور جو پرندہ کسی جگہ تھہ رہا نہیں پکا سکتا  
سپت دیپ دیکھو ن پھر راجہ  
ہفت تہلہ ہر کے بنے دیکھا اے راجا  
تہاں چوڑو دیکھو ن گدھ روپا  
وہاں جا کے چتر مین ایک قلعہ بند دیکھا  
رتن سین یہ تہاں نر سیو  
رتن سین یہ وہاں کا حاکم پڑا بسا در ہے

سیوک ڈرا جو لے بھاگا  
تب خادم ڈرا اور اپنی جان لیکے بھاگا  
تا کے جہاں جا جو دھناں  
پھر وہ ایسا مقام تاکتا ہر جہاں اوسکا گذر کرے  
جینو دیپ جامی پٹن باجا  
ہندوستان میں جا کے آخرینے قہر ار پڑا  
او تیخ راج سر توہ پہونچا  
اوپکا راج میں نے دیکھا کہ اور راجوں سے اوپکا ہے  
آپون لے جوگی کر بھیسو  
اوسکو جوگی کے بھینس میں کر کے لے آیا چون

سوا سو پھیل کے آئین ہے کہ کن کھڑات  
راجہ نے کہا نوشتے خوب تو اوسکو لیکے آیا تیرا بند اور سر زخمی کی بات  
کیا پیت اس تاہمین سنورون بکرم بات  
تیرا زرد بدن دیکھ کر کیراوت کی بات یاد آئی

پن بولا مہیرا من ساکھی  
پھر مہیرا من نے گواہی دے  
بانہ ہا رتن چھوڑ کے آناں  
تو اوسکو سولی سے کھول لیاں  
رتن نہ بانہ رہے ہوئے ملینا  
جو اہر نہ بانہ رہے سے بے آب ہو جاتا ہر

پھلی بھو بھاٹ ست بھاگے  
پہلے تو بھاٹ نے سچ ہی بیان کیا  
راجا بھان سچو من ماناں  
راجہ کے دل بویقین ہوا  
کل پوچھا چوہاں کلیستا  
ذات پوچھے تو چوہاں دریافت ہوئے

ہیرا ہن پان رنگ پاکے  
 مثل ہیرے کے دانت او ہر پان کارنگ  
 سندراسرول میں ہون چاہے  
 کاون میں حلقے جو پہلی سے پوشیدہ ہو کر گنو  
 آنان کا تر ایک تنکھا رو  
 اوسوت واسطے آرایش کے ایک ترک کو طلب کیا  
 پھیر تری تھپتسو کھڑی  
 رتن سین نے گوڑے کو چتیس طرح سے پھیرا

بہست سہن بیج برتا کے  
 دمتہم کے اندر برق کے تابان تھے  
 راج بین اکھر سب جھائے  
 سرداری کی باتیں جو بونیدہ تھیں غابر ہوئیں  
 کما سو پیر بھیا اسوارو  
 رتن سین سے کما پیر و تپ دو سوار ہوا  
 تین سرا ہا سنگل پوری  
 اوسوت سارنجی نگہ کے باشندے تعزیت کی

کنور تبتو لکھنان سہس کران جس جان  
 سردار زادہ شہن شہن میں بجز اہزار کرانے آفتاب پہنچ  
 گاہ کسوئی کے کچن بارہ بان  
 کیا کسوئی نہ کوئی کسے ایسے سونے کو

دیکھ سورج بر کنول سنجو گو  
 دیکھ سورج ہی بر مقابلہ میں کنول نہیں ہوا تو کے  
 ملا سونیس انس اجیارا  
 ایسے اچھی قوم میں اثر دشمنی کا شامل ہوا  
 انر دھ کون جو لکھے جرم مارا  
 انرودم کی تقدیر میں جو جرم لانا دکھا کا لکھا تھا  
 آج مرے انر دھ کون لکھا  
 آن انرودم کو ادکھائے

است است بولاسب لوگو  
 مبارک مبارک سب کہنے نے  
 بھجا بروگ او ملک سنوارا  
 اب مفارقت دور ہوئی ملک کو ستوارا  
 ارمیے بانان سر مارا  
 تقدیر کا لکھا کون سا نہ سر مارا  
 دیواندر و میہ سر مارا  
 دیواندر نے سر مارا

سرگ سو پھینیں سرور کیا  
 آسمان پاتاق اور زمین پر تالاب کنول کا  
 پچھون کا بار پورب کی باری  
 پچھم کا لڑکا اور پورب کی لڑکی  
 مانس ساج لاکھ من سا بھا  
 آدمی لاکھ طبع کا سامان کرے

نیکند بھنور ہوئی رس لہوا  
 نیکند زمین بھنور بن کے رس لینے والا  
 لکھی جو جویری ہوئے نہ تروا  
 جسکی جو جڑی ہے وہ جدا نہیں ہوکتی  
 سوئی ہے جو پودہ اپرا جا  
 ہوتا ہے ہے خدا چاہتا ہے

گئی جی باجن بابت جیہ مارن رن مانہ  
 جو باجے جی مارنے کو گئے تھے رن میں  
 پھر باجن تے باجے منگل چار اونا مٹھ  
 چھوڑ دیا جے بے شادی کی بڑک

بول گسائین کر میں مانان  
 بولا ہے گسائین فرمنا آپ کا مان  
 مانان بول ہر کہ جین باڑھا  
 مانا آپ ہر ہر منظور ہوا  
 دو لون ملے مناوا بھلا  
 دو لون ملے اور آپس کی خیر منائی  
 جسے نہ اوناری جو بہت جو گو  
 جسے نہ وقت کا تھا اونارا  
 کہ میں رتن جیت جواہر کی کا ہا  
 رتن میں کے ولیدین جواہر کا نشان تھا

کہ سو جگت او تر کھنہ آمان  
 اب کس طرح جواب دے سکتا ہوں  
 اور بروگ پھاٹیکا گاڈھا  
 اور بروگ کا ٹیکا گاڈھا ہے  
 پر کھ آپ آپ کنہ چلا  
 جتنے لوگ تھے آپ آپ کو چلے  
 جو تپ کرے سومانہ بھو گو  
 جو ریاضت کرے اور سکے نرو میں آسائش کرے  
 مارے لیسنہ دوسر کما  
 نوبت بکان اپنی اور دوسرے کا نام نہ لیا

جو اس کوئی جیو پر چھیدا  
جو شخص اس طرح جان پر کھیل جائے  
دن دس جیون جو دکھ دیکھا  
دس دن جسے کیلے واسطے تکلیف آٹھائی

دلو تا آسے کر نہ تہ سید  
او سکی ہوا اور قدرت او سکی کرتے ہیں  
بھا جگہ گسکھ جہان دیکھا  
بھر ہمیشہ او سکے واسطے چین اور آرام ہے

رتن سین کون برنوں پداوت کو بیاہ  
رتن سین اور پداوت کے بیاہ کا اب بیان کرتا ہوں  
مندریگ سنوارہ مندر توڑا چھاہ  
مکان جلد آراستہ کر دو مندر دا چھاہا جاے

تن چور من راجا کینھان  
بدن چور کہ نم ہے اور دل راجہ ہے  
گرد سوا جنہ پنتھہ لگاوا  
گرد تو نما ہے جسے راہ پر لگایا  
مایا علاؤ الدین سلطان  
مایا علاؤ الدین بادشاہ ہے  
ناگمتی یہ دینا دھندھا  
ناگمتی دنیا کا کار بار ہے  
مین یہ جان لپت اس کینھان  
مینے یہ جان کے ایسا پوشہ کیا  
پسیم کتھا یہ بہانت بنائے  
محبت کے قصہ بہت قسم کے بنائے ہیں

ہیا سنگل بڑھ پرم چنیان  
ہیا سنگل بڑھ ہے اور غم پر مہمی ہے  
بن گر منٹھہ ڈھونڈ گن پاوا  
بنہ گرو کے گئے راہ دھونڈھ پائی  
راکھو دوت سوئی شیطانو  
اور راکھو چنخو شیطان ہے  
ڈسا سوئی مجوہ چیت تندھا  
جسے اس سے دل لگا یا اسکو ڈس لیا  
بوجھی سوئی جو آپن چنیان  
اسکو دہی جانے لگا جسے خود کو پہچان  
مورکھ کمین کمانے گائے  
گنوارکتے ہیں کمانی گائی

۹  
یہ نیکون تہا  
چو پانسان انہی پانچوں  
مندریگ تہا



<p>آپن حسیبہ او تبین بولی پنی اپنی زبان اور اپنی اپنی گفتگو ہے</p>	<p>مورکھ مارین بولی کھولی گنوار بولی کھولی مارے ہین</p>
--	---

عربی ہندی پارسی بنگالی چت آہ  
عربی ہو یا ہندی یا فارسی یا بنگالی دل ہی تو ہے  
جہ مان مارگ پریم کا ہے سراہین تہ  
جسین راہ نصبت کی راہ سب او سکی تو زین کرتے ہیں

سنگدل نبوت پھرے سب کا  
 سنگدل پھین سب کو نینو ناگیا  
 بھانڈا سکرے کیلا سا  
 سارے کیلا یعنی سنگدل پھین غوثیان  
 سوئی دیوس پیراوت پاوا  
 وہی دن پیراوت نے پایا  
 اوگا نونہ سب تخت سہاگو  
 اور سب سہاگ کے گیت گائی تھیں  
 اونہیں رات بچھاو بچھاو  
 اور زمین پر سب فرش پہنائیں  
 مانگ دیا پیر نہ دن راتی  
 لعل کے چراغ دن رات روشن تھے  
 جانوت نگر گیت جھنکارا  
 تھان ملک بادی حتی سب جگہ گائی جانے

[illegible]

# ہاٹ بات سب سنگل جہان دیکھی تھان رات

بازار اور راہ سنگدپ کی جہان دیکھو سنے بن رہی ہے

دھن رانی پد ماوت جا کر ایس برات

زہے رانی پد ماوت جسکی ایسی برات تھی

رتن سین کنہ کا پر آئے

رتن سین کے واسطے لباس آریا

کنورس سنگ لے بے سجھائی

کنورس صاحب اقبال دوج دیکے ساتھ تھے

اب لگ تم سا دھاتی جے گو

اور بجات کئی کر اب تک تھے تپ جگ سا دھا

منجن کرہ بھبھوت اتارہ

اب غسل کرو اور بھوت اوتارو

کاڈھ مندر ا پھٹک ابھاؤ

پھٹک ناچیکر حلقے کا زن سے نکالو

چھو رہ جٹا پھل لہیو

بال کھو لو اور پھیل ڈالو

کاڈھ گنتھا چرکٹ لاوا

کدیری پیلے بدن سے اوتارو

مہیرامونت پدارتھ لائے

مہیرامونی اور نعل حسین جڑے رہتے

نیو کرمی راجہ پہنہ لائی

رتن سین کے پاس اگر بہت عاجزی کرتے تھے

لیے راج مانہ اب بھو گو

اب یہ راج لو اور خوشیاں مناؤ

کرہ اشتان چترسم سارہ

اور غسل کر کے بدن کریشا ستورینو

پنہ کرکٹل کنک جیٹاؤ

اور حلقے سونے کے جڑاؤ چنو

جھارہ کیس ٹکٹ سر دیو

زلفون میں کنگھی کرو : تلج سر پھو

پنہ راتا دگل سہاوا

اور سنج دگل خوش پہنہ

پالوڑ کجہ دیہ پگ پیرین اوابانگ کھار

کھڑا دن نہ کر کر باون سے گھوڑا تیزو چالاک سواری کو آیا تر

# باندھ موڑ چھتر سر یک ہوہ اسوار

سر پہ اچھا تاج رکھو اور جلد سوار ہو

ساجار اچا باجن باجے

رجن سین ہاس نہیں بیکر جیا اور باجے بیکر لگے

اور اتا سونی رختہ سا جا

رختہ ہی پوت ش سرخ کی سفاری گئی

با جیت کا جیت بھا اسوارو

یا اپنے پتہ رسے نہ نشان کرتے سوار ہو

چو نہوں سر کھت تر این

اچا دن طرف مشائیں روشن خیزن چھوڑتا ہے

سب دن پتا جیس ہے ماہان

انہی مہ جیتی کہیں میں نہ مفاقت ادا

وہر چھتر رات تس چھاوا

ہر سہرے سرخ چتر لگا ہوا

آج اندر ابھی سر سون ملا

سہرے سے لیتے آج اندر جو سے ملا

مدن سہای دو دودل کا بے

شرق خند و زن ہانکے لوگوں کو لاکڑہ زریہ زریہ کیا

بھئی پرات کو ہن سب اچا

دولہ سوار ہوا ہر آپے رام کے ساتھ ہوئے

سب گل نے کیسہ جبارو

سب گل پر کیے لوگوں نے جھگڑکے کے سلام کیا

سو بیج چڑھا چاند کی تائیں

سورج سوار ہوا چار ند کے پیاہنے کو

تیس رین پائے سکھ چھانہا

وہی ہی سکھ براتی چھاؤں میں پائے

اندر لوک سب سیوانا

اندر لوگ کے سب لوگ خدمت کرتے

سب کیلاس ہو ہی سو ہلا

ساری کیلاس یعنی سنگدیر میں خوشی ہو رہی تھی

وہرتی شرک چوں دس پور ہے سیا

زمین در آسمان میں چاروں طرف متعلین روشن یقین

پا بیت آئے مندر کہ نہ ہو نہ منگلا چار

بجے بجے ہوئے اب مکان میں لڑائی کی سونے لگن

پہاوت و چوراہہ پر ہے  
 پہاوت سے اونچے کوٹھے پر چڑھی  
 دیکھہ برات سکھن سون کھا  
 برات دیکھ کے سہیلون سے کھا  
 کین سو جوگ لے اور بنا ہا  
 کہ اس جوگی نے خوب جوگ اور بنا ہا  
 کون سدرہ سوا میں اکیلا  
 کون ایسا کال ہے کہ یکہ دتھا  
 کاسون تین بچا اس بارے  
 کس باپ نے ایسا قول مارا  
 کاکہ دئی ایس جو دھیان  
 کیسکو خدا نے ایدل دیا ہے  
 دھن پور کھاس نو مین نا مین  
 نیہ وہ مرد کہ کسی کے زیر کرنے سے زیر نہوا

وہو نہ کس رب جا کتہ سکس ہے  
 اسواسے کہ دیکھون کیا آتا ہے بکے پٹے  
 نینہ مہ کون سو جوگی ا ہا  
 ان سب میں جوگی کون ہے  
 بھیسو سور حڑھ چاند بیا ہا  
 اور سورج ہو کے چاند کے ساتھ بیاہ گیا  
 جین سدرہ لے چیم سون میلا  
 بہت مشوق میں سر سے قدم کر کے چلا  
 اوتر نہ دینم دینہ تنہ بار  
 کہ اسکو جواب نہ دیا اور لڑا کی حوالے کر دیا  
 جین جو مار جیت رن بھینا  
 مجھے اپنی جان مار کے سر کہ جیت لیا  
 او سپر س جو دس پر اٹھن  
 اور مشغل ہو کر لکھ بیٹھ - مین -

کو بر و نڈ بیر اس مہ دیکھے کر چاؤ  
 کون ایسا زبردست بہادر ہے  
 پن جایہ جنوا سنہ سکھی کے بیگن کھاؤ  
 پھر وہ جایی گاؤں دگاہ میں لے سہیلو جلد دگھاؤ

تو جس چاند نہیج تو رتا مہون  
 تو جیسی چاند ہے ویسی ہی مہون تیر مشورہ

سکھیں دکھاو نہ چمکے با مہون  
 سہیلو لکھتا ہا کہ وہ جسکے بازو چمکتے ہیں

چھپانہ رہے سورج کا  
 پوشیدہ نہیں رہتا ہے سورج کا تلخ  
 وہ اجیار جگت اپرا نہیں  
 اوکے جن کے روشنی زمانہ پر غالب ہے  
 جس رب دیکھ اوکھے پر بھاتا  
 جہدیت نہ صبح کے وقت مرغ نکلنا جو  
 اومی مائیفہ بھادو لہ سوئی  
 جو سبکہ رویت نین سہمی دولہا ہے  
 سہسہ کران روپ ہرہ گر بھا  
 ہر حصہ حسن او سکا خدا نے بنایا ہے  
 من مانعین در سن اجیار  
 بیش از سے دگر ہی روشنی نمایان حق

۳۷۳

دیکھ کنول من بھو بگا سو  
 دیکھنے ہی پداوت کا دل شکستہ ہوا  
 جگ اجیار سو تر پر چھانین  
 ایک عالم او کی سایہ سے روشن ہے  
 اٹھا چھتر دیکھ سب راتا  
 چتر تن سین کا وسیط سرخ سب دیکھتے تھے  
 اور برات سنگ سب کوئی  
 اور برات کے ساتھ سب لوگ مین  
 سونے کے رتھا آوے پڑھا  
 سوئیے رتھر چڑھا ہوا آتا ہے  
 مونہ نہ رکھ نہ جاے سنا را  
 کہ سانسے ہو کر کوئی دیکھے تو دیکھا نماے

روپوت جس درین من توں جاگرت

لے پداوت جیایہ اعمال نکل آئینہ کے جو بیا ہی نہرا تھر ہے

چاہے جیس منو ہر اما سو من بجا نوت

جیایہ فرزندہ جاہتی مٹی و سیاہی تو نے دلپ شہر پڑایا

سہسہ بھاو مدن تن گاجا

ہزار طرح سے شوق نے خواہشیں جن میں جوش مارا

ہلے اوھر رنگ رس راتی

خوش ہونے ب رنگ رس سرخ سے

دیکھا چاند سرچ جس سا جا

دیکھا نہ میں رات نے رتن سین کو سورا ہوا

ہلے نیز در رس مدھ ماتی

خوش ہونے ب رنگ رس سرخ سے

ہلسا بدن اوپ ربائی

خوش ہوا بدن روشنی سورج کی آئی

ہلسی کچ گسٹی بند ٹوٹے

خوش ہوئیں پستان مرم کے بند ٹوٹ گئے

ہلسی لنگ کے را دن سلجو

خوش ہوا شہر لنگا کہ را دن کے راجہ بن

آج چاند گھر آوا سو رو

آج چاند کے گھر سورج آیا

آج لنگ جو را ہتھ کامون

آج لنگ جھ کیا فوج شہوت نے

ہلسا ہیا کچک نہ سمانی

خوش ہوا دل مرم بہن نہ سمانا تھا

ہلسی بچ بلیان کر سوٹے

خوش ہوئیں کلانیان کہ چوہریان چوہر گین

رام لکھن در سا جہ سا جو

رام لکھن نے لشکر آراستہ کر کے گزر کیا

آج سنگا رہوی سب پور و

آج بناو سنگا ر سب چور چوہر جا گیا

آج برہ کرہوی سنگا امون

آج جدائی سے جنگ عظیم ہو گئی

انگ انگ سب کے کوئی کہتوں نہ سمانے

عضو عضو بدن کا سب خوش ہوا کوئی کسی جگہ نہ سمانا تھا

شہانہ ٹھانوں موبھی مر جھانگت آے

ہر مقام میں صورت عشق کی فریفتگی سی ظاہر ہوئی

سکھی سنہا رپیا دینہ پائے

سیلیوں نے سبھال کے پانی پلا پلا

ہم تو توہ دکھا دا پیر و

ہم تو توہ کو تیرا شوہر دکھایا

سنہ سکھی سب کہیں بیاہو

پر دوت نہ کہا سنو سکھی سب تو بیاہ گئے ہیں

راج کور کا ہی کتبھلا ہے

اور کہا کراہی عاجزا دی کوہے تم تیرا شوہر

تو ن مر جھان گیس بھا جیو

تو کیوں مر جھانی کیسا جی ہے

منہ کنہ جیس چاند کنہ رامو

جھکا یہ بیاہ ایسا ہے جیسا پاکہ حق میں گین

تم جانے آؤے پویا جا  
تم تو جانی ہو کہ شیریں سوز کے آیا ہے  
جیت برائے آؤا سوارا  
نخنہ براتی اور سوار ہو کے آئے ہیں  
سو آکم دیکھت ہوں جھبکی  
سر پہلے ہی دیکھتے ہیں نر کے تھے  
ہوی بیاہین ہو یہی کونان  
اب تو بیاہ ہے پھر گونا ہو گا

یہ دھم دھم موکنہ سب باجا  
یہ سب دھم دھم میرے واسطے بجاتا ہے  
یہ سب موری چالہنہارا  
یہ سب میرے لیجائے واسطے ہیں  
آپن رہن نہ دیکھوں سکھی  
اب اپارہنا بیان نظر نہیں آتا لے سکھی  
اگوتب تہان بھرتہیں اوان  
جانا ہی دان ہوگا جہان سے پھر نہ آنا گا

اب سولن کتے سکھی پڑا بھو والوٹ  
اب ہمارے تھارے ملاقات کماں لے سکھی جہاں ایسی لوٹ پڑی ہے  
تیس کاٹھ پوچو جو رب جرم نہویہ جھوٹ  
ایسی کاٹھ شوہر سے بڑی ہے کہ عمر بھر جھوٹنے کی نہیں

آی بجاوت بیٹھ براتا  
بجے بجتے آئے اور برات بیٹھے  
جہنہ سونی کر جہتہ سوارے  
جس مکان میں سوئی تصویرین لگی تھیں  
مانجہ سکھا سن پاٹ سوارا  
دربان شہنشاہ کے تخت پر صبح آراستہ کیا  
کنک کہنہ لاگی چنہ پاتے  
سوکے کہنے چار دن طرٹ گئے تھے

پان پھول سیندر سب راتا  
پان پھول اور سیندور سے سب سونے تھے  
آن برات تہان مہیارے  
اوی جگہ لاکے برات بٹھائے  
دولہ آن تہان بیارا  
اور دولہا کو لاکے وہاں بٹھایا  
مانک دیا برہنہ دن رات  
جواہرات چراغ کی طرح دن رات چلتے

بھیوا پیل وہو جوک نیکیرو  
 تھے بے جنبش قلب تصور است کہ  
 آج دنی ہوں کینہ نہہاگا  
 آج کے دن مجھے حذر نے فریاد کیا  
 آج شور سس کے گھروا  
 آج آفتاب ماہتاب کے گھر آتا

پھول بیجہ تھریس سمیرو  
 ہولے بیٹھے تھے ایک بگڑا شل سیدہ پاز کی  
 جس کو کینہ نیک سب لاگا  
 بیساکچہ دکھ دیکھا وہ سب نیک لگا  
 چاند سورج و ہفتہ بھی مراد  
 چاند اور سورج دونوں میں ملائی ہیں

آج اندر ہوی اکون سین برات کیلا س  
 رتن سین نے کہا آج اندر ہے آبا ہون کیلا س میں برات لیکر  
 آج ملی تھہ اچھر پوجی من کی آس  
 آج مجھے حور ملی مسرے دل کی آرزو بر آئی

ہوی لاگ جیونا پرا را  
 ابا دس جگہ کھانا کھانے کی تیاری ہوئی  
 سون تھار من مانگ جرے  
 سونے کے مثال جواہر کے جڑے ہوئے رکھے گئے  
 رتن جراؤ کھورا کھو دین  
 جواہر کے جڑے ہوئے کو بر سر کڑی  
 گرون میر پرا تھہ لا کے  
 آنجورون میں سیرے مونی لے گئے  
 جانہ نکمت کرنے اجیا را  
 گویا ستارے روشن تھے

کنک پتر پسرے پنوارا  
 سونے کے پتروں میں پیسے رکھے گئے  
 رای رنگ سب لگی دھیرے  
 رادرا جہ کسر آگے لاکے سب دھرے  
 جن جن آکین سو سو جو رہن  
 ہر شخص کے آگے سو سو جو رہاں کہیں  
 دیکھ بوجھے پتر کہ سہا کے  
 جگو دیکھا سب مرد فریفتہ ہو گئے  
 چھپے دیک اور مسارا  
 کہ ادکی نشی دیکھے کے چراغ اور مشعل آئینہ



بھئی بل چاند سرج کی کلا  
جانہ کی روشنی مگر سورج کی روشنی چڑھ گئی  
جنہ مانس کنہ جوت نہوتی  
جہ آدمی کہ حسن سے سدا تھے

بہاؤ دوت سے نرمل  
ایسی روشنی کہ بہت شفاف تھی  
تہ بھئی جوت دیکھ وہ چوٹے  
دور دشنی دیکھ کر او کی سنہ پڑ دی آگئی

پانت پانت سب میٹھے بھانت بھانت جیور  
برابر برابر سب میٹھے اور انواع اقسام کے کھانے کھانے  
کنک پترزدونین کنک پتر پتروار  
سونے کے پیرتین اور دودنے سونے کے پتر کے پترے

پہلے بہات پروسی انان  
پے خند کھانے کو رکھا گیا  
چہا لہ لہا آں جو پورے  
بار بار ہانڈے جو ہکی ہوتی آئے  
پنچین پور سنہا رین پورین  
سے تھم کی پورین اور سہری کے قلم کے  
کھنڈر ان کا حرجو کھنڈرین کھنڈرین  
ان کا حرجو کھنڈرین اور سہری کی کھنڈرین  
پنچین پورین ان سہری کی کھنڈرین  
پنچین پورین پر کار چو آئیے  
پنچین پورین کے کھنڈرین آئے

جنہ سباس کپور بانان  
خوشبوین گو پاک فوز سے بسا ہوا  
اوجہ دیکھ پاپ کے دہوئی  
زاد کی میندی دیکھ کر لیکھ گناہ دھوئے گئے  
اک تو مانتین او متھہ کنورین  
ایک تو گرم اور دوسری بہت نرم  
پیرین اکو تر سو کھنڈرین  
برہی دال اش کی اور کھنڈرین مین  
دودہ دہی کی مورٹ ابا اند  
دودہ اور دہی کے لذت پائے ہوئے  
اس دیکھ نہ کہیوں کھا  
نہ ایسے دیکھ نہ کہی کھاے

پن جا در چھاو ر آئے

پھر شیر مرغ اور خیر بنی آتی

گھرت کھانڈ کا کھون مٹھائی

اور گئی اور شکر کی شیریں کا کیا بیان کر دین

جیوت ادھک سبک منہ منہ پرت بلا

منہ منہ کے کھانے خوشی دار کھائے کہ منہ میں نہ پڑی گھٹیا بن

سہس ہوا دسوپا دی ایک کو رو جو کھائی

ہزار طرح کا مڑا پاوے ایک تو اچھ کھاوے

جیون آوا میں نہ باجا

جیوت کھانا آیا اور میں نہ بھی

سب کنور نہ پن کھانچا ہاتھو

سب کنوروں نے پھر ہاتھ کینچا

بنو کر نہ نپٹت بچو انان

منہ اور عاجزی کرنے لگے پرت دریا فی

یہ کیسلاس اندر کر باسو

یہ پہلا مقام اندر کے رہنے کا ہے

پان بھول چھی سب کوئی

جیان کے لوگوں کی غذا صرف پان بھول ہے

بھوک توین انبرت ہی سوکھا

بھوک تو بیان کیسک نہیں ہے مشک ادرت غذا ہے

نہیند تو نہیں جن تیج پستی

زمین پر سند نہیں آتی سفید بہتر پڑا ہے

بن باجہ نہ جیون راجا

اور بنیر باجہ کے راجا کھانا نہ کھاتا تھا

ٹھا کر جیون تو جیون ساتھ

بائیں دلیل کہ سرور کھاتا ساتھ واسے کھائیں

کا ہی نہ جیون نہ ججنا نان

کسو اسطے آپ کھانا نہیں دین نہ پڑتے

جہان نہ ان نہ پانچھ ماسو

بیان نہ غلام نہ بھلی ہے نہ گوشت

تمہ کارن یہ کیس نہ رسونی

کھانے واسطے نہ رسونی طیار کی گئی ہے

دھوپ تو سیرک نمی روکھا

دہا ایسی غذا ہے کہ دھوپ بھی لگے تو سرور ہے

چھاؤہ کا چترائے اتے

ایسی دانائی کیا ترک کر دی ہے



پندت نادسنہ کنہ پوچھتہ کہو تو تہ کاجو

پندتون سے راگ سننے کو پوچھتے ہیں کہو سننے کیا سمجھا

مہ ڈولی جو بید نہوئے

مہ ڈولی جو بید نہوئے

راجا اور ترسنہ اب ہوئے

راجا اور ترسنہ اب ہوئے

بسم ادی میں ان سید دود پ  
جہان مدتہاں پتہ نہ چھایا  
جہان شراب چہ وہاں شربت کا کیا دھڑلے  
چونہ بید انکس سر دہر  
اور جب کو بید نہیں اس کے سر پر انکس سر دہر  
چہ سن کام جری جو نہاں  
جسکو سنکے شوت چو گئی نہ جہاں  
گہوم مانت سن اور نہ بہاوا  
نہ نہ گھوٹنے اور سستی کا اور کو کوئی نہ نہیں جہاں  
تا کہ نہ پن جو میں لہو جہاں  
پھر اوکو جو نہ لگا تو آفرین کے گ

تا دوسرے پہ  
خندہ درید اور سستی اور سلوک جو چار چہ میں  
نادھیتین من ادھی کیا  
نہنہ سے دل کو جسم میں بالیدگی ہے  
ہوی المذ جو جہ سو کر لے  
جو غفلت مستی سے بری ہے اور اسے لوگ رشتہ میں  
جوگی ہوی نادھو سنات  
جوگی وہی ہے جو راگ سناتا ہے  
کئی جو پر کم تست من لاوا  
جس شخص نے قیمت کی طرف پورا دل لگایا  
کئی جو دہم پیٹھہ ہوی جہا  
جو دہم کی راہ گیا وہ راہ ہے

جس میں کھوم کو دناو سنیں پن کھوم

جسطح شراب پینے سے کوئی کھوم جاتا، راگ سننے سے کھوم جاتا

تیتین برج نیک ہے چڑھے مس کے دھوم

اس سے راگ سننا بہتر ہے کہ اس سے قیمت دوبا لاہوئی ہے

بھئی جو تار پھر اکٹھا دانی

ہر ذرا منت ہائے کھانا کھانیے شربت ہلا گیا

پھیرے پاں پھر اسب کوئی

بھربان سبکو لیتے ہو تو پھر سب لوگ خوش ہو

ماتر دو سو تک گنگن سنو ارا

چر سونے کا ٹھہا آسمان سے مٹا ہوا سنو ارا

سا جا پاٹ چھتر کے چھا نہاں

پھر یک تخت چیتکے سا یہین سنو ارا

کنچن گلے نیسے بھر دھرا

دیر سونے کی گھڑی میں بانی بھر کے دھرا

کاٹھ ڈالیں دولہ کی جوری

یہ ۱۲ - دولہن کے کاٹھ جو ڈی گئی

بہر نہ پڑیں شہرت تہ ٹھانوں

یہ بدت - سبک سید پڑھنے لگے

۲۸۱

پھرا رکیا کنہ کنہ بانی

پھر عطر کے بدھنیں قسم قسم کے بگائے گئے

لاک بیاہ چار سب ہوئی

پھر شادی کی رسمیں ہونے لگیں

بند ہوا رلاک سب بارا

اور ہر دروازہ پر بند ہوا رلاک لگائی گئی

رتن چوک پوری تہ ما نہاں

پھر جواہرات سے اسے پھر چوک بھر آگیا

اندر پاس آئی اچھرا

چاند کے گلیں جھریں راج کے پاس ہواوت کوئی

دھون جکت جو جاتی چھوری

کہ دونوں جہان میں وہ گرہ نہیں کھل سکتی

کیناں تولارا اس لی ناٹوں

اور کیناں اور تولارا سونکا نام لینے لگے

چاند سورج دو نرمل دو دینوک نوپ

چاند اور سورج دونوں شفات اور دونوں کا اتفاق بیشل ہے

سج چاند سون بھولا چاند سبج کی روپ

سورج چاند کو دیکھ کر از خود فراموش ہوا اور چاند سورج کو دیکھ کر

کرے سوچہ من منگل چارا

اور ہر میان منگل چار کرے لگتین

دھون ناٹوں لی کا نوہنہ بارا

یہ ناٹوں کا دل کے لڑکیاں لگانے لگیں

چاند کی ہاتھ دینسجی والا

بھڑپاوت کے ہاتھ میں ہے الا دیا

سورج لینے چاند بھڑا لے

رتن سین نے لیکے پداوت کو بھڑا

پن دمن بھڑا چل حل لینا

بھڑپاوت نے آنچل بھڑے پانی لیا

گنت لینے دینوں دمن ہاتھا

شہر نے لیکے الیہ کے ہاتھ میں دیا

چاند سورج دوی بھانور لینین

بھڑپاوت اور رتن سین دن کے بھڑی پئے

بھڑے دو دست بھڑ کو تیکی

بھڑو دھو دھن کے ہاتھات با قبیلے کے لوگ بھڑے

چاند آن سورج کین کھالا

اور پداوت رتن سین کے گلے میں ڈالا

بارگنت نیرن سون پائے

بھڑا سہیلون کو چوہیہ تین نقیم ہوئی

جو بن جرم گنت کنہ دینان

اور عمر بھڑا مسن شوہر کو دیا

جوری گاتھ ڈھون اک ساتھا

بھڑو دن کے گڑو ایک ساتھ چڑے گئے

گنت ہونٹ نیو چھا اور لینین

سہیلان موئی قسریان کرنے لگین

سانتھ بھڑا گاتھ سوا سیلی

اور سات بار بھڑ کے ایک گڑ دی

بھڑی بھانور نیو چھا و رراج چار سب سین

بھڑ بھڑات اور خیرات کے راج کی سین سب بجالائے

دراج کمون کھان لک لک نہ جاتی ت دینے

بھڑ خیر کا کیا حال بیان کروں کہ گندرن پادانا خیر سے بھڑے

رتن سین جو دارج پاوا

رتن سین نے جو جس سین پایا

انس خیت آن کچھ مستا

رہا انسان کچھ اندھیہ کرتا ہے اور موٹا اور

گندھ پ سین ی کھٹ لاوا

گندھ پ سین کے اوس پر بھڑ دی

کری کو سائین من من چلتا

جو کچھ گنت ہذا کرے آپ کچھ لین پانور نہ کرے

اب تم سنگدپ گسائین

اب تم سنگدپ کے مالک ہو

جس تمہارا چتور گڈہ دیو

جیسا تمہارا چتر گڈہ ملک ہے

جنہو دیپ دور کا کا جو

ہندوستان دور ہے وہاں کیا کام ہے

رتن سین بنوا کر جو رے

رتن سین نے پسینے نیت عجز سے ماتہ جو ہے

تم گسائین جین چھار چنڈا

آپ میرے مالک ہیں کہ یہ سچ ہے خاک چٹائی

ہم سیوک آئین سیوکائین

اور جی خادم ہیں خدمت کرنے کو

تس مہ اتان ہمار نرلیو

وہی تم بیان ہمارے سردار ہو

نکل دیپ کرہ رت اجو

سنگدپ ہیں ہمیشہ راج کر د

اہنت جوگ حبیبہ کہنہ مور

اور یہ بات کہی کہ ایک فرج کے قابل میری بنائیں

کی مانس ات دینہ بڈاے

سرد سے بھگو آدمی بنایا اور یہ بزرگی دی

جو تمہ دینہ سو یاد اجیون جرم سکھ بھوک

جو کچھ آپ نے غایت کیا دہنیے پایا جبکہ جو کچھ عیش سے لیس کر دھکا

ناہنت کہیہ پامی کی سون جوگی کہ جوگ

ورنہ نکل خاک پا کے تھا اور ایک جوگی نالایق بھتا

سات کنتہ جہوان کیلا سو

بکے سات دریش بشت کے وہین

جنہ چاند سنگ نکمت تر آئین

جیسے چاند کی ہمراہ چھٹے بڑے ستارے ہیں

اس سورہ لی جرمین کا سات

اسی طرح چاند سورج کو نیلے آسمان پر چڑھتا ہے

دھور اہسر پر دنیو باسو

دھور پر جہاں ایسا بلند مکان ہے وہ رہنے کو دیا

سکھی سوس دس سلوا یا مین

اور دس جہاں پہیلیاں خدمت کو پائین

ہوئی متدل س کی چوہ پاس

جیسے چاند کے چاروں طرف بالہ پڑتا ہے

چل سورج دن انتہوی جان

آفتاب غروب ہو جائے جو شب شام ہوتی ہے  
کند ہر پ سین دھور اہر کھینا

گندھ پ سین نے چر دھور ہرہ دیان

ملین جانہ س کین چو پانہا

سلیان پانہ یعنی پاد کے پاس جا پیش

اب جو کی گر پیا یو سو کے

اب جو نے گرد پایا یعنی پاد کے

س نرمل تون پاؤں تھان

جاہ شفات رن سین محل میں پان

دینہ نہ راجہ جو کہ دینہ

راجہ کو نہیں دیا فقیر کو دیا

سورج نہ چا پنی پاوی چھانہا

رتن میں پاد کے ساتھ خلوت کر سکا

اترا جو کہ ہم گاد ہو کے

جگ اور گیا اور خاک بدن کی دھوئی

سات کند دھور اہر سات رنگ ننگ

سات درجہ کا دھور ہرہ تھا اور سات رنگ کے ننگ لے گئے

و حکمت کا کیلا سہ ڈنٹ پاپ سب بھاگ

بشت کے دیکھتے ہی بشت گناہ تھے سب بھاگ گئے

سات کند ساتو کیلا سا

سات درجہ سات بشتیں متین

ہیرا انٹ کپور گلا وا

الماس کی او سنی بشتیں کافور کا گارا

چو نان کینہ اوٹ بھوتی

اور چو نان گھرتی جلا کے بٹا یا تھا

بس کر میں سین ہاتہ سنوارا

بس کر میں سمار لگانے اپنے ہاتہ سے بنایا تھا

کا بر نون جس اٹم پاسا

سبا جان کر دن کر کیسا لطیف مکان تھا

لیا گر چند ن سب لاوا

اور بجائے چو بے لگا اور مندل لگا تھا

موتہ نہ پیاہ او ہک تہ جولی

موتی سے بڑھ کے اونچی آب و تاب تھی

سات کند سات چو پارا

سات درجہ اور ساتون چو پالین



ات نرمل نہ جای بسیکھا

ایسی شفا نگاری تھی کہ غماہا سنے نہ کیا تھی

بہیں کج جانہ سمت حلو را

زمین کی گج ایسی تھی گویا سمندر میں بادیاں

رتن پدارتھ ہوی اجیارا

میرے اور مل جو گئے تھے اونگی روشنی سے

جس ویر پن منہ ورسن دیکھا

جیسے آئینہ میں چہرہ نظر آتا ہے

کنک کبیتہ جن رچا ہنڈورا

سوئی کے ستونوں سے گویا ہنڈولہ بنایا

بھولی دیک اوسیارا

چراغ اور مشعل کو دیکھنے والی بھول جاتے

تہاں اکچھر پادوت رتن سین کے پاس

دلان پادوت حور رتن سین کے پاس تھے

ساتو سگ ہاتھ جن آئی اوسا تو کیلاں

ساتون آسمان گویا ہاتھ آئے اور ساتون بشتین

پن تھان رتن سین یک ہا

پھر اوس جگہ رتن سین نے قدم رکھا

تیری گڈو گڈو کہا نہیں گویا

در تلبیان ترش ترش ستون ہائے تھے

کامو ہاتھ چندن کی کھوری

کیسے ہاتھ جن مندل کی کھوری تھی

کوئی کہنہ کیسر لے رہیں

کوئی کسی کسی جگہ زعفران لیے ہوئے تھے

کوئی لبین لکمان چودا

کوئی ہاتھ جن منہ سے کھنڈی تھی

جہان نور رتن سچ سنوارا

جس جگہ نور رتن سے پلنگ کو سنوارا تھا

جن سجیو سیو اسب ٹھاڈوہن

گو با آب حیات ہے خدمت کو سب کھنڈتھن

کوئی سیندر کوئی گمبی سندھوری

کوئی سیندور لے اور کوئی سیندر دان لے تھے

لاوی انکس ہس جن چھپن

اور سر ایک کی جسم میں خوشی سے لگاتے تھے

دہنہ لب چپے ٹھاڈوہی مکھووا

اس خیال پر کہ ایک لب کرین بھٹا کا کرنا

کوئی سبڑا کوئی لینے پیری

کوئی اتھین چڑا لئے ہوئے تھے اور کوئی لگوری

کا ہو ہاتھ کستوری میدو

کیکے ہاتھ میں شک و غبیر ہوتا

کوئی پر پل ات مکنہ سمیری

کوئی خوشبو دار نہیں یہ جس سے ہوا سداق

بھانٹہ بھانٹ لاگ سب بھید

کوئی اور طرح طرح کی زمین خریدنے سے یہ تھی

پانہ پانت تہوندس سب موندی کراٹ

قطار قطار چارہ لظف سب بغیر زمین بازار کے لیے موجود تھیں

ماکھہ رچا اندراسن پاپاوت کنہ پاٹ

دریان زمین اندراسن کی تخت پر پاوت کا پچا پانت

سات کھنڈ اوپر کیلا سوا

سات درجہ کے اوپر مثل بشت مکان تھا

چار کنہیہ چار نہ دس دھڑ

چار ستون چارہ لظف لگے تھے

مانک ویا جکر او مونی

سنگے اور مونی کے جسد رغ روشن تھے

اوپر راتا چند و اچھا وا

اور اوپر سرخ چند و اچھا یا ہوا تھا

تہ ما پالنگ سیج سودا سی

اوسمیں بیگ اور سیج سونے کیو اگلے بچا تھا

دو نہ دس کند و اوکل سون

دو فرط پنگ پر نکلے دھڑے تھے

توان مار سچ سکھ نہ سوا

و بان پاوت کا پنگ بچا رت

ہیرا رتن پدارتھ سب جہیز

جسمین ہیرا اور جواہر قہم اور پل برہے تھے

مومی اجیار رہا تہ جونی

جسکی جوت سے روشنی نمایاں تھی

اوجھیں سرنگ بچا و بچھا وا

اور زمین خوش رنگ فرش رچا پیت

کیسہ بچا وں بھونہ پانی

اور فرش چو لوٹکا ہوا بچھا تھا

کاچی پات بھرن دھن وین

اوسمیں نرم مانند زنی کے دھنک کر بھرا تھا

پھولست بھرے ایسے جو گو

انچھبے کہ چھوٹے ہیں اکی لایق کون ہے

کو تہ پوڑہ مان رس بھو گو

کون اس پر سوسے گا اور آرام کرے گا

ات سکو ارج سہو داسی چوین تپادی کوئی

ایسی نازک بیچ بچانی کہ کوئی جھوٹے میں پانا

دیکھت نوی کہنہ کن پادو دہرت کس ہوئی

جو کوئی دیکھے اوکو تو بارگاہ سے نرس کرے پادون معونا کیسا

راجہین تپت بیج جو پائے

راجہ نے بدولت جوگ سے ایسی سچ بانی

ابھی کنور مہرے اس چارو

اور یہ بات کہی کہ اکی کنور داری سے رسم ہے

بہر دواتا چڑ پاوب رنگو

لہری اذتار کے رنگ چرمائی گئے

جن جاٹک کٹھنہت کی سوا

جسے پیبا امید آبنیان کی کھتا ہے

جوگ چھر جن اپھرن ساتھ

جوگ گویا حورون کے ساتھ چھوٹا

ومی خیر کر لی اسپین گین

بہیمان تختہ عین مبراہ لیکر پوشیدہ ہو گئیں

بیشو کھوتی جرے او بوتے

بیشی تیردی اور بوٹی کو کے

کاٹھہ چھو روہن سکھن چھپائے

گانڈکول کے پداوت کی سیلیون نے چھپائی

آج کنور کر کر ب سنگار

آج کنور کا ہم سنگار درست کرین رہے

تب نس چاند سرج سون سنگو

تبرات کو چاند اور سرج بیجا ہو دیگئے

راجہ یک جوہت تنہا

اسی طرح راجہ کی آنکھ پداوت کی طرف رہتی ہے

جوگ ہاتہ کر بھو ہب تھا

جوگ اتھ سے ہلوسے گیانی پرلو منت ہو گئی

منتر امول چھین لی کہن

دوست جانی ہے ہما کو چھین لیگئیں

لابہ نہ پاو مول بھی تو ہے

نفع نہ پایا اصل میں نقصان ہوا

عربی چار ہجرت  
سے لے کر چار ہجرت

کسای رہا تھک لاؤ وقت منت بڑھ کہوی  
رتن سین کا یہ حال ہو گیا کڑیا تھک لکھائے مثل زائل ہو گئی  
بہا دہورا ہر شکستہ نان نہیں آدمی نہ روی  
عمل چل چکا نہ وہاں منسی خوش آتی تھی نہ رونا

چار پہر تھے جگ مارے  
اور چار پہر ایسے گزے جیسے چار پہر تھک  
چاند رہا اپنیں جو تر این  
اور راجہ سے پوچھو تھیں بدولت کمان پہاڑ کے کچھ  
بن سہر گن سور ایسلا  
بیز خانہ کے سورج اکیلا کیوں ہر گز  
اب کس اس نزد بات بوی  
اب کیوں ایسا مٹس ہو گیا کیا بنا قبول گئی  
جنہ تھیں مہی روپ سونا  
جس سے چاندی اور سونا پاتا تھا  
گندہک کمان کرگتا کھاوا  
اور گندہک جس سے جوڑا بناتا تھا  
جنہ بن رین جگ اندھیا را  
جسکے بیز سارا جہان تاریک ہو رہا ہے

اس تپ کرت کیوں بہا  
وہ سارا دن تپ کرتے ہوئے گران گزرا  
پری سانجہ پن سکین سچ این  
شام ہوتی ہی پھر سکبان آئین  
پوچھ کر وہاں رمی چلا  
بورا جہ سے پوچھا کر وہاں کمان بچا چلا  
وہاں کسای کسی تون جو کے  
کشتہ پنا تو نے اسے جوگی سیکھا تھا  
کمان سو کو یہ بیرد لو نانا  
کمان سو کھا وہ درخت اکسیر بنانے کا  
کس ہر تار نہ خستہ پاوا  
کمان گیا وہ ہر تال اور پارہ  
کمان چھپا یہ چند ہمارا  
کمان پوشیدہ ہو گیا ہمارا چاند

مین کوڑیا ہیمہ سمت گر دستہ منہ جوت  
آنکھیں کوڑیا اور دل سمند رہے اور گردن زمین جوت ہے

# من مرجانہ ہوی پرے ہاتھ نہ آوی نہوت

دل حواس نہ تو موسیٰ کیونکر ہاتھ نہ آوے

کا پوچھو متہ دھات کچھو مین

نہن میں جو بٹیا کر کہ دہات کا مال کیا پوچھتے

سدرہ کو تھکا جو موسون کسا

نئے چشتہ نمانے کا مال بنسے پوچھا

سون روپ جاسون کھ کھون

سونا روپا جس سے ہر کمرہ رنغ ہوتا ہے

چند لوتان برودا کے جاتی

ایمان درخت کیہا کا ہے

کی جو بار حشر تار کرتہ کیسی

نرانا جو کیجے کے بار ہو گئے

تہ جو را کے سور میں سنو

نئے رے کو تاشاب

جو یہ گیسے ملے دے ہون

.....

چو گر کینہہ انتر پت اوامین

ہیں گروئے دہات ینائی وہ پوسیدہ ہے

بھیو انگ ست ہین نہ رہا

سب راٹھا ہو گیا دل میں کچھ قوت نہری

گیو بھروس تانب کا بولون

کیا بھروسہ اس کی تھی کارگیا ناکا بتا دیا

کہ کہ سندیس آن کو پاتی

کون وہاں پیغام کہے اور کون خط لکھے

گندھک کیلہ اجہنہ جیو دیجے

گندھک کیلہ کے ابھی جان دینے کی نوبت ہوئی

پن کچھوے سولینہ کلنگو

بھر جہاں گرا رننے لیا الزام

سیس دیون لمباری او

سرزدیون اور قربان اور کے ہو جاوے

ہوی ابھریک انیکر ہوا پھر ان منہ دنیہ

.....

پستہ کیا اجون ہو پھرین چو کھہ چاہیہ

.....

کا بسای جو گز اس بوجھا  
 کب نہ چلتا ہے جو گرد نے ایسا پوجھا  
 بلکہ جو دھیسہ انیرت دکھائی  
 زہرا دست نمکودیا تو ٹھکوا بھرت معلوم ہوا  
 صری سوجان ہوی تن سونا  
 اگر یہ جان مرتا ہے تو بدن سونا ہو  
 پارہ پاو جو گندھک پیا  
 پارہ تو گندھک سے متاقل نہیں ہو سکتا ہو  
 سدہ کو تگا جانہ نائین  
 ہم سدہ کو نگا نہیں جاتے  
 اب تہ باج رائنگ بہاؤ لون  
 اب بلیہ او سکے شل رائنگ کے چرخ کھانا ہو  
 اہرک کے تن انیکر گنیھا  
 پہلے تو ابرک کیا تھا پھر شنگرف کر دیا

چکا چو بو ماہرن جون جو چھا  
 چکا بوہ کے قلم میں اسیرن سپرچن مارا گیا  
 تنہ ری پنجو ہنہ کو پتیانی  
 تجھ ایسے بیدر دکا کون اعتبار کرے  
 پیر بنائین پیر ہونان  
 رو شخص ہمارا رکھا تانے جو اوس سے محفوظ  
 سو ہر تار کٹہ کم جیا  
 سو ہر تار کی کیا حقیقت جو جیتا نہیں ہے  
 کون دھات پونجھتہ تنہ پان  
 کس کشتہ کا حال پوچھتے ہو جو چھوٹے  
 ہوی سار تو برکے پولون  
 فولاد ہو تو تپتیا کا سرق ملا دین  
 سوتن پھیر لکن منہ ونیھا  
 اوس تن کو پھر آگ میں ڈال دیا

۲۸۹

ل جو پر تہ مجھ پرنہ کایا لکن جہا  
 جو شخص مشرق سے ملے پھر ہوا ہوتا ہے اوس کا جسم آگ میں جلا کر تاج  
 کی سولی تن سببے کی اوجھ بھجا  
 باتھنے سے یا آگ بجھے گی یا میری جان جاتی رہے تنہ بجھے

جانہ رین ترین پر گسین  
 گویا رات کو ستارے چپکے

شنگے بات سکھین سبھین  
 رتن میں کی یہ باتیں سکے سبیلان منہیں

اب سوچا نہ کنگن نہ چھپا

اور کہا اب ہاں نہ ہی بدادوت آسمان میں چھپی

مہوں نہ جانہ دھون ہو کما

ہم بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں ہے

او اس کہ آہ پر دیسی

اور یہ بھی کہیں گے کہ وہ مسافر ہے

پتھر سنت بھاجو ہو

شاید تمنا اور دسکرا دسکرا کر رہا ہے

تو ن جوگی تب کر من جتا

تو جوگی ہے تیرے نصیب میں رہا ہے لکھی ہے

وہ راہیں جو ان سکھ راہو

وہ راہی ہے جہاں ہے گی میں سے راہ کرے گی

لال کہیں کت پاوس پتا

میں نے کئے سے جوگی کب پائے گا

کرب کھوج او نبوب تہاں

مگر تم تلاش کر کے اس کی منت کریں گے

کر مایا ہتھیاجن لیے

سہرا بنی کر اور خون تاجی ادسکا کر

دیو مناؤ ہو ہی اس او ہو

لیکن تم بھی دیوتا کی منت مانو کہ وہ ایسی ہو جا

جو گیہ کون را جلی کتھا

جوگی کو راہاؤن کے قصے سے کیا غمن ہے

بارہ ابھرن کری سو سا جو

اور اپنے بنا دسنگار میں مشغول رہے گی

جوگی تو وہ آسن کر تھر دھرن ٹھاؤن

جوگی منیہ داسن کر جس دے دل میں جسک کہ

جونہ سنیں تو اب سن بارہ ابھرن ٹھاؤن

اگر تو نے نہیں سنے تو اب سن لے بارہ ابھرن کے نام

پر قسم منجن ہو ہی سریرو

بے مرن میں او پٹا لگا کے غسل کرتی ہے

ساج مانگ پن سید رسارا

پیر شاہ کو نہ جو کے اور مانگ لال کے سینہ پر تھی

پن پھری تن چندن چیرو

پیر چڑھا منہ لی بچتی ہے

پن لکات رچ تلک سنورا

پھیر پیشانی پر نقشہ دیتی ہے

پن انجن دوونین کرے  
 بھو دوون انجن میں سب لگاتی ہے  
 بین ناسک بھل بھول امولا  
 بھرناک میں کیل بیش قیمت بنتی ہے  
 گین ابھرن بھر جان میں  
 بھر گے میں زیور جہانگ تھی وہ پہنے  
 کٹ چھدر اول ابھرن پورا  
 بھر کر میں گرد صنی اور سارا زیور پہنا  
 بارہ ابھرن ہی بکھانی  
 یہ بارہ ابھرن کا بیان جو چکا

بین کانن کنڈل بھرے  
 بھر کا ڈن میں حلقہ پہنتی ہے  
 بین راتا مکھلے تبول  
 بھر شمع منہ میں پان کھاتی ہے  
 او بھرے کر کنکن کلا میں  
 بھر کنکن کلا میں پان پہنے  
 پائن بھر پائل چورا  
 بھر پاد میں بازیم اور چڑھے پہنے  
 تے بھر بھر ہواستھانی  
 وہ سب بارہ جگہ پر پہنے

بین سور ہوسنگا جس چار نہ چوک کلین  
 بھر سولہ سنگا چار مقام پر لائق اور بہتر پہنے  
 دیر کہ چار چار لکے بھر چھ لیں  
 چار بڑے چار چھوٹے چار بھاری چار سب

پدماوت جو سنواری نہیں  
 پدماوت نے جو اپنے آپ کو بنا یا سنوارا  
 کی منجن تن کی نہ اٹھان  
 برن میں اوٹھنا مل کے جو غسل کی  
 رنج تیر اول مانگ سندوری  
 تیر نے مانگ میں سیندر بھرا

پونیون رات دلی سن نہیں  
 چودھویں رات کا جانے خدا نے اوسکو کر دیا  
 پیر پیر کیو چھب بھانوں  
 اور لباس فاختہ پہنا تو سونچ کر تھک پڑا  
 بھر موتہ او مانگ پوری  
 اور موتی اور جواہر ادھیں بھرا



چندن چسیر پیر بھاتی

نسل ہوشاک اولاع انعام کی حب بھی

سری جورتن مانک پیارا

یگے پر میرے کانگ جو بھایا

ملک للکات دھرائس فنیھا

ملک پشانی پر صوقت رکھا تو یہ معلوم ہوا

کان کن کتل کھوٹ لو کھوٹی

کانون بین طلقے اور برین اور کر پھول

میکہ گمشا جانہ بک پانتی

تو یہ معلوم ہوا کہ برین قطار کچھون کی ہے

جانہ نکلن لوٹ نش تارا

تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے آسمان را کھو تارا تو

جنہ دیو بج پر نکست بتیھا

کہ گویا چھوٹوں کے ہلال بین تارا بیٹھا ہے

جانہ پرین چسپین لوٹی

ایسے تھے کہ گویا عتہ شریا لوٹ پڑا ہے

پیر خراوٹھا ڈو بھئی کہ سجای تس بھاؤ

جسوقت زبور مرصع بین کر کھڑی ہوئی اوسکی خوبی بیان نہیں ہو سکتی

مانہ درین نکلن بھا تو سس تار دکھاؤ

گویا آئینہ آسمان تھا اور چاند کو تار سے دکھانے لگے

۲۹۳

بانک نین اوا بن ریکھا

بانکی آنکھو بین سرے کا ڈور یا ایسا ہے

جو جو ہیر پیر چک موری

جول جن گناہ پیر کے آنکھ نگر دیش دیتی ہے

بھونین دمنک دمنکے ہارا ہاٹ

بھون اگرچہ کان بین لیکن قوس قزح اوسے باری

کر ن پھول ناسک ات سوکھا

نکلن اس خولہ ورنی کی ساتھ ملکہ تھیں نکلن تھ

کھنجن جان سردرت دکھا

کہ گویا مولا بنگے سہا کے نکلا ہے

لڑی سرد منہ کھنجن جوری

تو یہ معلوم ہوا کہ سر بین کھڑکی کی جوری لڑتی ہے

نین ساندھ جن نیچا ہے مارا

اور جبکہ طرف آنکھ مقابل کرتی ہے قتل کرتی ہے

سس کھ آسے سوک جن بھا

کہ گویا چاند کے منہ پر زہرہ فریفتہ تھا

سرنگ ادھر اوسینہ منورا

ایک توبہ سونج دوسرے پان کی سرخی

کسم گیند اس سرنگ کپولا

کسم اور گید کے مانند خوش رنگ رخسارے

تل کپول آل پدم بیٹیا

خال رخساروں پر معلوم ہوتا تھا کہ بیوی اور خستہ پدم بیٹیا

سو ہی پان پھول کر جورا

گر یا پان اور پھول دونوں کو ملا دیا

تہ پیر الگ بھونگن ڈولا

اوس پر زلفین مانند کاسے سانچے پیش کنی تھیں

بید حاسونی جو دتہ تل مویھا

جواو کی طنز دیکھتا ہے اس کے ماتھے لپتا ہے

دیکھ سنگار انوپ بدھرہ چلات بھال

یہ مات کا بنا طع طرح کا دیکھ کر ہجر بھاگ چلا

کال کشٹ یہ اولواسب موری حیال

لیکن نہ بھی کہتی تھی کہ یہ سب سامان میری جان کنٹھیں بچے والا

کا برنوں ابھرن او ہارا

کیا بیان کروں اس کے زہو اور بار کا

چیر چار او چندن چولا

ڈو پٹہ اور کرنی اور مندی محرم میں

تہ جھانپے رومال کاری

اس پوشاک سے سوسے سینے کو چھپایا

کچ کچکی سری پھل او بھے

پستانیں محرم سے مثل فریفتہ کے ادھر ہی تھیں

تروں کنول کری جن بانڈھے

کنوون میں غنہ کنول کو گویا باندھے ہے

س پھرین نختہ کی مارا

چاند نے ستاروں کا مالا پنا ہے

ہیر ہارنگ لاگ امولا

پھل اور ہارا اور نگینے ہمیشہ تھے

ناگن روپ ڈوسی ہتھیری

در نہ شکل ناگن سبکو ڈس کر خون کرنی

ہلسنہ جنہ کنت ہی جو بھے

اور غایت شادی سے شوہر کے لہجہ میں تھیں

بسانک جانہ دوی آوھے

زہنور کو دو نیمہ لکھ ہے

چھدر کنت کت کینن تاکا

کرد منی کرین سوئے کی گنگوون میں ہنوس منی

جل جی : اٹھنے چھتیسون راگا

ہسوت وہ چلتی چھ راگ او تیس اگنی کی خٹا گنی

چو را پا تل الوٹ پھیا پانہ پری ہوک

چوڑی اور غلال اور انٹ اور کھیا او کے باؤں باہر آرنہ چوڑکے

ہے لاسے ٹک ہم کنت سمندر نہ تہہ جاتہ ہو

کتے تھے کہ ہو پویشی خالوں کے اپنے شوہر سے ملاقات کرو

اس بارہ سورہ دہن ساری

ایسے بارہ اہرن اور سورہ نگار عادت پرزیار

ہو نہ سیکھی کھ کایکے

سیلہ پنچ عادت سے بنت کما کا بے رگال ہے

سنور سیج دمن من بھتی سنگا

پنگ کہ پاو کی بد عادت دل میں تھیر ہوئی

ان جہان ہو کا نیون من بانہا

کہ اتنا پشہر سے در آئی لیکہ میں ل میں کا پتی

بار میں کی پریت بھانی

جب تک کہ عمر علی نسبت کی قدر بھانی

جو بن گرب شیخ میں چیتا

جوانی کے غور میں کہ خیال نہ یک

اب جو کنت پوچھ سیو باتا

اب جو شوہر راست بات پوچھگا

چھاج نہ اور او ہی پی چھاجی

کہ ایسے اور کسی پر زیبا نہ تھے اوی پتے

جین جو دینھ تا جو دت کے

جسے جان بخشی او سکو جان دیا چاہے

ٹھاڈہ تو ان تیک کر نکا

کھڑکے ہوتے ہی غشی میں اگر کو کو پکڑ لیا

کا میں کھب کھب جو باہنا

او سو ف کبا کون کی ہسوت شوہر ہانڈ کھ لیا

تر تین بھتی میمنت بھلانی

اور جب تھان ہوئی اوس سستی میں غافل رہی

نہ نہ جانوں سیام کہ ستیا

کہ محبت سیاہ ہے یا سفید

کس کھ ہو یہ پیت کہ رتا

تو دیکھے میرا منہ زرد ہو جاتا ہے یا سفید

ہون سو باراد و صحن ہو سوترن اودج

اول تو میں منور زان ہوں سرکس لسن اور شہر جوالہ اور تیرہ

ناجا فون کس ہو چڑھت گنت کیج

نہیں جاتی ہون کیا حال اپنا ہو گا جب اسکے پگنچ ہوگی

سن صحن فرہر دی تبتائین

سبیلین سے کہا سنو ہمارے موٹو تھکے لیج

کون کری جو بھنور نہ فی

کون ایسی کلی ہے جس کا رس ہوسنے نہ لیا

ماتپتا جو بیا ہی سونی

ماپا کام یہ ہے کہ جب شادی کر دی

بھرجو ارچھی جان رہا

تا برگ وہی جان چاہے رکھے

تاکنہ بلنب نہ کیجے باری

سواو کے پاس جانے میں پرکرتا چاہے اولگی

چلہ بیک آیس بھا جہین

اب جلد چلو جیسا اوسکا حکم ہے

مان نہ کر تھورا کر لاڈو

بھر کہا اب مت ناز کر تھورا ناز کرنا چاہے

جولہ رہس ملانہ سائین

جبک شوہر سے ملاقات نہیں ہوتی

ڈار نہ ٹوٹ پپ گردانی

اور شاخ گرانی رنگ سے ٹوٹ نہیں جاتی

جرم نباہ کنتھ سنگ ہوئی

پھر نام عمر نباہ شوہر سے ہوتا ہے

جای نہ مینا تا کر کسا

اوسکا حکم نہیں مٹا جاوے نہ کسا

جو پو آیس سونی پیاری

جو عورت خاوند کے حکم میں ہی سہی نہ پڑے

گنت بلاوے ری سونین

جب شوہر نے طلب کیا تو نال کا کیا مقام ہے

مان کرت رس مانین چاڈو

بہت ناز کر نیوے مالک غصہ میں آجا بیگا

ساجن لیے پچھائی آیس جای میٹ

شوہر نے غصہ لے چلنے کے واسطے پچھا اوسکا حکم نہ ٹال چاہیے

# تن من جو بن ساج سب دنی چلی لی اھیٹ

تن اور دل اور من جو تار تار کے ترکیب سے ملے چلی

۲۹۶

ہست لاج میلنہ سردھوری  
 ہاتھی شرم کے مارے سر پر خاک ادا تاتے تھے  
 دس دن دیکھ کے کج بجا نان  
 اور دانت ادا کے دیکھ کر بجلی شرما گئی  
 کوکل چھپے سنت مودھ بنیاں  
 اور کوکلا آواز مستانہ سنکر پوشیدہ ہو گیا  
 لنک دیکھ کے چھپا سندور  
 اور کر دیکھ کر سار دھول چھپ گیا  
 مینی باسک چھپا تیاران  
 اور چوڑی دیکھ کر مانپ تپال میں پوشیدہ ہو گیا  
 انبرت چھپا ادھر رس دیے  
 اور آب حیات چھپا لبو گھارے دیکھ کر  
 جنگہ چھپاں کدل ہوی باری  
 اور ران دیکھ کر کیلا چھپ گیا

پر من کون منس گئی دوری  
 بدوت کی پال منس دیکھ کے چلے گئے  
 بدن دیکھ کر گھٹ چن چھپا ناں  
 سونہرے روت کا دیکھ کر چاہتا تھا اور چھپ گیا  
 گھنچن چھپے دیکھ کے نینا  
 گھنچا اوسکی آنکھ دیکھ کے چھپ گیا  
 گبون دیکھ کے چھپا منخورو  
 رتن دیکھ کر دوس چھپ گیا  
 بھرمہ دھنک جو چھپا اکارن  
 تینا ایش دیکھ کر دس تن چھپ گئی  
 کس چھپے ناسکا بیکے  
 راسکی ناک دیکھ کر پوشیدہ ہو گئی  
 پنچنہ چھپا کنول پوناری  
 پونچا پوت کا دیکھ کر شاخ کنول پوشیدہ ہو گئی

اچھیرن روپ چھپای جوہ چلی دھن ساج

جوہرین پوشیدہ کرتی تھیں اپنے منہ کو حیدر پادشہ میں سونے جلتی ہے

جانوت گرب کھیل جک سے چھپے من لاج

جنت غور کا ہیرن دھامین من سب شرم کے مارے چھپ جاتیں

ملین سو کو ہن سکھیں تر تین  
نام سیلیان مثل سارون کے ہمراہ لیکر  
پارس روپ چاند کھرائی  
پارس کا مار دپ جو پادوت م نے دکھایا  
سورہ کران دشت سسٹین  
سورہ سے نگاہ جو چاند یعنی پادوت نے کی

بھارت است تر تین مسہین  
جس وقت قاتلہ دین یعنی رتن سین ہوا بین گشت  
جو کی آہ نہ بھو کی ہوئی  
آخ جو گی ہے راجہ منین ہے

پادوت نزل جس گنگا  
پھر کما پادوت جو مثل آب گنگا پاں صاف ہے  
ابون جگا ونہ چیل جاکہ  
چو فاصون کہا اب بھی ہم جگتہ ہیں چیلے جاگ  
بولنہ سید سیلین کان لاگ کہہ  
پھر سیلیان قریب کان کے منہ لاکر لگین

گور کہ سید سندھ بھار اجا  
گور کہ یعنی پادوت کی آواز عکرا رہے ہر زمین آیا  
گھی بانہ دھن سجیوان تین  
ہاتھ بکڑ کے پادوت کی مہر پے لیا

لینہ چاند سورج پندہ تین  
پادوت رتن سین کے پاس آئی  
دیکھت شرج کیو مر جانی  
دیکھتے ہی سورج یعنی رتن سین مر جانا لگا  
سہس کران سورج کی گھنٹین  
ہزار سورج یعنی رتن سین کو میویش کر دیا

سورج نہ رہا چاند کی کسین  
اور کما سورج چھپ گیا اور چاند کا ہر جوا  
کھائے کرتا کیا پر سوئی  
سو کہ کھڑا روئی کا کھا کے سو گیا

نانہ جلک جو کی بھکا منکا  
جو گی گدیہ گر کے لائن نہ بھئی  
آوا کرو پاسے اٹھ لاگہ  
گرد تیرا آیا ہے اٹھ کے لاکن کر چو  
گور کہ آ می ٹھاوڈ بھاوٹھ رہی  
گور کہ آ کے کھڑا ہوا ہے اٹھ اسے چیلے

رامان سن راون ہوئی کا جا  
رامان یعنی پادوت کان کے راون جزو ہیں آئے  
انجل اوٹ رہی چھپ تین  
آنجل کی اوٹ میں رانی چھپ گئیں

پادوت

اگر کسی نے ذری غری من پاری

مگر نہ دیکھیں اور نہ ہی دل میں اپنے پداوت

بہرے ہو جو کی تو ر چیری

بہرے ہو جو کی تو ر چیری

دیکھ بھجوت چھوٹ نکلا کا

تو نہ بھجوت بھجوت لگ گئی

جو کی تو ر تپسی کے کیا

جو کی تو ر تپسی کے کیا

بھیکار نہ ہاں بھیکار

بھیکار نہ ہاں بھیکار

بھیکار نہ ہاں بھیکار

کہ نہ بانہ ری جوگ بھکاری

اور کما سیری بانہ نہ پکڑا ہے تو گی گدہ کر

آوی باس کرتا کیر ری

لیکن ابھی تک تیر پاس سے خشک ٹکڑی ہوئی ہے

کا پنی چاندراہ سون بھاگا

چاند کا پنا یعنی پداوت اور گمن سے بھاگا

لاگے چھپے انگ مور چھپا

اگر تیرا سا بھچہ نہ پداوت میرا بدن ناپاک ہو چکا

مانگے آگے سرگ چڑھ سکیا

تیرے پر چڑھ کے تو نے جیسا مانگے سکیا

تیرے پر چڑھ کے تو نے جیسا مانگے سکیا

جوگ بھکاری کوئی مندر تہ تپسی پار

جوگ بھکاری کوئی مندر تہ تپسی پار

مانگ لے کچھ بھیکار جیسا جیسا

کچھ جیک مانگ سے اور دروازے پر کھڑا ہو جا کر

راج چھاڑ کے بھون بھکاری

راج چھوڑ کے میں فقیر ہوں

چتور سون نسر یون ہوئی آنا

چتور گدہ چھوڑ کے نکلا اور غیر ملک میں آیا

چوڑھا بیوگ چلیو ن ہوئی جھکی

اوی طرح مقام کے فرق میں جوگ کچھ نکلا

ان تم کارن پیم پیاری

رہنے لگا خاص کر تھاری محبت میں آن پاری

پچھ بھکار جو ہر سین سمانا

تھاری محبت جو دل میں سمانا

میں اہل کتہ بھنور بیوگی

جیسے مانگ کے فراق میں بھنور اچھ رہا ہے

بھنور کھونج جس پادوی کیوا

بھنور سرخ لگا کر نیسے کنول کچھل پاتا ہے

بھیون بھکھار نار تمہ لاگی

مین جوگی تھاری لاگ مین بہت مین ہوا

ایک بار فرسے ملے جو آئے

ایک بار مر کے جو آ لیا ہے

کت تپنچ جو مر کی جیا

کیا دسکو موت آنی ہے جو مر کے جیتا ہے

بھنور چاوی کنول کنہ بارت آہیں

بھنور راجر کنول کو بانا ہے تو بہت غرض ہوتا ہے

لے منہ نہ بڑائی چھا جا

چاوت کھاپنے منہ سے بڑائی سزا دے حسین

ہون انی توں جوگ بھکاری

مین درانی ہون اور تو جوگ جھکے گا ہے

جوگی سے چھند اس کیلا

اور سب جوگی تو کچھ کمال بھی رکھتے ہیں

پون باندھ اپسودہ اکاسا

جو پون کو یہ وقت ہم کہ جس کی ایک آسمان کو جیتے ہیں

ایسین بجات تشست بچھر

اسی طرح سے ساری خلق کو تو نے شکا ہے

تمہ کارن مین جو پر پھیوا

اوی طرح تھاری دے اپنے اپنی مان بھیکٹا نظر

ویپ تپنک ہوئی انگلیون آ

چواغ کا پر داند ہو کے سب آگ گوارا کی

دوسر بار مری کت جائی

دوسری بار مرے کو کب جانا ہے

بھنور کنول ملے رس پیا

بھنور نے کنول کے ساتھ ملے رس پیا

بھنور ہوئی ہو چھا و کنول دھمکی تو

بھنور اقران ہوتا ہے بنگول غصے نہ رہتا ہے

جوگی کتھون ہو نہ نہ راجا

جوگی کھی را جسا نین ہو جاتا

جوگ بھوگ کون چھاری

جوگی سے اور بھوگی سے کیا شاسانی ہے

تو ن بھکھار کتہ مانہ اکھہ

تو تو صحت گدا کر ہی تھہ اکیلے کو کون باندھتا ہے

تھسہ جہان جانہ تہ باسا

سراے اسکے اور جہان چوتھے ہیں آباد ہوتے ہیں

یسی بھیس راون سی پھر

اسی فقیر کے نہیں مین راون سہم کو



کینک باس لیے کنہ دھاوا  
تب کینکی کی خوشبو لینے کو دوڑتا ہے  
آمی نکپھہ ہوئی پرا بھکاری  
پروانہ آکے بھکے منکا ہوا یہی تیرا حال ہے

ہوں دیرِ حرمی تو حجابِ نہان  
اور میں سوچ ہوں جسکا تو عکس ہے  
سورج کی جوت چاندز ملا  
سورج کی روشنی نے چاند کو روشنی کر دیا  
مالت جہان نہان جیو دیتے  
جہان مالتی ہوئی دُان دہ جان دیتا ہے  
منگلیپ آئے اوڈپرا  
منگلیپ میں آکر او تر پڑا  
تجا آن بھاپون اہارو  
غلہ کھانڑک کیا ہوا ہر ادھار کیا  
کئے : کائے چھٹے : چھوڑ  
وہ ایسی کانٹہ ہر کھائے سے نہیں کہتی اور ہر کھائے میں

٥٩٨ ١٢٥

ستین بھیکہ راون کنہ بھی  
ستیا نے بھیکہ راون کو دی

تون اس ٹھمر انترت کینھی  
تو اسی پر دوسے کہ ایک پردہ کرتی ہے

رنگ مختاری راتون چڑھون گنگن ہی سہو  
مین مختارے رنگ مین سرخ ہون اور سورج نیلے آسمان پر چڑھا  
جنہ سس تیل کنہ تون من اچھا دن پور  
جہان ماہتاب کی منگی ہر وہاں تیش کپکا دکلی اسی دی زن پرلا

جوک بھکار کر س بہا نا  
پداوتے کما اے جوگی بھکے شگست باہر نکالے  
کا پر رنگین رنگ نہ ہوئی  
کپڑے کے رنگنے سے رنگ نہیں جوتا  
چاند کی رنگ سرج جو راتا  
چاند جو سورن کے رنگ مین سرخ ہے  
دگدھ پرہنت ہوئی انکارو  
آفتاب جلائی ماہتاب مین انکارا سا ہو رہا  
جو مجھٹھ اوئی بہ آنچا  
مجھٹھ جہان مین بت جوش کاتی ہے  
سکہ برہ جو دیک بانی  
عشق کی سبب جہ فیتہ چراغ مین جلتا ہے  
جریر اس کو پلا کی بھیسو  
دھانک جگر کو لڑکی شکل ہو جاتا ہے

کس رنگ دیکھون تہ راتا  
دیکھون تو تیرے رنگ کی سرنی  
ہی اوت پاجی سنگ سوئی  
دل مین جو رنگ پد مودیا رنگ ہے  
دیکھی جلت سا بچھہ پر بھاتا  
سارا عالم رات کو دسکو روشن دیکھتا ہے  
دھک آنچ دگدھ ہی سنارو  
اوسی کی آنچ سے سارا عالم جلتا ہے  
سو رنگ جرم نہ ڈولی راجا  
تہا دسکارنگ ایسا بچھہ ہو نہ تاہر کھیڑا  
بھیتہ جہاں پر ہوئی رانی  
تو اندر ہی اندر جلتا ہو اور ظاہر مین سرخ ہو جاتا  
تب پھولا راتا ہو میسو  
تب میسو سنک ہو کر پھوٹتا ہے

پان سپاری کھیر تہ مری کری چکسن  
 ہان سپارن او کتہ ملائے ہین ریزہ ریزہ کر کے  
 تب لگ رنگ نہ راجی جب لگ تہ منی چون  
 تب تک رنگ رے گا نہ چیک چون او سین شامل نہو

جہ تن نیہ و کدہ تہ دو ہان  
 جس شخص ہن لب تہ اوسین دو چہ ہون  
 پیڈے ہست س پاس کھاو  
 پیڈی قاصد سن راس شہور ہوا  
 جوگ لیسنہ تن کینہہ کرو ہان  
 جوگ انڈیا کر ارجہم کوش گوتہا پاک خاک لودہ کیا  
 نونی ہوی برہ کے آگے  
 توگو یا آتش فراق کا مہانی ہوا  
 اوٹ رکٹ رنگ ہون اوٹا  
 جب خون افنا تب بلدی کا رنگ آیا  
 سر سر دت جن کر دت سارا  
 اور سر میرا مثل سپاری سر دتہ زہ کے ہوا  
 جانین سونی جو د کدہ ام ہی  
 سو یہ حال وہ جانے جو یہ سوز سہارا کرے

دھنیان کا سرنگ کا چو ہان  
 رات بے نما اسے ہر دت کیا خوشی کی کیا چو  
 ہون تہ نیہہ پیر بچا پانوں  
 ہین تہ رقی نسبت ہین زرد پان ہو گیا ہون  
 سن تہا سنا بر ونا پد ومان  
 ساری چرائی عالم ہین سہکر  
 کر تہ جو کنگری لے بیراکی  
 ہتین نکری کے تہ بیراکی ہوا  
 حبیب ہر تہ تہ نیہہ سبجو ہان  
 شوق سے ہینے سنے بدن کو چو ہان  
 سہا کر سپاری بھاسن مارا  
 دشر ہر دت کے سہا دل خشک ہو گیا  
 اور چو زہ کھنٹی برھین دہی  
 ہون چو زہ کھنٹی تہ فراق ہین جہلکر

۳۰۳

کی سو جان بھو پیر جنہ د کدہ ہین سر پر  
 ایاہ نے جو در دشمن سے خبر رکھتا ہزار جس کے دل کو لایا اپنی تہی ہے

# رکت پیاسی جی آہنہ کا جانہ پر سپر

اور چرخان کے پیاسے ہر آنہ غنیکے درو کا حال کیا مائیں

جو گنہ سو چھیل چھند اور انہیں  
جو گنہ میں بہت کچھ مکر اور حبیل کرتے ہیں  
پر ہنہ نہم پر ہومی پر کچھو رو  
زمین پر او سا قطفہ کرتا ہو تو زکھو رہو نہ ہے  
پر ہنہ سمندر کھا ریل انہیں  
سمندر میں کرتا ہے تو پانی کھاری ہو جاتا ہے  
پر ہنہ میر پر امرت ہوئی  
پیارا پر کرتا ہے تو انہر تپل پیدا ہو گیا  
جو کی بھنور تھکے دو دو  
جو کی اور بھنور او دون بڑے بید رہیں  
ایک ٹھانوں یہ تھنر نہ انہیں  
یہ دون ایک جگہ تہ انہیں پر دے  
ہومی گر ہی پین ہومی او اسی  
یہی جو کی کچی گرہستی ہو جاتے ہیں اور کچی تھنر

بوند سواتی جیس پر انہیں  
مثل قطفہ نیشان کے جہان پڑتا ہو تانیہ ملو کر کھاتا ہے  
پر ہنہ کدل پر ہومی کپور و  
کیلے میں کرتا ہے تو کافور ہوتا ہے  
پر ہنہ سیپ سب موتی ہوین  
سیپ میں کرتا ہے تو موتی پیدا ہوتا ہے  
پر ہنہ ناک مکھ کچھہ بڑی ہو  
سانپ کے منہ میں کرتا ہے تو زہر ہو جاتا ہے  
کہہ اپن بھیسے کہو سو کو رو  
کون اپنا ہوتا ہے جو کوئی کچھ کہتا ہے  
رس لی کھیل انت کہہ جائیں  
جہان رس لیا بھر دوسری جگہ جاتے ہیں  
انت کالی دو دو تان ہو اسی  
آفر کار دون بھیر ہی اختی رکت مہین

۳۰۳

تاسون نیہ جو دو وہ کرنے تھرا جتہ سہدیس

جسٹ اوکے ساتھ کرنا ہائے جو قائم دواج ہو ورنہ ٹکرے

جو کی بھنور بھکاری دور رہنے اولیس

جو کی اور بھنور او دون بھکر ٹٹے مین اسے دوسری کی مہرہ است

تھل تھل ننگے موٹھے جنہ جوتی  
 ہر گھٹکا نیکسے روغن نہیں ہوتا ہے  
 بن بن برکھ نہ چندن ہوتی  
 ہر گھٹکے درخت سے منڈل نہیں ہوتا  
 جتنہ اپناں سووت مرگیا  
 اور تبسین عشق پیدا ہوا وہ مل جل کے مر گیا  
 جل آنج رب رہی اکاسان  
 پانی کی اسید ملاقات پاتا بلہ سان پر رہا  
 جوگی بھنوجو تھنر زما نھین  
 جوگی اور بھنوجو ایک جگہ قرار نہیں کر سکتے  
 مین تون پاوا اپن جیو و  
 مینے جھکو اپنی جان کر کے پایا ہے  
 بھنور مالستہ ملی جو آئی  
 بھنوراجو گل مالتی سے مل جاتا ہے

۳۴

جل جل سیپ نہ اپنے موتی  
 اور ہر پانی میں سیپ مرنے نہیں پیدا ہوتا  
 تن تن برہ نہ اپنے سوئی  
 ہر ایک تن سے عشق نہیں پیدا ہوتا  
 جرم زار نہ کہوں بھو  
 بھر کبھی وہ مشوق سے جدا نہیں ہوتا  
 جو پریت جانہ اک پاسان  
 لیکن جو وہ قد محبت کی جاتا ہے نزدیک ہوتا  
 جہ کھو جنہ تہ پاوتہ نا نہیں  
 تو جو شخص اسکو تلاش کرے وہ نہ پا سکتا  
 چھاڑ سوات جامی نہ پیو و  
 پھر آب نیسان چھوڑ کر پیچھا کہاں جامی گا  
 سوچ آن پھول کت جانی  
 پھر اداسکو چھوڑ کر اداس پھول کے پاس کب جاتا

اچان

چنپا پریت جو تیل ہی دن دن اگر باس  
 گل چنپا کو جو محبت تیل کی ہے تو روز بروز خوشنور زیادہ ہوتی جاتی ہے  
 گل گل آپ ہر ای جو نیمہ کچھا ڈی پاس  
 آپ گل گل کے غائب ہوتا ہے لیکن خوشنور ساتھ نہیں چھوڑتا ہے

کھیل سار پانسات جاتون  
 میرے ساتھ جو پڑا اور پانسات کھیل تو جاتا ہے

ایسین راج کنور نہ مافون  
 پھر وہاں کھڑا کر راجہ مین یہ نہیں مانتی

کچی بارہ بار پھلے  
 تکی بارہ ہے جو ہر روز وہ پھرتا ہے  
 رہی نہ آٹھ اٹھارہ بھاگھا  
 یگفت دگو آٹھ اور اٹھارہ کی نہ ہے گی  
 ستین دھکے کھیلن بار  
 سات سات کا پانچا پینک جو کھیل جاتا ہے  
 تو لے نہین اچھس من ووا  
 اور تو نے اپنے دل میں خواہن دو کی کی ج  
 ہون تو نیسے چوین تہ پانہا  
 راجہ نے کہا میں تو تیری مہبت میں چپکاس گیا  
 تب جو پر کھیلون کی ہیا  
 اوسوقت جو پڑول لگا کے تیرے ساتھ کھیلون

کچی تو پھر پھرتا رہا ہے  
 اگر کچہ ہے تو ایک جگہ قرار کو نہ نہیں کرتا  
 سولہ سترہ رہے سورگھا  
 سولہ سترہ رہے گا جو کوئی رکھا چاہے  
 دھارا گیا رہ جا سس شمارا  
 اور گیارہ کا پانچا پینک میں تیری گٹ نہاری ہے  
 او جک سا چھپس پن چھووا  
 اور چاہتا ہے سارا اور چوڑے کالے  
 دسون داون تو رمی مانہا  
 دسون داوتیرے دل میں موج و دہلین  
 جو ترہیل ہو ہی سویتا  
 جو قومیرے ساتھ ہادی بار جاے

۳۰۵

جہل بھجرن او تین انت تہ انت

جس سے ملاقات ہو کے جبرانی اور سوز حاصل ہوا تو کوراحت ہیشکی پکا

تہ مل کنجن کو سہی پر بن ملے نخت

جیسے سونا پائے سے آسودگی ہے اور نیلے بقیاری ہے

پرکھ کہ بول سپت او باچا  
 اور مرد کا قول سچا ہوتا ہے  
 دن تہ پاسا اونس ساری  
 کہ چاہتا ہوں سارا دن اور رات سیکریاس بہان

بولون پن نار سن سانچا  
 آج میں پراوت بختے ایک بات کہتا ہوں  
 یہ من لاگیو تہ اس ناری  
 میرا دل تیرے ساتھ ایسا لگا ہے

تین پر بارہ بار منایون

تین بار بار میں آرزو کرتا ہوں

بھل بھاتی میں رچی رچے

میرے تو ابھی طرح مضبوطی کر لی تھی

پاک اٹھایوں اس کرپرتیا

میں تو ابھی کئی گزین اٹھا دین تیری مہلت کا نہیں

ملکی جگ نہ ہوں نزارا

اب جگ من کر جسدا فی تصور نہیں

اب جو جسم جرم تہ پاسا

اب میری جان ترہیز ترے پاس ہے

۳۰۴

سرسون کھیل نسبت جو لایون

کہ سہ سے کھیلوں اور جان کا درد نکالوں

مارس توتہ سبے کے کاچے

تو نے سب گڑھیں کچی کر کے مار لین

ہوں جیتنے ہارا توں جیتا

سوا ب میں جیت کے ہارا اور تم جیتیں

کہاں بیچ دو تو دن ہارا

اب دو تین کا درمیان میں کیا کام

چرھیوں جوگ ایون کیلا سا

کہ تیرے واسطے میںے جوگ سہا اور نہ لگ گیا

جا کر جو کسی جہنہ سیتے تہ میں تا کر نیک

جسکی جان حسین جا ہے اوسکا بھر دہی مددگار ہے

کنک سو ہاگ نہ بھپڑ نہ اوٹ پلنے چو لک

سونا اور سہا گہ جہا نہیں ہوتے مگل کے ایک ہو جانے ہیں

نہیں توں موری رنگ راتا

مقرر تو میرے رنگ میں سرخ از

جو جہ من سو کھتہ من بسا

جو جگے دل میں ہوتا ہے بی اختیار

توہ نت منڈپ کیوں پر دی

تو تیری واسطے میں منڈپ میں گئی لے پر دی

یہے دہن سکے ست باتا

عشر بد اوت سچ بات سُنکر

نہیں بھنور کنول رس رسا

مقرر بھنور کنول کے رس کا دھیان نہا

جب ہیرا من بھویندی

جسوقت ہیرا من نے آئے پتھام دیا

تو روپ تس و بکھین لو نان

تیرا سنہ ایسا نکین دیکھا اور فرقتہ ہوا

سدھ کو تکا دشت کمانی

سنی سدھ کو نکا کی تیری نگاہ نے کمانی

بھکت دی کنہ مین تو دھیا

بیک دینے کی واسطے نے بھکت کو دیکھا تھا

نین سپ توں آل بھاسو بھی

میری آنکھیں تو نکل گئیں بھنورا ہو کر بھاتی

جن جوگی توں میلی ٹونان

کو گویا اے جوگی تو نے جا دو کیا دیکھا

پاری میل روپ بیانی

کہ پارے مین ملا کے روپا کر دیا تو نے

کنول نین ہوے بہو دور مٹیا

تو میرے کنول کی سنی آنکھوں میں بھنورا ہو کر بھاتی

رہا بیدر تس اوڈس نہ لوبھی

اور ایسا بیدر رہا کہ آؤ شکا مارے طے کے

جا کر آس ہوئی اس جاکنہ تنہ پن تاکر آس

جسکی امید کسی کو ہوئی ہے وہی اسکی امید ہے

بھنورا جو دا دھا کنول کنہ کس پاورس با

بھنورا جو عاشق ہوا کنول کا بھوکھو کر پانے او سکی خوشبو

جو توہ تھسا سو اپنی موہے

جو تیرا درد مجھ میں نہ پیدا ہو گیا ہے

پانک بھون کست پیو و

تیری واسطے مین سپیا ہو گئی بی بی کنی ہون

نیتھ جو دت بھی سیس پانی

تیری راہ میں تو نے جیسے سب میں نہ کی راہ تو نے

بھون چکو زیند بس لیے

اور تیرے واسطے چکر چو گئی زیند۔ تو ان کی ہی

کون موہنی دھون ہست تو

ابا کو نسا سحر کھین لھا اے جوگی

بن جل مین تی تس جیو و

جیو پانی کے جیسے مچلی تڑپتی ہے وہ میرا حال ہے

جر یون برہ جس ویک باقی

میں تیری جدائی میں ایسی جلی جیسے چراغ میں بجی

ڈار ڈار جیون کو کل کھتی

ہر شے درخت پر شل کو تل کے چماکی



مورین پسیم پسیم نہ بھینو  
 ہری ہی محبت سے چھتکو محبت جوئی  
 ہیر اوپنہ جو شرح اودو  
 ہیری کے چک نور آقاب سے ہے  
 رپ پرگاسین کنول بگا سا  
 آقاب ہی کے طلوع سے کنول شگفتہ ہوتا ہے

رانا مہیم اگن جیون تیو  
 اور حرارت عشق سے طبع مانند آگ کے ہو گئی  
 نمانت کت پاہن کنہ جوئی  
 در نہ تھیر مین یہ آس و تاب کسان  
 نمانت کت مد ہر کت باسا  
 نہیں تو بھنورا کمان اور خوشبو کمان

اتاسون لون انتریت جو اس پر پسیم چو  
 ہستے کون پردہ ہے جو تم ایسے محبت دل نشو ہر جو  
 نیو چھا ور کروں اپنے ن تن من جوین جیو  
 تھا ہے او پر قربان کر دوں دل اور صبر اور جوانی اور جان کو

حسن پداوت مانی باتا  
 پھر خندہ کر کے پداوت نے راجہ کی بات مان لی  
 توں راجا دہنہ کل اجیارا  
 توفی کجھت راجہ ہو اور تری ذات عالی رہیں  
 پی توں جینو دیپ بسیرو  
 پر تو بندوستان کا باشندہ شہور ہے  
 کا جانس سومان سرکوا  
 تو کہا ہے نہ ستر تالاب کو اور کنول کو  
 ناتون نے نہ کو موڈیشہ  
 نہ تو نے سنا نہ کہنے دیکھا

نسیچین توں مورین رنگ راتا  
 اور کہا مقرر تو میرے رنگ مین ڈوبا جو  
 اس کی تھی جیون مرم تھارا  
 سینے تیرا بخوبی حال تحقیق کر لیا ہے  
 کا جانس کس سنگل میرو  
 تو کیا جانے سنگل دیپ کیسا پھاڑے  
 سن سو بھنور بہا جو پر چھو  
 مرنے بھنور اہو گیا اور زبان پر بھلا  
 کیسین چتیر ہو چت  
 کسطح سے تصور نے دل مین جگہ کی

جولہ اگن کرے نہ بھیدو

حیہ تک آگلی شعلہ زنی نہ کرے

کین سنکر تون اس لکھاوا

کس نہ پوتانے تجھ کو ایسی بات لکھائی پڑجائی

تولہ اوٹ چوی نہ میدو

اوسوقت تک چو یا اور عطشہ نکلے گا

ملا الکھ تس پریم چکھاوا

جس سے خدا تجھ کو ملیا اور ذالبتہ محبت چکھا دیا

جسکی ست سنگھاتی تا کر دوسوا میٹ

دیس

جیسے ہمراہ راستی ہے اوسکو کچھ خوف کیسیکا نہیں

سو ست کہ کیسین بھاو حوں سا چھ سوٹ

سو ہی راستی کر کیوں کر حاصل ہوئی کہ باہر گر ملاقات ہوئی

ست کہون سن پداوتی

راجہ نے کہا سچ کہون اسے پداوت

پایون سوا کہین وین باتا

علاوہ برین ہمارے طوطے نے جو کچھ کہا

روپ ہمارے سینوں اس نیکا

ہمارے حسن کی تعریف سنکر

چتر کیوں بن لے لے نانون

تھارا نام لے لے کر بصورت تصویر پر ہون

ہون بھاسا پنج سنت نہ گھریں

جسوقت سے تمہارا حال مناصورت تصویر پر ہون

ہون بھاکاٹھ مورت من مارین

مین ایک کاٹھ کا آدمی اور صورت بھجان ہو گیا

جہان ست پرکھ تہان سرتی

جہان کوئی شخص راستی اختیار کرتا ہو وہاں تیری

بھانچو دیکھت مکھ راتا

اوسکی سرخروئی دیکھکر مجھ کو یقین ہوا

ناجمنہ چرھا کاہ کف ٹیکا

بادجو دیکھتا تھا اکیسے تھانہیں پڑا مجھ کو محبت ہوئی

نیشہ لاک ہنی بھاٹھانو

آنکھیں اور ہر لگ میں اہل مین جگہ ہوئی

تمہ ہوی رو سپاہی چت بھریں

اور تمہارے حسن نے دل مین جگہ کی

جنہ جنہ کر سب ہاتھ تھارین

جتنی کلین مین سب تمہارے ہاتھ مین ہیں

تمہ جو ذوالادہ سوئی ڈولا

جو تم بھسک جاتے ہو تو ملتا ہوں

مون سوانس جو دنیہ تو بولا

در نہ خاموش دم مارے پٹا رہتا ہوں جو کچھ کما تو بولا

کوئی سووے کوئی جاگے اس ہون کنوین

کوئی سووے کوئی جاگے مجھے کچھ خیر نہیں ایسا آلودہ و ذلیفہ نہیں ہوں

پر گھٹ گھٹ نہ دوسر جہان بھون تہان لوہ

نہا ہوا بلون کنی دہ اخیال میں نہیں جہان دیکھتا ہوں وہاں تو ہی ہے

بے وطن شکست بجاؤ

حسی پروات پر بیان سپاس کر

رہا جو بھنور کنول کی آسا

بھنور جو کنول کی امید میں رہا

جس ست کما کنور توں موہے

جیسا بچ کما اے راجہ تھے مجھ سے

جب بہت کہ گانچکھ سندر سی

جس وقت سے کہ گیا پرندہ یعنی بہر امن پیغام

تب بہت تمہ بن رہی نہ جیوؤ

بچے بنیہ بھارے جیساں ہوئی

بھیو دن چکرو سو نچتہ نہارین

تمہاری راہن میں چسکور ہو گئی

برہ بھو دن وہ کوئل کاری

نہ وقت کی آگ میں جگر مثل کوئل کو کیا ہو گئی

۳۱۰

ہوں امان توں اون راؤو

اور کما میہ حال اوڑھتا را چنڈ را اور راووں کما

کسٹ بھوگ مانی رس باسا

تو کیو نہ کراؤ سکھیں و آرام حاصل ہو

تس من مور لاگ پین تو سے

دیا ہی ہوا دل بھارے ساتھ لگ گیا ہے

سنیوں کہ آوا ہے پر دسی

تھے سنا کہ ایک مسافر آیا ہے

چانک بیوں کہت پو پو و

پسپہا ہو کر بنی پنی پکارا کی

سمند سپ جس میں پارین

سمند میں مثل سیچے آنکھیں بہا رہے رہی

ڈار ڈار جسم پو پکاری

ہر شاخ درخت پر مڑے پو پو پکاری

پو پو پکاری

اکون سون حینہ پوسلے یمین راتا جاس

اکون اسنادن ہوگا جو پیٹے گا اور اس سے سیر اول شگفتہ ہوگا  
وہ دکھ دیکھے مورسب ہون کھ دیکھون  
وہ دکھ میرے سب سے کھ گا اور سب کھ اوکے میں کھون گی

کہ ست بھاو بھی کسٹھ لاگو  
یہ سب راست باتیں لکھ رہا ہم کتا رہنے  
چور اسی آسن پر جو کی  
چور اسی آسن جو گئی لپٹنے پادوست آتھا کیا  
کسم مال اس مالیت پانی  
مثل لڑائی گل مصفک و مثل چپا تیان نہیں  
کری بیدہ جن بھنور لو بھانا  
غیر کنوا یعنی جسم پادوست مثل صنوبر کی خوشبو ہو  
کیچن کری جسے نک جوئی  
سوسنے کی کلی یعنی عضو نہانی جسے پتی سے نک جڑا کر  
نارنگ جان کیز کہ دنی  
نارنگ جان کر طے نے ناخن وال یعنی لڑکھڑا  
کو ترکیل کرنے دکھ نسا  
تماشا اور کھیل کرتے کرتے دکھ دور ہوا

نارنگ جان

جن کچن او ملا سٹا گو  
گو یا سونا اور سہا گا دونوں مل گئے  
کھ اس بندک چتر سو بھولی  
مزدیا رہا کہ ضمیر کا نہ نکا کر دل خوش ہوتا ہے  
جن چپا گہ ڈار نوانی  
گو چپا کی ڈالی پر کے اور کھ کا کام مل گیا  
ہٹا راہ ار جن کے بانان  
اور مثل ار جن کے جوت مراد پتیر کا یعنی دخول کیا  
برمان سون بیدہ جن جوئی  
برمن یعنی غم و تناسل سے گویا موتی بیدہ  
ادھر انب س جانہ لنی  
اور لڑکھڑا آپ کا رس چ کر متفق ہوا  
کندہ کر لہ جن سر ہٹا  
گو باجوڑا سار س کا باہر خوشی کے بے حد

۳۱۱

رہی بسای یا سا چو و اچندن مید

اس قدر دونوں کلبس میں چو یا اور صندل اور عطر ملتا تھا

جو اس پر من راوی سو جانے یہ بھید

جکو چہنی سے محبت ہٹے وہ اس بھید کو جانے

لن کھٹ رس نہ پت سورہ مانو

کہ جسکے سینے میں تمام علم نپڑ تو کچھ کہہ میں

جیسین کھپیکر سار سن جوری

جیسے کہ سار سن می جوڑیکہ مہو جین دھلن

ہوی جگ جگ اوہن کیلاسا

سنگدھپ میں سب خیر اوکھناتے تھے

دھن کھپکے لاگے اور بانہا

اور راہیہ مہو رشتہ ہر کے سینے سے لگ گئی

چوک لامی اوہرنہ رہیں

چوک دانو کھا لگے ہونٹھو کھار سن یعنی ہوسلیا

پور کھ دس تیرہ کم باسنا

اور راجا دس اور تیرہ کھیلنے لگا

اوسب رچن محبت ہت راجا

اور راجا سب طرح سے فتیاب رہا

رتن سین سو کنت سبمانون

رتن سین ایسا شوہر صاحب دانست

تس ہوی ملی پرکھ اوگوری

اسی طرح سے شوہر اور زوجہ میں ملاقات ہوتی

رچی سار دوونون اک پاسا

مشغول ہونے پر ہر کھینے میں دونوں ہر گز

نی دھن کہہ دھین گل بانہا

شوہر نے اہلیہ کے گلے میں بانہ ڈالی

نی چک رس تو کیل کرتین

بچہ تو خوب آسودہ ہو کر آپس میں لوبھ کرنے لگے

دھن نو سات سات او یا سنا

پر بات دو سات اور سات باجی ہاتھ سے پھیلنے لگی

لیٹھہ بد ہنس برہ دھن ساجا

جو سامان در اسباب ہو کاتھا سہ اول غلو کھا

جنہا وٹ کئی مر کئی تس دونون کھنی ایک

گو باہر ش کھل کر گئے ایسے دونون ایک ہونے

کچن کسٹ کسوٹی ہاتھ نکو وٹیک

سورنیکو جیسے کوئی کسوٹی میں کتاب پڑھو دیکر ایک کو ایک نے کس لیا

چتر نارچیت اودھک چوٹی  
 ہوشیار عورت دل سے ہم آغوش ہوئی  
 کر لاکام کسیر منوھاری  
 مرغولہ میں آیا طوطا خرابن لاکھوں کے ساتھ  
 کر لاکھوں کی گنت کر تو کھو  
 غلبہ کیا شوہر نے عاجزی سے مہینے گزار دیے  
 تنہہ کر لاکھوں سہاگ سہاگے  
 مہر پاوت میں ایسی صاحبہ نصیب تھی خوشی میں اگر  
 گیند گوند کی جانہ لیے  
 گیند سے گویا گل گوند کو کنار میں لیا  
 ڈار یون داکہ میل رچا رکھا  
 اناجی بیٹھ گیا گوشتی پر پاوت سے مزہ حاصل کیا  
 بھیہ نسبت کر می مکھ کو لے  
 ظاہر ہوا موسم بہشت کا غنچہ شگفتہ ہوا

جہان ہم باد سے کم چوٹی  
 جہان بیت کی افراط پر پھر کیہ کر جدا ہوں  
 گر لاکھ تہ سون سوناری  
 غلبہ کیا اور جوش میں آیا سنا ہوشیار سے ہاتھ  
 گر لاکھین پاودھن منکھو  
 بیٹھ کر کے پاوتن عورت کے کپڑے کے جھٹکے  
 چندن جیس سیام کھٹکے  
 صندل کی طرح شوہر کے گلے سے لگ گئی  
 گیند ہر چاہہ دھن کو تو رہے  
 بلکہ گیند سے زیادہ پر پاوت ناز کی تھی  
 پی کے کھیل دھن جو نر اٹھا  
 اور ہر پاوت بھی رضامندی شوہر میں مان کو مان گیا  
 بکن سہا دن کو کل بولے  
 تقریر دلکش اور فصیح کو کھا کرنے کا

۳۱۳

پیو پیو کرت جھینہ دھن سوکھی بولی جاتک بھانت  
 شوہر شوہر کہتے عورت کی زبان خشک ہوئی اور پیچھے کا منہ دھس گیا  
 پر می سو بوند سیب جن مونی نہیں کہی کھ سنا  
 جسوقت دم میں قہار اٹھا یا معلوم ہوا جیسے منہ میں ہوئی کہ اور دلوں کو بھی سوزی

سیج بدھانس پر ہنکار مان  
 اوی طرح رہن سیتن بخت بخت کو مل ڈال ڈال

بھیکو جو جھجھ جس راون زمان  
 جھلجھ کر راون اور رام میں سو کر ہوا

ایک ہی ہونے کا ایک ہی ہونا  
 بدادوں سے زین بنی ہو  
 خفا سے زین بنی ہو  
 جو نگار سے زین بنی ہو  
 دروہ کا یہ زین کی گئی  
 کہ یہ زین کی گئی  
 کہ یہ زین کی گئی

۳۱۳

لیٹھ لٹک کچن گڈھ ٹوٹا  
 جسوقت لٹکا کوٹے لیا سونے کا قلعہ توڑ ڈالا  
 اوجہ بن مینت بدھانسا  
 خیل ست جوانی کا باعث بوسہ کنار کے بلہ گیا  
 ٹوٹی انگ انگ بھیا  
 بیکر جیتہ پڑے تھے سب بد رنگ ہو گئے  
 کنچک چوچر بھئی تانے  
 موم ریزہ ریزہ ہو گئی اور بند ٹوٹ گئے  
 بارین ٹاڈ سلونی ٹوٹے  
 بارین اور نارین جو بہت اچھی تھیں  
 چندن انگ جھون تھیں  
 مندل جو مان میں لگے متاوقت ہم خوشی چھین گئے

کینٹھ سنگار ابا سب لوٹا  
 جو سنگار بدادوں نے کیا تھا وہ بارسیت لیا  
 بچلا برہ جیوے تانسا  
 اور دور ہو گیا جہاں مینتے دل کو خیر کی چھانچا  
 چھوٹی سنگ بھنگ بھیا  
 سر جو گڈھ صاحبو اٹھا کھل گیا اور مانگے نشان کچی  
 ٹوٹی بار موت چھرانے  
 بار ٹوٹ گئے اور موتی چھرانے  
 بانوں کنکن کاٹین چھو  
 باز دہند اور کنکن جو کلانی میں تھے چوٹ گئے  
 مسیر ٹوٹ تلک گا پٹے  
 نمٹہ ٹوٹ گئی اور قشتہ مٹ گیا

سب سنگار سنوار سب جہن نول سبت  
 ہر طرح کا جو نیس سنگار کیا تھا سب موسم سبت کے  
 ارنج جیون ہی لاسی کے مچ گئے کینھون  
 اور چونو شیو ملین لگاٹین تھیں اون سیکو شو ہرے مل گیا کہ در دیا

بنت کرے بدادوں بالا  
 دہم دم عاجزی کرتی تھیں بدادوں تو خیر  
 پی آیس ماتھے پر لہون  
 شوہر کا مسک سر پر ٹوٹ گئی

سودھن شرابی پو پیا لا  
 کہ لے رہے تھے شرابی بہت کی عراج سے پیا لا  
 جو مانگی نے نے سردو لیا  
 اور جو مانگے تھک تھک کے بجالاؤں گا

بی بی بچن ایک سُن مورا  
 لے مٹو ہر ایک قول میرا سُن  
 پیسہ سراسوئی بے پیا  
 جس شخص نے شراب محبت کی پنی  
 چو وا جو وا کھ مَد جو اک بارا  
 شراب انگوری ایک بار پیا چاہیے  
 ایک بار جو لیے رہا  
 ایک بار جو شراب پیسے رہتا ہے  
 پان پھول رس رنگ کرتے  
 پان پھول کا مزہ جو اٹھایا چاہیے

چاکھو پیسہ مَد مٹورا  
 شراب پیسہ مٹو بی بی کثرت سے نقصان ہے  
 لکھی نہ کو کو کہ کا ہون دیا  
 وہ ایسی ہے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ کتنی پانی  
 گو و سَر بار لیت بسنھارا  
 دو بار کے پینے میں برداشت نہیں ہوتی  
 سکھ جیون سکھ بھوجن لہا  
 او کو نہ زندگی اور موت کا تو نہ کام مل رہا ہے  
 ادھر ادھر سون چھایا ہے  
 تو لیون سے مزہ اٹھالے

جو متہ چاہو سو کرہ نا جانوں بھل متہ  
 جو تم جا ہو وہ میرے حق میں کر دھکونیکے بد میں مقام گنگو بہنیں  
 جو بھادی سو ہوئی موہ متہ بی تھون اُمتہ  
 جو نکو میرے حق میں بند لکے دی جھکونٹو میری غماری ترقی خواہ ہوں

سُن دھن پیسہ سر کی پین  
 سن اسے پداوت جو شخص شراب محبت پیتا ہے  
 جہان مد تھان کمان نستارا  
 جہان شراب ہے وہاں پھر قرار کمان  
 سو پی جان بے جو کوئی  
 لیکن یہ جان لو کہ جو کوئی اسکو پیے

مرن جیون ڈر رہی نہ نہیں  
 مرنہ جینے کا خوف اور سکون دل میں نہیں ہوتا ہے  
 کی سو گمہ ہا کی متوارا  
 کیا بد حال ہو اور کیا مست ہو  
 پی نہ اگھامی جامی پر سو  
 آسودگی نہیں ہوتی اور سو جاتا ہے



جاکنہ ہوی باراک لاہا  
 جسکو ایک بار منہ اشتراپ کا پڑا  
 ارب در برب سب دنی بہا  
 کو درون روپیہ اسی شرب بین بر باد کیا  
 رات نہ دوس رہی سب بھیجا  
 رات دن شرب ہی میں آلودہ رہتا ہے  
 بھور ہوت تب پلہ سرور  
 بھیج ہوتے کچھ بسم میں تازگی آئی

رہی نہ وہ بن ادھی چاہا  
 اوسکے بغیر قرار نہیں کرتا اوسکو نہ تھکا  
 کی سب جاؤ نجائی سیا  
 یہ گوار کیا کہ سب جا لیکن شرب پی پی نہا  
 لا بھہ نہ دیکھ نہ دیکھی چھیجا  
 نہ اپنا نفع دیکھتا ہے نہ نقصان  
 پامی گھر ہا ستیل نہرو  
 فشار نہیں جاتا آب سرد بھی پیا

ایک بار سب یہ سیالیا بار بار کو مانگ  
 ایک بار سیالہ بھر دے بار بار کو مانگے  
 محمد کم نہ پکائیے ایس داوہ کھانگ  
 اے محمد کو نہ پکائیے ایسی جگہ جہاں کمی ہو

بھیو جہاں اوٹھار ب ساین  
 صبح ہوئی اور طلوع ہوا آفتاب نے شہر ہلکا کر دیا  
 سب لٹ سج ملا سس سورور  
 اور ازراہ مزاح ہدایت سے کہا کہ خوب چمکے  
 سودھن پان چون بھی چو  
 اے ہدایت میری انگلیاں چماتا ہوئی  
 جاگت رین بھو بھنسا را  
 تمام رات جاگی اب مسج ہوئی

چون دس آئین نکھت ترن  
 چاروں طرف تارے یعنی سہیلیاں جج ہوئیں  
 ہا حیر بلبان بھئی چور  
 بار بار کہہ چسوا دے چوڑیاں خوب چکنا چور ہوئیں  
 رنگ رنگیل برنگ بھئی دو  
 اے رنگ رنگیل تیرا رنگ کمان گیا  
 بھئی سبھارا سوت بکرا را  
 کیسی میوش بے اختیار سوتی ہے

گوئی اگر مینی الہ آباد اریں کبچ میں ملا ہے

اور رو مادی یعنی موسے سینہ بھنی ہو گئے

وہ کاشی بخشی بنائیں وہ مقام پر جہاں رہتا اچھا سردی کے گناہ سے نجات

ن ب بھاریں اور چوری

پست پست بن بن بن بن

بسم الله الرحمن الرحيم

روى عن النبي صلى الله عليه وسلم

کنول مانجھ جن کیر دیکھی

چرو پات کا جو مثل کانول کے تھا اندر غزل

جو بن بہت سو گنوا می شینے

جوانی کا جو روپ تھا وہ بالکل گنوا دیا

سیرل جو را کھی امید رکھنے پون باس نہ وہیہ

جبریل رسی ہر کہ اندر کی باعث حیات ہوا دم الاوس کے تعلق

لا گویا می بھنور تنہ کرے بیدار سیرل

اوس سیرل کی کل میں بھنورا اپنا دخل کر کے کامیا بچ بڑی حیرت کی بات

حسن حسن پوچھنے سکھی سچین

ابھیلیان حسن حسن کے خواب کا حال پوچھکر

رانی تہ لیے سکورا

پھر سہیلون نے کہا کہ رانی تم ایسی نادک

سہہ نسکو ہر دین پر چارو

اور ایسی نادک تھا کہ اس میں غزل کے بوجھ کا نہ تھا

تو کھا کنول بکست دزاتی

سیرل اندر جو مثل کل کنول دی رات شکستہ مق

ادھر جو کنول بہت نیارون

ہو تو تھا یہ جو مثل کنول نادک تھا پان کا رنگ نہ کر سکا

لنک جو یک دیت مر جھانی

مگر تھاری جو قدم دھرنے کے ساتھ مر جھانی تھی

چندن جو نیل پان اس موؤ

صندل کی مالک کے مانند شوہر کی بوباس ہوئی تھی

جانہ کند چند مکھہ دیکھیں

کنے لگیں کہ سیلوم ہوتا ہو گیا نیلوفر نے چاند کا منہ دیکھا

باس پھول تن جو پھٹا را

کہ پھولوں کی خوشبو جتنی ہی غذا ہے

کیسین شہوت کر بھارو

تنے شوہر کا بوجھ کس طرح اوشٹا لیا

سو کنبھلان کہو کہہ جاتی

سو کو کس سے اس پر دم وہ ہو گئی

کیسین سہا لاگ مکھہ بھانوں

اور کس طرح گوارا کیا جیسے بچی شوہر نے بوسہ لیا

کیسین رہی جو را ون ہانی

راون یعنی شوہر کی محبت میں کس طرح جیو رہی

بھیو حتر سم کس بھاجیوؤ

اور تم گویا مثل نقور کے جیسے حرکت لگتی ہو گی

# سباں گمری گم بھالو جن ست سرج

جتنا سامان تھا راپا کر تو تھا ست بلا ہو گیا اور کچھ نہیں بچا

## ست کو پداوت سکھین پرین سب کھوج

سب کو ملے پداوت یہاں حال ہوا اسیاں سب کوئی کرے لگین

کہوں سکھی آپن ست بھاؤ

پداوت کی کمال سے سیلیو سراج حال ہوئے

کانپوں اچھنوں رہی پپر دھین

اور سب بوسہ کو پپر پر دھین تھی کانتی تھی

آج مرم میں پایا واسوئے

سو آج وہ دعا میں نے پایا اور مجھ پہ کھلا

ڈرتب لگ بلا نہ پیو

خون تباہک تھا جب تک شوہر ملاقات نہ تھی

جتکھن بھان لیسنہ پرگاسو

بسوت آنتاب نے طلوع کیا

میں چھوہ اپنا اوسو

دل میں بھڑک رہی تھی پداوت اور دھن

بت جو اپا ربرہ دکھ دو کھا

درد حسدانی کا جو بھڑکھا

بھون رنگ جانب لیرین پند

لے سیلیو میں بھی بہت ہوشیار تھی جتنی لہر نہ

ہوں جھکت کس راون او

کہ میں پیسے کتنی تھی عورت عمل بہت کرکے تھی

جن سس کہن میں لیکن

اور پیسے چاند کو گن لگتا ہے دیا بھلا

جس پیار پو اور نکوئی

کہ جیسے شوہر پیار ہوتا کوئی نہیں ہوتا

بھان کی دشت جھوٹ گا سو

جب سوچ کی نظر پڑی سردی جاتی ہی

کنول کری من لیسنہ بگا

غنیہ کنول کو شگفتگی مائل ہوں

پیونہ رسا لیو پر جیرو

کہ شوہر آدرو نہو جان کر جو اسکے کام ہے

جنمہ گت اوو وھل سو کھا

.. شل پا کر کہ بے غار طلوع کرتا سو کھا

پلی پی لسی تپرائن ملکون لکونہ

لیکن ساری میری ہوشیاری شوہر کی ملاقات

دور سے  
سے پائی رہا کہ  
دارو جادو چلا

دور سے پائی رہا کہ

کی سنگار تاپنہ کنہ جالون

اے سنگار کے تاپے کو جانی ہوں کہ سوئی ہو گی

جو جی منہ تو وہی پیارا

جو سرے جی من ہے تو وہی پیارا ہے

نیت منہ تو وہی سمانان

آنکھوں میں ہے تو وہی ساربا ہے

آہن رس آہنہ پی لئے

آہی لذت اور آہی لذت لینے والا ہے

ہیاتا ریح کنجن لاڈو

سینہ شل تعالیٰ کے ہی اور پستانیں ہنہ لڈو

ہلسی لنگ لنگ سون لسی

کہ جیلا دتہ پڑی تو کرست خوش ہوئی

ہوین سہمی ملا وہ جانی

جو کچھ ہمیں جس اور جوین تھا سب ہیں جابلا

اوہی دکیون کھاؤ منہ کھاؤ

اب میں پی کو ہر جگہ دیکھتی ہوں

تن منہ سوئے نہ ہوئی نزارا

اور تن ہیں تو وہی ہے کہ کبھی جہاں ہیں

دکیون جہان دکیون آنان

جہان دیکھتی ہوں جی ہے اور کوئی نہیں ہے

اوہر سس لاگی رس وئی

آہی لب ہو کے ہزار طرح کی لذت دیتا ہے

اکس بھٹ دھیمہ کی چاڈو

پہلے ہی بیٹے ازراہ اخلاص کے نذر کئے

راون بوس کسوٹی کسی

راون نے خوشی سے کسوٹی پر کسا

ہون ری بچ ہت گیون لانی

اور میں اس کے بچ میں غائب ہو گئی

جس کچھ دتہ دھرن کنہ اپن کیج سبھا

جیسے کوئی شخص کوئی چیز امانت رکھ دیتا ہے اور پھر لے لیتا ہے

تس سنگا رسب کینھس کینھس ٹھٹھا

دیے ہی سب سنگا میرا دتے لے لیا اور مجھے خالی کر دیا

نیر گلال کنت سون جالی

آنکھیں تیر ہی جو سرخ ہیں اور کسی دجہ کا شکر نہ کھا

ان رمی جھیلی تر چب لالی

سبیل سبیل کہ لے دتہ اسنگا تہو کو نزارا

چنپ در سن اس بھاسوئی

چنپا اور سو در سن سا تیرا منہ تھا اپدات

بیمیہ کھنور کچ نارنگ باری

تیرے پستانوں پر کھل نارنگی کے مین جھوڑ

ادھر ادھر سون بھیج تنوری

بدن پر تیرے پان کا پیک پڑی ہوئی تیر

رامی منی تمہ اور ت مہین

مثل راکسی یعنی لعل جانو کے نکو سر خروئی تھی

جیس سنگار ہا رسون ملی

یہ علوم ہوتا کیسے ہا سنگار کا پھول لگایا

پن سنگار رس کر انیاری

تو تو مثل سنگار رس اور نیوٹے

سون جرد جس کیسر ہوئی

اب مثل سون اور زرعفران کے درو جو گیا

لاگی نکھہ اچھریں رنگ دھاری

نے بیٹھ کے ناخن مارا کہ سارا رنگ بھاتا رہا

الکا اور مرم گئے موری

اور زلفین پریشان کجی قرینہ پڑی ہیں

اَل مکھہ لاگ بھین بھیل چھین

بھونرے کا ننگ لگا مانند بھیل چھیل کے بون

مالت ایس سدا رہ کھلی

اور یہ منہ ایسا تھا جیسے مالتی کا پھول

کدم سیوتی پی میہ پیاری

اور کدم سیوتی کے نمی لے شوہر کی پائی

گو نڈ کری سب گھین رت بسنت او بھاگ

تو تو مثل گوند کی کلی کے شکفتہ رہتی تھی سونہرے پھول کے

پھولہ پھرہ سدا سکھ آد سکھ سچل سھا

سو ہمیشہ بھولی بھلی رہو اور ہمیشہ عیش کرو سدا کے شہ

چنپاوت کہ جای

ماں چنپاوت کو جگے جگہ پر

جیو نجانے پون اور دھاری

نہایت حراست خواہش و کاشت

کہ یہ بات سکھیں اوٹھ دھاری

یہ بات کہنے سہیل بیان اوٹھ دوڑیں

آج ترنگ پدماوت باری

آج پدماوت بہت بیرنگ ہے

نکھہ لاگ بھین بھیل چھین

ترک ترک گا چندن چولا

تمام چولی اوسکی پارہ پارہ ہو گئی  
آہی جو کرمی کنول رس پوری

دودھ دوت جوشل غنچہ کے رس بھری تھی  
دیکھو جامی جیس کینھلائی

لی سنگ بھی پد منی ناری  
بس وقت چنپاوت پداوت کے پاس پہنچ گیا ہوا

آئی روپ بھیجیں جو دیکھا  
تو معلوم ہوا کہ شل سونیکے اوسکارنگ کے

دھرک دھرک ڈراوٹھے نہ بولا

اور دل اوسکا ڈھرنے لگا اور منہ نہ بولتی تھی  
چور چور ہوی گئیں سو چوری

اوسکی چوڑیاں چور چور ہو گئیں  
سن سہاگ رانی ہسانی

سہاگ کا حال سنکر چنپاوت بہت ہنسین  
آئی جہان پداوت باری

اور وہاں آئی جہان پداوت کی ٹی تھی  
سون برن ہوی ری ہو دیکھا

کسم پھول جس مڑوی نرنک دیکھ سہاگ

کسم پھول جیسے شہین اوسکا بدن سیا بیزنگ ہو گیا  
چنپاوت بھیجیں وارین چنپاوت کیں ارنک

چنپاوت یہ جانے کھکھ کر زبان ہونے لگا ورنال دیا لنگ پو گئیں

سن منڈل جن بیجھیا کا سا

چاند کے گرجے بالا آسمان پر نظر آتا ہے  
کرہ سنگار دیکھ کھنڈوانی

کپڑے اسکے بدل دو اور شربت بلا د  
ات سکوارنگ گئے کیمین

ایسی نازنین کہ نہ نکات کرے قدم نہیں اٹھا

سب نواس بیجھیا چنپاوت پاسبان

جتنے ملک کے لوگ تھے چاروں طرف بیٹھے  
بولیں بھی بار کینھلائی

یہ جانے کھکھ کرے گئیں کہ ایک کیستی ہاں ہے  
نول رازی کو نول رنگ بھیجیں

نول رازی کو نول رنگ کی سری

چاند جیس دھن بیٹھ کر ہی

چاند سی عورت کو گن سا لگ گیا  
ٹھکے جھاڑ گن اس گئے

کسے شعلہ ملاقات ہو گئی آجمن لگ گیا ہے

درب دار کچھ پین کر ہو

روپیہ تصدق کر کے کچھ خیرات کرو

بھر کے تار نکھت کج موتی

تمال بھر کے ستارے سے بھوئی

سہس کر اہوی سرج بگاسی

شالچاند کے نخی سورج کی کرنی طبع کس گئی

بھئی نرنگ مکہ جوت خر ہے

کہ بالکل بربک ہو گیا منہ کی آج تاب نہ رہی

اولی بار سنا سنہ دیو

اور دروازے بیٹھ کے ستا بیو کو دو

ورقی کی سنہ چاند کی جوتی

بجھا اور کئے چاند کی روشنی یعنی بیادیت

کینہہ ارکا مرون او سکھ دینہہ انسان

او بٹن خوشبودار بنا کے اور بدینین لگا کے نکلا یا

پن بھتی چاند جو چودس روپ کیو چھپ بھان

اوسید وقت ماتندہ شہیار دھم کے چرو پیدات کا ہو گیا کہ جسے دیکھ کر آج چھپ گیا

ساری کچک پھر پوری

شل دو پتہ اور ساری اور محرم اور پور کے

چھائل پنڈوا ہی گجراتی

اور چھائل پنڈوا اور کرات کی بھتی تم پائی

مونت لاگ او چھانی سونی

جسین بوتیوں کی جھار لگی اور سو سے چھپا تھا

کینہہ جو چھاپا دھن و جھپی

بسین وہ چھاپا چڑا کارگر جھپی تھا

پونہہ چیر آن سب چھوری

توشکانہ کے دار و درخت پر لٹے کپڑے مان کر گئے

پھندیان اور کنیان راتی

بھند بان او نساں پنج کہ قسم بارچہ سو ہے

چکوا چیر مکھوان لونی

چکوا چیر مکھو تا بہت طرح دار کپڑا

سرنگ چیر بھل سنگھ دی

اور فو نرنگ دویشہ ناوہ سنگھ دی



پمچا ڈوریا اور میند رین  
 پمچا اور ڈوریا اور میند رین کیونکر گنگا  
 سات رنگ سوچتے ہیں  
 سات رنگ کی نقش طیار کی گیتیں  
 چند نوتا جو کھڑوک بھاری  
 چند نوتا جو کھڑوک دو نوٹس لنگے کے  
 بن بھرن کا رٹھا آنون بھانت جلاؤ  
 بھرن پور بھرت سم کا لالا اور قسم کی بڑا بھرن  
 رتن سین گئے اپنی بھیا  
 راجہ رتن سین ہی اپنی مجلس میں جا کے  
 آئے ملے چتور کے ساقتی  
 وہاں بھنے تہو رگندہ کے بھاری تھے سب آئے  
 راجا کر بھل مانہ بھاکے  
 آپس میں لگے راجا کا بھلا سنا بھٹا  
 جو ہم کہ نہ ایت نرلیسو  
 جو ہم کہ نہ ایت نرلیسو  
 دھن راجا توین راج بیکھا  
 زہر راجا توین راج ہمیشہ دیکھیں  
 بھوگ بلاس بھے کچھ پاوا  
 غذا اور عیش سب کچھ پایا

۳۲

سیام سیت پرین اور ہرن  
 سیام اور سیت پرین اور ہرن  
 بھکے دیکھ جانہ نہ بھین  
 نگاہ بھر کے دیکھتا تو بھنگا نہن بھرن  
 بانس پور جھیل کے سارے  
 بانس پور جھیل دو قسم کے کپڑے اور کپڑے  
 پھیر پھیر سب بھرن پھیر پھیر میں  
 اولٹ پلٹ کے سب بھرن جس کبھی جا  
 بیٹھی پاٹ جہان اٹھ کھین  
 اپنے تخت پر بھرت سدن کے مکان میں  
 سبھی ہنس کے دیکھتا ہاتھ  
 سب خوش ہو کے ہاتھ سے ہاتھ ملائے  
 جین ہم کہ نہ یہ بھم دکھ  
 جس نے بھم کہ نہ یہ زمین دکھائی  
 تب ہم کہاں کہاں یہ دیکھ  
 تب ہم کہاں تھے اور یہ ملک کہاں تھے  
 جسکی رجائیں سب کچھ دیکھ  
 جسکی رجائیں میں سب کچھ دیکھ  
 کہاں جیہ تھ است آوا  
 کہاں ہے زبان جن ہے تیری تعریف ہے

اب ہمتہ امی انترپت ساجا

اب تینے آگے ایسی پردہ پوشی اختیار کی

درسن کنہ نہ پتا وہ راجا

مناسبے کے اپنے دیدار سے نہ ترساؤ

نہیں سران بھونکے کی دیکھ درس تہ راج

تھمکو دیکھ کے آنکھیں سیر ہو گئیں بھوک جاتی رہی

نواؤ تار آج سب بھو اوٹھنے کے کاج

آج سب بنا سامان پیدا ہوا اور سب کا رو بہار ہو

ہنسکے راج رجا میں دنیہاں

راجا نے ہنسکے جواب دیا

اپنی جوگ لاگ اس کھیل

اپنے جوگ کی لاگ میں ایسا کھیل کھیل

اکھ مور پر کھارت دیکھئے

یہ میرا حال دیکھو کہ کس سے برسا کھیلو سویم

جو تم تپ سادھامہ لا کی

جو تپے جوگ میری لاگ میں سادھ ہے

جو جھلاگ سہی تپ جو گو

جو جبکے لاگ میں تپ جوگ اختیار کرتا ہے

سورہ سنس پد منی مانگی

سولہ ہزار پد منی اور سیو قوت طلب کر کے

سک دھور ہر سونی ساجا

سکے گم سونے سے سنوار دے

میں درس کارن تپ کینہاں

کہ میں نے تمہارے دیدار کیلئے جوگ اختیار کیا

گر بھا آپ کینہہ متہ چیل

کہ آپ گرد ہوا اور مکولے ہمارے چیل بنایا

گرد چنپہ کے جوگ بسکھ

پس گرد چہاں کے جوگ کو اپنے دیکھو

اب جن ہسین ہوہ ہیرا کی

اب دل میں لینے اودا اس نہ رہو

سو تھکے رنگ ماین بھو کو

وہ ادسکے ساتھ آخر کو عیش پاتا ہے

سبئی دنیہہ کا کمانے

سب کو تقسیم کر دیں کچھ کچھ گسیات کی کئی

سب ملنے اپنی کھڑ راجا

سب اپنے گھر رہتا ہو گئے

ہست گھو راوکا پر سبھہ ونیہہ بڈسراج

ہاتھی اور گھوڑا اور کچھ اور کھیت ٹرا سامان دیا

بھئی گرسٹ سب لکھیتی گھوڑا مانجراج

چھتہ خانہ دار تھیں سب لکھیتی ہوئے گویا گھر گھر راج ہو گیا

چیر پور بار پسر امین

چرا اور پور اور بار پشنا لے

سیس پور سب مانگ سندھو

سرین لگا کے پھر مانگ من لگا با

نین چار جانہ اور ترین

آنکھوں میں کھنڈے والوں کو شل ستارہ چمکتی تھیں

اوسو چاندنگ ترنن امین

یا چاند کے گرد ستارے تھے

جنہ ابھرن پھر اسب کاہن

جیسے ایسا زبور اور اس سب کو بچایا

توہ سو ہی پی سس میا

تو ایسی زیبا بی بی جیسے چاند اور شوہر جیسے شعل

توین نہ کلنک نہ کوئی سرو جا

انجھیں داغ کمان اور تیرے مقابل کوں

پدماوت سب سکھیں پو لائن

پدماوت جتنی ساتھ کیلئے والی تھیں سب کو بلا کے

سیس سب کے سیندر پورا

سب کے سر میں سیندر ور لگایا

چندن اگر تیر سم بھرن

سندل اور عود کے تنک انداز سے لگائے

جان کنول سنگ پو لائن

کنول یعنی پدماوت کے ساتھ نیلے رنگی ہیلیاں

دھن پدماوت دھن تو رنانہ

نیسے پدماوت اور زسے تیرا شوہر

بارہ ابھرن سورہ سنگارا

بارہ ابھرن اور سولہ سنگار

سس سو کلنکی را بھہ پوجا

بیکہ چاند تیرے سادہ غار اور او کو گھس لگتا ہے

۳۲۶

کاٹھوین گما کر کاہن نام و رنگ

کسی نے بین ہاتھ میں لی اور کسی نے مردنگ

# سب دن انت دہاوا میں کو داک سنگ

تمام دن مبارکبادی گائی اور نالج کو دیکھتا تھ۔

پیداوت کی سستہ سہیلی

پیداوت نے کہا سندا سے ہنشتینو

گلں مان ہون تہ دن کے

میں ہما دیو کے بہان کیکن کلں آئی ہون

منجھہ پیداوت کا جو بیرون

اور سیان میں جو پیداوت کا چنڈ وال چلا

آس پاس باجیت چوترولا

گرد و پیش چنڈول کے باجے بچتے تھے

ایک سنگ سب سونہی بھری

ایک ساتھ سب ہو کر سب سہیلیاں

سین سو ہاتھ دیو انہواوا

اپنے ہاتھ سے ہما دیو کو غسل دیا

پوتا منڈپ اگر اوچنڈن

بھر منڈپ کو اگر اور منڈل سے لیا

ہون سو کنول تہ مکہ دن

میں تو کنول کا بھول ہون در ترم شل نیلو

پو جا چا چو چڑھا تہ جا

سو چلو پو جا کرین اور کلں چڑھا دین

جس پچات اوٹھی دیکھان

نوا بسا معلوم ہوا جیسا صبح کو آتیا نکلتا

وند مردنگ حجابھ دھچھ دھولا

از قسم دندا و مردنگ دجھا بھڑکا اور

دیو دوارا اثر بھین کھرے

ہما دیو کے دردازے میرا کے اوتیرن

کلں سس اک گھرت بھراوا

ایک ہزار کلں کی کے بھرے چڑھائے

دیو بھرا رنج او بندن

اور ہما دیو کی مورت میں خوشبو بن ملین

کی پلام آکین نیٹ کینہ بہ بھانت

ذکر الہی کر کے آگے ہوین اور بہت طرح سے عاجزی کی

رانی کہا چاہے گھر سکھی موت ہے رات

پھر کہا رانی نے سکھیوں سے کہ اب گھر چلو رات ہوئی

بھئی نس دھن جس کس کیسی

جنت مہوی پداوت مانند چاند کے طلوع ہونے

بھئی کنگلی سر دس آوا

جہ سے حکم دیا کہ شب ماہ بہت سرد ہے

سن دھن دھنک بھونہ کر پھیر

پداوت کنگلو راجا کے سنکے بھون چڑھانے

جانہ نہ کی پنج پے کھا پھون

یہ نہ جانو کہ بھون چڑھانی ہن تھنچ جاوے

کالمہ ہنوی ری ستھہ راماں

کل کی رات نہ تصور کرنا کہ آرام ہی گزری

سین سنگار مہون ہی سما

نہج سنگار کی سینے بھی آراستہ کی ہے

نین ہمند رکھر گنا سکا

انھیں میری مانند سمندر اور ناک شل تلوار کے

راجین دیکھ ہسم پھرے

راجا کے نزدیک دسکو دیکھ کے دنیا آباد ہوئی

پھر گنگن رب چاہی چھاوا

ہما جی کو تھے پر جانے کو چاہتا ہے

کام کٹا چھ مکورت ہیرے

ازراہ غزوہ گوشہ چشم سے دیکھنے لگی

پتا سپت ہون آج بنا پھون

باب کی قسم آج نہ بچو گے

آج کروں راون سنگراں

آج مانند رام اور راوون کے معرکہ ہوگا

گج کت چال اپخل کت دھجا

ماٹھی کے شل رفتار اور اپخل کے مانند نظر آئے

سریر جو جھہ کو موسون تیا

کوئی مجھ سے مقابل نہیں کر سکتا ہے

ہون رانی پداوتی سین جیتا سکھہ جوگ

مین رانی پداوت ہون عیش ہیرے حصہ مین ہے

تون سریر کرتا ہون خسن جوگی تنہ جوگ

توہ اوس سے مقابلہ کر جو تیرے مقابلے کے لائق ہو

بیر سنگا ستے مین دو و

رزم اور رزم مین نے دو توجیت لئے ہیں

ہون رانی جوگ جان سمجھ کو و

نہج جوگی ہون نہج جوگی نہج جوگی نہج جوگی

اوہان تو ہنوں بیکٹ مانا

وہان تو ہنوت بیر دل بین سہائے بین

اوہان تو ہی چڑھکے مہ مہ

وہان نو پشال ہو کہ لغو نری ہر طرف مٹا لون

اوہان تو کوپ نرغہ مارون

وہان تیرا دھڑا تیرا بندھ کے مارون

اوہان تو کج چیلون ہو ہی ہیر

وہان یہ قہقہہ کہ تھی ہر تو گنبد ابھو بناون

اوہان تو کوٹھنوں کنک کھنڈ

وہان ہی غم ہے کہ فوج سے لوٹ لون

اوہان تو کینٹنل گج نا لون

وہان کتھن ہا تھی نام ہے

ایہان تو کام نکلت پانہان

اور یہاں فوج شہوت کی برسر جنگ ہے

ایہان تو او دھرا میں رس گھنڈو

اور یہاں ہونھون میں آب حیات بھر ہے

ایہان تو برہمچار سنگھارون

اور یہاں غما سے ذوق سیو کر رہتا ہے

ایہان تو کامن کرس لون ہیر

اور یہاں نزاکت اپنا کام کرتی ہے

ایہان تو حیت مہتا رسنگارون

اور یہاں نگام تجارتی سنگار پر رہتی ہے

ایہان تو کج گلشنہ کر لا لون

اور یہاں ہا تھی کلسون کے لگا دے

پرانج تب دھر ہر پیراج کے ٹیک

جب کہ مال لاگ کا ہوا تو طرفین میں محبت آگے بچ بچا کر دیا

مانو بھوگ چھون رت مل و لون تو ہی ایک

چارون سو مہیش عشرت طرفین ایک دل ہو کے متان

سورت چیت بیا کہ سمائی

یعنی ان دونوں نے چیت بیا کہنے بہت اچھی گنت

سیندور دیکھ بھس بھر منگا

اور سیندور خوش ہو کے مانگ میں بھر

پر تھم بسنت نول رت آئی

پہلے مہم بسنت کا آیا کہ چیت بیا کہنے ہوتا ہے

چندن چیر بھر دھن انگا

سندنی لباس پہ ماوت نے جسم میں پہنا

کسم بار او پر مل باسو  
 کسم بار میں نہایت خوشبو آتی ہے  
 سنور پتی پھولن داسی  
 آج کل کی حالت کو تو مٹیوں کے چولہے سے  
 پو پو پو گ و ص جن باری  
 یہ دھن میں زن نے ہوائی کو چھوڑا  
 مری بھاگ بھل چا چور  
 آج کل کی حالت کو تو مٹیوں کے چولہے سے  
 دھن سنور  
 یہ دھن میں زن نے ہوائی کو چھوڑا

ملیا گر پھر کا کیلا سو  
 اور ملا کیسین بہت خوشبو ہوتی ہو کیلا سو چھوڑا  
 دھن او گنت ملی سکھ باسی  
 زن اور شوہر نے نہایت عیش سے آرام کیا  
 بھنور پپ سنگ کر نہ دھماکی  
 بھنور نے پھول کے ساتھ بہت دھماکا  
 برہ جرای دیکھ جس موری  
 مفارقت کو شل ہوئی کے جلاد یا  
 نکھت سنگار ہونہ سبقت خور  
 سنگار نگار کے آپس کی گونجی پور پور ہو گئے

جہ گھر گنتھارت کھلے آوینستان  
 جس گھر میں شوہر موجود ہو وہاں ایچھا موسم اور بیشیہ سنت بنگا  
 سکھ بھرا آؤ صہ دیو ہری دھتہ بھانہ گت  
 عیش دس مقام میں بھیر ہونا اور رنج کا نام کوئی نہیں جانتا

مٹا کر کیم کی تین تہ تھان  
 یہاں میں ایک نام میں گری نہیں ہوتی  
 رنگ تیر ہون چھینان  
 یہاں میں ایک لباس و ربار گیت  
 رت تین سیرو پاسان  
 یہاں میں تین درو خوشبو کی سیرو گیت

جیٹھ اسار گنت گھر جہان  
 جہان شدہ ہو اگر جیٹھ اسار کا مینا ہو  
 پیر مل مید رہے تن جھینان  
 جو نہایت ظاہر اور خوشبو دار اور نرم تھا  
 نیر راج گنت گھر پاسان  
 اور شوہر کے پاس جو سیکے مین راج کرتی تھی

دبری جوڈ تھاں سونا را  
 بہت غمگی کے ساتھ خوشبودان آتی تھی  
 سیت بچھاؤن سنور پیتی  
 سفید بچھو نا بچھا تھا اور کھاف تو شکرنا بچھا  
 ادھر تنور کپور بھیرو سیناں  
 بیان چھوڑ کر فورم سینے کی خوشبودانی تھی گودہ  
 بھا آئند سنگل سب کھون  
 سارے سنگل پین پر جگہ سامان شیش تھا

اگر پوت سکھ غنت ادھارا  
 اگر سے ایک فرسٹ منقول بچھا یا تھا  
 بھوگ براس کر نہ سکھ سیتی  
 بہت عیش و عشرت ہمیں سے کرتی تھی  
 چندن راج راج لاوت بنیاں  
 کہ وقت بات کر سیکے صندل کی خوشبودانی  
 بھا گونت گنہ سکھ رت چھون  
 سب صاحب نصیب اور اندازہ موسم میں تھے

دار یون واکہ لینھہ رس پر سہنہ آپ جو ہار  
 انا را اور انگور کا رس لیتے تھے اور آئیل و چھو آئیل کیتے تھے  
 ہر رتن شوٹا کر جو اس چاکھن ہار  
 بڑا سر سبز وہ طوطا جو ایسی چڑون کا فرا چکے

رت پاوس بر سے پیو پاوا  
 موسم پاوس میں اگر شوہر پاس ہو  
 پداوت چاہت رت پانی  
 پداوت نے بہت مطبوع موسم پایا  
 گوکل میں پانت بگ چھوٹی  
 کوکلا بولتا تھا اور بگلے کی قطار نمایاں ہوتی  
 چمک پنج بر سے جل سونان  
 بجلی کی کڑک میں پانی کا برسا معلوم ہوتا تھا کہ سونا ہوتا

ساؤن بھا دون ادھک ساوا  
 تو ساؤن بھا دون نہایت اچھا معلوم ہو  
 گنگن شہاوا کھسم سہانی  
 جس سے آسمان اور زمین کی رونق ہو گئی  
 وھن نسرین جن میر ہوئی  
 اور عالم میں پداوت برآمد ہوئی تو معجز ہوا کہ  
 واور مور سید سیدھ لوٹا  
 شکر در موئی آواز بہت چھوٹا ہوتا تھا

۳۴



بگ رانی تہی سنگ نرس جا کے

منہ کا نکسج ہو گیا تھامات بھر شو کے ہر سا گھر کو

ستیل بوند او پنج چو پارا

ٹھنڈی بوندیں پونڈ مکان چن نہایت لطفی تھی

ملی سمیر پاس سیکھ پاسی

ہمان بد نسیم ہوا اور مکان بھی جت بخش

ہر کھٹم کھٹم بھی حولا

یہ جتنی سنہ تھی اس عالم میں سرخ پوٹاں

گوجی گنگن چو پک کستہ لاکے

اور جب بدل گرجا تھا تو چوکے شو کے گلے لگا جاتی

ہر سب دیکھے سنسلا

سارا عالم سب نظر آتا تھا

بیل بھول سیج سکھ دی

اور فرش بھول گئی ہو کیونکر دل لگا رام نہو

او دھن پی سنگ رچا ہندولا

اور زن شوہر کا ہندو میں جو تار ایک لہو دیکھا

پون جھکوری ہی ہر کہ لاکسی سیت پاس

ہوا کا آہستہ چلنا تو دل کو اچھا معلوم ہو گا اور سرخ بوندوں کی کے ساتھ

دھن جانی یہ پون ہی پون سو اپنی آس

و سکا بدروت نے چا نا کہ یہ ہو اسے یہ چا نا کہ باد وصال ہے

رو یہ سرور ستا او صا پیا پی

یہ دھن ہی کا زیادہ تر لطیف آیا

بہت بہت بھنی پونیون کلا

رت بد شل ماہ شب پر مار دھوکے تھی

دھو کر ان سنگار بناوا

و ا حصہ سنگار آہستہ کیا

بھانڑ مل سب ہر ت اکا سو

ایک اور صاں ہو گیا زمین اور آسمان

نانون کنوار کاتک اجیا ہی

جسکا نام کنوار کاتک روشن ہے

چودہ چاند آوے سنگلا

وقت برآمد کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاند نکلا

نکھت بھرا سو ج سس پاوا

ستاروں کی بھرا سو ج نے پانچ پایا

ترج سنوا کہینہ ل و اسو

بستر کی آرائش کی نہ ہوا ہونے

سیت بچاؤن او اُجاری

سفید فرش بھی ہے اور چاندنی رات ہے

سونین پھول پر تھین بھولی

زر کے پھولوں سے روی زمین شکستہ ہو گیا

چکھ اجن دی کھنچ دکھاوا

آنکھوں میں سرمہ دیکے کھرچنا اطمینان

ہنس ہنس لمنہ پرکھ اُجاری

ہنس ہنس کے ملاقات ہوئی مرد و زن

پو دھن سون دھن پو سون

شوہر زنج اور زن شوہر محبت میں جو ہے

ہوی سارس جوری س پاؤ

سارس کی سی بوڑی بو کے ذرا اوسلیا

یہ رت کنتھا پاس جنبہ سکتے ہیہ ما نہ

اس موسم میں جبکہ پاس شوہر ہے اوسکے دنگور اکت ہے

دھن ہنس لاگتی گلین دھن گل پیکے با نہ

خورت ہنسے شوہر کے گلے اور عورت کے گلے میں شوہر کی تیر ہے

آمی سسرت تمان سیو

ابگر پستری یعنی موسم سرد آیا لیکر جاؤا اکٹ

دھن اپنی منہ سیو سماگا

پداوت در رن جن میں سردی نسل کے گھر کا

من سون من تن سون تن گما

دل سے دل اور تن سے تن مل گیا

جانہ چندن لاگیو انگا

گویا صندل جسم میں لگا ہے

بھوگ کر نہ سکھ راجا رانی

راجہ اور رانی نے لکے ارقد عیش و عشرت کی

اگن لوپس جہان گھر پو

جب اگن لوپس میں شوہر گھر میں موجود ہے

دھون انگ ایک مل لاگا

اگر دونوں کو ملا کر ایک گویا جیسا سماگا سو دیکھو

ہی سون ہی نچ رہا رہ نہ رہا

ایسا دل سے دل ملا کہ ج میں پردہ ہار کا زرا

چندن رہی نپاومی سنگا

صندل رہے اور عراہی نکری یہ محال ہے

ونہ لیکے سب شہ جانی

کہ ان کے حساب سے ساری دنیا خشک ہوئی

۳۳۳

میں شوہر کے گھر میں  
رانی سے جا رہی ہے

جو جہہ و حون جو بن سیون لاگا  
 طنین بن جب معرکہ جانی کا گرم ہوا  
 دوی گھٹ مل ایک ہی جانیں  
 دونو جسم مل کے ایک ہو گئے

بچ بہت سیو حیو لے بھاگا  
 تب دریا تک جاٹا اپنا جی لیکے بھاگا  
 ایس ملنے تہوں نہ اگھائیں  
 ایس ملنے پر بھی آسودہ ہونے

عنساکیل کر نہ جیون سرور کن نہ کر نہ دوو  
 نہس ج طر ملے تالا پے آپسین کھلتے ہیں اسطرح دونو آپسین خوش و خرم کیلئے تھو  
 سیو پکاری می پار بھا جس چکوی کہ بچھو و  
 جاڑا پکارتا تھا کہ میں جدا ہوا جیسے چکوی چکوا رات کو جدا ہو جاتے ہیں

رت ہیوت سنگ پیو پیلا  
 موسم ہیوت کے ساتھ پالہ شراب کا پیا  
 سنور پیتی منہ دن راتی  
 و شنگ وریات سے دن رات مجھ کو کام  
 گھر گھر سنگل ہوئی سکھ چھوڑ  
 گھر گھر سنگل پین میشن و عشق ہر ایک کو تھی  
 بھان دھن پر کھ سیو نہ لاگا  
 جس جگہ عورت اور مرد کو اکٹھا ہونے سے جاڑا نہیں لگتا  
 جمائی اندرسون کینھ پکارا  
 جاڑے نے بھا کے راجا اندر سیو فریو کی  
 رت مہر سنگ میں سووا  
 یہ موسم میں بہتہ میں ساتھ سوتا ہوں

۱۳۳

مانہ پھا گن سکھ سیو سال  
 گویا پھا گن کے مینے سردی آسایش کی تھی  
 دگل چیر پیر نہ ہو بھائی  
 دگلا اور چادر بہت قسم کے پٹنے پاتے ہیں  
 یہ مانہ کتھوں نہ کھ کر کھو جو  
 کسی جگہ بیچ کا نام و نشان باقی نہ رہا  
 جا نہ کا گ و بچھو مہر پھا گن  
 وہ دن تو جاڑا اسطرح بھاٹا جیسے تو کو کھو  
 مہون پیر ماوت ولس مسارا  
 کہ مجھ کو پہ ماوت نے اپنے شہر سے نکال دیا  
 اسب در سن تین مار بچھو وا  
 اور اسب تیرے سے ویدہ اسب سے ویدہ ہوا

اب ہنس کے سسور بھینٹا

اب تو خوش ہو جانے سورج سی لافان کی

ابا جو بیچ ہت میٹا

جو در بیان بین کسیقد جاٹا تھا وہی تار ط

بھیو ایند رگ آئیں پر سہاوتہ کھٹی سوئی

راجا اندر کا حکم ہوا کہ تسکین اور دلاسا دواسکو

کوہ کاہ کی پر بھا کوہ کاہ کی ہوے

کسیکو کیسے درد و رنج سے کیا غرض کوئی کسیکا نہیں

ناگمتی چستور پنتھہ بھیرا

ناگمتی نے چستور میں بہت راہ دی تھی

ناگہ نار کا ہو بس پرا

مگر کسی ہوشیار عورت کے بس میں پروا ہے

سو اکال ہوئی لیگا پھو

طو طاکیر جن میں ملک الموت کو میری شہر کو لگیا

بھیو نرائین باون کرا

وہ تو نرائین باون حصہ کا ہو گیا

کر ن بان لینھون کی چنڈو

راجا کر ن کو بھی تیر عشق کا لگا اور نہ پتہ پیا

مانت بھوگ کوئی چنڈو کی

راجا کو بی چنڈ بھی بہت عیش کرتے تھے

لی گانتھہ بھا کر رالو پتی

اسی طرح میری شہر کو تو ابھی طو طاکیر لگیا ابھی

پیو جو گی پن کینھہ نہ پھیرا

شوہر جب سے جو گی ہو کے نکلا پھر نہ آیا

تین بموہ موسون چت ہرا

کہ اوسکا فریقہ ہو کے مجھ سے اوسکا دل پھرا

پیو نہ جات جات پر جیو

ورنہ جان جانے پر وہ نہ جاتا

راج کرت بل راجا چھرا

کہ راج کرتے ہوئے راجا تل کو چھلایا

بھرتھہ بھو جمل بلا اندو

راجا بھرتھہ کی بھی عیش تار پتہ پتہ تھی

لی اسپوان جلدہ صر جوئی

اوسکو بھی جلدہ صر جوئی نے لہجہ کو پوشیدہ کر دیا

کٹھن کچھوہ جیسہ کم گونی

اور سخت جدائی ڈالی جیسا کہ کو پینڈ پڑائی

سارس جوری کم ہری مارگوں کن کھاگ  
 سارس کی جوڑی کو کون ہر پجا کے ہلاک کر گیا  
 جھجھجھ پانچ درصن بھٹی برہ کی لائی لگ  
 کہ نشک ہو کے عورت کی پسلیاں جڑائی کی آل میں مل

پنی بیوگ اس باور حبیو  
 شوم کی جدائی میں ایسا ہی دیوانہ ہو گیا  
 اوسک کام دگدھی سوکا ہاں  
 زیادہ تر جو خواہش سوختہ کرتی تھی وہی خواہ  
 برہ بان تش لاگن ڈو لے  
 عدا کی کا تیر ایسا لگا ہی کہ جنبش نہیں کرتی  
 سنگھ میر مار میں ماری  
 جو شخص ہر وقت مانند بکر ہوا رہتی تھی اب  
 کمن اک او پیٹ منہ سونا  
 ایک لٹو پیٹ میں سانس آتی ہے  
 یون ڈو لا وکھ پنجمہ چولا  
 بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو بچو  
 بہان ہوت کہ راکھا  
 رتہ جینہ روج کے کون دک سکتا ہے  
 جو زنی برہ کی لگتی تھی کہ  
 رتہ آہ راق دری تو فوراً آلا وکھتہ ہے

۴۳۳

یہا جس بلے بی بی بیو  
 کہ پیسے کے مانند ہر دم بیو بیو کی فریاد  
 ہر لے سوا کیو پیسہ نانا  
 طو حاجت لیکھا شو ہر کے نام سے  
 رکت پیج بھیج تن جو لے  
 اور خون استغدر نکلا کہ محرم تر ہو گئی  
 ہر صراں تجی اب ناری  
 پیاری جان گنوائی اب عورت یعنی ناگمتی نے  
 کسنہ جامی جیو ہو می نر اس  
 اور ایک لحظہ جان نا اسی ہی ہوتی ہے  
 پھر کے نار سمجھ مکھ بولا  
 اور ناگمتی منہ سے بولتی ہے  
 کوئل اوچا تک مکھ بھا کھا  
 اور پھر کوئل اور پیسے کی آواز کمان پاسکتا ہے  
 محسن جو رہا سر رینہ پاکہ جی بہا  
 ہنس جی تالا بین تھا پر جے توہاگ نکلا

پاٹ مہادی ہیکن نہاڑو  
 تخت مہادیو کو دل کی آنکھ سے دیکھو  
 بھنور کنول سنگ ہوئی دراوا  
 بھنور کنول کے ساتھ ملا رہتا ہے  
 پلچھا سنوانت سون جیس پچتی  
 پیسے کو آبنیسا جیسی جھٹ ہوتی ہے  
 دھرتی جیس لنگن سون نہیاں  
 زمین کو جیسی آسمان کے ساتھ جھٹ ہے  
 پن بسنت رت آونو ملی  
 پھر بسنت کا موسم جب نیا آتا ہے  
 جن اس جو کر س توں باری  
 تاق ایسا انجی کو کرتی ہے توڑاکی  
 دن دس جل سوکھا کا کا نسا  
 دس دن بغیر پانی کے کا نس سوکھ جاتی ہے

سمجھ جیوت جیت سہنیا رو  
 دل میں سمجھ کے کئی کو ہوشیار کی سنیا  
 سنور خیمہ مالت پن آوا  
 بسوقت مالتی کو یاد کرتا ہے نور آتا ہے  
 ٹیک پیاس بانڈھ جی سیتی  
 اوسیکے باشت پیاس پی ٹکا کے اٹکا  
 پلٹ پھری ریکھارت میہان  
 چل پھر کے موسم برسات میں پانی بھرتا  
 سوزس سو دھکر سورس کی  
 سو نرا کہیں ہوتا واسطے لینے رس آتا ہے  
 وہ ترورین اوکھٹہ سنوای  
 درخت کو آگ میں جلاتے ہیں پھر اسو جاتا ہے  
 پن سوئی سرور سوئی ہانسا  
 پھر وہی درخت ہی اور وہی بنس ہے

۷۴۳

نور کنول

ملنے جو پچھرے سا جن کے کی کھنٹ کھنٹ  
 جسکا شوہر مفارقت کے بعد ملتا تمام تکلیف سہو ہو جاتی  
 تین مرگسہ جسم سہنے نے اور اطمینت  
 جس طرح مرگسہ انجھڑی میں تپتی ہے اور پھر اور گسہ سہر ہو جاتی

ساجا برہ وند اول باجا

فراتے زینت پانی اور باجا سنا تھکا نچ نکلا

چڑھا اسادہ لنگن گھن گاجا

اساڑھ پڑھا اور آسمان پر بادل کھر کھایا

و حوم سیام و حورین کھن دھانی

موسے اور کالے اور سفید بادل آسمان چڑھتے

کھرک بیج چمکے چمنہ اور ان

نوا بریلی کی ہر چار طرف نہ بچنے لگی

اونی کھٹائے چھنہ پھیری

گستاخ ہا بڑن سے پیدا ہوئی

واور سور کو کلا پیو و

زیندک اور زور اور کو کلا بول ہے ہن

پلہ نختہ سر اور پر آوا

پلہ نختہ سر کے اوپر آیا

اور لاگ بیج بھیٹن لے

در نختہ اور زمین غرنی کے تابا ہوئی

۳۳۸

سیت دھجا بگ پانت دکھانی

سفید نشان کی جگہوں سے نظر دکھانی

مندر بان برسمہ کھن گھوران

قطرے تیردن شور و زور سے بیٹنے لگے

کنت ابا رمدن ہون گھیری

شور ہا ہرین اور جگہ جگہ میں ملنے لگے

گر مہنہ بیج گھٹ رہی نہ جو

جس وقت بجلی گرتی جسم میں جانی نہیں ہتی

ہون بن نانہ مندر کو چھاوا

میں شور ہے جدا ہون گھر کون چھا سکا

مونی بن کو آدر دیے

جھکے بغیر شور کے کون عزت دیجھا

جسہ کھر کھٹائے کھر سکھ نہ کار و تہ کرب

جسکا شور کھر میں ہو جگہ وہی حبش اور کون غلہ در غلہ اور آوا

کنت پیاری باہری ہم سکھ بھولا مرب

ہمارے شور تو بردیس میں میں ہو کوشش بھول گیا

بھرن پری ہون برہ جرائی

اور میں آتش مفارقت ہو خشک پڑی ہون

بھئی باور کھان کنت میر کھر

میں دیوانی ہون شور ہر مائل کھان ہے

ساون برس منیخہ اتوانی

ساون برس تاج اور منیخہ تلا ہوا کھڑا ہے

لاگ پوز لبس پیو نہ دیکھا

پے لبس نختہ لگ گیا شور کو نہ دیکھا

کیت کی آسنج پر نہ بھون لوئی

خون کے آنسو زمین پر ٹوٹے پر سے ہیں

سکھن رچانی سنگ منڈلا

سکھ جوئی اپنی شوہر کے ساتھ منڈولا رچا

ہی منڈول جس دے لے مورا

اور میرا دل تو منڈولے کی طرح رہا ہے

باٹ اسوجہ اتھاہ کنجیری

راہ زمین سو جیتی ناپید اکا رہا ہے

جگ جل بوڑھان لگتا کی

سارا عالم جہان تک بھوپانی میں لگی گئی

رینگ چلن جن بیرہوئی

یہ معلوم ہوتا ہے کہ پامیر ہوٹیاں ہتی ہیں

ہر یہ کھمٹ بنھی چولا

زمین سرسبز اور کسب کے ایک کھرم پتے ہیں

برہ جھولاوی دنی جھکورا

فراق جھکوپینگ کے جھلار رہا ہے

جیو باور بھا پھری بھنجیری

میرا دل دیوانہ شل بھنجیری کے پھر رہا ہے

مور ناو کمپوک بن تھا کے

اور میری شتی بغیر لاج نہ دہلی جاتی ہے

پر بت سمندر کم بن او میر کھن ڈھنگ

بہاؤ اور جگ مل بن سمندر ہے اور یہ ہیں گناہ اکری

کم کر بھنیون کنت تم نامو پاو نہ نیکھ

کس طرح ملاقات کروں منسا سے شوہر نہ میری یادوں میں

بھریا دون موہرات بھاری

سارا منسا بھادوں کا اتنا ناگوار اور گراں ہے

مندیون پی اتنے سا

کو شونا پڑا ہے شوہر اور رہی جگ بسا ہے

رہن ایل کین اک پالی

رات بھر تنہائی میں ہی پنک کی کڑی پڑی تھی بڑی

کیسین بھرون رین اندریا

کس طرح بسر کروں اند میری رات اوکی

سیج ناگ بھی دودھ دے دے

بچھو ناگ ہو کے دھو کرے اسستار

نین سیار مروان

اور تھیں کھجور اٹھول کے



چمک بیج گھن کر ج فرا سا  
جس نہ تہی چلی چکی ہو اور اسمان گیتا بیتا بھائی  
برسی لکھا جھک کو جھکوری  
گھا پختہ جس وقت جھک ریکے ساتھ برسیا  
دھن ہو کھی بھر بھا دوں نہاں  
عورت خاص بھا دوں کہینے بیٹھک کی جان  
پڑا لاگ ہم جل پورے  
پورے پختہ لگا لیا اور زمین پانی سے بھر گئی

برہ کال ہوئی جیو گرا سا  
جدا نی نے موت ہو کر دیکو گھیر لیا ہے  
موردوی نین چوین چوین اوی  
میری دونوں آنکھیں بانڈا دلتی کی چٹکتی ہیں  
ابھون نہ آئی نہ سینچن نہ نہاں  
ایک غاوند نے آکے آیا شئی نمی  
آگ جو انسن بھئی ہون جھوری  
ورنہ تپ مداما، جو انسنے کی طرح میں خشک گئی

جل قتل بھری اپو سب ہر ت نشن مل ایک  
اس قدر طغیانی پائی ہوئی کہ زمین آسمان ملے ایک جگہ  
دھن جوین اوگاہ منہ دی بوڈت پی ٹیک  
ناگنی دریا میں جھتی جوانی میں ڈوبتی ہے اذ شوہر سارا گھر

لاگو کتوا رہیہ سر جگ گھٹا  
یہا سینا لایا پانی ملک سے گھٹا  
تہ دیکھیں تہی پلہوی کیا  
تھکا دیکھ کر لے شوہر جسم ترو تازہ ہوگا  
آؤنی اگست ہست تن گایا  
اس نہ نہاں نہ ہو نہ ہو کیا اور پختہ پختہ لگا  
چتر امیت میں گھبراوا  
چتر امیت میں از دوست پھلی اپنے گھر میں آئی

اب ہون آوری پر تیم نا  
اب جی اسے شوہر گھر میں پلٹ آ  
او ترا چیت بھر کر میا  
اور ترا او چیت پختہ آؤں اب بھی آ اور نہ لائی  
شری پلان چوہی رن راجا  
ایسا زور شور سے کہ جیسا راجا گھوڑے پر چلے کر  
کوکل پیو پکار ت پاوا  
اور کوکلا پیو پیو پکارتا ہے

دھن جوین کی کورسات  
میں غاوند بولاس  
خشک ہو جانے لگا



سنگہ چمک گاؤنہ انگ مری

ایک ایک ساتھ جھوم جھوم اور بدی سوسور گائی

جنت گھر سو سو منور اپلو جا

جس کا توبہ گھر میں دہ منور اپلو جا کرتی ہے

ہون جھرو دن پھری جوری

اور میں جدائی میں جھری جاتی ہون

موت کنہ برہ سوت وکھ دو جا

اور یہ واسطے ایک فراق ہو دو ہوت ماؤکھ

سکھی مائیں تیو ہا رسگی دیواری کیل

سکھیون تیو ہا رسنا دیواری کا کیل کاکے

ہون کا کیلون کنت بن ہی چار میل

میں کیا کیلون بغیر شوہر کے کہ خود خاک بر سر ہون

دو بھر رین جامی کم گاڈھی

اور رانہ بھی سخت دشواری سے گذرتی ہے

جروں برہ جس دیک بانی

بچ فراق میں السی جاتی ہون حیران میری

توئی جامی ہوئی سنگ پیو

اگر شوہر مراد ہو تو ابھی سردی جاتی ہے

مور روپ سب لی گانا ہون

میرا جس سب شوہر اپنے ہمارا لگیا

آہون چپ کر پھری بگ سنی

اب بھی اگر میرے آئی تو یہ آنت رست جاتی

سلگ سلگ گدی گدی

کہ سا۔۔۔ سلگ کے جو کے خاک موی

اکھن دیوس گھٹا نس باڈھی

اکھن کہ مینے میں بھی گھٹا سا کھو رہی ہے

اب دھن دیوس برہ بھارتی

ابا گتی کو دن چرخ شوہر میں رات ہو گیا

کانیا بیا جنا و اسیو

دل و کھ نہت سراسے کانیا ہے

گھر گھر چیر چے سب کا ہون

گھر گھر مانا سہرائی کا مارا کیو واسطے بنتا ہو

پلٹ نہ بھرا گا جو بچھوئے

جب سے جدا ہو کے گیا پھر نہ آیا

بجرا گن برہن ہوئی چارا

سخت آتش فراق میں دل کو جلا دیا

یہ دیکھ دیکھ بچائے کنتو	جوین جرم کرے مجھننتو
یہ ہمارا بچہ اور سوز شوہر نہیں جانتا	یہ ہماری جوانی جل جل کے خاک ہوئی ہے

پلی سون کہو سندھیو میرا میٹھو راسی کاگ	
شوہر سے کہو پیغام میرا اسے بھونرا اور ای کوئسے	
سو دھن پر مین جیر گئے تنک دھوان ہم لاگ	
خود عورت یعنی ناگنی ناگنی اوسکا کاتھوان لگ گیا بچہ سیادھو	

پوس بناٹھ مٹھر مٹھر جی کا پنا	سُج چڑھی لنک دس تا پا
پوس کے جاری۔۔۔ تھر تھر ہارابی کا پنتا ہے	باوجود کمری ذاتی کے سوچ بھی سردی لھا کر
برہ بان دارن بھا سیو و	کنپ کنپ مروں لیے چوڑ
برجہ افراط و غلبہ فراق کے جاڑا زیادہ تر شے	کہ ہر وقت کانپ کانپ کے جی نکلا جاتا ہے
کنت کمان ہون لاگون مہری	پنتھہ اپار سو جہ نہ میری
شوہر کمان کہ ادا سکو کھلے سے لگا لون	اور جہان دم دم دور کی راہ جہ نہ نزدیک
سو سپیتی آوے جوڑی	جانہ سبج میو پخل بوڑی
توشک اور کمان ہر وقت سرد رہتا ہے	گو یا بستر برت میں ڈوب رہا ہے
چکلی نس کھچے دن ملا	ہون دن رات برہ کو کلا
چکوی چکوا کا جوڑا رات کو جدا نہ کویتا ہے	اور میں دن رات جدائی ٹول کو کلا کر کویتا ہے
رین کیلی ساتھ نہ سنگھی	کیسین جیے بچھو ہی پنکھی
ساری اتا کیلی رہتی ہون کوئی سکھی ساتھ نہ	کس طرح زندگی ہو جو پر بندہ کی یعنی میری
برہ سو جان بھو تن جاؤا	جیت کھای او مونپہ نہ چھاؤا
ہجر ہو شیار اور بدن سرما زودہ ہے	جیتے کھائی رہا ہے اور سر بھی نہیں چھوڑتا ہے

لکھا کی طرف کی جانب  
دیکھیں جو اور نہ نکلا کر  
جی اور جیٹن سب  
پاؤں کو نہ جاتا ہے  
۳۴۳

رکت ڈھرا مانسو گرا با ڈھئے سب سنگھ  
 خون گما اور گوشت بھسا اور پٹیان چلے سنگھ موگتین  
 دھن سارس ہوئی رر ہوئی آئی سمینہ سنگھ  
 عورت یعنی ناگتی شل سارس کے چلے گئی آویسہ شہر ہزار ہیر پر

کڑا ہوا ہوا ہوا ہوا

لاگیو ماگھ پر سی است پالا  
 مہنیا ماگھ کہ لگ گیا اور پالا پڑنے لگا  
 پیل پیل تن وی جو جھاپون  
 جستہ جھپاتی ہون اور سندرہ رو کی دیں  
 اسی سور ہوئی آپے نانہان  
 ایکے آفتاب ہو کر گئی اپنی دکھالے شوہر  
 رامین مانہ اچھی رس مولو  
 اسی مینے ناگھ مین رس کی جڑ پھینکتی ہے  
 نین چو نہ جس ماہٹ نیرو  
 میری آنکھیں شل مہا دیکے پانیکے روتی ہیں  
 ٹپ ٹپ بوند پر مہنہ جن اولا  
 آنکھ سے آنسو شل دے کے ٹپ ٹپ گئے تھیں  
 اکھ سنگار کو پسہ نوٹا  
 سکے سنگار اور کون جوڑا اپنے

۳۳۳

برہا کال بھیو چہ کا  
 ایک تو فراق سیر جی مین موت تھادو سکھاڑا  
 اہل اہل اور حکون مین کاپن  
 اور پھلا کے زیادہ دل کا نپتا ہے  
 تہ بن جاد نہ جھوٹی مانہان  
 بغیر تیرے جاڑا نجا یگا ماگھ کے مینے مین  
 تو سو کھنور مور جو بن پھولو  
 تو تو شل پھونکے ہوا دیر سیری جوانی شل پھولے  
 تہ بن آگ لاگ سو چیرو  
 تیرے نیرو وہ پانی آگ ہو کر میری پوشاک بھلا  
 پور دیون ہوئی مارے جھولا  
 انداتی ہوا ہو کر جھولا مارتی ہے  
 لیکن نہ مارے ہوئی ڈورا  
 گلے مین ہار نہ مار ڈورا رہ گیا

متمہ بن کنتا دھن ہر دی تن تن بر بھا ڈول  
 تمہارے بغیر لے شوہر یعنی مین ایسی حقیر ہو گئی کہ مانند پر کا جیش کی تی ہوں

# تہ پر برہ جراسے کی جی اوڈ ادا جھول

ادس پر بدائی جلا کے ماتھی ہے کہ خاک اوڈ ادا سے

پچھا گن پون جھکوری مہا  
پھاگن کے بیٹے میں ہوا سے تند ہلتی ہے  
تن جسں سپر پات بھامورا  
میرا بدن مثل پتے کے زرد ہو گیا  
ترور جھرنہ جھرنہ بن ڈھاکھا  
تمام درخت کو پتے اوڈ ہاکہ جنگل کے پتے جھرنے  
کرنہ بنا پھت کیمنھ ہلاشو  
ہر ایک جنگل کا درخت اپنی سائی دیکھ کر خوش ہو گیا  
پھاگ کرنہ سب چاچر چوری  
سار عالم مل کے پھاگ گاتا ہے  
جونی پیہیہ خیرت اس بھاوا  
جو ہمارا جلنا شد ہر کو ایسا خوش آتا ہے  
رانی دیوس نہر بھیجے جی مورین  
رات دن میرا جی بھی جاتا ہے

چو گن سیو جاسے نہ سہا  
چو گنی سردی بسبب ہوا کے نہیں سی جاتی  
تہ پر برہ دے جھکھورا  
ادس پر فراق جھکھورے دیتا ہے  
بھٹے اپنت پھول پھر سا گیا  
ادس پھر سر نو سی پھول اور پھل شانوں میں لگے  
موکنہ جب بھاوون اوڈا  
ادس میری سٹے زمانہ مثل بھاوون ہو اور اوڈا  
موتن لاسے دینھ جس پوری  
ادس میرا بدن مثل ہری کے جل رہا ہے  
خیرت مرت مہر و سن آوا  
تو جھکھولنے اور مے کا کچھ غم دیکھ نہیں  
لاگیون نہار کنت جو تو ترین  
کہ تیرے ادس سے اسے شو ہر ندا جوان

۳۴۵

یہ تن جاردون چھار کے کوون کی لوین ڈوڈو  
میری جی میں آتا کہ اپنا تن جلا کے اور خاک کے ہر اسے تھوڑا  
مگ تہ مارگ ہوئی ہے کنت ہری جنبہ پاد  
کہ شاید تیری راہ میں چلیے کہ اوسکے پاؤں سے رہے

حیت بستنا ہوی دھاری

حیت او بے نت بین ہر طرف دہار ہوتی ہی

بہجسم برہنج سرماری

بہنجی تر فراق جھوکنیہ کراتی ہے

بوڈا دھٹی سب ترور پاتا

سیر ہی خونین ساری درختوں پہ ڈوب گئے

بور می آنب پھری اب لاکی

انب میں بور اگر پھلنے لگا

سہس بھاو پھولی بن تپی

نہر رطحتی جی جنگل میں پھولی ہے

موانہ پھول بھی سب کانٹ

سہرے حق میں پھول سب کانٹے ہو گئے

بھرجو بن بھی نازنگ سا کھا

جوانی بھر بہارستان کی چھینے لگی شاخیں

مولکی میں سنسار او جاری

اور میری حساب ایک عالم ادجار ہے

رکت روی سگرین بن دیاری

کہ میں خون رو کر سارے فضل میں بہاؤتی ہوں

بہج مجھ ٹھیس میں راتا

جیسٹھ اوڈیسو کو ادھی کی سرخی ہے

ابوں سنور گھر آو بھالی

اب بھی یاد کر کے گھر میں آواؤ نہیں سب

مدھکر پھری سنور ماتی

لیکن بھونر ماتی ہی کی یاد میں پھر تپا ہے

دشت ہرے جن لاکھ پڑ

وقت نگاہ کر نیکی کو باجہ بنیان لگتی ہیں

سواب برہجات ہی چاکھا

سوا و سکون فراق نوش کئے پاتا ہے

گھرن پر پو آو جس آئی پر ہونی ٹوٹ

جیسے کہوتر اتر اگر اپنے گھر پر ٹوٹ پڑتا ہے او بی طرح تھم چکیا دلے شور

نار پر ای ہاتھ ہی متہ پن پاو کچھوٹ

عورت پر اسے ہاتھ گرفتار ہے بغیر ہمارے رہاؤ غریب کو

چولا چیر چندن بھا آگی

محرم اور پوشاک صندلی شانگ کی لگی ہے

بھابھیا کھ پتھن ات لاگی

نہ بھیا کھ آیا اور گری پڑنے لگی

سورج جرت ہو پھیل تا کا  
 آفتاب کمال نور شمس برف تا کہ لای ہے  
 جرت بجاس ہو تی جھانپنا  
 سنویت سوزش شوگر باشتی مرہو کئی بونی سا کپڑا  
 تہ در سن ہو سیٹل ناری  
 تیری ہی دید آگاہیہ مرہو کستی ہے  
 لاگی جس جس کجین بھارو  
 ین تھما لاگ ین ایسی جلتی ہون ہو کج بھاڑ  
 سرور ہیا گھٹنت جانی  
 تا اب دل کا دبدبم کم ہونا جاتا ہے  
 بھرت ہیا کر ہو پے ٹیکا  
 جگر پھیننے کے وقت مددکاری لازم ہے

برہ بجاگ سو نہہ رتھہ ہانگا  
 اور فراق سٹھنے سٹھنے رتھہ کو ہانگا  
 آئی کجھاوا انگار نہہ مانہان  
 سو تم کے جھاو کہ انگاروں پلوٹ ہی ہان  
 آئی آگ سون کر پھلوری  
 تم آگے اس آگ کو میرے حق میں گزرا کر  
 پھر پھر بھو بخش تھیون بنارو  
 تو ہر طرح بھونیکا میں بنارو وازہ پھونڈی  
 ترک ترک ہوئی ہوئی بھری  
 بلکہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے  
 دشت میا کر مر دہ ایک  
 ازراہ مہرانی کے نگاہوں نگاہ ملا کر ہوا جاو

۳۳

کنول جو کیست مان سبرن جل گوسکھای  
 کنول جو تالاب لہن گفنتہ ہوتا ہر بغیر آب جل گوسکھای  
 ابون بل پھر ملہوی چو پی سینچنے آے  
 اب بھی بل پھل پھل سکتی جو جو آشورہ تم کے آپا شہ کرد

اوٹھنے پونڈرا پر نہہ انگارا  
 اور بگولا جوسف اوٹھا ہی انگار شہ  
 لنکا داہ کرے تن لاگا  
 لنکا کو جلا کے اب میرے تن کو لگی ہے

جیٹھ جردن جگ ٹھنہ لو ارا  
 جیٹھ میں جلتی ہون کماو کی لو کماو ٹھنہ  
 برہ گلج مہونت ہوئی جاگا  
 برق دما جرت نہہ ہوان کی جا یعنی تیری پکا



چار نہ پون جب کوری آگے

چربائی بوائے زور شدو سو آگ بستی ہے

وہ بھی سیامندی کاندی

جاس کے سیاہ ہو گئے کنھیا کاندی نہیں

اوٹھی آگ او آومی آندھی

آگ اوٹھے اور آندھی آوے

او حجر بھنی مانس تن سوکھا کاٹ

نیم سوختہ ہو گئی اور گشت بدن کا خشک ہو گیا

مانس کھامی اب ہاڈھنلا گا

گوشت کھا کے اب بڈیان کھانے لگا

لنکا داہ پلنکا لاسے

لنکا کو جلا کے پلنکا کھ لگی

برہ کی آگ گٹھن اس مندی

سفارت کی آگ سخت پوشیدہ کام کرتی ہے

نین نسوجہ مردون دکھ پاڈھی

آنکھوں سے نظر نہیں آتا دکھ بھری مرنی ہوا

لاگیو برہ کال ہوے بھوکھا

فراق ہو کے موت ہو کے بھپی لگا ہے

ابھوان آو اوت سن بھاگا

اب بھی آو تو مرنی ہو سکتے ہیں بھال جا

پریت سمن دیلے س نیر سہ نسکے یہ آگ

پہاڑاؤ سمن دیلے س نیر سہ نسکے یہ آگ

محمد سستی سراہی جرے جو اس تنی لاگ

اے محمد سستی قابل تحسین کی جو شوہر کی لاگ ہیں ایسی حال تھی

بھتی موگٹہ یہ چھا جن گاؤہی

بھٹک چھاو نی چھانا سخت مشکل پڑا

بھا برکھا دکھ اگر جرے

باوجودیکہ موسم برسات ہے مرنے پاوہ جلی جاتی ہوں

ناگ نہ او کوون کنہ روئی

نبی بھی چھیر کبواسطے نہیں کہیں یہ برکھ کوون

تپے لاگ اب جیٹھ اساڈھی

اب جیٹھ کے بعد ساڑھ تپتے لگا

تن تن بر بھا جھورون کھڑی

سیر تیشل تن ہی کھاس کشک گیا ایسی کھڑی ہوں

بندہ ناٹھ او کھٹ نکوئی

بندہ من نہیں اور نہ کوئی چھیر چھانے والا

سانٹھ نانٹھ لگ بات کو پوچھا

روپیہ پاس نہیں کون بات پوچھتا ہے

بھٹی دھیلی ٹیک بھونی

سخت لاغر ہو گئی ہوں کوئی سہارا نہیں

برسنہ مینھ چوہنہ نینا بان

مینھ سا برستا چبّا نسو جاری ہوتے ہیں

اکوڑن کھان ٹھاٹ ٹوسا جا

کوڑن پٹی ارند کی لکڑی کمان بجانا تھاٹھ

بن جی پھری مزج تن چھو کچھا

بغیر جان کے بدن شل مرنج کے خشک ہے

تھاہنہ نانٹھ اوٹھ سکے نہ تھونی

کوئی تھا بننے والا نہیں تھونی نہیں ڈٹھ سکتی

چھپر چھپر ہوئی بن ناناں

اور زمین میں شل کچر کے چھپر چھپر کر تھیں چلتے ہیں

تمہ بن کنت نہ چھا جن چھا جا

بغیر تمہاریے شوہر مجھ کو دینی نہوگی

ابھون دشت میا کرنا نہ تھو گھر آو

ابھی نظر مہرانی کی کر کے اسے شوہر پیدا ہو گھر میں آ

مندراجاڑ پھوت ہی نوکی آئی بساؤ

گھراو جاڑ ہوا جاتا ہے سرفوسے آکے آباد کر

رومی گنوائی بارہ مانسا

رو رو کے بسر کتے بارہون مینے

تل تل برس برس پر جانی

ایک ایک تل ایک ایک برس گذرتا ہے

سو تھ آو پیو روپ مزاری

سامنی سیر آو ای کرشن کی سی صورت

سانجھ بھٹی چھپر چھپر میری

ہر شام کو چھپر چھپر کے راہ دیکھا کرتی ہوں

سہس سہس دیکھ اک اک سانس

ہزار ہزار دیکھ درد ایک ایک سانس میں تھے

پیر پیر جگ جگ دسوائی

اور ایک ایک پیر ایک ایک جگ معلوم ہوتا ہے

چاٹون پاو سہاگ سوناری

جسکے باعث ہی تیری عزت کا سہاگ پھری

کون سو گھری کری پیو پھیری

کہ کس گھڑی شوہر میرے آتا ہے

دہ کو بلا بھی گنت سینھان  
 بل بل کے کوئلہ ہو گئی دھڑکی بہت میں  
 رکت نہ بارہ تن گرا  
 خون باقی نہ بارہ مفارقت ہو سب بگیا  
 پائی لگی پوری دھن ہاتھان  
 اب تصویر میں سچہ لگتی پائی لگتی کے ہاتھ بڑے

تو لانا نس رہا نہ دیہان  
 تارہ بھر گشت جسم میں باقی نہ رہا  
 رتی رتی ہوئی نینہ دھڑا  
 رتی رتی ہو کے آنکھوں کی راہ سے گر گیا  
 جو رائیہ جو رائی ناکھان  
 محبت اور اتحاد قائم کر کے کہتی ہے

یہ ترن دوسرے دھن دوی کی ہار پر ہی چٹنبکہ  
 جس میں کٹنا لگتی رورو کے آخر کار دیوانہ وار  
 بالٹ گھر گھر پوچھکے پوچھی نسری پنکھ  
 کھر کھرے آدمیوں کو پوچھ کے اپنے بندوں کو پوچھنے لگی

کبھی پوچھا رہی تھیں بن باسو  
 ملامت پہننے پہننے میں ہنا اختیار کیا  
 سوئی گھر بان بارہ تن لاگا  
 آیتہ بان پہننے ہو کر بد چہرہ لگتا ہے  
 ہر گز نہیں پیچھے میں سینوا  
 ہر گز نہیں پیچھے میں سینوا  
 رومی پانز گ کہ پٹی ٹھانوا  
 ہر گز نہیں پیچھے میں سینوا  
 ہر گز نہیں پیچھے میں سینوا  
 ہر گز نہیں پیچھے میں سینوا

بیرن سوٹ دینچہ چلو اسو  
 دشمن سوٹے چلو نس یعنی چھینا لگا دیا  
 جو ابھون آوے گھر کا گا  
 کا تلاب بھی کو آ کے بوسے تو سنگون لون  
 اب تمہے پھوون کون کون  
 اب تیرے پاس کس پرندے کو بھیجوں  
 جو چتر دکھ نہ دو سر نالون  
 اور چتر دکھ نہ دو سر نالون  
 کرمی مرا و سو کے گھر رو  
 مجھے اور اوس سے ملاقات کر دے اور دھڑا

کو کل بھی پکارت رہی  
 کوکھلا ہوئے پکارتی رہی  
 پیڑ تلوری او جل مہنسا  
 درخت پر تلوری نہی اور پانی نہیں ہنس

مہر پکار لینے دی  
 اور سر کی طرح لے دی کنتی رہی  
 ہر دے بیٹھہ پرہ لگ نسا  
 دل میں ہمارے جگہ کر کے خراب کر دیا

جسمہ ٹپکھی کی نیر ہوئی کسے پرہ کی بات  
 جس پرندہ کے نزدیک ہو کر مجھ کا حال کہتی ہوں  
 سوئی ٹپکھہ تر تو رنجامی ہونہ نہ بات  
 وہ پرندہ اور درخت جل جاتا ہے پتا نہیں لگتا

گنگ گنگ جس کو بل رونی  
 گنگ گنگ کر کے مانند کوئل کے رونی  
 بھٹی کر گھٹی نین تن راتی  
 مانند کوئل کے منہ سیاہ ہو گیا ہوا دھندل  
 جہان جہان ٹھاڈھ ہوئی بنی  
 جس جس جگہ گھڑی ہوتی ہوں جگہ کی بنیالی  
 بوند بوند منہ جانوں جیسو  
 ہر ایک قطرہ میں گویا میری جان ہے  
 تہنہ دکھ بھی پر اس پانی  
 اسی تحلیف ہوڈھا کہ بے برگ ہو گیا  
 راتی ننب بھی تنہ لوہون  
 گندہ و سنج اسی لہو سے ہو گیا

رکت آتش گھٹی بن دلی  
 اشک خونی نے جگہ گھٹی پل سے بونیا  
 کو سر آد پر ہاڈکھ تاتی  
 کون سر دکر جدائی کا سچ نہایت گرم ہے  
 تہان تہان ہونہ گھٹکھی کی سی  
 اوس اوس جگہ گھٹکھی کا انبار ہو جاتا  
 گونچا گونچ کر نہ ہو پتہ  
 گونچ گونچ کر شل کوئل کے پو پو کر رہی  
 لوہو پوڈا و گھٹی ہوئی راتی  
 لہو میں ڈوب کے جو ڈھنڈھاتا رہتی ہے  
 پتہ ڈر پاک بھٹی ہوئی راتی  
 پلوتی پتہ ہوا اور دل کی پتہ پتہ

دیکھو جہاں سوئی ہوئی ارا  
جہاں سو رہی ہے کوئی کیا بات کے

تاپا اوس وہنہ دوسری نہ ہیوت نہ ہنسبت  
نہ اوس ملک میں بھادون ہے نہ ہیوت نہ ہیوت نہسبت  
نہ اوس کوکل ناپہر اجنہ سن اوسے کنت  
نہ کوکلا ہے نہ سپہا جسکی اواز سننے شوہر آوے

آوھی رات بہنکم بولا  
آوھی رات کو بہنکم پرندہ بولا  
کہ گن رین نہ لا اوس آکھی  
کس سبب سے رات بھر آگے نہیں لگانی  
کاشون کہوں چوکت بھوئی  
جواب یا کہ کس کہوں حالیکہ شوہر جدا ہوں  
نیں کجل چکھ رہے نہ مورین  
بیری آنکھوں میں کاجل تک باقی نہیں  
جنہ سوات کہہ نیناں سپیا  
جس سوات کی آرزو میں آکھی سہی ہو گئیں  
تب بہت کہا سندھیں کاہوں  
تب سے کہنے او سکا پیغام نہ کہا  
کوئی نجات نہ کہی بھنکم  
کوئی ٹھیک بات نہیں کہتا ہوں بھنکم

پھر پوئی کوئی نہ ڈولا  
تمام جنگل میں پھر پھر کے روئی کوئی نہ ہلا  
توین پھر پھر داوہی سبیا پھی  
تو نے پھر پھر کے سب پرندہ کو جلا دیا  
ناگ متی کھہ کارن روئی  
اے ناگ متی کھہ کارن روئی پھرتی ہے  
من جیت بنین نہ او تری بھو ترن  
شام سے سچ تک سن اور چک اور دل سے  
کوئی نہ جائے تہ سنگل مریا  
کوئی اوس تک سنگل پ کو نہیں جاتا  
جوگی ہوئی سراسونا ہوں  
جوگی ہو کے جب سے شوہر نکلا  
نبت پوچھوں سب جوگی جنگم  
ہر وقت جوگی جنگم سے پوچھا کرتی ہوں

چار لوی چکر اور چار بھتی سس سندیا ٹیک  
 ریلج مسکون پیر نزدیک دیران کے گس سے سندیا کہیں  
 کہوں پردہ دکھ آپن بیٹھ سنہ ڈنڈ ایک  
 اتنی مفارقت کا حال سان کردن جو ایک مہینہ کے تو سنہ

تاسون دکھ کیسے ہو میرا  
 اوس سے ڈکھ کما جاتا ہے اسے بھائی  
 کو ہوئی بھم و نکو لے رہا  
 کہن ہوتا ہے بہم سا جو دنکو کی حاجت کری  
 جہان سو کنت کنی ہوئی گی  
 جہان شو ہر جوگی ہو کے گئے  
 دنہ سنکے پوری کر بھینٹا  
 اوس کا مال پورا سنکے ملاقات کیجیو  
 کتھا جو کئی آسے پی گیری  
 اگر تو پچ آکے شوہر کا قصہ بیان کرے  
 وہ کے گن سنورت بھیئی مالا  
 اے کے اوصاف یاد کر کے شل مالا کے ہوگی  
 پرہ گردی کھیر کے میتا  
 ہجر گرد ہی اور کھیر دل ہے

جنہ سنکے لاگے پر پیرا  
 جسکو سنکے دوسرے کر درد کی قدر ہو  
 کو سنکل ہو پچا دے چھا  
 اور کوں سنکل تنگ مال پسچا دے  
 ہون کنگری بھی جھور ہوگی  
 بین کنگری خشک کی طرح ہون جھور  
 ہون بھی بھسم نہ آد سیٹا  
 اور بین تو سا کہ ہو گئی کہ سینے بین نہیں آتی  
 پا نور ہون جسم بھر چھری  
 تو بین تیری یاد کی جو ت اور بھر لو مڑی چھری  
 اپون نہ بھوڑا اور ڈوگا چھالا  
 ابھی تک نہ پھرا اور چھالا کنری مڑی ہو گیا  
 پون ادھا رہی سوپا  
 ہو اکھا کھا کے زندگی کرتی ہوت

۳۵۳

ہاڈ بھی جھر کنگری نین بھین سبتات  
 پڑیاں خشک ہو کنگری ہو گئی اور نین سبتات ہو گئیں

# رُون رُون تن من اچھی کو تھاتھ بابت

رُون رُون دُسن اچھی سی سیان کر مصیبت اس سہمی

کنت لو بھاسے رہی چہ سنگم

جس تیری شوہر کو فریفتہ کر کے رکھا ہے

موتن جپ نہیمن او برتا

اور میرے حصہ میں چپ اور برت ہے

راوت لنک موہ کے گیو

اور میرے حق میں خاک سوختہ

موکنہ ہین دنڈو کھ پیرا

اور میری دل کو ایذا اور دکھ اور درد ہو

آپہ پای جان چر جیو

اپنا پاؤں جانے میری زندگی چاہ

موہ جیاو ویس پی میر

بھٹک جلا لے اور میرا شوہر دیسے

سونہ دشت کی چاہنہاری

میں تو فقط خواہاں دیدار ہوں

پد ماوت سون کوہنک

اور پد ماوت سے یہ کتنا اسے سنگم

تون گھر گھر ن بھتی پو ہرتا

تو گھر والی بچے مٹی ہواسے شوہر چینی والی

راون کنک سو تو کہنے بھیو

راون نہ رکھتا تیرے واسطے ہوا

تو کہنے چین سکھ لے سریرا

تیرے بدن کو تو چین اور آرام لے

ہمون بیاہ تو سنگ پو

ہم بھی بیاہی گئی ہیں تیرے شوہر کے ساتھ

ابون کر مایا جیو پھیرو

اب بھی مہربانی کر اور میرا جی بھیر

موہ بھوگ سون کاج نہ بیاہی

مجھے کچھ بیش و عشرت کی کام نہیں بیاہی

۳۵۴

سوت نہوس آہ تون برن مو کنت چہ ہاتھ

تو میری سوت نہیں بلکہ دشمن ہو کہ میرا شوہر کا تھ میں ہے

آن ملاؤ ایک برکیسین تو رپاہی مو ہاتھ

ایک باجی طرح ہو کے مجھے ملاؤ تیرا پاؤں اور میری پٹانی

نہایت ہی دلچسپ و دلکش ہے۔ اس کی ہر بات دل کو چومنے والی ہے۔ اس کی ہر بات دل کو چومنے والی ہے۔ اس کی ہر بات دل کو چومنے والی ہے۔

رتن سین کی ماسرستی  
رتن سین کی ماسرستی  
اندھری پوڑھی سٹھ دکھ رو  
اندھری پوڑھی سٹھ دکھ رو  
جو بن ابلیسنہ سوکا ڈھی  
جو بن ابلیسنہ سوکا ڈھی  
بن جو بن بھٹی آس پرانی  
بن جو بن بھٹی آس پرانی  
نین دشت نہ دیا براہین  
نین دشت نہ دیا براہین  
کوری چلا سرون کی ٹھاٹھ  
کوری چلا سرون کی ٹھاٹھ  
تمہ سرون ہوی کا نور سبھی  
تمہ سرون ہوی کا نور سبھی

گوچند جس میں سناوتی  
گوچند جس میں سناوتی  
جو بن رتن کمان ہوئی گھوڑا  
جو بن رتن کمان ہوئی گھوڑا  
کمان سوچوت کمانہ ہوتی  
کمان سوچوت کمانہ ہوتی  
گھر اندھیا رپوت جو ناہین  
گھر اندھیا رپوت جو ناہین  
ٹیکہ دیہہ جو ٹیکون پانون  
ٹیکہ دیہہ جو ٹیکون پانون  
ڈارلاے سوکا ہی نہکے  
ڈارلاے سوکا ہی نہکے

سرون سرون کی ررموتی مانا کا نولاگ  
سرون سرون کی ررموتی مانا کا نولاگ  
متہ بن پان پناوے و سرخہ لاوی آگ  
متہ بن پان پناوے و سرخہ لاوی آگ  
بغیر تھاروہ پانی کیو نکرای و سرخہ نہ تو آگ لگا دی تھی

لے سو سند پس ہنسک چلا  
لے سو سند پس ہنسک چلا  
اب پیغام ناگتھی کا ہنسک لیکے چلا  
اب پیغام ناگتھی کا ہنسک لیکے چلا

جس کی ہر بات دل کو چومنے والی ہے۔ اس کی ہر بات دل کو چومنے والی ہے۔ اس کی ہر بات دل کو چومنے والی ہے۔

دی ۱۱ دی ۱۱ دی ۱۱ دی ۱۱ دی ۱۱ دی ۱۱ دی ۱۱ دی ۱۱



برہ بجاک بیج کو ٹھیکھا

وہاں برتنہ ان کا داخل ہو گیا بان کیا ڈھکی

بھڑکا گلن لوک تن چھوٹی

آسمان بھر گیا ایسے شے پیدا ہوئے

جہاں جہاں بھج جری بھاریو

وہنے گرنے ہی تہی زمین جلی سب یہ ہو گئی

را د کیت جس لنگا جری

رہ اور بت شل لنگا کے جلنے لگے

جای ہنگم سمند ڈھارا

ہنگم جب سمندر کے کنارے ہو پنا خوب چلایا

داوہی بن بہر جل سپا

جنگل اور بیڑ اور پانی میں سب جلتی لگی

اُدھوم سوا دھٹی سیام بھٹی میگا

دھوان جود سے اٹھا ابر سیاہ ہو گیا

ہوی سب بھٹ کر ہین کو

اور وہ سب تھری ہو کر زمین پر ٹوٹ کر سے

برہ کی دگر دھ بھتی جن لیو

اور سوز فراق سے گویا خاک ہو گئی

او او چنگ چاند نہ پرے

اوسکی چنگاریاں آئے کے چاند پر جا پڑیں

جسکے چھ پانی بھا کھارا

چھلیاں جلنے لگیں پانی کھاری ہو گیا

جای بیہا سنگل دیسا

اب ہنگم سنگھ دیپ کے نزدیک پہنچا

سمندر تیر تروراک جای بیٹھتہ روکھ

سمندر کے کنارے ایک درخت تھا اوسی پر جا کے بیٹھا

جیلگ کہ نہ سند لیا تیلگ سپا سن بھوکھ

جسوقت تک پیام نہ کھلے سپاس اور بھوکھ کہاں

کینہہ اہی ترور تر پھیرا

اوسی درخت کے نیچے گذرا

ات اتک اوچھا نہ گہنہا

بہت گھنا اور سیاہ اوسکا بہت بڑا

رتن سین بن کرت امیرا

رتن سین جگمگ شکار کرتے ہوئے

ستیں بکھ سمندر کی تیرا

ایت سارا ایک درخت سمندر کے نزدیک تھا

مڑی بانڈھ کے بیٹھ اکیلا  
گھڑا بانڈھ کے وہاں اکیلا بیٹھا  
دیکھت پھری سوتر ورسا کھا  
رتن بین اوس درخت پر نگاہ کر کے  
پنکھن میں جو بھنگم ابا  
پرندون میں جو بھنگم موجود تھا  
پوچھنے سے بھنگم نامان  
سب پرندون نے بھنگم کا نام پوچھ کر  
کس میت مانک دینی تھے  
کہا اے دوست میں نے دو ایک کی بات ہے

ساختی اور کر نہ سب کیلا  
اور ہر ای اور اور ہر شا کو تھے  
لاگ نشین پنکھن کے بھا کھا  
پرندون کی گفتگو سننے لگا  
ناگ متی جاسون دکھ کہا  
جس سے ناگمتی نے اپنا دکھ کہا تھا  
امو میت کا ہی تہ سیامان  
کہا اے دوست تم سیاہ کیوں ہو گئے  
جنو دیپ تہاں ہم گئے  
کہ ہم جنو دیپ میں گئے

نکر ایک ہم دیکھا گڈھ چتر وہ نانوں  
ایک شہر بنے دیکھا جسکا نام چتر گڈھ ہے  
سو دکھ کہوں کہاں لگ ہم داؤتہ ٹھانوں  
سو میں ہانکی مصیبت کہتا بیان کروں میں چل گیا

جوگی ہوئے نسر اسورا جا  
جوگی ہوئے راجا رتن سین نکل گیا  
ناگ متی ہے تاکر رانی  
ناگمتی جو اوسکی رانی ہے اوسکیا حال  
اب لگ جبر بھی ہو یہ چھارا  
اتلا شاید جل کے خاک بھی ہو گئی

سون نکر جا ہنودھند یا جا  
اوسکے نکل جانے سے شہر اوجاڑا اور اندھیرا  
جسے برہ جس کو یل بانی  
کہ اوسکی جدائی میں جگہ کو یل کی بولی ہوئی  
کسی نجاے برہ کی جھارا  
اوسکے فراق کے شعلوں کی کیفیت بیان ہو باہر ہی

۳۵  
ان سے سارا  
میں سے  
نکل گیا اور میں  
یہ سب سیاہ  
ہو جائے گا

ہیا بھاٹ وہ جبین کٹو کی  
 شے دانہ بجا کر بھنا ہے جبہ پہ تھی سب  
 چوں کھنڈ جھٹکے وہ آگے  
 پار و نطفہ اس کے آگ پھیل رہی ہے  
 پرہ و دان کو جرت بچھاوا  
 خبر کی آگ جلتی ہوئی کون بچھا سکے  
 ہوں پن تہاں سودا دہی لاگا  
 میں جو وہاں پہونچا تو جلنے لگا

پری انس سبھی مہری لو کی  
 اور جب آئے و گئے نہ نکل شلہ کے سلمہ میں  
 دھرتی جرت کنگر کٹے لاگی  
 - میں جل کے آسمان کو وہ آگ جا لگی  
 چہی لاگ سون ہیرین بھاوا  
 اور جسکو اس آگ کی خواہش تھی وہ دھوڑ بھاوا  
 تن بھا سوام حبیولی بھاگا  
 بدن سیاہ ہو گیا جی لیکے بھاگا

کاتمہ ہنہ گرب کی کرہ سمندم کھیل  
 اسے بھائیو کیا تم غرو کی راہ ہنستے ہو اور سمند میں چلے ہو  
 ست اہنہ برہی بس پرہ وہی الگن حل میل  
 خدا کرے کہ کوئی فراق مجلس میں نہ ہو جسکی آگ پانی ہو زیادہ شریک ہو

سن چیتور را چین من گنان  
 چنور گڈھ کا نام سنکے راجا اپو لہ قیاس کیا  
 کو ترور پر نکھی سیا  
 کون درخت پر پرندہ جانور بیٹھا ہے  
 کو تون میت من چیتا سپرو  
 پھر کچھ مٹا دے گا کون ایسا تو ہو جو لکھن  
 رور بر نہمہ شیو باچا تو ہی  
 رور وادی نہما اوشیو کی سی تیری بات ہے

برہہ سندیس میں کاسون سنا  
 کہ یہ پیغام غیبی میں کس سے سنتا ہوں  
 ناگ متی کر کے سند لیا  
 جو ناگتی کا پیغام دے رہا ہے  
 دیو کہ دانون پون کھیرو  
 دیو ہے یا کس یا ہوا ہے یا پرندہ  
 سوچ بات انت کہ مہری  
 سو تو مفصل بات وہاں کی کہ مجھ سے

<p>کسان سو ناگ متی توین دیکھے  تو نے ناگ متی کو کہ ان دیکھا ہے  ہون راجا سوئی بھاجوگی  مین وہی راجا جوگی ہو گیا ہون  جس توں تنکھی ہون دن بہرون  جیسے نو برتہ دیسا ہی ہون کچن گنہارا ہون</p>	<p>کسں برہ جس مرن سیکھی  جسے جسے اپنی جہانی کا مال کہا آٹھ او سکات  جہہ کارن آلیس بیوگے  جسکے واسطے وہ ایسی بیقرار ہے  چا ہون کوہ جای اوڈیرون  اور چاہتا ہون کہ مین بھی پندہ کی طرح اوڈیرون</p>
---	---

چنگھ آنکھ تہہ مارگ لاکی دوہنہ رہا کھنہ  
سیری آنکھ کے پراوی راہین لگی مین بلکہ دونوں کھتین  
کوہ نہ سندھ لسی آونہ تہک سندھ لسی کھانہ  
لیکن کوئی چاہی دہن کا نہیں آتا جسکے ہاتھ مین بھی غلام ہون

۳۵۹

<p>پوچھس کہا سندھ لسی ہو گو  ہنگم نے پوچھا کیا پیغام بیقرار کیا ہے  دہنی سنگہ سنگہ پوری  باد جو یکہ دہنی ہراہ ہی پھر بھی ہراہی کان نہیں  تیل بیل جس بائین پھرے  تیل کے بیل کی طرح بائین طرف پھرنا چاہئے  ٹری ناؤن داہن رتھہ ہانکا  گھوڑا اور کشتی اور رتھہ طرف رہت ہانکتین  توہ اس ناہی جو چنگھ بھلانا  نویسا بیج ہے جو اپنی اصل بھول گیا</p>	<p>جوگی بھیانکس بھوگو  جوگی تو ہوا اور شیش کی قدر نہ جانی  پانی بوڑ رات دن جھوری  پانی مین غرق مین نہ رات اور خشک مین  پری بھنور منہ سو نہ نہ ٹرے  گرداب مین پڑے مگر سانے سے نہ ٹرے  بائین پھرے کھار کا چانکا  اور بائین طرف کھار کا چاک پھرتا ہے  اوڈی سو آوجگت منہ جانا  اور نہ وہ لاپٹل آتا ہے کہ دنیا مین جانا ہوگا</p>
---	---

ایک دیپ کا آئین توڑین

اور میں تنہا ترے اس بیہن کیا آیا  
دھنی بھری سواں امیارا  
صاحب ہمت ایسا روشن بھرتا ہے

سب سنار پلے تر مورین

میرے پاؤں کے نیچے سارا عالم ہے  
جس جگ چاند سنج او تارا  
جسکی روشنی مثل چاند اور سورج اور تارا عالم ہے

محمد یاقین دس تخی اک سروں اک آنکھ

محمد مصنف گیتی میں جسکے بائیں بائیں کا ایک کان اور ایک آنکھ بکارت گئی

جب تین داہن ہوئے ملا بول چہ پیا یا آنکھ

تیسے داہنی آنکھ سے دیکھتا اور دیکھتا کان سے سنتا ہون پسیکے کچ

بنا ہون کو کلام  
نہاں ہون کو کلام  
نہاں ہون کو کلام

ہوں دہو اچل سودا ہن لاوا

میں شل قطب کے ایک جگہ رہتا تھا اور اسی جگہ

دیکھوں تو تری مند گھمونی

تو دیکھا تمہاری مکان پہ بالکل گھوڑ گھاسی ہو

جس سروں بن اندھی اندھا

جیسے بغیر سروں کے بابا باؤس کے اندھی ہوئے

کس مروں کو کا نور لیے

اور یہ پیغام دیا کہ میں بھادنگی تو کوئی نور لگا

کے پیاس لاگ تہ ساتھ ان

میری پیاس تیری لاگ میں تیری ساتھ گئی

پان نہ پئے اک بے چاہا

اب مجھ کو پانکی خوش نہیں آگیا ہستی ہوں بستی

پھر سیر حور گدھ آوا

تو حور گدھ بوشل غیر ہاتھ کے ہی دہان آیا

منا توڑ آندھ بھی رونی

اور تمہاری کو دیکھا تو توڑے اندھی ہو گئی

تس کر رموی توہ چت بندھا

ویسے ہی تیری مان اندھی ہو گئی

پوت مانہ پان کو دیئے

اور بغیر فرزند کے پانی کون دیگا

پان دیہہ دسر تھ کے ہاتھ ان

سوئے پانی دسر تھ کے ہاتھ چھوڑا

توہ اس پوت جرم اس لاہا

مجھ ایسے پوت نے اسطرح عملایا

بھائی رتھی ہوہ کر پھیرا  
ساکھی رتھی کے مانند نیرا مانا دہاں سب سے

جای سنوار مرن کی میرا  
اتہو جا کے بات پٹا لگا دے کر مرنے کا دھڑکا

لوتن سوچت من تاکر اس پر پوچھن لہیہ  
تو سہوت دکھا ہوا سپر اول ایسا ہی ایسا پر دین اختیار کر  
اب تائین موی ہو ہی مونیہ جای بکت وہی  
اب تو شاید تیری مامر گئی ہو موسے پر جا کے کیا رچا

ناگ مٹی دکھ برہ اپاراں  
اور ناگ مٹی کا درد فراق تو مجھ پیاں ہے  
نکر کوٹ گھر یا ہر موناں  
شہر اور قلعہ اور گھر یا ہر سب پران پران  
تو ن کا نور و پرالیں لوناں  
تو یہ مان کا نور و کے بس بن آئے پڑ گیا  
وہ تہ کارن مرے مارا  
وہ تو ترے واسطے قریب برگ ہو گئی  
کہہ خپل سنے لی موکنہ کھاؤ  
چیلون سے کہتی ہے کہ میرا گوشت کھاؤ  
برہ منجور ناک وہ تارے  
فراق کے ہاتھ سے کہ وہ طاووس اور ناگ مٹی سب  
مانس گر اما نخھ ہوے پرے  
گوشت گر پڑا مرن استخوان باقی ہے

دسہرتی سرگ جری تہ جھارن  
زمین و آسمان دیکے شعلے کی جلتا ہے  
نیوج موی گھر نہ کھ بھونان  
خدا کرے کہ گھر کا مرد باہر ہو  
بھولا جوگ چھراتہ لوتان  
جو کہ بھی بھول گیا ایسا بھٹکے ٹوٹنے نے جھانسا  
رہی ناک موی پوئی دھارا  
نقطہ ناک رہ گئی ہوا کما کے زخمی کرتی ہے  
مانس نہ کیا جو روحی کا ہو  
لیکن حالیکہ جسم مٹی ششخین مٹی ہو پھر کوئی نہ ہو  
لوتن منجا کر بیگ گساری  
تو جی ہو کر جلد لگا کر کہ وہ چھوڑ دے  
جوگی ابھون پیس خلی جری  
اسے جوگی اب بھی ہو چکے اس سوختہ کو سنبھال

کافور کے شمع  
کے جہان کی عین  
کے جہان کی عین  
کے جہان کی عین  
کے جہان کی عین  
کے جہان کی عین  
کے جہان کی عین  
کے جہان کی عین  
کے جہان کی عین  
کے جہان کی عین

کافور کے شمع

دیکھ برہ دکھ تا کہین سو تیا بن پاس  
 او سکا رنج فراق دیکھ کو تینے جنگل کا رہنا چھوڑ دیا  
 آیون بھاگ سمند منہ توہ کچھا ڈمی پاس  
 اور سمندر کو لڑ کر کے یہاں آیا آئندہ بھی احتیاج ہے

اس پن جس را برہ کر گشتا  
 ایسا پھر بسلا فراق کا انبار  
 دادھا راہ کیت گا دادھا  
 راہ بھی جل گیا اور کیت بھی جلا  
 اوس ب نکمت تر این جریں  
 اور سب بچو لڑے ستارے جل گئے  
 جری سو دھرتی ٹھاٹھ ٹھاٹھ  
 زمین جا بجا جلتی ہے  
 برہ سانس لست تکیسی جھارا  
 آہ گرم فراق سے شعلے نکلنے ہیں  
 بھنور تینگ جڑے اوتا گا  
 بھونرا اور پروانہ اور ناگ جلتے ہیں  
 پن نیکی سب جیولی اوڈی  
 جتنے جنگل کے پردہ ارجانور بھی لیکے آگ لگ گئے

۳۴۲

میکہ سیام بھنی دھوم جو اوٹھا  
 کہ اس کے دھوین سی ابر سیاہ ہو گیا  
 سورج جس را چاند جس را دھا  
 سورج سارا جل گیا اور چاند ادا جلا  
 ٹوٹنے لوگ دھرتی متہ پرین  
 کہ شعلہ اس کے ٹوٹ کے زمین پر گر گئے  
 دیکھنے پر اس جڑے متہ داوٹا  
 ڈبا کہ میں جو سرنی ہوا سی شعلہ جلتے کا اثری  
 وہ دہ پریت ہو کھنہ انگارا  
 کہ جل جل کے پہاڑ انکار معلوم ہو گیا  
 کوکل بھیل اوسب کا گا  
 اور کوکلا اور بھوچنگا اور سب کوڑے  
 جل نیکی جل منہ دکھ بوڈی  
 اور پانی کے جانور جل کے پانی میں ڈوب گئے

ہوں حریت تہاں نکسا سمند کچھا یون

میں بھی جاتا ہوا وہاں سے نکلا اور سمندر میں کچھا یا

سمندر جہا پان بھاگھا راو صوم باجک چھا  
سمندر جو جلا تو پانی کھاری ہو گیا اور نہ ہوائی باجک گیا

راجین کھارے سرگ سیدی  
راجا نے کہا آواز غیب کے قاصد  
پای ٹیک تہ لاون ہیرین  
تیرا پاؤں پکڑ کے چماتی ہو لگان  
کہا ہنسک جو بن باسے  
کہا ہنسک نے جو جنگل کا رہنے والا تھا  
جہ تر ڈر تر تہ آسن کوؤ  
جس وقت کے نیچے تھے فرار پکڑا ہے  
دھرتی منہ بکھ چار اپرا  
زمین میں نہ ہر کا چار اڑا ہوا ہے  
پھرون بیوگی ڈار نہ ڈارا  
میں بے قرار ڈالی ڈالی پھرتا ہوں  
جنہ کی گھرن گھٹنت جالین  
جسکے گمراہ حال ہو کر نہ گناہ کی عادت وہم کرتا ہے

اوتر آؤ مہ بل پر دیسے  
اوتر آ اور مجھ سے ملاقات کر پر دیسی  
پر م سندس کو ہو می نیرین  
محبت کا پیغام نزدیک ہو کر ادا کر  
کت گرسی تی ہونہا ووسی  
کہ تم دنیا و دگر حال کنو میں اندیشہ معلوم ہوتا ہے  
کوکل کا ک برابر دوؤ  
یہاں کوکلا اور کوتا دو لو برابر ہیں  
ہاٹرل جان بھم پر ہرا  
ہر بل نے جان کے زمین کو ترک کیا  
کرون چلے کہہ پنکھ سنوارا  
اور اس نے پیٹاری رو اگی میں پتھر سے بنا ہوا  
ساجھ جیو ہی دیوستہ ناہین  
وہاں رات کو جان ہی تو دن کو توقع نہ ہوتی ہے

سمندر جہا پان بھاگھا راو صوم باجک چھا  
سمندر جو جلا تو پانی کھاری ہو گیا اور نہ ہوائی باجک گیا  
راجین کھارے سرگ سیدی  
راجا نے کہا آواز غیب کے قاصد  
پای ٹیک تہ لاون ہیرین  
تیرا پاؤں پکڑ کے چماتی ہو لگان  
کہا ہنسک جو بن باسے  
کہا ہنسک نے جو جنگل کا رہنے والا تھا  
جہ تر ڈر تر تہ آسن کوؤ  
جس وقت کے نیچے تھے فرار پکڑا ہے  
دھرتی منہ بکھ چار اپرا  
زمین میں نہ ہر کا چار اڑا ہوا ہے  
پھرون بیوگی ڈار نہ ڈارا  
میں بے قرار ڈالی ڈالی پھرتا ہوں  
جنہ کی گھرن گھٹنت جالین  
جسکے گمراہ حال ہو کر نہ گناہ کی عادت وہم کرتا ہے  
اوتر آؤ مہ بل پر دیسے  
اوتر آ اور مجھ سے ملاقات کر پر دیسی  
پر م سندس کو ہو می نیرین  
محبت کا پیغام نزدیک ہو کر ادا کر  
کت گرسی تی ہونہا ووسی  
کہ تم دنیا و دگر حال کنو میں اندیشہ معلوم ہوتا ہے  
کوکل کا ک برابر دوؤ  
یہاں کوکلا اور کوتا دو لو برابر ہیں  
ہاٹرل جان بھم پر ہرا  
ہر بل نے جان کے زمین کو ترک کیا  
کرون چلے کہہ پنکھ سنوارا  
اور اس نے پیٹاری رو اگی میں پتھر سے بنا ہوا  
ساجھ جیو ہی دیوستہ ناہین  
وہاں رات کو جان ہی تو دن کو توقع نہ ہوتی ہے

جولہ پھیری مکت ہی پروں نہ پھرمانہ  
جسکے پھرتا ہوں صورت نجات کی ہو پھر میں گزرتا نہ ہو  
جاون بیگ تہل آپن ہی پھوج بنا نہ  
چاہتا ہوں کہ جلد جاؤں اپنے آسنا میں خیال میرا نہا ہے



کہ سندیس ہنسگم چلا

یہ پیغام کینکے ہنسگم روا یہ ہوا

گھڑی بیت راجا گھر آوا

ایک گھڑی گزرنے کے بعد راجا گھر میں آیا

چنگھی نانوں نندیکھا پا کھوں

پھر پند و نین برای نام پندہ نظر آیا

جس ہیرت وہ نیکھ ہراناں

جیب ڈھونڈتا ہوا اس طائر کہ دیکھا فانی گیا

جولہ پران پنڈیک ٹھالوں

جب تک جان اور قالب ایک جگہ ہے

آوا بھنور مندر جنبہ کیو را

اب آیا بھنور یعنی راجا گھر میں گئی کھل نہیں پیاو

تن سنگل من چتوریا

تن تو سنگدیب میں ہی اور جان چتور میں ہی

آگ لای سگری سنگلا

گویا سامے سنگدیب میں آگ لگادی

بھا الوپ پن دشت نہ آوا

چندے غائب رہا کسک نظر نہ آیا

راجا رومی پھر اکی سا کھوں

راجا نے پانچار رو رو کے معادوت کی

دنک ہنہ اس کرب پیاناں

اسی طرح ہم ہر ایک روز کوچ کر جاتیں گے

ایک بار چستور گڈھ جالوں

ایک بار چستور گڈھ ضرور جاؤں گا

جیو ساتھ لے گیو پر لویا

اور جان پر لویا یعنی ہنسگم ہمراہ لے گیا

جیو نیسھر ناگن جم ڈسا

گویا راجا دشمن کی جان کو ہارن ڈوس لیا

جیت نار ہنسگم پو کھنی آسین کچن جم منت

جتنی عورتیں ہمراہ پداوت تھیں تھیں پو کھنی کچن جم منت

رس اور ترابرس چڑھا تا وہ چنت نہ منت

سو وہ فراہمین بلکہ بالکل اس کے نہ ہو سکتا نہ وہ خوش ہوا

سنگدیب

بھوگ براس کینٹھ جس چپے

نہایت عیش و عشرت جس قدر ریاضت کی

برس ایک تہ سنگل رہے

پھر کہ برس نہ تک تم سنگدیب میں رہے

بھاو داس جو سنان سندھو  
 بہت اوداس ہوا جو ناگمتی کا پیغام سنا  
 کنول اوداسی دیکھو بھنورا  
 پداوت نے جو راجا کو اوداس دیکھا  
 جوگی اودمن پلون پر اوا  
 جوگی اور دل اور ہوا بیجانہ ہیں  
 جو جیو کا دھڑے دیئے اونہ کوئی  
 ہر چند اپنی جان نکال کے دے ڈالے  
 چلا کنول مالت ہی گھالی  
 اب چلا کنول در راتی یعنی پہونکے لین جو  
 گندہرپ سین آمی سن بارا  
 گندہرپ سین یہ حال سنکے دروازہ پر

سنور چلا من چتور دیسو  
 اوسکویا کر کے دل چتور میں جا بسا  
 تھرنہ رہی مالت من سنورا  
 تو یقین کیا کہ مالتی کو یاد کر کے اب تھریکا  
 کت تھرنہ جو چیت اوچاوا  
 کت قرار ہو جب دل اور پاٹ ہو  
 جوگی بھنور نہ آپن ہوئی  
 لیکن جوگی اور بھنورا اپنے نہیں ہوتے  
 اب کت تھرا چھی ال آنی  
 کیونکر مسترار ہو بھو نہ کیو  
 کس جو بھو اوداس تھارا  
 اور رتن ہی ہو چا کستو تھارا جی ودا سے

میں بھین جیولا وادی نیٹھ منہ پاس  
 مینے تھے اپنا جی لگایا اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی  
 جو متہ ہوہ اوداسی یہ کار کیلاس  
 جو تھی اوداس کچھ تو یہ کیلاس یعنی سنگھ کی کجاہ

رتن سین ہوا کر جو رمی  
 رتن سین نے ازراہ مجرما تھ جوڑے  
 سس حبیبہ جو ہونہ گسائین  
 اگر ہزار زبانیں ہوں اسے صاحب

است جوگ حبیبہ ناموری  
 اور کہا کہ آجی تو دیکھ لائق میری بان سین  
 کی سجاوی است جنہ تائین  
 ہمانک تعریف کیجائے تب ہی نہو سکے

کایخ کر اتمہ کینچن کیمنان

کایخ کو چھلا کے لئے سونا بنایا

گانگ جو نرمل نیر کلینان

گنگا کا پانی بہت شفاف اور پاک ہے

نس مہون اہا ملینے کلا

ایسا ہی مین اپنی خلقت میں مکر رہوں

پان سمت رہ ملا ہوی سوتی

میں کی پانی نا پتہ تھا سوتا کہ تم سمندر میں ملا

تمہ من آوا سنگل پورین

تمہارا دل پا کے سنگدہ پ میں آیا

تب بھارتن جوت تمہ دھیان

رقن جب ہو احب تھے روشنی دی

نار ملین جل ہو می ملینان

نارے کا پانی ملو سے اور سکاپانی سیلا ہو جائے

ملا آے محتہ بھارتن جلا

تم میں جو آ کے ملا تو صاف ہو گیا

پاپ ہر انزل بھی جوتی

تو میری گندگی دور ہو کر پاک اور صفا حال

تمہ تین چہرہ راج او کو رین

تمہارے باعث میرا راج اور عزت کو پہنچا

سات سمتہ راجا سرنا و کوئی کھاٹ

ساتون سمتہ کے تم راجا ہو تمہارا مقابل کوئی نہیں

سے آے سرنا و نہ جہان تمہارا پاٹ

سب آ کے سر جھکا تے ہیں جہان تمہارا تخت ہے

بتلگ کا یا جو جب تائین

اور جب تک جان قالیب میں ہو تو رہے جاؤ گھا

پاتی آن دینھ پت دیوا

اور وہاں کا فطلا کے دیا ای صاحب

ستر ہیامی اس کو ونا تین

اور بھائی یا بسا کوئی دشمن اس کا جگہ تھیں نہیں

آسو مبت اب کروں گسائز

اب منت اور عاجزی سے عرض کرتا ہوں

آوا آج ہمار پر یوا

آج ہمارے گھر سے ایک پرندہ آیا

راج کالج اوٹھیں اپراہین

اور راج کا نام سب کا منہ سے ہوتا ہے

اپن اپن لکھ سو لیک  
 اپنی اپنی مد سب جاتے ہیں  
 بھٹی اما دوس گتھہ راجو  
 جو راج ایسا تھا کہ شل تار کے روشن تھا  
 راج ہمارا جہان چل آوا  
 جہان ہمارا راج ہوا اور قاصد ہنسے آیا  
 اونہان نیسہ دہلی سلطانوں  
 اور دہلی کا بادشاہ قریب ہے

لیکھ مار ایک چہ نیکا  
 ایک کو مار کے ایک چاہتا ہے کہ بین ملک لگان  
 ہم کہنے چند چلا وہ آجو  
 اور ہمارے وہ چاند تھا سچ آنکھ سے  
 لکھ پیٹھے اب مہوی پر آوا  
 وہ خط لایا ہر کہا بے باج دوسر کا ہر اجا ہر  
 چو یہ بھورا وٹھی جو بھانوں  
 اگر وہ آفتاب اٹھا تو بھورا ہو جائی گا

مہمہ چچنیو جو لہ نہہ گنگن آو جو لہ ہم آو  
 تم سلامت ہو جیتک میں آسمان اور جیتک ہم پھر آویں  
 سیس ہمار تہان نت جہان تمھاری پاؤ  
 ہمارا سر اوس جگہ پر ہے جہان تمھارے پاؤں ہیں

راج بھاپن اوٹھی ستواری  
 پھر جتنے راجا کے صاحبے سائے تھے  
 بھانیہ ما بھنہ ہوئی جن بھوٹی  
 کہ خدا کرے بھائیوں میں بھوٹ پرے  
 بیرو لای نہ سوکھی دیکھے  
 درخت لگا کے خشک نہونے دیئے  
 ان را کھا متہ دیپک لیسے  
 ستے تو اسکو چراغ کی طرح روشن رکھا

ان بیتی را کھی پت بھاری  
 اور ملت دعا جزی دعا ی ترقی دولت لکھ گئے  
 گھر کے بھید لنکاس لٹٹی  
 گھر کے بھید دی سے لگا ایسی ٹوٹ گئی  
 پاوی پان دشت سو لیجے  
 ایسی توجہ کی نگاہ رکھئے کہ وہ پانی پانی جا  
 پی نہ رہی پامن پر دیے  
 لیکن یہ مسافر پر دیسی کی سطح نہ رہے گا

جا کر راج جہان چل آوا  
جسکا راج جہان قدیم سی چلا آتا ہے  
ہم دونہ نین گھال کی راکھ نہ  
اگر ہم دونوں بچھین نکال کے آگے رکھیں گے  
دیوس دیہہ سین کشل سہاوا  
اب تین سین سب کتا ہی کہ دن با دن ہم نہ خیرت

اوہی دیس پے تاکنہ بھاوا  
دیہی ملک اد سکو پسند آتا ہے  
ایس بھا کھ یہ جیہہ نہ بھا کھ  
اوہا یسی مہج اسن باج کرین کہ تھو نہو  
دیگر کہ اوہوی مین آد ہنہ  
اور زندگی دسانہ ہو کہ پھر ہم آدین

سہہہ یار پر اس بھاگو نین کر سلیج  
کے سوچنی ساعت دانی کی در روانی کا سا ہوا  
سدھ تیش منا ونہ پیر ہر دی سن کلج  
اور اس پس بکھ لگنیش کی سدھ منا وندا آد لکڑی پوری

بنو کرمی پدموت باری  
اب پدموت عاجزی کر کے کہنے لگی  
مہ اس کمان سومات بلی  
مجھ سا مانجی اور بیلا کمان  
اوسنگار ہار جس تاگا  
اور ہار سنگار شل تاگے کے  
ہون سولہنت کرو ننت پوچا  
مین شل بندیکہ ہون ہمیشہ میری پوجا کرتی تھی  
بیچن بنو دن روس منوہی  
اگر کوئی سیکل بکتر تعریف کرے تو مجھ کو غصہ نہیں آتا

ہون بی کنول سو گوندنیواری  
کہ مین شل کنول در کوندا در نیواری کے ہون  
کدم سیوتی چنپ چنبیل  
اور مجھ ہی کدم اور سیوتی اور چنپا اور چنبیلی کمان  
چپ کری اس ہر دی لاگا  
شل غنچہ مین سینے کی لاگا ہوا خوشبو لیتا ہے  
کسم گلال سودر سن گوجا  
کسم اور گلال اور سودر سن اور گوجا  
سن بکاوتج جاہی جوہی  
بکا دی جاہی جوہی کا حال سنکے در گز کر گئی

ناگیسر جو بھی من قوری

تیرے جودل میں ناگیسر یعنی ناگتی سی ہے  
ہوئی صدر پر گ لینے میں سر ہا  
اب میں صدر پر گچھ پناہ مانگتی ہوں

پوچھنے کے بول سر موری

وہ میرے سولسری کے مقابل میں ہوتی  
آگین کر جو گنت تہ کرنا  
آگے چل کے کرنا جو تجھ کرنا ہو

کیست نار سمجھاوی بھتور نہ کاٹن بیدھ

کستاری پداوت کے بھایا لیکن اس میں نری یعنی راجا کا شاہی گڑا

کھی مروں پی چستور جگ کروں سمیر

بولاکھ مروں گا تو چستور میں مروں گا اور میں جگ اسٹیک کروں گا

اوٹھاو جگ جیواو سر دھنا

جی میں ایک دھچکا سا پیدا ہوا سر دھونگی

چھاڑ پ یہ سنگل کیلا شو

اسن زیشہ کو کہ اب سنگلیا بنند کیلا شو

یہ ری دیوس ہوں ہو تہہ رو

اسی دن کیو ایٹے پیدا ہونے ہی روئی تھی

دور گوں چلیوں اکیلے

دور گوں ناہرا سبے اکیلے ہو کے جانا پڑا

ہو تہہ کس نہ تہان بھا کالو

پیدا ہوتے ہی موت دہان کیون آئی

جن ہو کیو نہیں کر لیکھا

گو یا خواب و خیال کا سا صاحب گیا

گون چار پداوت سنان

اب گونے کی رسم پداوتنے سنی

گہر آئی نین بھر آتسو

بکثرت آنکھوں میں آنسو بھر آئے

جھاڑیوں میں ہیر چلیوں بچوئے

اب ایک چھوڑ کے سب جدا ہو کے چلنا پڑا

چھاڑیوں آپن سکھی سیلے

اب اپنی سکھیاں سیلیاں چھوڑنی پڑیں

جہان نرہن بھیو سچ چالو

جہان رہنا نہیں خاص چلنا ہی ہوا

نہر آئی گاہ سکھ دیکھا

یکے میں آگے کیا پین دیکھا

راکھت پار مو تیا کچھو ہا  
لڑکیاں کھتے ہوئے اپنے بے مہری کی

اکت بیاہ کی دینھہ کچھو ہا  
کہ بیاہ کرتے ہی جدا کر دیا

ہسین آئی دکھہ با جاحیو جانہ کا چھیک  
دل میں آکے بچے نے قیام کیا جی گویا میں مو گیا  
من تو ان کی رہیے ہر تھنار کر ٹیک  
دیں شردہ کو رو دیا چائے ہر کے نام کا عصا کر کے

پن پر ماوت سکھیں ملائیں  
پھر یہ بات نے سکھیاں طلب کیں  
مہمہ سکھی ہم تہوان جانیہیں  
اونسے پر ماوت کما کر لو سکھیں ہم وہاں تھوٹے  
سات سمندر پار وہ دیسو  
سات سمندر کے پار وہ ملک ہے  
اگم پتھہ پر دیس سدھاری  
بڑی دور کی راہ میں پردیس جانا پڑا  
پتین کچھو کیسہ جی مانہا  
اپنے جیسے مہری جی میں اختہ رکی  
ہم متہ ایک ملین سنگ کھیلا  
ہم دور تم مل کے ایک جگہ کھیلے ہیں  
متہ اس مہو سگات پیارا  
تھارے ساتھ ملے ایسا محو گمان تھا

سنگی گون ملی سب آئین  
گو مان سکے سب ملنے کو آئین  
جہان جامی پن آون تہاں  
جہان جانے کے سچ آنا مقصود نہیں  
کت ری ملن کت آوسندو  
کون کس سے ملتا ہوا در کون پیغام لاتا ہے  
نجنون کسل کہ تھا ہماری  
ہماری عیش و مست کا حال سیکونہ کھلے گا  
تہان کو ہم را کھی گہ بانہاں  
پھر وہاں ہماری بانہ کر کے کون کہہ سکتا ہے  
کٹین رمی کچھو آن بچ میل  
گلے میں جدائی کا ملق آکے پڑا  
جست جیونہ کروں نزارا  
کہ جیتے جی جدائی تہے نہ کرین گے

پن کچھو جان نہا

کنت چلائی کا کروں آئیں جامی میٹ

شورہ لیتے جاتا ہے کیا کروں مکہ نہیں مٹایا جاتا ہے

پن ہم ملنے کہ ناملنے لیو سہیلن بھبیٹ

پھر ہم ملین یا نہ ملین لو سہیلو اب سلام

ہم تمہہ دیکھ آپ نہ جھکین

کہ ہم نکو دیکھ کے آپ کو جھینکتی ہیں

پن ہم کاہ جو آہ پر آئین

پھر ہم کیا بین کہ پرایا مال ہیں

اوہوں نہ یہ دن مہین بھاپرا

اونہوں بھول میں سن کھینا لکھ

کا ہم دو کھ لاگ اک گوہوں

کیا بھکوا یک گیسوں کا الزام لگ گیا

پنی سو تپا نا مہین چوہا نا نا

اسی سبب سے باپ بے مہر ہوا

یہ پھریا مہن کر لیکھین

تو اس کیلے کا حسابا فوجانہ کا سہیل

چہ سسرار اوھکت ہو می لا با

اک سسرال خاص رہنے کا تمام ہے

دھن رووت رووت نہ سہیل

پر ماویں روتے ہی سب کھیاں روتے لکین

تمہ ایسی جہہ رہی نیا ہین

تم ایسی ہو نہ روتے نہ پاتین

آد تپا جو آہا ہمہارا

قدیم باپ یعنی حضرت آدم جو تھے

چوہ نہ کینٹھ نچھو ہی اوہوں

محبت کی بے مہری اونہوں نے بھول گیا کی

مگ گوہوں کر میا چرانا نا

شاید گیسوں کا جو دل جاگ ہے

آوہم دیکھا سکھین سہیل

پھر جو ہننے خیال کر کے دیکھا اسی گیسو

تب تمہنی نیسہر ناچا ہا

اس سبب تو سیکا شومر کو پسند نہ آیا

چال نہ کہ ہم اوترین چلن سکھا امتحان

چلنے کی واسطہ ہم اوتری ہیں اور چلنا نہ سکھا رہے



اب سوچن چلاوی کو رکھے گہ پاسے

اب وہی چلا تا ہے کون رکھ سکتا ہی پاؤں پڑ کے

گرب کرودھ وہی بے چھایا  
غرد را در غصہ او سیکہ سزاوار ہے  
چھی سو توڑے چھے سوراکھا  
جسکو جا ہی توڑے او جسکو جا ہی رکھے  
سیوا کرہ لامی ٹھیکین ما تھا  
خدمت او سکی کرو پیشانی زمین میں کھکر  
پاکرتنہ سوکھی کھپر دینھان  
تو پاکر ایسے سوکھے پھل او سنو دے  
یڈ پھر سپروہین پی پاوا  
اسی سبب سے بڑا پھل او سنے پایا  
تب نہرت بھاسب او پڑھن  
تب مرے میں سب سے بالا ہوا  
رہی جو آئیں سیوان جیتے  
جو او سکے حکم میں رہی وہ خدمت جیت گئی

منہ باری پو پھو چک راجا  
اب سیلیان کہتی ہیں کہ تم لڑکی ہوا شوہر پو پھو  
سب پھر پھول وہی کی ساکھا  
سب پھل او پھول او سیکہ شاخ سی ہیں  
آئیں لمبی رہو نہت ما تھا  
حکم لئے ہوئے او سکا ہاتھوں میں رہو  
پر سپر سراو بہ جو کیخان  
برگد او پھل نے جو سرد او پر کیا  
بنور بونڈ سیس ٹھیکین لاوا  
کہد جو سرد زمین میں دھرے ہے  
آنہ جے پھر گئے تو میں ترش  
آنہ جو پھل گئے نیچے کو ٹھکا  
سوئی پیاری پیہ پریتے  
ایسے ہی اے پیاری شوہر کی محبت ہے

۳۷۳

پو صحتی کا دھڑ گون دن دیکھ کون دن نہ پال  
پو تھی نکال کے گونے کا دی دیکھ کون دن کدھر کا چلا دی  
دسا سول او پکر جو گنی سو نہ نہ چلنے کال  
دسا سول او پکر جو گنی کو سا سنے نہ چلا چا ہے

آؤت سکر بچون دس راجو  
 ایتوار اور چھ کو طرف کچم کے رادر بتا کر  
 سوم سینچر پورب نہ چالو  
 دوشنبہ اور شنبہ کو پورب کا نہیں چلاو  
 آوس چلا ہے جو کوئی  
 اور اگر کوئی خواہ خواہ چلا چاہے  
 منگل چلت میل مکھ دھیان  
 اگر منگل کو چلے تو دھیان منہ بیٹاں  
 سوکھ چلت میل مکھ رائی  
 جو کو چلے مغرب کو تو رائی منہ بین رکھ لے  
 ادت تبنول میل مکھ منڈی  
 ایتوار کو چلے تو پان اور منڈی کھا لے  
 بدھ دیو کئی چلو ہو جان  
 بدھ کے دن وہی کھا کے چلے

تیسرے دکھن لنگ دس راجو  
 اوشنبہ کو جو گنی جنوب میں رہتی ہے  
 منگر بدھ اور تر دس کا لو  
 اور شنبہ اور پھر شنبہ کو اور تر کھڑا  
 اوکھ کھون روگ نہیں ہونی  
 تو اسکے واسطے علاج بتا ہوں پھر کھانسی  
 چلی سوم دیکھے در پینان  
 اور دوشنبہ کو طرف مشرق کی جائی تو آئینہ کھڑے  
 بیسے چلن دکھن گر کھائی  
 اور شنبہ کو جنوب چلے تو کیکھ لے  
 بای برنگ سینچ کھڑی  
 باسے برنگ سینچ کے دن کھا لے  
 اوکھ یہ نہ آن کو جان  
 یہی علاج جو دوسری چھری تلاش ضرور نہیں

۳۷۳

اب سن چکر جو گنی تی اہمیں پھر نہ رہا نہ  
 اب پکر جو گنی کا حال سن حسین زمین پر نہر نہ چاہئے  
 تیسو دیوس چندر مان آکھو دسا پھر نہ  
 تیسو دن چندر مان کے آکھون طرف پھر نہ چاہئے

جو گن بچپون دسا گنایس  
 جو گنی کچم طرف شمار میں آئی ہے

بارہ اومیس چار تائیس  
 بارہوین اور اونیسویں اور چوتھی دس تائیس

نوسوڑہ چو بس او ایکا

نورین اور چو بیسویں اور پہلی تاریخ

تین اگیارہ چھتیس اٹھارہ

تیسری و گیارہویں اور چھتیسویں اور اٹھارہ

دووی گھٹیس سترہ او دسٹا

دوسری اور چھتیسویں اور سترہویں اور دسویں

تیس گھٹیس آٹھ پندرہاں

تیسویں اور تیسویں اور آٹھویں اور پندرہویں

چودہ بائیس اوئیس سات

چودہویں اور بائیسویں اور اوئیسویں اور ساتویں

بیس اٹھائیس تیرہ پانچ

بیسویں اور اٹھائیسویں تیرہویں اور پانچویں

پرب دکھن کونان تہ ٹیکا

پورب اور دکھن کے گوشین جو گنی تہی

جو گن دکھن د سان بچارا

جو گنی دکھن طرف شمار میں آئی ہے

دکھن کچھون کون مچ بسا

دکھن اور کچھ کے کونے میں جو گنی بسی ہے

جو گن ہونہ پورب سلیمان

جو گنی پورب کے سامنے ہوتی ہے

جو گن او تر د سا گن جات

جو گنی او تر کے طرف رہتی ہے

او تر کچھون کون تہ پانچ

او تر اور کچھ کے کونے میں جو گنی رہتی ہے

الکس اوچھہ جو گن او تر پرب کے کون

الکسویں اور چھٹی تاریخ کو جو گنی او تر اور پورب کے کون رہتی ہے

یہ گن چکر جو گنی بائچہ جو چاہو سدھ ہوں

اس طرح چکر جو گنی پڑھ لو اگر غیر دعا نیت چاہتے ہو

دوچ دسمین او تر اندائین

دوچ اور دسویں کو او تر جانائیں ہے

چوتھہ دو او س نیرت باری

اور چوتھہ اور دو او س کو نیرت کیہ نچاگو

پرب او نوین پرب پربھائین

پرب او اور نوین کو پورب جانا منع ہے

تیج اکا دس اگنوماری

تیج اور اکا دس کو دکھن کی طرف جانا منع ہے

پنجمن تیرس چھین ڈسیری  
 پنہین تیرس کو دکن میں کال رہتا ہے  
 ستین پو نیون باتا جین  
 او ستین اور پورناسی کو باتا کوئے میں  
 تھقہ تختہ سیٹھہ بار سیٹھہ  
 ان تہ یخون نہ کیا بیان کیا کیا لازم ہو کہ  
 سکون و گھڑیا لگن ساوہان  
 شنگون دوہہ بایکا ور لگن کاٹھیک کرنا  
 چکر جو گنی گئے جو جانے  
 اور چکر جو گنی کرن لے جو جانتا ہو کہ

چھٹھہ چو دس کچھوں پر میری  
 اور چھٹھہ اور چو دس کو طرین کچھ کے جانا  
 انھیں اماوس ایسان لکین  
 اور اشی اور اماوس کو ایسان کو طرین  
 سوونہ سادہ پر ستھان ہر تے  
 اگر جانا تہرہ تو تہرہ اور ساعٹ بیکار  
 بھدر اور دسا سور یا پنجان  
 بھدر اور دسا سور کو دیکھ لیا جا کہ  
 پر در حیت کچھ گھر انے  
 ساعٹوں کے دیکھ لے سو دس کی حیت اور

سکھ سدا وہ انہ گھر کچھ پیاناں پیو  
میں دروغی کے ساتھ گھر سے شوگر کج کیا  
تھر تھر تن کا اپنے جو درد حرکت جاری ہو  
سار ابدن تھر تھر کانپا تھا اور پی دھکتا تھا

میکہ شنگھ و عن پور پسی  
میکہ اور شنگھ اور دھن کو پور پسی میں جرنالیا  
مستحق تولا کی خیمہ پچھا نہان  
تجس او تولا اور کنبہ کو جانب مغرب  
گوئن کرے گنہ اگر کوئی  
چو شخص سفر کرنے کو گھر سے نکلے

برکھ کنیان کر جم دسی  
اور برکھ اور کنیان اور کر کو دکن  
کرک مین چپک اور ترانہ  
اور کرک اور مین اور برچک کو باقی  
سنگھ سوم لایجہ یہ ہونی  
تو سانے چار کو دیکھتا جا بہت فائدہ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

دوبنے چند رمان شکھ سریدا  
 راہی طرٹ چاند پڑے نوبت آرام لے گا  
 آوت ہوے او تر کنتہ کالو  
 اتوار کے روز سفر کرنے سے او تر کال پڑتا  
 بھوم کال پچھیم بدھ نیرتیا  
 نیکل کو کچھو بن کال اور بدھ کو نیرتین  
 پورب کال سینچر بے  
 او پورب کو سینچر کے ان کال رہتا ہے

بائین چند رایت دکھ اید  
 اور جو بائین طرف چاند پڑے نوبت آرام لے گا  
 سوم کال بابت نہ چالو  
 درشنہ اور چار شنبہ کو بابت نہ چالنا چاہو  
 گردھن شکر اگنوتیا  
 اور جمعرات کو دکن اور جمعہ کو اگنی میں کال رہتا ہے  
 پیٹھ دیے کال چلے رہے  
 جو ان روزوں میں پیٹھ دیکے پلے نوزوٹی ہوگی

دھن پچتر اور چند رمان او تارا بل سوے  
 جسکا پچتر اور چند رمان اور ستارہ قوت پر ہوگا وہی جگہ گنا  
 سمے ایک دن گونے پچھین کیتک تھے  
 اگر اسے اسے فرنگی کو کتنی دولت ہوگی ایسی بہت دولت پانچا

۳۷

پلیں چاند پورب دس تارا  
 ہستی تارچ نو چاند پورب کی جانب ہوتا ہے  
 چھین او تر سو چھین بابب  
 او تر سو تارچ او تر او تر سو تارچ بابب  
 چھین نیرت دھین ستین  
 چھین تارچ نیرت اور ستاتین دکن میں  
 نوین چند جو پر پھین باسا  
 د نوین تارچ کو چانہ سرانی میں بن رہتا ہے

دو جین سے ایسان بچارا  
 اور دوسری تارچ کو ایسان میں شمار ہوا  
 پچھین سو پچھیم دسان بابب  
 اور پانچوین تارچ کو پچھیم کی طرف  
 سے جائے آگے سو پھین  
 جا کے بسے اور آٹھوین کو اگنی میں  
 دسین چند جو رہے اکاسا  
 اور دسویں تارچ آسمان پر رہتا ہے

گیا رہوین چند پورب پھر جا

گیا رہوین تاج کو چاند پورب کی طعن پھر جا

انسوں بھرن رلیوتی بھلے

اسنی اور بھرنی اور رلیوتی یہ پخترا چھے مین

پکھ جشیٹھا هست ازادھا

پکھ اور جشیٹھا اور هست یعنی تمھیا و انرا دھا

یہ کاشت سون دوس بھونے

اور بہت سختی سے دن گذر تا ہے

مر گسر مول منیر پس بلے

مر گسر اور مول اور منیر پس صاحبہ ثین

جو سکھ چا ہے پوجے سا چا

مین جو سفر کرے وہ دل کی مراد پائے

تمھ پخترا او بار ایک سات کھنڈھاگ

اگر تاج اور پخترا اور دن بستر دریافت کر کے چلے تو ہفت تکیم

آدانت بدھ سونیمہ دکھ سکھ انگر لاگ

اول سے آخر تک خوشی کے ساتھ بسر ہو سکتی ہے

پر لویا چھٹھ ایکادوس ننذا

پر لویا اور چھٹھ اور ایکادوشی کو سفر کرنا بہتر ہے

تیج اسمین تیرس جیا

تیج اور اسمی اور تیرس کو مرکام مین جیت ہے

پورن پوفون دھین باچھین

پندرہویں اور تیسویں اور دسویں اور پانچویں کی

انت سوہست نکھت سدھ

ایتوار کے دن اگر تمھیا پخترا پڑے تو بہتر ہے

بھرن سیوتی بدھ ازادھا

بھرنی اور سیوتی اور بدھ اور انرا دھا

دو ج ستمی دوادس پھندا

اور دو ج اور ستمی اور دوادسی کو طرح طرح کی کیفیت

چوتھ چتر دس قوم رکھا

اور چوتھ اور چتر دسی کو بہت دیرین کام تو کیا

سکرے تند پودھ بھانا پھین

جمعہ اور بدھ کے دن بھی خوشی ہوتی ہے

بیٹھے پکھ سرون س کے

اور جہرات کو پکھ و سرون پخترا چھڑا چندھان کے

بھئی اماوس روہن سا دھا

در رھنی بیٹھ پخترا اماوس کے ساتھ پڑیں تو

۳۷۷

بہت اچھا ہے

سفر کرنا بہتر ہے

اگر کوئی شخص سانس پر اپنا پرل کرے

اور جب چاندین گھن لگتا ہے تو خوش ہوتی ہے  
 سدا جو گرو پرمان تھے  
 تو یہاں ہے کہ سانس کا اندازہ کریں

چھٹین کھینچتے ہوئے رب کھینچاؤں ہو  
اگر چھین کھینچ کر آفتاب اور تنہا اداؤں ہو  
پلو اسر سوان حب ملے سورج گھنٹہ ہو  
ادب پلو ناظر ہو تب سورج گھنٹہ تاویذ ہی محسوس ہو

چلیکے چلیکے حبس پنی کر چالو  
جب سب کو مری سماعت کیکہ پتو پلنے کی خبری  
سمند لوک دھن چڑھے ہو انا  
ننگے پاؤں سے سوار ہوئی پتو کی علی  
رؤنہ مہا پاد پسان

و سوقت ادا دیا و بعد ہی ریس و تھی  
 و ورنہ سب ٹیچر سنگلا  
 و سوقت کے ہی سنگلا کے لک کر پڑھتے

میراج راون گا گینو

بہرین سکیمین بحیثیت سچ پھیرا

گھری ندرلیہ لیت جیون لو  
کیک جب ملکا لون قبض روح کرتا جو کوئی بین  
جو دن فرے سولے تلامان  
جس کو ڈرتی تھی وہ سانسے آیا  
کو نہ تیک جو کنت جیلانی

لے بچائے کے راجا چلا  
راجا رن سین گاتانا کاتا دیاوت کو لے چلا

چھاؤں لک بھیجیں کہو  
رضی نہا میں : یکن کو جو کر خدا

انت کنت سون ھیو گریہ  
خف یلہ رشتہ ہر سے ملاقات ہوائی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

کوئی کاہو کا نام نہ پتا مان

کوئی کیا نہیں ہر بات آخر کو

سپا مودہ بانہا ارجمان

مرزا انسان ہر یک نیامین ہتا ہوا ہو گریز

کچن کیا سو مار کے رہا تو ایامش

وہ جو سو کا سا جسم دیاوت کا تھا تہہ لہائی نوٹ ہنسی

کنت کسوئی گھاں کے چور لگی کی کاتر

اس اندیشے کی کہ شوگر گھر بائیں ال کے دیکھئے پوری مہتابا

جو چہ پناے پھر سب کو فو

جو پناہ کے سیکے والے سب میرے

اوسنگ چلا گون سب ساجا

جہ اسباب گونے کا تھا وہ سب چلا

وادرین ہس چلے سنگ حیرن

ہزاروں سہیلیوں کے ساتھ چلے

بھل چو رکھ وارسہ داری

اچھ بوشاک ہر ایک پنے اور تہہ کو نہ وار

رتن پدا رتھ مانگ موتی

جان جواہر حل اور دتی کے قسم کا تھا

کرکھ سورتن پار گتھہ کہا

وہ سب جواہر پکھو کو ہم اور

سہر پات ترنہ کی چلے

نہا پرے کوڑو دے کے تہہ سچے

چلا ساتھ گن اوگن دوو

تو اعمال نیک یا بد یہی دو نو ہمراہ گئے

وہی دنی اس پاسے راجا

اب وہی خدا پار کرے والا راجا ہے

سے پر منی سنگل کیرمین

وہ گویا سب پد منیا ان سنگل پ کی گھن

لاکھ چار یک بھری پاری

ہر ایک خاص کی پوشاک تو چار لاکھ پکار بھرتو

کا ڈھ بندار وچھے رتھ جوتی

وہ سب جواہر خانہ سر تو کر تھو نہیں جڑتہ

اک اک نگہ شے برما

کہ یک ایک نگہ با تہیکے لایق ہے

اوسو پات رتھ سنگلی

دور سونہ رین تہہ تہہ بھو کی تہہ اور





بوہت بھری چلا لی رانی  
 اور یہ بات کہی کہ گشتیان کچھ خزانہ اور رانی کو  
 لوبھہ نیچے دستے داتون  
 بس اب زیادہ طمع نکرا اور کچھ دان دے  
 در ب دان دے کے یہ کہہ کہا  
 اور خدا بھی بسکوز دیا تو راد نیک بین فرج ہو  
 دان آہ سب درب کہ جو رد  
 خیرات سب خزانے کی زکوٰۃ ہے  
 دان کر دی چھپا منجھہ نیران  
 زکوٰۃ دینا باعث بگاہبانی کا جو در میان ہے  
 دان کرنے دو و جگ ترا  
 خیرات دینے کہ اسکے باعث راجا کرنی و نفع مالک  
 دان میرے لاگ اکا ران  
 سناوٹے باعث سی بہاڑ کو بلندی حاصل ہے

دان مانگ ست دیکھ دانی  
 سائل لگتا ہوا در تھاری نماز کچھ تھا ہوا  
 دانہ پن ہوئے کلیانوں  
 دان در پن کلیان یعنی محلے سے مہانتین  
 دان موکھ ہوئے دکھ نرہا  
 خیرات منجھہ ہے اس کی طرح کا دکھ باقی نہ رہتا  
 دان لایچہ ہوئے باخیے موڑ  
 خیرات یعنی زکوٰۃ دینے کی اصل دولت قائم رہتی  
 دان کئے لئے لاو تیرن  
 زکوٰۃ ایسی چیز ہے کہ بیڑا پار کر دیگی  
 راون سچا اگن منہ جرا  
 اور راون کو دولت جمع کی شکل کرنے سے سب ملگتی  
 سپت کبیر بوڈی منجھہ ہار ان  
 اور کبیر نے ہوا مال جمع کیا اور کچھ بندیا تو منجھہ ہارن  
 دھوب گیا

چار برس انش کو رب جمہ ایک انش منہ موڑ  
 چالیس حصہ جسکے پاس رہی اور سین سے ایک حصہ میرا حق ہو  
 تانہت جبرے کہ بوڈیکے شس موسنہ جوڑ  
 ورنہ یا تو وہ مال جل جائیگا یا ڈو جل جائیگا یا رات کو جوڑ موسنہ جل جائیگا  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

چار برس انش کو رب جمہ ایک انش منہ موڑ  
 چالیس حصہ جسکے پاس رہی اور سین سے ایک حصہ میرا حق ہو  
 تانہت جبرے کہ بوڈیکے شس موسنہ جوڑ  
 ورنہ یا تو وہ مال جل جائیگا یا ڈو جل جائیگا یا رات کو جوڑ موسنہ جل جائیگا

اکین کو برائیس بوڑے دانی  
 اور کہا کہنے بہکا کراسائل کو دیوانہ بنایا

سن سودان راجین برسانی  
 راجا کو خیرات کا نام سنکے بہت غصہ آیا

سوئی پُرکھ دَرَب جہ تین  
 وہی مددے جسکے پاس زر ہے  
 دَرَب تین کَرَب کرے جو چاہا  
 دولت سو جو چاہے غرور کر سکتا ہے  
 دَرَب تین ہاتھ آو کیلا سو  
 دولت کے باعث سی بہشت حاصل ہوتی ہے  
 دَرَب تین زر گن ہو گنوتا  
 دولت کے باعث نادان و نادان جاتا ہے  
 دَرَب تین پچھن دے لے لار ان  
 جسکے پاس خزانہ دفتیر رہتا ہو اوی کی پیشانی  
 دَرَب تین دھرم کرم اور اچا  
 دولت سے بہرہ اور کرم اور راجہ کا یہ رہتا ہے

دَرَب تین سُن باتین باتین  
 دولت پاس ہو سُن اتنی باتین ہوتی ہیں  
 دَرَب تین دھرتی پہر گنباہا  
 دولت ہی سے دونو عالم میں تباہ ہے  
 دَرَب تین اچھر چھاؤ تہ پاس  
 دولت کے سبب جو رہن ساتھ نہیں جھوٹا  
 دَرَب تین کبھ رو پئے رو پوتا  
 دولت کے بدھو جسکے معلوم ہوتا ہے  
 اس من دَرَب دے گویا پانی  
 جیسے سونا چمکتا ہے جلا کرنے سے  
 دَرَب تین سُدھو بدھو بل کا جا  
 دولت کی ہوش اور عقل اور زور اور حکم اور

کہا سمندری لو بھی برمی دَرَب نہ جھانپ  
 سیاتون کے جواب میں سمندر کہہ گا کہ ایو دین ظاہر ترگا کہوشیدہ  
 بھونہ کا ہو آہن مونڈ پھارین سانپ  
 یہ دولت کبھی کسی نہیں ہوتی گویا سر پر سانپ کا پٹا رہا ہے

اوستے باو آندھی اپراہین  
 کہ ہو آندھی جلی اور آندھی سر پر آہو پھی  
 بھولا پتھہ سرگ نیراناں  
 راہ بھول گیا اور آسمان قریب نظر آیا

آوے سمند آے سو نہانین  
 ہونو آدے سنسکر طو کرتی لوبت نہ آئی تھی  
 لہرن اوستی سمند آلتھانان  
 سمند میں لہریاؤں میں لگیں اور اولٹ پڑ گیا

آون لے جو پہنچے کاو  
 کم نئی کبھی آتی غواد سکایہ حال ہوتا ہے  
 بوہت سی کنک دستاکی  
 اب ہماز ہسکر لنگا کی طرف تاک کے چلا  
 جولی بھار بناہ نہ پارا  
 جب تک بوجھ کا بناہ جو اتب تک لے کیا  
 درب بھار سنگ کاہ نہ اٹھا  
 خزانیکا بوجھ کسی سے نہیں اٹھتا  
 گہ کچان لے نکلی نہ اوڈا  
 پتھر تھام کے اگر پندہ اوڈا جائے تو نہیں اٹھتا

پہن اڈانہ یہے سو باو  
 کتھہ اگر اڈین ایسی ہوا میں تو عجب نہیں  
 مارگ چھاڑ گمارگ ہاکی  
 اور راہ چھڑ کر بے راہ مانے اگا  
 سو کا گرب گئے گھنٹھارا  
 اب جو گھنٹہ بار میں پہنچے وہاں غور کیا  
 چھین ستیا تا ہی سون وٹھا  
 جسے اسکو جمع کیا اوسکی یہ آزدہ ہوتا  
 سو رنور چین کیٹھ سو لوڈا  
 جسے اپنا اپنا کما اوسکا ڈوب جاتا ہے

درب جو جانہ آیان بھولنہ گرب نانہ  
 دولت کو جو شخص اپنی سمجھ کر اپنے غور پر بھولے  
 بجوری اٹھائے نہ لے سکے نہ بولے نہ چلے نہ  
 جو چیز ایسی بھاری کہ کوئی اوسکو اٹھانہ لیا سکے وہ آخر کو ڈوب جائے

کیوت ایک بھیکین کیرا  
 اسی رسیا میں ایک بیچ بھیکین راجا کا  
 لنگا کرات راکس کا را  
 وہ ملان گویا لنگا کا ایسا کہیں سبباہ تھ  
 پا بیچ موٹر دس بانہیں تھ  
 اندیشہ یا بیچ سریش اور دس بازو تھ

آونچہ کر کرت مہیرا  
 پھلی کا شکار کرتا ہوا آہو نچا  
 آوے چلا ہوئے اندھیارا  
 کہ جدھر ملتا تھا تاریکی چھا جاتی تھی  
 دھربھایا م لنگ جب دیکھ  
 صبر و سہیا ہو یا تھا جیسے بک جاتی تھی

دھوان اوٹھے مکھ سوانس گھاتا

دھوان اوٹھتا تھا اوسکی سانس کے ساتھ

پھکرین ہونڈ چنورجن لانی

اوسکے سر کے بال چٹے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ گھڑ

وہ رچھپے کے رچھپے ڈرائی

بسر اوسکا شل رچھپے کے تھا بلکہ رچھپے بھی اوس

سچ آئین نین نڈیرین آوا

آکھین ایسی سرخ تھین کہ خوف آتا تھا

نکے آگ کے جو باتا

آگ نکلتی تھی جب وہ بات کرتا تھا

نکس دانت مٹھہ باہر آتے

اور دانت اوسکے بڑے تھے کہ منہ سے باہر تھے

دیکھت دشت دھاکن کھانی

جب کہ سیکو دیکھتا تو یہ معلوم ہوتا کہ کھانیا و دشت

دیکھ بھانوں سب ڈکھاوا

دہشت ناک اوسکو دیکھ کر رہے تھے

دھرتی پائے سرگ سر جان سہراہ

زمین میں اوسکے پاؤں تھے اور آسمان تک اوسکا سر اور ہزار

چاند سرج اوکھت مٹھہ اس دیکھے جس راہ

سرائی اور راجا اور سیلیون میں وہ ایسا تھا جیسے راہ

راکس دیکھہ صنا جن دیوا

ملاح کہیں جو حال تباہی کا دیکھ تو دیو کی طرح

آجگر کیر آئے بھکے پوجی

اور اس توئی لجنہ کی نیت کا کھاؤ سے پوری ہو

جہان تاج اجدو دھیا چھاوا

تو گویا اجدو دھیا سہی آبادی ہو جائیگی

لنکا بے زمان جیتا

اور لنکا آباد ہوئی اور راکم فتح پائی

بومہت بھی نہانہ کھیوا

منا ز اپنی روانی کے آگے نہانڈ کونہ مانتا تھا

نہتے دنتھ بار بھی دوجی

عیش اوسکو یہ تھی کہ بہشتوں پچو پیٹھیرگا

چہ پر نمی بھبھیکن یاوا

اس پر نمی کو بھبھیکن پائے گا

جہانوراون پانی ستیا

جہانوراون نے ستیا پانی

۳۸۴

پنچھ دیکھو حسین بگ آوا

دو ملان راجا اور پدماوتل دھرم سون دیکھو

اے نیر ہوئے کینچھ جو بارو

پھر نیر دیکھ کر ادسنے صاحب سلامت ک

جو بسوا انس کتا نکا دیوا

رکنا کجی میں اندیشہ کس نکا ہی راجا

نوسے نوے بھین باؤٹھاوا

نشل نشل نزل کے نین پتہ ہستہ پاؤں ٹھٹھا

پوچھا کیم کسل یو بارو

اور خیر و عافیت بطور دوستان پوچھی

بڑ بسوا انس کرے کی سیوا

بڑا اندیشہ یہ کہ ہماری خدمت کون کرے گا

گمان میت کتھ بھولہ او جا تہر کگھاٹ

سو کھ بات نہیں بابیکو لے دوست کہ گمان تم بھلا دوس

ہون بھارا اس سیوک لے دیو ان تہر باٹ

میں تم مارا ایسا خادم ہون کہ جس اد کہو گے رہاں بھلا دوس

گاٹھہ پرین جیو باور ہوتی

ادیشہ شکل کیوتت دل دیوانہ ہو جاتا

راجین راکس نیسیر پلاوا

راجہ پستہ کتلی ہوا اور راکس کو نزدیک پلا

بہہ ہسا اور اکس گنہ ہولا

برستہ شری بے اناہے راکس گنہوں

تون کھیوک کھیو گنہہ کپن

پھر راجا کہ کہ تو ایسا ملن ہی کہ ملے تو کس بھلا

تین تیر گھاٹ جو پانوں

تیرے باغے جو میں گھاٹ کا کارہ پا جگا

جو کھل بات کسے کھل سونی

سو جو کوئی اچھی بات کہے وہ اچھا

آکین کینچھ پتھہ جن پاوا

اور اسکو آگے کیا حسین راہ ملجاسے

پیک ٹیک پیم سب ڈولا

تو ادسنے زمین پر قدم گاڑا اور تو یہ معلوم ہو چکا

ہو مت تیرا دگہ با نہیں

منا ہے کہ میرا جہاز تمام کرنا ہی گلاوے

نوگر لگی تو در پہل دون

تو نوگر ہی اور تو در بھگو پہنا دون گا

۸۵

منا ہے کہ میرا جہاز تمام کرنا ہی گلاوے

تو نوگر ہی اور تو در بھگو پہنا دون گا

۸۵

کنڈل سروں دیون نگ لائی

اندکانون میں ملنے جڑاؤ ڈال دو گنگا

نقش را کس قور پور یون آسا

ایسی کہ اس میں تیری امید پور کر دو گنگا

مہرا کی سو نیون مہرائی

اور سب مہرا کی سندھو اسی دو گنگا

رکسا ایند کی رسے نہ باسا

کہ نجبین کہ اس پن کی بوجھی نہ باقی رہیگی

راجین بڑا دھیون نہ جاتی بسو ایش

پھر راجا نے خوش ہو کر بیڑا دیا اور کچھ نظر اندیشہ پرنگی

اک اپنی بھیکہ کارن ہوئی منجھہ کر داس

اور یہ بھانا کہ اپنی بھیکہ کی وقت ایک بھلی کا غلام ہو جاتا ہے

بھل سیوک را کس کے جاتی

کہ کہ اس کی ذات بڑی حد سنگداری ہوتی ہے

سیو بھیا ڈھنہ وہینہ بھی سامان

اسپر بھی بیچینگ سنگداری چھوڑی کہ سارا جسم

مانش بھول ہو نہ نہ آگین

اور آدمی کا یہ حال ہے کہ بھول جاتا اور کسی کام

تہہ تین چڑھون بھایہ میں گاندھا

وہاں میں ہو جھکدے ہر پیکر خشنہ کو عام

ترت گئی نہ نہ باندھ چڑھاؤں

کہ فی الفور جہاز تمام کر دو نو باندھ پر چڑھاؤں

تھوڑا دان بہت پن کیجے

تو تھوڑے انعام میں بہت غراب ہوگا

را کس کہا گسائیں بناتی

کہ کہ اس سے راجا سے بہت یہ بات کہی

چھتیان لنگ وہی سر را

چھین لی لنگا اور ساگ لگا دی راجہ بندے

انہون سیوکری سنگ لاگین

اب بھی خدمت کر نیو ساتھ لگا ہوں

سیت بندہ را گھو جتھہ باندھا

سندھ کا بل جہان راجہ بندے بنا یا ہے

آپ تربت دان کچھ پاؤں

لیکن امید دار ہوں کہ اپنے راجہ کو انعام پاؤں

ترت چو دان پان منس دیجے

نوراجو انعام ایک پان بھی ہر کسی عنایت کیجے

اور اگر خدمت پہلے کروا دیاں دیکھے گا تو

وان نہیں وہ توفیق خدمت میں شمار ہوگا

درمیان آجا اور اس کے جیل قرائن رہا توہ صاف متوہ لفاق کی

یعنی اس وقت اس بہت سی آذمی جلا کے اندھیار کو بین

اور وہ بچہ پانی پتال سے لیکر کھوٹا تھا

۱۰۔ اگر وہاں کوئی جا کے پھنس جاتا تو بھی یہ

نہایت زحمت کے ساتھ لکھ کر منور ہو کر ٹاٹا

چرا؟ دو بن پر سے پھار

سیت بنداس اور کڑھی

بہت چنور چکر منہ مری

حکومت کے لئے ایک نیا

ایسی پھری سی جیسے عمارت کا چاروں طرف

جهان سمندر کا مانجھ و مار تھیں

اور مانی بہر کمر اوسی حکم گھوم کے ٹھہرتا تھا

دہلی عاون ہرودن پورن  
دہلی عاون ہرودن پورن

وہی کھانوں مہراون مارا

پڑی ریڑھ جنبہ تار پہ بیٹھی

راکھو آں بہتان کے پھری

کے اگے اور پیچھے آئی

جهان کسی او بین الی کو دین

[illegible]



راجہ جین کمارے راکس جان بوجھ بوس

راجہ جین کمارے راکس جان بوجھ تو دیوانہ بنتا ہی

سیت بندھو دیکھے کس نہ تہاں کجاں

سیت بندھو یہ نظر آتا ہے وہاں کیوں نہیں ہوتا ہی

اچانہ سرگ ٹوٹ بھین گسا

گویا آسمان ٹوٹ کے زمین پر آ رہا

جو باور ٹھیکہ لاگ سرکھا

دیوانہ وہی ہے حقیق جو بھوکا ہو

تو نہ سمجھہ پتھہ بھلانی

تم اس وقت نہ سمجھ کہ راہ بھول گئے

جیہہ چڑھائی ٹھیکہ سچائی

زبان چوچی جب چہرٹی ہن بکول گاتی ہے

کو سو سیت بندھو بدھو سر

اور تم جو اسکو سیت بندھو تو تاج کا قصہ ہے

جہوان سرگ نیر گھر دوری

جہاں آسمان نزدیک اور گھر دور ہے

کرہ سرگ پر ہاتھ مرو را

آسمان پر جا کے ہاتھ ملا کرے گا

جو موہاوہ نہ لیگا اس ہوئے پراہا

اور جب گیا تو بھیاں ہی بھی نہ لیگیا پراہا

سن باور راکس تب ہنسا

دیوانہ کا حرف سنے راکس تب ہنسا

کو باور ٹھیکہ پورہ دیکھا

اور راجا کما کون دیوانہ کسکو تھے دیوانہ

باور ٹھیکہ جو بھیکہ کنہ آنی

دیوانے تھوڑے بھوکے کے پاس آتے

ٹیکہ جو پاور رہ و ہر مائی

وہ چڑیا جہان ناکہ زمین پر پڑ جاتی ہے

مہراون کے ریر جو پرے

یہ پل نہیں ہے مہراون کی ریشہ پڑی ہے

یہ سو آہ مہراون پوری

یہ تو مقام مہراون کا ہے

اب پچتاہ درب جس جورا

بہ صرت کر جیہ کہ خزانہ جمع کیا

جو حیت مہراون لیت جگت کر جیا

اب نہ مہراون جیتا ہا نہ مانہ کا بوجھ تھا

بوہت بھونہ بھوسے سب پانی  
 جہاز کے گودنے سے سادہ پلکرتیں آگیا  
 بوڈنہ ہست گھوڑا نوا  
 ہاتھی اور گھوڑے اور آری بے دے لگی  
 تنگن راج پنکھ اک آوا  
 اسی وقت ایک سیرنگ بھی آیا  
 پڑا دشت وہ راکس کھوتا  
 سیرنگ کی نظر جلد دس اکس نہا بات پر پڑی  
 لے وہی راکس پر نونا  
 اسی وقت اکے وہ کس پر ٹوٹ پڑا  
 بوہت ٹوک ٹوک سب بھی  
 جہاز کوسے کوسے ہو کے سب بہ گئے  
 نہ کھے راجا رانی دوے پامان  
 راجا اور رانی دو تھہر بیٹھے سوئے

ناچے راکس آس تلماسے  
 اوس وقت کس ناچنے لگا کہ سیری اسید آتی  
 چٹون دس آسے جڑے مسکھوا  
 تو چارو نظرون کو شیع کیا تو اجا نوجو  
 سکھوٹ تس دھن ڈولاوا  
 جو مین اوست اپنا بازو دہا یا تھہر ٹوٹے لگا  
 تاکس حبس ہست بد مونا  
 تاکس کے ساتھ یہ معلوم ہوا کہ برا مونا ہونگی  
 گھر لے اٹھا بھنور جس چھوٹا  
 اور یہ چھوٹے پڑکے ڈاڈا پانچ کا جو گڑا تھا  
 ایس نہ جانا دتہ کمان گئے  
 یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کمان گئے  
 دونوں بھسے چلے دونی پامان  
 دونوں صدمہ ماحہ دور ہونین پہلے

۸۹

کایا جیو ملاسے کے مار کیں دونی کھنڈ  
 جسم اور جان کو جدا کر کے دولت کر دیا یعنی راج اور رانی کو  
 تن دروت دھرتی چلا جیو چلا برہمنڈ  
 جسم یعنی راجا اور تاجہرا زمین کو چلا اور جان یعنی پد پد آسمان کو

کہنہ جیو کہنہ پیو ایس نجانی  
 یہ نجانی تھی کہ جان کو پید پد آسمان کو

مہجہ پڑی پد موات رانی  
 نفس میں اگنی پد موات رانی

دش بھگ

جان تیر مورت گمہ لائی

یہ رات شل تصور ہے جان کے  
جرم نہ پون سہی نگو ارا  
جو شخص ایسا نہ کہ ہو کہ ہوا کی برداشت و سکو

کچھین مان سمند کی بیٹی

اور سی عالم میں لچھی مان جو سمند کی بیٹی تھی  
کیلت ابھی سیلہ سیتے  
و کہنیتی تھی اپنی سیلیون کے ساتھ

کس سیلہ و دیکھو پاٹا

ابست اپنی سیلیون سے کہا کہ دیکھو اس تختہ پر  
جہر و دیکھتہ تر یا ہی سوا نسا  
سیلیون جو دیکھا تو معلوم ہوا عورت شل

پاٹا پری ہی شس جانی

ایک تختہ پر ہی ہوتی چلی جاتی تھی  
تہ سو پرا دکھہ سمند اپارا  
دوسرا ایسی نخلین شل سمند کے پری

تاکنہ کچھ ہوے چین بھٹی

جسکی ملاقات سے دولت حاصل ہو  
پاٹا جاے لاگ تہ تری  
انگٹا اوکھا تختہ اوسی ریت چین کی گیسلیتی تھی جا چلا

مورت آے لاگ بہہ گھاٹا

کوئی تصور ہے کہ گھاٹ پر لگی سے  
پھول موے پے موے پاسا  
پھول تو مرجھا گیا ہی الا نوشبو نہیں گئی

کچھین مان سمند کی بیٹی

رنگ جو رانی بہیم کین جانو بیرھوت

وہ جو رنگ او سا شوہر کے دھال بن رخ شل پر ہوتی کتھا  
آے بھٹی دودھ سمند میں پیرنگ کو نہ چھوٹ  
جو جو کہ وہ سمند روزانہ بن کجانی پر لکھن اس پر بھی رنگن آمل نہیں ہوا

کس نہ مری سبھا رہ سکے

تو یہ بات کہی کہ اجمی مری نہیں سبھا او سکھاتو  
پون او ڈلے پری منجھ نیرا  
ہوئے جو اوڑا یا تو دریاں پانیکہ جا چڑی

کھن کھن بیتہ کھن

کھن کے جو بیسون آجین و سکے سمجھ دیکھے  
نہ تیر ہی جیسے سرین  
اور ہی جہر مل عامدا ریکہ ہو گیا تھا

لہر جھکوراو ڈھ جل نیچھے

باد جو دیکھ سہا اور پانی میں ڈالنا اور جڑ بھٹی

آپ سیس لے بیٹھی کورن

پلجی پیا اور کاسرا پی کو دین لیکے بیٹھی

پھر کے سمجھ پراتن جیوؤ

بعد تھوڑی دیر کے کچھ جسم میں جان آتی

پان پیاسے سکھیں کچھ دھوئیں

یہ مان بھکر سہیلیوں پانی پلا یا اور نہ پلا

تب لکھیں دکھ پوچھ مروہی

اوسوقت لچھنے حال دسکی تکلیف کا پوچھا

توہ روپ رنگ نہ بھیجے

لیکن تب بھی روپ اور رنگ کی کوئی نقصان نہیں

پون ذولاو سکھتہ چوں اورن

اور چارون طرح سے نیلیاں ہوا دیو لگی

مانگس پان بول کے پیوؤ

تو پانی شہر کا م لیکے لگنے لگی

پدر من جان کنول سنگ گوئیں

پدر اور کچھ پاس پہلے ہی معلوم ہوتی تھیں جیسے کنول

تربیا سمجھ بات کہہ موہی

اور کہا کہ اسے عورتا بیچش میں آکر مجھے بات

دیکھ روپ تو اگر لاگ رہا چت ہو

تیرا حسن دیکھ کر میرا جی لگ رہا ہے

کہہ نگری کے ناگراہ نانوں دھن تو

اب تو مجھے کہہ کہ کس شہر کی تو رہنے والی اور تیرا نام

دیکھے کاکہ سمندر کی رستی

تو دیکھتی کی ہے کہ سمندر کی رست میں چڑجی

پوچھ پس کو متہ کو ہم کمان

اوسوقت پوچھا کہ کون ہم مو اور کون کمان

سونا میں موہ کمان بچھ میں

سودا نظر نہیں آتی من بہ بہ نہیں

نین پسار چپت دھن چیتی

اوسوقت آنکھ کھول کے پرارت ہوش میں آئی

آپن کوؤ نہ دیکھس تہان

اپنا جب کوئی ادس جگہ نہ دیکھا

آہن جو سکھیں کنول سنگ گوئیں

یہی جو سہیلیاں شل سے کہ کنول کے ساتھ تھوڑا

پرس پوچھ

بین پوشش فنیہ نوں کے سوان ویشوہر سوان

ادسکو پانی میں بہا دیا	
------------------------	--

٢٩٢

میں نے ایک سراسر ڈھارا

بہند رکت سرکٹ پیارا

کہتے چیت کھن ہو بکرا را  
ایک لفظ ہوتی آتی اور ایک لفظ بکرا را  
باور ہوئی سو پری پٹن پانان  
دیوانہ وار تختہ پر پڑی تھی  
نوموہ آگ دیے بیچ ہو ری  
کرن مجھ کو آگ دیگا ہولی بنا کر

بہا چندن بندن سب چھارا  
جتنے کڑا مندل سے تھ خاک آلودہ ہوتے  
دیو بہاے کنت جہنہ گھانا  
اور کتنی نفی مجھ کو بہا د جس گھاٹ میرا شوہر  
جیت نہ بکھرے سارن جی  
خدا کرے کہ جیتے جی سارن کی جوڑی جھڑ

جہنہ سارا رکھو گا دیو دی سارگ  
جیتے جی والی کا مارا اور سبک واسطے آگ و  
لوگ کہے یہ سحر چھوے ہوں جیرون لاک  
لوگ کہتے ہیں یہ سحر چھوے اور جیرون لاک

کیا اور دودھ جیون پی پانان  
جسم ہر مندیر کی کیل آنکھ میری تھو کہ پڑو  
جہنہ آہ درپن مورہیا  
کو یا میرا دل آئینہ ہو رہا ہے  
نین تیر بھیجت سٹھ دوری  
آنکھوں کے پانی میں تو تر تر ہوں  
پی ہر دے منہ بھینٹ نہونی  
خاوند دل میں پر ملاقات نہیں ہوتی  
سوائس پاس نت آوی جانی  
سائس قریب ہر دات آتی جاتی ہے

دیکھو نرتن سو ہرین پانان  
نیکھتی ہوں نرتن کو عمارت کے دل میں  
تہ منہ پٹھیا دکھاوے پیا  
اور سین بیٹھ کے شوہر اپنی صورت دکھاوے  
اب تہ لاگ مروں سٹھ جھوڑی  
سہر بھی شوہر کی دیکھیں خشک مری ہوں  
کورے ملاو کو ان کہہ روئی  
کون ملاو ت کروا کسے رو کے کون  
سو نہ سندس کے موہ آئی  
دو جی پنی نہ شوہر کا جھٹ سے نیج کی کنتی

نین کو ڈیا بھی مندر انہیں

آنکھیں کو ڈیا جو کے منڈلاقی بین

من بھنورا وہ کنول لیری

دل جو ترا سو کے اس کنول میں ہیں باقی

تھرک مار لے آو نہ نانیہیں

تھرک مار رہی ہیں پر آنی نہیں

ہوئے مرجیانہ آئے ہیری

خواص جو رہا جو اور ڈھونڈی سے نہیں

ساٹھی آتہ نیا تھ جو کے نہ ساتھ نباہ

جو ساتھی ال کے تھے اونھوں نے کچھ پاس نباہ کا کیا

جو جو جارے پیو ملی بھینٹ بچی جریاہ

جونی جونی تھی تھو ہرٹ تو اسے جی مل جا اور اس کے ملا تھا

ستی جو کے کنہ سیں او گھاری

ستی جو کے اداہہ جو پو اوٹ سر لولا

سینہ جو کے آگ جن لانی

سینہ مانگ ایسا جتا تھا ایسے آگ لکان

چھوٹ مانگ سبب ت پرونی

چھوٹی مانگ تھی اور بالال میں موتی پرونی

نوٹنہ موت بچھوہ کی بھیری

موتی جب دیتے تھے اس فراق آو وہ کے

پھیر پھیر کر جو میں کرا

لاناہ بخند جوانی سوخت ہوئی

آگ مانگ پلے دنی نہ کوئی

آگ ہوتی تھی نہ کوئی ریتا نہ تھا

لکھن نہہیج گھارے جھمار

تو یہ معلوم ہوا کہ اب ہیں بلی لے رہا

سر کی آگ سنبھار نہ جانی

سر کی آگ سنبھالی نہیں باقی سب

بار نہہ بار گر نہہ جن روئی

بار بار دوڑ کرتے جیسے آنسو دیکھ موتی لڑتے

ساو ن بو نہہ گر نہہ جن جھیری

تو یہ معلوم ہوا تھا کہ ساو نیں جاتی بھیری

چاہنو کنک اگر نہ منہہ پرا

لو یا سونا آگ میں پڑا ست

پا نہن پون پان سسم موتی

اور کتھے تھی کہ بھان کو مو او پانی دین

کپڑے لک ٹوٹی دکھ بھری  
نازک کر تکلیف آلودہ کی ٹوٹی جاتی تھی

بن راون کہہ بر ہو کھری  
بغیر شوہر کے کس کے زور پر کھری ہو

رودت پنکھہ پر ہے جن کو کلاارنبھہ  
پرندہ اوسکو دیکھا ازراہ بیت سے خوشی لگ گئی کہ کلاارنبھہ کی تان  
جا کر کنک لٹا بہہ کھیری کمان سو پتیم کھنکھ  
جسکے واسطے ز رملہ اور جو جہاں ہو اکمان میں وہ شہر ہر تل شیشہ

لکھمی لاگ گجھا سے جیو و  
چھی یہ بیان سکے پر بات کاجی خندا کر لک  
پیو پان ہوے پون ادھاری  
یالی پی اسے ہاٹ بیٹ جرنے والی  
مین تودہ لاگ لیت کھنواو  
مین تیرے د سے کھنہ اتی لوہا کی  
ہون جہہ ملون تادہ بد بھاگو  
مین جس سے ملون وہ بڑا سا متبت ہے  
کہنہ کجھا کر کے منہ رسدھارے  
یہ کہلے اور کجھا کے پوچھنے نے لک پر بات ایسی  
جہہ رے کنت کر ہوے کچھو دا  
اور یہ بات کہی کہ بسکدا اوس شوہر جہاں ہو  
جیو ہار پیوے آہا  
جان ہو رہی تو شوہر سے یہ ہے

نامرکھن مائے تو سپیو  
اور کمانہ سرچ لکھسی باتیں نکارتے شوہر جہاں  
جس ہون تھون سمند کی باہی  
جیسی مین ہون مین قمری سمندر لکھی  
کھو جب پتین جہان لگ کھاو  
یہ اباب تاشس ریگاشٹہ لکھا ہن  
راج پات او دیون سہاگو  
مین راج پات اور سہاگ بھکو دون گ  
بھئی جیو نارنجیو مین تاری  
آکھانا کھانکھو جت لوگ تھیو تو پتید کجاتی یعنی پتہ  
کا تہہ میند بھونکھ سکھ سو دا  
اوسکو کہنہ تادہ او بھوک تھی وراہ سے کھو  
اور سن دیو یو جیت چاہا  
اور سکی صورت منھے دکھا دوہر چو چاہو



لکھمیں جاے سمند بہنے نی باتیں سچاں  
 لکھی نے اپنے باپ سمند کے پاس جا کر یہ سب ذکر کیا  
 کہا سمند رہے گھٹ مورین آن ملو ن کال  
 سمند نے سنے کہ کدیر میری میں بول میں دسکو کلا ملا

راجا جاے تہاں بہہ لاگا  
 رتن سین جا کے ایسی جگہ کے اگا  
 تہاں ایک پر بت حاد ہونگا  
 اوس جگہ ایک پہاڑ تھا بہت بلند  
 تہتہ چڑھ بہیر انہ کوئی نہ تھا  
 ادھر چڑھ کے سب نے نظر کی کہیں ہزار غلا پٹا  
 اہا جو رلون کیر سیرا  
 وہ نہا جو راون کا آرا سگا نہا  
 دودھ مار کے راجا رووا  
 دادین مار کے اد سو قت راجا رویا  
 کہاں مور سب رب بھٹا رو  
 کہاں گیا وہ سب میرا خزانہ اور دولت  
 کہاں ترنگ مور بانکا ملی  
 کہاں گئے وہ میرے گھوڑے طاقت دار  
 کہتے رانی پد ماوت چو جہہ مانہ  
 کہاں ہائی پد ماوت حسین میری جان بسی ہے

۳۹۶

جہاں نہ کوئی سندھ سی کاگا  
 جہاں کوئی ایک پیغام نہ لیجا سکے  
 جہاں سب کپور اور مونگا  
 جہاں سب کا غور اور مونگا پیدا ہوتا تھا  
 درپ سمیٹ کچھ لاگ نہ ہا تھا  
 خزانہ البتہ بہت بچھا اوسکو ہر چہ کرتا تھا کچھ  
 گا ہرے کوئی ملے نہ میرا  
 وہاں گم ہو گیا کوئی ڈھونڈ میرے نہ ملتا تھا  
 کہیں چو پر گدھ راج کچھو وا  
 کہ کسے چو پر گدھ کا راج کا مجھ سے چھوڑا  
 کہاں مور سب کنگ کنہا رو  
 کہاں گیا وہ میرا لشکر بھاری  
 کہاں مور بہت سنگلی  
 کہاں گئے وہ میرے ہاتھی سنگل دیب کے  
 مور مور کے کھو یوں بھول گراں کا  
 یہ سب مان پنا اپنا کہا کہ میرے کھو یا غور کے کچھ کچھ کھو گیا

چنپا بھنورا اگر جو ملاوا

چنپا اور بھنورا کو تو گردنے ملا دیا

پدمن چاہ جہان سن پاپون

اور کستا تھا کہ پدمنی کو جہان سسن پاؤنگا تو

دھونڈھون پر بت میر ہپارا

سب جگہ و سکوٹہ ہونا ہو گا پر بت ہو یا ستر ہوا چھا

کمان سو گر پاپون اور پدسی

کمان ایسا گرد ہدایت کرنے والا پاپون

پر پون آن یہ سمندا تھا بان

اب تو اس سمنین اگر پڑا ہوں جسکی تھانہ میں

ستیا ہرن رام سنگرا مان

ستیا کو بیادون لگیا تو رام سے لڑائی ہوئی

موہ نہ کوئی بنون کہ روئی

میرا تو کوئی نہیں میں کسی منت کر کے روئی

مانگے راجا بیگ نہ پاوا

لیکن راجا نے جو مانگا وہ نہ پایا

پرون آگ اوپان دھنپاون

اور سکی چاہن آگ میں گر پڑو گا اور پانی میں پڑو گا

چندھون سرگ اور پرون تپارا

آسمان پر پڑو ہو گا اور تپال کو جادون گا

الگم پتھہ کر ہو کے سندریسی

کہ ایسی راہ دشوار میں وہ ہدایت میری پیچھا کرے

جہان نہ وار نہ پار نہ تھا بان

جہان نہ دار کا پٹاٹے نہ پار کا نہ تھا ہے

ہنوت ملا جتا تب راماں

ہنوشکے مدد کی تب رام کی فتح ہوئی

کوہر باندھ کو کسی ہوئی

کون مجھے قوت دے اور کون راہ پر

بھنورا جو پاوے کنول کہنہ من آرت بھوکیل

بھنورا جو کنول کو پا ہوا تو دل و سنا خوش ہو جاتا ہوا و بہت بڑی کامیابی

لئے پر کوئی بہت تنہ چور لئے سو میل

اور سوقت کوئی ماتھی آپڑا تو ساری میل چور ہو جاتی ہے

ن

گاڈھے میت ہوئے تھانوا

کہ جہان میرا گاڑا دو شکر و بان پنوں

اکا سون پکارون کا پنہ جال

اکسکو پکارون اور کسکے یاس جادون

کو یہ سمندر تھے بل بادھا  
 کون ایسا ہے قوت در جو سمندر کو تھی  
 کمان سو برنجا بٹن میٹھو  
 کمان بنجا ہوا در کمان بٹن اور میٹھ ہے  
 کو اس ساج دنی موہ آئی  
 کون ایسا سامان مجھ کو لا دے  
 کو دودھ سمندر تھے جس متھا  
 کون ایسا جو دی کی طرح سمندر کو تھے  
 جو لہ متھے نکوئی دمی جو  
 جب تک کوئی جی دیکے نہ تھے کچھ کام نہ تھے  
 لے نگ مورا سمندر بھانٹا  
 میرے جو اہر کو اس سمندر کہیں پوشیدہ کر دیا

کو متھے رتن پدارتھ کا ڈھا  
 کون سے لعل جو اہر کو نکال دیہ قول پڑت کا  
 کمان سمیر کمان وہ سیسو  
 کمان سمیر ہے اور کمان باسک ہے  
 باسک دیڑھ سمیر متھانی  
 باسک کی رسی اور سمیر کی تنھونی  
 کرنی سار نہ کیے حکمتا  
 کون ہے لہن کر نیکی جس سے اپنا تھیکے  
 سو دھی اونگرین نہ تھکے گھنچو  
 سیدی اونچی سے گئی نہیں نکلتا  
 گاڈھ پرے لوتے پر کٹا  
 بہت تخفیف ہوگی تو شاید غا ہر کر گیا

لیل رہا اب ڈھیل تھے پیٹ پدارتھ میل  
 سمندر نکل گیا یخوت ہو کر یہ لعل ہے بہا کو اپنی میٹھین  
 کو اجیار کرے جب جھانپا چند اکھیل  
 کون روشنی کرے جب نہیں کہ وہ میرا چاند پوشیدہ چھوڑے

توین سر جاپہ سمندر اپارو  
 نجی نے اس سمندر نامید اکن رکو پیدا کیا  
 جہان نہ ٹیک نہ تھونی نہ کھا بھا  
 جسکی نہ کچھ آڑ ہے نہ تھونی نہ ستون ہے

ای ٹسائین توین سر جھارو  
 سے فاق تو پیہ کرنے والا سبکا ہر  
 تیرا ہر ٹنگن انتر کھرا کھا  
 تو یہ منع ہے نہ تھان کو سعلق کر دیا ہر

۲۷  
توین جگت بھارے بھارے تھا کی

توین جگت بھارے بھارے تھا کی

کس سزا نے کا جوہ لئے ہے اور تھکے ہیں

توین ڈور دھا و نہ دن اتی

تیرو ڈور کے مارے دن رات بیٹے ہیں

سب کین پیٹھ تو رہی سانی

سب کی پیٹھ پر تیسرا کوڑا ہے

توہ چھانڈ چت اور ہندھا

جو تھک چھوڑ کے اور کی طرف دل کھ

ہوں اندھا جہ سوچھ نہ پیچھی

اور میں اندھا ہوں کہ اپنی پیٹھ نہیں دیکھتا

توین جل اوپر دھرتی راکھی

تہ نے پانی کے اوریز میں کوٹھار کھا

چاند سرچ اوکھتہ پاتی

چاند اور سوچ اور ستاری قطار قطار

پانی پون آگ اومانی

پانی ہوا آگ اور مٹی یعنی اسچ بچ

سوئی سو رکھ او یا اور اندھا

وہی اتق اور دیوانہ اور ناہا

گت گت جگت تو رہی دھھی

برایا ہے دہر سارے مانیتا ہی انتہ

۲۷

پون میں بجا پانی پان میں بھی آگ

بوا اور پانی اور آگ اور

آگ میں بھی مائی گورکھ دھن سے لاگ

نک کو مار کر تو انسا اپنی یاد کہ نہ دھتک کی کو تو چھوٹا

توین کچھ پوس کرس مر اوو

تو ہی تجو روں سے ملقات رہا ہے

جہ لگ کچھری او یک ساقان

جتن نہ تو رو میں اور میں دھتک کی کو تو چھوٹا

رووون جماوس نوئی بھانان

ایک ہی تو تو ہوتا ہے

توین جیو تن مر دوس دی آوو

نوسلے بان کہ سمین داخل کیا

چو روچھن سو تو رہی باقیان

سہ ملقات رہا ہے

سب برہم ہیں تو پانان

سہ ملقات رہا ہے

جانش بے اوستھا موری

نوبہرے حقیقت حال سے خوب اگادہ

ایک مے کر مرے سودو بجے

اور حال یکہ سارس کی چوڑی میں یکے ترا ہے

جھورت تبت و گدہ کامر نون

خشک ہو چکا اور جل جل کے مرنا کیا ضرور

مر نون سولے پر مروت کا نون

نیکن ایسا مردن کہ ہر دم نکلتا دھنکا نام لیتا

جس بچھڑے سارس کی چوری

بہ طرح سارس کی چوڑی میں ایک مے ترا ہے

رہا بچا سے تے آب پو بجے

سوا ب رہا نہیں جاتا آب زندگی تمام ہوتی

کلپون مانٹھ بیگ فسترون

کبتک کلپون پیشانی تہر پر کیا کیا رگی مر جاتا

توین کرتا کر س یک ٹھا نون

اور تو ایسا کار کا گدا کہ اگر جا تو اکہ میں لاد

دکھ جو پر تھیم دیجئے سکھ نشو وے کوے

دوست کا بیچ جو دوست دیکھے تھاد سکھ بھی آرام سے نیند آئے

یہی ٹھا نون تن ڈر پہل نہ بچھو واہوے

ایسے مقام پر ہی ڈرتا ہے کہ ایسا نہو وے کے بعد غافلت ہو جائے

کا ڈھ کٹا رگیوں کے لاوا

اور کٹا زنگال کے گردن تک لایا

با مھن روپ آئے پر گٹا

برہمن کی صورت بن کے سمندر ظاہر ہوا

ہاتھ کنک بیسا کھی لینھے

اور ہاتھ میں بیسا کھی سوئی لے تھا

کنک تیر دھوتی تر بانڈھے

سوئی کے تیر دھوتی کے کنارے پر گے ہوئے تھو

کہہ کے اوٹھا سمندر منٹھ آوا

رتن سین یہ سچے و سپاس کے سمندر میں آیا

کما سمندر پاپ اب گٹھا

اتنے میں سمندر نے آگے کہا کہ اب گناہ گٹھا

تک دوادس مستک دینھے

تک مثل چودھویں اشکے چاکر ماتھے پر پڑ تھا

مندر اسرون جینیو کا ندھے

کانون میں منڈھے اور جینیو کا ندھے پر

پافورکنک جبر او پانون

کھرا دن سونے کی جڑ و پاد نین پہننے

کہہ رکے کنور موسون سب بانا

اور یہ بات کہی کہ اے کنو مجھے سے سبالتین کہ

پر ہنس مر س کہ کو سنہ لا جا

اور زہر خندہ کر کے کہا کہ کہ شرم اپنا مرنے کا

دغیہ اسیں آئے تہ ٹھاپا

آکے آسیں یعنی دعا دی اور سی مقام پر

کا ہے لاگ کر س اب گھاتا

کے واسطے اپنے قتل پر تو آنا دہے

آپن جو دیس کہہ کا جا

اور اپنا جی کس کام پر دینے کو ستہ عدو

جن کٹا رکنٹھ لاوس سمجھ دیکھ من آپ

نیکٹا رگروں سے الگ کر او سا پنہ دل میں غور کر کے سمجھ لے

سکت جو جو کا ڈھس مہادو کھہ او باب

اپنی جان آپ سے دینا اور حرام موت مرنا بڑے گناہ کی بات ہے

کو تہ او تر دیے ہو پانڈے

رتن پرینے سنکے کہا کہ تم کو کون جواب دے گا

جنو دیپ کیر ہون راجا

ہندوستان کا راجا ہوں

سنگلیپ راج گھر باری

سنگلیپ کے راجا کی لڑکی کے

لکھ پوہت دواج تین بھرے

اوسکے بچے لاکھ تہی بھر کر جھکو جینو بن

رتن پدار کھتہ مانک موٹی

نعل و خشاں و ہر طرح کا جواہر اور انک ورتی

سو پو لے جا کر جو بھانڈے

وہ شخص جواب دے جس کی جان غالب میں ہو

سو میں کینہہ جو کرت سمجھا جا

جو کام میں کیا سزا دار ہوا

سو میں جا ہے بیاہی تاری

ساتھ جا کر میں شادی کی

نگ امول اوسب نمرے

اور جواہر بے قیمت بہت آبادار دیا

ہمت نہ کھانکے سپت اوتی

اور دوستانہ دی کہ اوسیں کبھی کی موتی

بہل گھور ہستی سنگلی

بہل اور گھورے اور ہاتھی سنگلی پی

تہ گوہن سنگل پد منی

اور بہت ہی سہیل حسن پد منیاں سنگلی پی

اوسنگ کنور لاکھ دومی بلی

اور دو لاکھ کنور صاحب فوت ہمراہ کئے

ایک سون ایک چاہر دینی

ایک سے ایک حسن میں زیادہ تھی

پد مات سنار روپ من کنہ لگ کوٹ میل

پد مات ساگر زمانے حسین تھی کہا ننگ اپنا مال نون

تے سبے سمنہ کھوین ہون کا جیون اکیل

اور سب مال اسبالیہ رجانون کوئی برباد کیا میں لایا پی

جگ جو بوڈ سب کہہ کہہ مور

اور یہ بات کہی کہ زمانہ اپنا اپنا لکھ غرق گیا

بو جھہ بچار توہین کہہ کھیرا

تو ہی سمجھہ بوجھ کہ تو خود کس کا ہے

پنی توہ حسین نہ او گھوین کھئی

اس پر بھی ال کی تیری آنکھ نہ کھلی

ہاتھ نہ ہا جھوٹ سنار

لیکن یہ جو زمانہ کیسے ہاتھ نہ

سنت سدھ پناوت راپا

تو جمع کر لیتے دیوتا لوگ اورا جا لوگ پنا

دیکھا بھار چنپ کے چھوڑا

ناحق کا بوجھ دیکھ کر بوسے جوڑ دیا

بنسا سندر ہوے اوٹھا اوچورا

بسکے سندر بنسا او کو نہننے سوائے دشمنی ہو

تور ہوے توہ پرے نہ ہیرا

تیرا ہوتا تو تیرے پاس نہوتا

ہاتھ ضرور دھنی سرمانکھی

ہاتھ میں مل کے تھی کچھ سرفقت ہے

بہت نہ لگے روے سر مارا

بھون نہ دنیا میں آک اپنا سر مارا

جو پنی جگت ہوت کھڑا یا

اے اس دنیا میں کسی کا مال قراہ پکڑتا

سہ نہ نہ درپ نہ سنتا گاڑ

دو سو کو نہ نہ ہو دیکھ کے جو بیا او گلا

۴۰۲

پانی کے پانی منہ لگئی

پانی کا مال تھا پانی میں گیس

توین جو جیا کسل سب بھی

تو جو زندہ رہا یہی بڑی خیریت ہوئی

جا کر دینے حیراؤ کا یا لیمہ چاہ جب چاد

میں کا دیا دوا جسم اور جان تھا جلد دینے چاہ لایا

دوہن کچھی سب تا کر لئے لوکا کچھتاو

مال دولت سب اوسکا ہوا دیکھ لینے کا کیا افسوس

ان پانڈے پر کہنہ کا ہانی

راہا نہ ہو اب یکا کہ وہاں کچھ کچھ نقصان کا

تب کے پاؤں کے بھولا

مست یا مست علی تی اوسکی ملاقات بہت ہوئی

پر کہ نہ آپن نار سہرا ہا

مہر چند مرد کو مناسب نہیں اپنی عورت کی تو فیکنا

کہنہ اس نار جلگت اپرا نہیں

اگماں ایسی عورت زمانے سے بہتر ہوتی ہے

کہنہ اس میں بھوگ اب کرناں

اگماں ایسا خوش و خرم ہو کر آسائش کرنا

جنہ اس پر پی سمنگنٹ یا

بہمان ایسا جو اہر شل چراغ کے سمنگنٹ یا ہو

جس فی سمند دنیہ دکھ موکان

لیکن مست و سمند رنے بھکوستا یا

جو پا پون پد ماوت رانی

جو پد ماوت رانی پا جاؤں

پن تہ کھوے سوئی پتھہ بھولا

پھر اوسکو کھو کے اوسی راہ بھولا

مومین گین سنور پی چاہا

لیکن جبکہ مجا باجو ہو تو یہ کرنا مسافیر

کہنہ آں جو ملن سکھ چاہن

کماں ایسی ہوتی جو جسکے واسے خوش نہ گانی ہو

ایسے جیسے چاہ پھل مرناں

ایسی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے

تہنہ کم جو اچھے مرجیا

وہاں اپنی زندگی خواہ کیونکر چاہو

وے تھیا جھگڑوں شیو لوکان

اوسکا الزام شرمین و دنگا اور دنگا



کامین نیک فنا و کامین سنورا داد

کیا ہے اس سمندر کا نقصان کیا جس کا اسی یاد کر کے فوٹیا

جائے سرگ پر جو یہ یہیہ کر مورینا و

عاقبت بن ایک جا ہو گئے تو میرا اور اس کا نقصان ہو گا

جو توین موکت رو و س کھرا

جو تو وہ ہے تو کھرا رو تا کون ہے

جو مر بھا او چھارس کا یا

جو مردہ مر جاتا ہے اور جسم کو چھوڑ دیتا ہے

جو مر بھیو نہ بڑے نیران

جو مر جاتا ہے وہ پانی میں نہیں ڈو جتا

تو سون ایک باور میں بھینا

تجھ ایسے ایک دیوانہ ہی تجھے ملاقات ہوئی

وٹھونا رن کر پرا پکھو وا

اوسکو بھی اوسکی عورت جدا ہوئی تھی

پن جو رام کھوئے بھامرا

لیکن بھر جو رام اپنے تین کھو کے مردہ شمار کیا

نس مر سہہ مونڈاب آنکھی

تو بھی اسی طرح مردہ بن جا تو آنکھ اپنی بند کر

یاور اندریم کالید جاسنت و بھی پاٹ

دیوانہ اندر محبت کا آلودہ سنتے ہی راہ پریا

نامہ مرے نہ رو و س مرا

نہ مردہ و بیش کرنا ہے نہ مردہ رو تا ہے

بہر نکرے مر ن گے دیا

وہ بھرا اگر مرے کا دعویٰ نہیں کرتا

بت جائے لاکے پتیران

وہ بکر کرنا رے لگا جاتا ہے

جیس رام دوسرے کر بیٹا

جیسے رام دوسرے کے بیٹے کی ملاقات ہوئی تھی

یہی سمندر منہ پھر پھر رو و

اسی سمندر میں وہ بھی پھر پھر کے رو تا تھا

تب اک انت بھوئل ترا

تب ایک طرک کا ہو گیا اور ترنگ

لاون تیر ٹیک مبیا کھی

میں تجھ کو بھی کتا لگا دوزخا میری بیا کو بھی

نکھ ایک منہ لے گا پداوت جہ گھا

ایک بل بن وہاں و سکو لیک جس کا دل پڑھی

پداوت کنہ سوگ تش بتیا  
 پداوت پر ایسا رنج و غم گذرا تھا  
 کنک لٹا دوی نارنگ پھری  
 سونکی شاخ میں جو دنا رنگیاں پھلی تھیں  
 تہہ پر الک بھونگن ڈسا  
 اوپر طرہ بہ رنگنی زلفون نے ڈس لیا  
 رہ مرناں ٹیک دکھ دادھی  
 پداوت کر پر ہاتھ رکھے دکھ کی جلی  
 تلن کھنڈ دوی تیس کرھاؤ  
 کنول کے بڑکے ایسے ادسکی کرتھی  
 بے ٹوٹ جم کنچن تاگو  
 ایسے ٹوٹ رہی تھے جیسے سونے کا تار  
 پان نہ کھاوے کرے اپا  
 پانی نہیں پتی تاتہ کرتی ہے

جس اسوگ پروا تر سیتا  
 جیسے اسوگ درخت کے پتے پر گندیا تھا  
 تنک بھارا دھٹے سکے نہ گھری  
 اونکے بوجھ سے وہ اونٹھکے کھڑی نہوسکی  
 سر پر چڑھے مہین پر گسسا  
 سر پر نو پڑی تھیں لیکن دل میں اثر تھا  
 آدمی کنول بھی سس آدمی  
 آدمی کنواور آدمی چاند معلوم ہوئی تھی  
 رومادولی بچھوک کھاؤ  
 اور بالون کا خط بار یک حد قابل تھا  
 کو پیو مروی دئی سہاگو  
 کون شور کو ملائے اور سہاگ دے  
 پھول سوکھ تن رہے نہ باہو  
 پھول جب سوکھ جاتا ہی تو خوشبو نہیں پتی

۴۰۵

گنگن دھرت جل بوڈ گے بوڈت ہوئی فاس  
 بھاگتے نزدیک کمال اور زمین پانی میں وہ بھی دیکے بیدم ہو گئی  
 پوپو چا یک جیون رری مری سوانت پیاس  
 پانی کر کے جسطح پہنچا جلائے سوانی یعنی آبِ نسیان کی آرزو

جہست ہوئے چھری کے سیتا  
 جسکے ساتھ ہوتی ہر فریب کی راہِ خدمت کی

کچھین چل نار پر لویا  
 دولت جو بری جالاک عورت مثل پرندہ ہو

جہست ہوئے چھری کے سیتا  
 جسکے ساتھ ہوتی ہر فریب کی راہِ خدمت کی

رتن سین آوے جنہ باٹان  
 رتن سین جس راہ سے آتا تھا  
 اور پستی پداوت روپان  
 اور پنی صورت پداوت کی سی بنالی  
 دیکھ سو کنول بھنور ہوئی دھاوا  
 تیر سین دسکو دیکھ کے بھنور کی طرح کنول دھڑل  
 نکلت آئے کھپ سین دھمکی  
 یہ تھا تو جانا کہ دولت شوخ دیدہ ہو  
 جو بھیل ہوت کھپ سین باری  
 اور یہ بات سوچا کہ اگر یہ صورت کھپنی تھی ہوتی  
 پن دھن کھپ آگین جو ہی روتی  
 یہ وہ صورت کے ہو کے رونے لگی اوکھا

۴۰۴

لگن جاے بیٹھ تہ گھاٹان  
 پیشتر سے جا کے اوس گھاٹ بیٹھ رہی  
 کینھس چھانہ جڑے جڑے ہوا  
 اور سایہ کیا دھوپ کے جلے کیواستے  
 سانس لینے وہ باس نہ پاوا  
 لیکن سو گھا تو پداوت کی خوشبو نہ پالی  
 رتن سین تب دیکھی پیٹھی  
 تب رتن سین ار کی زلف سے پیٹھ پھیر لی  
 حج مہیس کت ہوت بکھا کی  
 تو اسکو چھوڑ کر مادیو فقیر کہہ دیں ہو جاتے  
 پرکھ پیٹھ کس دیکھ پیٹھ پنی  
 کہ ای شوہر پیرو کسو اسٹے پیٹھ دیکھ گیا

ہون رانی پداوت رتن سین توین جو  
 مین رانی پداوت ہون اور تو رتن سین میرا شوہر ہے  
 آئے سمندر منہ چھانڈی ارب دی مین جو  
 تو نے سمندر مین کے کھنڈ الدبا بین رو کر اپنی جان دی

لیت پھرون حالت کر کو جو  
 مانتی پھول کا سراغ ڈھونڈتا بھرتا ہون  
 کہنہ دہ باس لے ہے کھر جو  
 کہن وہ خوشبو تھیں جس سے دل کو ترا ہو

ان مہی موی بھنوراو بھو جو  
 تیر تیر دیکھو بھین کا کہیں آجا بھنورا  
 ست مار بھنورا اس پیو  
 یہ بات نکل تکی ہوا دھوہی مین منہ بھنورا

اگر کسی شخص کو  
خوشبو نہیں لگتا

پھول سوئی پی باس نہ ہوئی

پھول دی یعنی اگرچہ پادرات کی شکل لگتی لیکن

باس نہ لیے مالتہ ہیرا

لیکن سبکی خوشبو غریب نہیں لگتا وہ مالتی ہی کو دیکھو

ورقی جیودے ہووے داسو

قربان ہو کر اسی پر جان تیا ہی اور غلام ہو جائے

تو تن ہوے پیٹ جیو آئے

تو زندگی ہو ادھ جسم میں جان آئے

اور پھول کے باس نہ لیو دن

غیر پھول کی خوشبو سنیں لیتا ہوں

کا توین نار کر س اس روئی

یہ کیا کرتی ہر ای عورت جو ایسا روئی ہو

بھنور جو سب پھول نہ کر پھیرا

بھونرا اگرچہ سب پھول کے باس گذر کر نہا

جہان پا و مالت کے باسو

اور جس جگہ مالتی کی خوشبو پاتا ہے

مکت وہ باس پون پنچا وے

دیکھو اب دسکی خوشبو ہو اپنی جانی ہے

ہوں وہ باس جیو بل دیو دن

میں اسی کی خوشبو پر جان قربان کرتا ہوں

بھنور مالتہ پی چھے کانٹ نہ آوڑ ڈھپھ

بھنور مالتی کی خواہش میں رہتا کا او سکھ نظر نہیں آتا

سونہیں بھال گھائے مہین پھیرے پھیرے

ساتھ ہی نہ ختم نہ کیا گیا ہے دلیں لیکن پیٹ نہیں پھیرتا

جہان سو مالت چل لے جانو

جہان مالتی ہے چل میں لئے چلتی ہوں

پان پیائے مرت پیا سا

اور یانی پلایا او سکھ جو پیاس کرتا تھا

نکسا سرج سمنہ منھ چھپا

ویسے ہی تیرا سوچ یعنی راجا سمندر میں کچھیا

تب نہیں ہوئے راجہ ٹھانوں

تب وہ ہنس کے بولی کہ ای راجا او سکھ قائم

لو سو آئے پد ماوت پاسا

پھر دھات ہو ادھ لیکر پادشاہ پاس لائی

پیو پان کنولا جس پیرا

اور بابا کے مخاطب کر کہا کہ اب بانی پوادی

۴۰۷

نکلا

مین پاواپو سمند کے گھاٹ  
 بنے تیرے شوہ کو سمند کے گھاٹ پایا  
 دس دن پہلے جس ہیراجوئی  
 دانیا ایسے تکیہ میں جیسے ہیرے کی روشنی  
 بھجانک اور کیر چستا  
 بازو اور کراؤ کر دن مثل شیرادیتے کے  
 جس نل تپت دامنہ پوچھا  
 جیسے - اہا نل زراہ موز دل دس کو چھوٹا

راج کنور من دیے للاماں  
 یہ ایسا راج کنو - جکہ اسکادل پیشانی سے چکنا چر  
 نین کچور بھرے جن موتی  
 آنکھ کے پیالے میں گویا موتی بھرے میں  
 مورت کا نہ دیکھ گویا  
 صورت کھیا کی سی جکی دیکھنے والی گویا  
 نس بن پران پیڑی چھوٹا  
 دیسا ہی بیجان خالی ایک جسم رکھتا ہے

جس توین پرک پدارتھ تیس تن تہ جوگ  
 لچی نے کہا پدارتھ کہ جیسی تو لعل جو اہر دیسا ہی تن تہ جوگ  
 ملاجنور مال تہ کہہ کر ہو دوس بھوگ  
 بھنورے اور ماتی سے دمل جو اب طرفین خوشیاں بناو

پرک پدارتھ کہیں جو ہوئی  
 لعل رتہ جی پر ۱۰۰ ت جو ناتوان ہو رہی  
 جانو سورج کیٹھ پرکاسو  
 لویا سورج سے طلوع کیا  
 کنول جو پس سرج مکھ ورسا  
 کنول جو پس سرج مکھ ورسا  
 کنول سرے مکھ سورو  
 کنول سرے مکھ سورو

سنتھ رتن چڑھے مکھ جوئی  
 رتن سیکل ۱۰۰ سنہم چمنہ پراویلے روشنی آگتی  
 دن بھرا کھانول بگا سو  
 دن بھرے اور کنول یعنی طمین کا دل کھلا  
 سرج کنول دشت سون پر  
 اور سوچ یعنی راجا کنول یعنی پداوکت و کھلا  
 بھیرا تمنت دوہون رسو  
 ۱۰۰ ردونون جانب تمنت و درمطوط ہوئے

مالت دیکھ بھنور گا پھولی

مانہ کو دیکھ بھنور پھولی گیا نونچ ہے

دیکھا درس بھی پک پاس

دیار دیکھا اور ایک پاس جمع ہوئے

کنچن واہ دنیہ جن جیو

مثل طلای گاہکے جان پادشہ اشرافی

بھنور دیکھ مالت من بھولی

بھنور کو دیکھ مالت من بھولی گئی

دیکھی وہ وہ دہلی آسان

اوسکی وہ اور وہ اس کے اسید وار ہوئے

اگوا سرج چھوٹ گاسیو

آفتاب طلوع کیا سردی جاتی رہی

پانی پری دھن نی مین نہ سون کیج نہیٹ

پدارت شوہر کے پاؤں پر گری آنکھوں سے خاک جھاڑ کر

آخر ج بھیو سین کنہہ جی سس کنہہ بھینٹ

تنب برا سبکو کہ جانہ اور کنول مین ملاقات ہوتی

جس کے تلے سب کو د

جیسے وہ تلے میسے سب ملین

جن مہین پر اتن جیو د

کیا فردے کے تن مین پان پری

پانہہ پری گھال گین پری

پاؤں پری : ات سر کو اٹکے پان پری

آہی چھا رہے مالت سا جو

خاک تھی اب انسان بنی

پدارت کے پانہہ لاگا

پدارت کے پاؤں پر ڈال دی

جن کا ہو کنہہ ہوئے بچھو د

خدا کرے کہ کسی کو کسی کی مفارقت ہو

پدارت جو پاوا ہو د

پدارت نے جو شوہر پایا

کرنو چھا ورتن من داری

جان کو قرآن اور دل مشار کیا

نوا دتا دنیہ مدد آہو

آج سے نو سے خدا نے زندگی کی

اجارووی گھال گین پاگا

راجا رویا اور سر اور پری

اس نگرہی تب چیتھ نہ کوؤ

ایسے شہ کو پھر کہنے نہ پہچانا

سوئی جیائے کراوے بھیٹا

پھر وہی زندہ کر کے ملاقات کرا دیتا ہے

تن جی منھ بدھ دینھ کچھ تو

خدا نے وقت زدوں کی تو بین جان ڈالی

سوئی مار چھار کے میٹا

اوس خدا کو یہ قدرت ہو کہ اس کے خاک کر کے

مہریت جو من سے قہی ملا بدھ آن

اسے خود دست جو دل میں بساتھا اوسکو خدا نے ملا دیا

سنپت بیت ترکھ کنز گاہ لالچہ کا بان

راحت اور بیچ مرد سچی داسے ہے خواہ نفع ہو یا نقصان

مٹھ پر شاو پا یو جو چہا

نہنے تو دیک باجسی خواہش کی تھی

جو دیکھے بھل کسے نہ کوؤ

تو شخص ہو یا یہ حال میں دیکھے کا تلو چاہا

ادجت ہست گھور آو ہاشی

اور جتنے ہاشی اور گھوڑے تھے

تانت مرن بھرن دکھ روگا

اور زمین تو مرنا اور پھرنا اور در دو آیتہ

جو ہیہ کر سب بوڈ سو پاؤن

اور کہا کہ جو اسکا سپاٹ و باجوہ سپاٹ

جو موہتا سو چھرک جیاوا

اور جو جو مر گیا تھا جھرک جھرک نہ کو زندہ کیا

کچھین سون پرمات کما

پہلی سے پرمات نے کما

جو سب کھوے جانہ ہم دوؤ

جو یہ سب ہاں ستام اور لشکر ہم دونوں برابر

جے سب کنورت ہم ساکتی

جتنے کنورت ہمارے ہوا تھے

جو پاؤن نہ سکھ جیون بھوگا

اگر وہ سپین ہاں تو زندگی کا ہوا ہے

تب کچھین گئی تپا کوٹھالوں

یہ حال سنکر بھی باپ کے پاس گئی

تب سو جے انبرت لڑاوا

موت اور سکا پہرہ و صفات کی لایا

ایک ایک کے دھیمہ سو آئی

ایک ایک کے جیادے کے پاسے حاضر کئے

بھاسنتو کہ من را با مانی

اوسوقت ۔ ابا اور رانی کی دلجمعی ہوئی

مے کی سب ساختی بلبل کرتہ آند

جتنے ہوا ہی ۔ ابا کے فوجی آئے تو بلبل کے خوشیاں کیلنگے

بھئی پر اپت سکھ سینت کیو چھوت نکھہ دھند

راحت اور دولت حاصل ہوئی اور جانار باد کو اور بچ

اور دھیمہ بہہ رتن پکھانان

علاوہ اس کے سہ ہزار بہت سا جوا ہوا

جی یہ مول پدارتھ نانوں

وہ جوا ہر ایسے بیش قیمت مائی تھے

تھخہ کر روپ بھاو کو کما

اس کا حسن اور قیمت کون کہہ سکے

ہیر ہار بہہ مول جوا ہی

ہر ہر کے جو بڑے قیمتی تھے

جو یک رتن بھناوے کوئی

اگر ایک نگ کوئی فروخت کرتا

درب گرب من گویو بھلائی

زر کے غور سے دل ایسا بھول گیا

لکھ دیر گھ جو درب بھانان

چھوٹی بڑی کوئی ترانے ایسی تھی جیسا کہ

شون روپ جو منہ نہ انان

اور سونا اور چاندی جو قیاس دور ہے

کا تہہ برن کون تھخہ ٹھالوں

کہ اس کا بیان میں تمھاری پاس کیا کروں

یکلک نگ شے بڑا لہا

ایک ایک نگین دنیا کے مول کا تھا

تے سب نگ جن جن کو کسی

وہ سب نگ جن جن کے رکھے تھے

کرے سوئی جو من منہ ہوئی

تو جو حوصلہ دل میں ہوتا وہ نکالتا

بہم روپ کچھ منہ نہ آئی

کہ ہم ایسا دولت میں کوئی نیا ملین نہیں تا

جو جنہ ہے سوئی تنہ مانان

جو شکر جگر درد کا رہتی وہ اس سے ملتی



بڑا چھوٹ دو دسم سوام کارچی سو  
 بڑی اور چھوٹی چیز دو تو برابر تین کام میں  
 جو چاہے جہ کلج کنہ وہی کلج سون ہو  
 جو جس کام کے واسطے چاہتا وہ کام اس سے نکلتا

دن دس ہے جگے پنائی

دس دن تک برابر نمان رہے

کچھمی پداوت سون بھینٹی

پلمی نے پداوت سے ملاقات کی

سمند دینھ پان کر میرا

اور سمندر نے پان کا بیڑا دیا

اور پانچ نگ دینھ لیکھی

علاوہ اسکے پانچ نگ ایسے اندانکے دے

ایک سوانبرت دو سرھنسو

ایک انبرت دو سرھنس پرندہ

چوھتھ دینھ سادک سادور

چوتھا بچہ سادور کا دیا

ترت ترنگم دوو چڑھائی

پھر فوراً دو گھوڑوں پر دونوں کو سوار کر کے

پن بھئی یدان سمند سون جانی

پھر سمندر سے کودا عہرے

جو ساگھا اپنی سو میٹی

اپنی سورت بدل کر

بھر کے رتن پدارتھ میرا

اور جو اہرشل لعل دیا تو حادرا لاس کے بیٹا

سرون سنے نین نہ دیکھی

کہ نہ ایسے کانوں نے سنے نہ آنکھوں نے دیکھے

اوتیسر پنکھی کر بنسو

اور تیسرا پرندہ اصل سب جانور دیکھا

پانچون برس جو پنچن مورو

پانچوان سنگ پارس جو سوئی کر ہے

جل مانس اگوا سنگ لائی

جل مانسوں کو آگے کیا کہ وہ ساتھ چلے

پن بھئی یدان سمند سون جانی

بھینٹ کھانت سمندن کو پھر کر نایلی ماتھ

پھر ملاقات کی سمندر ان یعنی زن سمندر نے تسلیم کر کے بھینٹ دی

# جل مانس تب پھرے جب آئے جگنا تھ

اور جل مانس بھی رخصت ہو کر پھر پھر واسطے ہر سڑی جگنا تھ

جگنا تھ جو دیکھے آئے

جگنا تھ جو دیکھنے کو آئے

راجین پرمات سون کما

اور سونٹ را جانے پرمات سے کما

سانٹھ ہوئے جاسون سولولا

اور دولت ہوئے تو ہر شخص بات کرتا ہے

سانٹھین راٹک چلی مورانی

دولت سے کینہہ اکر کے چلتا ہے

سانٹھین آو گرب تن بھولا

ماسب دولت کا غرو سے بدن بازہ رہتا ہے

سانٹھین جاگ نیند من جانی

صاحب دولت جاگتا ہوا کو نیند نہیں لاتی

سانٹھین دشت جوت ہونینا

دولت نگاہ اور دشمنی آنکھوں میں ہوتی ہے

بھو جن ریند حاجات پکے

تو کھانا پکایا اور چاول بھی پکوا سنے

سانٹھ نانتھ کھچے گانتھ نرا

کہ دولت گئی کچھ گانتھ میں نرا

نشتھ جو پرکھ پات جیون ولا

اور شخص بید دولت شل نیو کے سبک ہے

نشتھ راوسب کنہہ پورانی

اور بید دولت راوسب دیوانہ کہتے ہیں

نشتھ بون بدھ بل بھولا

اور بید دولت بات مقل کی بھول جاتا ہے

نشتھین کسین ہوئے اونٹھانی

اور بید دولت کو کہتے ہیں زیادہ نیند آتی ہے

نشتھین ہسین او مکھ مٹیان

بید دولت کے دل کا حال سنہ نہیں آتا میں یا نہیں

سانٹھین ہے سدھن تن نشتھ اگر بھونکھ

صاحب دولت کا نر آسودہ رہتا ہے اور فلس کو بھونکھ زیادہ ہوتی ہے

بن گنٹھ برکھ تنگ جیون ٹھاڈھا ڈی سوکھ

اور جب کا کینہہ غالی ہوئے شل درختے برگ کے کھڑا کھڑا سوکھتا ہے

پرمات بولی سن راجا  
 پرمات نے کہا سن اسے راجا  
 انا اور برب تب کینٹھ نہ گائیں  
 جب دولت تھی تب گائیں نہ باندھی گئی  
 مکین سانھر گائے جو کرے  
 کشائش کے وقت میں دولت کو گروہ میں پائے  
 جہ تن پائے جاے جہ تاکا  
 جسکے بدن پر پرچہ میری ہرمان تاکا ہی جاتا  
 پچھیں انا دینے منہ میرا  
 بلجی نے مجھکو بیڑا دیا تھا  
 کاڈہ ایک نگ بیگ بجاؤ  
 ایک نگ نکال کے جلد فروخت کرو  
 درب بھروس کرے جن کوئی  
 زر کا کوئی بھروسہ سانکر سے

۴۱۴

جیو کین دھن کو نے کا جا  
 جب ہی جی گیا تر دولت کس کام کی  
 تن کت ملے پچھہ چنا نہیں  
 پھر ک کوئی ہے دولت جیساک جاتی ہے  
 سانکر پرین سوئی ابکرے  
 تنگی میں ہی دل پاتا ہوا کہ ہوتا تو سب کچھ کرتے  
 بیگ پہاڑ ہوے جو تھا کا  
 اور جو تھا جاتا اسکو ایک دم چلنا بھاڑتی  
 بھر کے رتن پدارتھ میرا  
 اور لعل و جواہر ہر اور غیرہ بھر کے دیا تھا  
 ہرے پچھہ پھیرون پاؤ  
 پھر دولت آئیگی اور پھر وہی دن دیکھو گے  
 سانھر سوئی جو گائیں ہوئی  
 صاحب دولت ہی جسکی گائیں کچھ ہو

جو رکنک پن راجا گھر کٹھ کینٹھ بیان  
 راجا نے لشکر جمع کر کے گھر کی طرف کوچ کیا  
 دیوسنہ بھان انوپ بھا باسک اندر کان  
 دن کو سورج غائب ہو گیا اور باسک وراڈر کوئی ہوا

پھر ارجیت اندرا سن گاجا  
 زندہ بھرا اور تھکا اور کھارن ہوا

چتور آئے نیر بھاراجا  
 جنور گتھ سے راجا برب تریب ہوا

باجن بابے ہوئے اندورا  
 بابے بیٹے ہوئے آئے اور شور مچا  
 پر مات چنڈول بیٹھی  
 پر مات چنڈول میں سوار تھی  
 میں امنیہا رہے نہ سودھا  
 یہ نفس کش کس طرح سیدہ نہیں جوتا  
 سہس ہر کھ دکھ سہی جو کوئی  
 نزار برس تک جو کوئی ٹھیک سے  
 جو گنہ ہی جان من مارا  
 جو گیون نے بھی جھکرا اپنے دل کو مارا  
 رہے نہ پاندھا پاندھا جہین  
 بانہ باہو ابھی قابو میں نہیں رہتا جسے

آونہ ہیل بہت اد گھورا  
 کہ آئی ہل اور ماتھی اور گھورے  
 پن گئی اولٹ سرگس من بھی  
 پھراوئے پھر کے آسمان کو دیکھا  
 بیت نہ سنورے سپت لیدھا  
 مصیبت نہیں یاد تھی جب بھی دول کاتی  
 گھری ایک سکھ لہرے سوئی  
 ایک گھری کے کھنڈا و سکھ فراموش ہوتا  
 تھون نہ یہ من مرے اپارا  
 تب بھی یہ نفس نہیں مرتا ہے  
 لکھا مار ڈار پن سہین  
 تیلیا زہری جھون نے دیکھے مارا

۴۱۵

محمدیہ من امر ہو کہہ کر مارا جا ہے  
 محمدیہ دل اور بھی درگاہ نہیں کہ کس طرح مارا جا ہے  
 کہاں سدا شیون آلیون گھٹتہ کھٹ بلا  
 کہاں سدا شیو آدین ہو گھٹتہ کھٹتہ گزر جا ہے

بہہ بکار سوئی جن جاگے  
 نہایت بغیر تھے گویا سوتے ہر جاگے  
 سنگ ساتھ نہیں دوسرے  
 کہ ہمارا ہر اہی دوسرا کوئی نہ

کنور جو بہہ گھاٹن لاگے  
 کنور جو بہہ کے گھاٹو میں جاگے تھے  
 بکل اچیت چیت تن کہا  
 نہایت بیکل اور نیم جان تھی ہوش میں آئی کہا

کمان بھگتے ہم کمان

کہن ہم نے اور کمان آئے

جاگتہ دیادش کے آپنی

بھگاہ عنایت سے دیکھا تو اپ ہی جاگے

ہم کے سنگ بدمنی با بچی

جسک سانہ پد منی بچی بھور تھی

اب مگ ملے آئے جگنا تھا

ب سنا یہ جگنا تھ آکے ملے

اب دکھ ملے آئے کے راجا

اتنی تحلیف کے بعد راجا آکے ظا

جانی نہیں کہ جائنہ کمان

یہ نہا نا کہ کمان جاتین کے

کھول سونین دینھہ بدھ چھاپنی

آنکھیں کھولیں تو پھر بند ہوئی جانی نہیں

بہت اندھیت ترت نا بچی

بہت خوشی ورنہایت سرور کی ناپنے لگا

سہی آمی کے ناو تھ ما تھا

سب سنے آکے سجدہ کیا

سوئی تے گئے اونکے کاجا

ہر ایک اونکے کام کیواسطے دوڑنے لگا

۴۱۶

سوہیر امن رتن رب سوہ پداوت لال

دہی بر امن دہی رتن سین دی پداوت

سوہ پداوت سو کو نور سوہ پتیم پت پال

دہی پداوت در دہی کو نور در دہی دوست بھتی پالی

چھپ

ناگتہ کنہہ اگم جساوا

ناگتہ کو پغید سے آسمان کر دیا

اسی چھوئی ناگن جس تتا

اگرچہ شل فردہ ناگتہ کے چڑا باقی تھا

سب دکھ جس کنیل کا چھوئی

جسنا دکھ تھا کیچنی ن سرج بھوٹ کیا

گئی سونین برکھ جاجن آوا

اب او سکی سونش گئی اور برسات گویا آئی

جیو پاتین تنگی بھی سچا

لیکن راجا کے آنے سے دہی حاصل ہوئی

ہوئی نسرہ جس بیر ہوئی

ایسی پاک دھان نکل جیسے بیر ہوئی

جس بھین دہ اساڈہ پلہائی

جیسے زمیں اساڈہ کے مینے میں جتنی بھی سرنگی

وہی بھانت پلہی سکھ باری

اسی طرح سر سبز ہوئی سکھ کی باڑی جی جن

بہس گانگ جسم باڈھی لئے

نوشی کے ماری جیسے انگا جرات یونیائی کرتی

کام دھنک سردی بھئی ٹھاڈھی

شدت کی کمان زیر لیکے کھڑی ہوئی

پر تہ پوند اور سوندھ بھائی

پانی کی بوندین پڑتے ہی سوندھی خوشبو کی

اودھنی کر لنی کو نپ سنواری

پیدا ہوئی انگور کی اورئی کو پل سنواری

جو بن لاگ بلورین دئے

اسی طرح جو بن یعنی جوانی ناگتی کی جوش پڑائی

بھاگیو برہا ہی جو باڈھی

فراق بھاگا جو بہت ترقی پر تھا

پونچھنے سکھی سہیلین ہر دین دیکھ اتند

سہیلین نے ناگتی کا دل خوشش دیکھا پوچھا

آج بدن متہ نزل کمان اودا ہی چند

آج تمہارا بدن بہت چمکتا ہے کمان چاند نکلا

اب لگ سکھی پون آہاتا

ناگتی نے جواب دیا کہ سیلیو اب تک ہوا گرم لگتی تھی

مہ بھسی جس پاؤں چھایان

زمین جیسے سایہ پا کے خوش ہوئی ہے

دسون داوگی گاجو دسہرا

پس طرح کے رنج دیکے جو دسہرا گیا تھا

اب جو میں گنگا ہوئے باڈھا

اب جوانی گنگا ہو کے ترقی پر آئی

آج لاگ موہ ستیل گاتا

آج میرے جسم میں سرد ہوا لگی ہے

تس ہلاس اپنان جی ہنان

ایسا سرد پیدا ہوا میرے تین

پکٹا سوئی ناوٹی بھرا

سو ہی ناد لیکے ہمارا پھر آیا

اوٹن کٹھن مار سب کا ڈھا

وہ جو سوز و گداز فراق میں تھا سب بھگیا

ہر ریب دیکھی سنسارا  
 سامنے عالم کو سر سبز دیکھا  
 بھاگیو برہ کرت جو داماو  
 بھاگا زمانہ جدائی شوہر کا جسے بھوکھلا گھٹا  
 لہکنہ نین ہا رسیہ کھلا  
 آنکھوں نینکلی پانی جاتی ہر ادنی کار کا رستہ

نئے چار جن بھاو تارا  
 سرفروے کو باپیدائش ہوتی  
 بھاگکھ چند چھوٹ گا راہو  
 اب میرا چہرہ چاند سا ہو گیا گن چھوٹ گیا  
 اکو دھون ہوتے کے ملا  
 اکون یار مجھ سے آکے ملا ہے

کہنتہ بات سکھن سون تنگن آواہات  
 یہ بات سبیلوں کئی تھی کہ اتنے میں بھاگے آکے کہا  
 راجا آئے نیر بھاندر کچھا وہو پاٹ  
 راجا مہا جی فریتم گھر میں تخت ملے بھایا پاتھ

سننتھ کھن راجا کرناون  
 راجا کا نام سنتے ہی  
 پلٹا جن برکھارت راجا  
 یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا برسات کا موسم پلٹا  
 دیکھ سوچتے بھی جگ جھانن  
 راجا کا جو نر خرید کیا سا عالم میں اور کھانا  
 سین پورا آئے گھنگھوران  
 فوج اس قدر تھی کہ گویا ابر بہت زور ڈکا  
 دھرت سرگ ابھی می مراوا  
 زمین اور آسمان کا اب وصل باہم ہوگا

بھا ہلاس سب ٹھانوتھ ٹھانوتھ  
 خوشیاں ہونے لگیں ہر جگہ  
 جس اسادہ آوے درسا جا  
 خصوصاً اسادہ کا مینا زور و شور کیا  
 ہست سیکھ ادنی بگٹانان  
 ہاتھوں کی کٹھن معلوم ہوتا تھا کہ ابرا زور  
 رہیں چاہے بر سے چوں اورن  
 خوشی اور غمی ہر چار طرف برسے گی  
 بھرنہ پوکھراو تال تالاوا  
 پوکھراو تال اور تالاب سب بھر جائیگا

لہک اٹھا سب ہمیں نامان

ساری زمین راجا کا نام ستر ہی سرنگی

داور مور کو کلا بولے

ہینڈکل در سوار کو کلا بولے جیسے براتین

ٹھانڈا نہ ٹھانڈا توں دوباں جان

با بجا دوبا ایسی جم گئی

ہت جو الو پ جیہ سب کھولے

تینے حیوانات غائبے اونھون نے بھی بان کھول

بھئی اسوار پر تھیں ملے جلے سب بھا

ہر ایک ملک میں سوار ہو گئے بھائی بندو گ بے چلے

نڈی اٹھارہ گھنڈا ملے سمندر کہنہ جا

اٹھارہ گھنڈا ندیاں بھی سمندر سے جا کے ملین

باجت گاجت راجا آوا

باجا بجا ہوا بڑے تھل سے راجا آیا

بہس آئے ماتا سون ملا

پھر راجا خوشی خرمی کرتا ہوا اپنی ماسے ملا

ساجے سمندر بندہ ہوا راجا

تینے مکان جو بندہ ہوا راجا سے آہستہ چوٹے

آو پداوت کیر پوانون

لے تے میں پداوت کا بھی چند دل آیا

جنہ جہانہ منہ دھوپ دکھائی

یہ معلوم ہوا جیسے سایہ میں دھوپ آتی ہے

سہی بجائے سوت کی جھارا

فی الحقیقت موت ناگ نہیں دیکھی جاتی

نکر چو ندس باج بدھا وا

شہر میں چاروں طرف بدھا داجے لگا

رامن جن بھیسے کو تسلا

راچند نے جیسے اپنی ماکو تسلا ملا لگا

او بہہ ہوئے سونگل جارا

اور بہت نکل چارے خوشی کا راگ چلے لگا

ناگ متی دھکا دھکی سو بھانڈا

ناگتی تھکے دیکھا ایسی دھکا دھکی جیسے آفت

تیس جھار لاگ جو آئے

شل آگ کے لاگ میں اتی

دوسرے میں سمندر دیکھ اوتارا

دوسرے مکان میں پداوت کو اوتارا



میں امان جو کند بھانی

ہر جہا طرف ملک میں کشمکش اور شہرت ہوئی

رتن سین پداوت آئی

کہ راجا رتن سین پداوت کو لایا

پہ سگند سنسار میں روپ بھانی

سار عالم میں دسکی خوشبو پھیلی اور حیرت کیاں نہیں ہو سکتا

ہم سیت اوگر گاجنان جگت پات پہر

شل ہونے میں کہ موسم بہار میں ہر شے کی لہر ہے ہن

بیٹھ سنگاسن لوگ جو ہمارا

جب راجا تخت پر بیٹھا تو لوگوں نے سلام کیا

اگت دان یو چھاو کینیاں

میشمار غیرات اور مسدود دیا

تری ست لے ہاوت ملے

اگر نہ اتنی لکڑیاں اور فیلتا ماحول ہو

بھیا بیٹا کنور جت آو نہ

بھانی اور بیٹے اور کنور جتنے آئے

تنگ گینچ ملے ارکانان

جتنے تنگ لیے وہ اور مقدار اور ارکان

ملے کنور کا پر پہر آئے

سب سے بل کے غلعت عطا کئے

سبکی دسا بھئی پن دونی

سب کی شکل اور خوشی کے دونی ہو گئی

پر مٹی نرگن درب بول ہمارا

جتنے فقرا دریا کا رگو خزانہ کی طبع میں جمع ہو گئے

سنگتن دان بہت کے دنیچا

محتاجوں کو بہت سادیا

تلسی لے اوپر دہت چلے

اور تلسی لیکے اوپر دہت بھی چلے باسید انعام

راجا ہنس ہنس گلے لگاوتہ

راجا ہنس ہنس کے سب کو گلے لگایا

پنور تھ بابجے گھر مہانان

باجوں کے بچے سے گھر مست ہو گیا

درب دیکے گھرے چھکے

اور زر کثیر دیکے گھر کو رخصت کیا

دان دانگ سبکی جگ سنی

انعام اور ارام اور غیرات کا حال سار عالم نے

چھتیس گوری یعنی چھ راگ نیس اگنی اور چھ درخش کبیرا وراث

مکمل کتب و ادبیات

اور ہم چارے واسطے بل کے مال ہوئے

اب تم مجھے کیا ہنستے ہو اور سے محبت کر کے

۵۰  
 این کتاب را به مناسبت  
 جشن شصت و پنج سالگی  
 مؤلف در سال ۱۳۲۵  
 در تهران چاپ کرد

جس کا نام ہے  
دوسرا

تو کہ کھجلی عجیری منہ کھبر سے مینہ  
تسا کر پڑو مکی چکتی تھی مہی منستی تھی اور سیر کس پر مینہ

ناگ متی توین پیل بیا ہی  
اب راجا کتا پر کہ ناگ متی تو پیلے بیا ہی  
بہتے دنہ آد جو پیو و  
بہت دن پیچے شد ہر آد سے  
پا ہن لوہ پوڑہ جگ ددو  
پتھر اور لوہا مانے میں بہت سخت مشہور ہیں  
بھلنہ سیت گنگا جل ڈیٹھا  
یہ پتھر گنگا کا پانی سفید یعنی پیدا ہوا ہے  
کاہ بھوتن دن دس دبا  
راجا لگا کر کیا مضائقہ اگر دس دن پیش نہی  
کوئی کہ پاس آس کی میرا  
جو مکے پاس پتھر اسید لیکے جاتا ہے  
کنٹھ لاسے کے نار منائی  
پھر اجانے گلے لگا کے ناگ متی کو مٹا لیا

جس پریت تھی جس پریت تھی  
جس پریت تھی جس پریت تھی  
جس پریت تھی جس پریت تھی  
جس پریت تھی جس پریت تھی

۴۲۲

پھرے جو سس اٹھارہ سا کھا ڈالوین والکھ جھیر  
جیسا تھارہ ہزار شانین بھلتی ہیں تو انار اور انگوڑا جو لگتے ہیں  
سبئی تیکھ مل آے جو ہاری لوٹ وہی بھئی بھیر  
تو اس وقت سب پرندے ملے ساتھ چلاست کر کے اونکے لوز کو ہم

جی اب بد حال تھا اور کھڑ  
اور تازہ کر دیا

تو اس وقت

جو بھیا ہیر بھیا اور نگ رانا  
 جس وقت ملاقات ہو بہت مباشرت کی ہوتی تو رنگ لگتا  
 کہ کوکنت جو بدلیں لٹھانی  
 کہ کو شوہر پر دیں مین جو بہت فریفتہ رہے  
 جو بد ماوت سٹھہ ہے لونی  
 جو بد ماوت بہت حسین ہے تو یہی  
 جہان رادھکا اچھر نہ ملتا  
 جہان رادھکا حور کے تماشائی تھی  
 بھینور پھر کھ اس زہی نرا کھا  
 بیڑ کر دہری کی اپنا بیٹ کر کو کہنے نہیں جاتی بچے  
 تچ ناگیس پھول سہاوا  
 ناگیس پھول کہ کہت خوش نما ہوتا ہے چوڑا  
 چوڑا ہوا ہے بھیرا گجا  
 ہر چند کنول کو چنے اور ار گئے مین نٹائیے

ناگ متی حسن پوچھے باتا  
 ہیر ناگ متی سنکے بانن پوچھے لگی  
 کس دھن ملے بھوگ کس مانی  
 کیسی عورت ملی اور کیسی لذت حاصل ہوئی  
 مورین روپ کے سر پر جوئی  
 میرے حسن کے مقابل ہو سکتی ہے  
 چند راول سر لوج نہ چھاننا  
 چند راول مقابلے مین سایہ کے برابر نہ تھی  
 سخی راکھ مہو اس چاکھا  
 انگور کو چھڑکے ہوئے کارس چھٹتا ہے  
 کنول بسیندھی سون مین لاوا  
 کنول سے جو بیا ہند رکھتا ہے دل لگاتا ہے  
 تودہ بیا ہند دیہ نہ بچتا  
 تو بھی بیا ہند اوسکے بدن کی بھائے

۴۲۳

گاہ کہون ہون تو سون کچھ نہ تو رین بھانوں

مین کیا کہون تجھے کچھ تیرے بھانوزین نہیں

ابان بات مکھ موسون ادان جیو وہ ٹھانوں

بیان تو نہ سے بات تجھے کرنا جو ادنی دہان اویسی طرف لگاتا ہے

بھیو بھور جہنہ پد مین رانی

صبح ہوتے ہی راجا پد سنی کے پاس پہنچا

کہہ دکھ کستانین بہانی

نام لٹھیت کا قہہ کہتے کہتے رات گذرانی لگتی

بھان ویکھ سس پرن ملنی

آکنول بنین راتی تن کینھی

سبحر سرور حسن علی گھٹا تو گئی کچھ ہے

## جی تین جگت پیارنہ اتان

یہ موات توین جویرا نان

مالت کرے بھنور جو پاوا

مالتی کے غنچہ کو جب بھونے نے پایا

ان ہون سنگل کے پدنی

پداونے اسکے جواب میں کیا کوین سنگل کی پدنی

ہون سنگدھ نزل اجباری

میں خوشیدوار ہون صاف اور روشن

موری باس بھد سنگ لائے

میری خوشیدوار بھنورے ساتھ لگے رہتے ہیں

ہون پرکھا کے چتین ڈھٹی

میں مرد کی آنکھ دیکھی ہے اس سے ہوشیار رہتی ہوں

سونج آن پھول کت بھاوا

تو اسکو چھوڑ کر غریب پھول کب اچھا لگے گا

سر نیوچ جب بنو ناگنی

ہندوستان کی ناگنی یعنی ناگنی میرے مقابل ہوگی

وہ بکھ بھڑا ون کاری

اور وہ زہر پھری ڈراونی اور کالی ہے

وہ دیکھت مافس ڈر بھاگتے

اور اسکو دیکھ کر آدمی ڈر کے بھاگتے ہیں

جکے جی اس امون بیٹھی

اور جسکی ہون اس کے دل میں بیٹھی ہوتی ہوں

اوپنی ٹھانوں جو بیٹھے کرے نہ پیچھے سنگ

اور جو شخص اوپنی جگہ پر ٹھانے نہ پیچھے مقام میں نہیں ٹھانے پیچھے کا ساتھ کرتا ہے

جرمان سونا گن دہر کی کال کرے سوانگ

اور جس جگہ جسم میں ناگن چھو جاتی ہے اور سکر مسباہ کر دیتی ہے

سون پھول پھولی پھلاری

سونے کے پھول پھول پھلاری میں پھولے

سبی پنکھ بولت کہہ کے

اے ہرے نرسے اپنی بولی ان خوش ہو چکے ہوتے ہیں

رہست آے پیہا ملا

اور پیہا بھی خوشی میں بولت آیا

پاہی ناگ متی کے ناری

میں سر سبز ہوا ناگ متی کا باغ اوچن

جانوت پنکھ ہے سب ہے

میں نے نہ نرسے سونے ہور ہے تھے

سارو سوامسر کو کلا

سارو اور موتا اور میر اور کو کلا

بارل سید مہو کہ سنھا دا  
 ہر بل اور سو کہ جی اپنی اپنی بولنے لگے  
 بھجوگ بلاس کینھ ات پھیرا  
 ہر ایک عیش و عشرت سے آمد رفت کرتا تھا  
 ناچنہ پانڈک مور پر لیا  
 فاختہ اور طاووس جو تڑاؤ دینے پر تھے تھوڑے لگے  
 جو بے اجیا سیچے جیسے  
 دیکھو باک ہی کراہتے ساتھ رتی سے

کاگ کراہ کر تہ سو آوا  
 کو ابھی اپنے کو نے بچے کی بولی بولنے لگا  
 باسہنہ رہنہ نہ کر تہہ بسیرا  
 ہر ایک آباؤ خوش و خرم ہوا اور بسیرا کرنے لگا  
 پھل سجائے گاہ کی سیوا  
 را لگان نہیں جاتی ہے کیسی خدمتگاری  
 کھڑے کھڑے نہ کھاوی چھپے  
 لیکن ہر ایک سیوا میں ہر ایک کو دیکھ کر پوچھتا رہتا

ناگ متی سب تھہ سہیلان اپنی باری  
 ناگ متی اپنی سیلون کے ساتھ اپنی پہلا میں سیر کرتی تھی  
 پھول چنہ بھر جو رہنہ ہر سو کو دیکھ کر حیرانہ  
 پھول منی تھی پھر تو کہ پھول منی تھی خوش خرم سا پھل منی کرتی تھی

جا ہی جو ہی تہہ پھل واری  
 جا ہی جو ہی کے پھول جو دیکھ کر پہلا میں تھے  
 دو تہہ بات نہ ہنہ سہانی  
 پنجو دن کے دل میں کیا بات ساتی ہے  
 ناگ متی ہے اپنی باری  
 کہ ناگ متی نے باغ میں سیر کرتی ہے  
 سکھی ساتھ سب رہنہ کو نہ  
 سہیلان جو ہمراہ ہیں وہ بھی خوشی کو جا کر رہتی ہیں

دیکھ رہس رہ سکی تہہ باری  
 اور دیکھ کے خوش و خرم ہوا اور گھر میں تڑاؤ نہیں کرتی  
 پدمات سون کی سیوانی  
 پدمات سے جتنا حال تھا آکے لگا دیا  
 بھنور ملا رس کرے سنوار  
 اور بھنور اپنی راجا بھی لو کے ساتھ حضور  
 اور سنگار ہر سب گونہ  
 اور ہر سنگار کی بھانیاں بناتی ہیں

۴۴۶

تہنہ جو بکا ورتہ سون لڑا  
 تم جو مثل گل بکا دی کے ہونا گئی جا تھی جگت سے لڑا  
 ناگ متی ناگیسر رانی  
 ناگ متی جو مثل گل ناگیسر کے رانی ہے  
 جس سیرتی گلان چنبیلی  
 جیسے گل سبوت اور گال اور چنبیلی کے

بچن کو چو جس کرمان  
 تم کو جو کچھ کہنا سے اور کرنا ہے کرو  
 کنول نہ لچھے اپنی یانی  
 وہ کنول مٹی ٹکڑی پنے سانے کچھ نہیں سمجھتی  
 تیس ایک جن دھوا کیلی  
 ویسی ہی دھوا ایک یکہ دتھا ہے

اب سو درسن کو جات ست برگی ہوگ  
 اب سو درسن کی جا چینی راہا اور ناگتی اور جسے برگی ہنی تھا لہن تھا  
 دیا اچھو ناگیسرتن دنی بیہیہ سکھ ہوگ  
 سو چھو رانی راہا ناگیسرتن دنی سے لڑا دھوا کو کوشن و شرت دیا

سب سے پہلے دھوا رتہ سون چنہاری  
 یہ اصل شکر پدات حصہ بتا تب سکی  
 دو دوسوت مل پاٹ سی بھی  
 دونوں ہونین ل کے ایک تخت پر بیٹھیں  
 باری دشت سرنگ سوانی  
 پھلاری خوش رنگ پر لگا کر کے  
 باری سیر پھل ابی ہمتہ رانی  
 کہ پھلاری تو مٹادی بہن خوب ہے لے رانی  
 ناگیسر اوالت جمان  
 جمان ناگیسر اور الہی کے پھول ہن

سکھتہ ساتھ اتی تہ باری  
 اور سیلون کر ساتھ لیکے اور نا چوہی آنی ہن سان گئی  
 ہنیں برو دھ مکھ باتن بھی  
 دیر تھن ہر اٹھا دھنہ سی باتن شیرین بھگتی ہتی  
 پد مات حصس بات چلائی  
 پدات نے حصس کے یہ بات کہی  
 ہے لاسے بے لام بھانی  
 لیکن غلڑا جو جیہے جیہے دوس تیار تو کئی ہن  
 سو گندراو نہ چاہی جہا  
 دھان سنگد ہرا کا نامنا سب تھا

۷۴



ابا جو مدھ کر کنول پر تھی

بہنہ ابا جو کنول کا عاشق ہے

جنمہ اشلی بانکی ہسیہ مانہان

اور جس طرح اشلی بانکی دل میں سائی ہے

لاگیو جاے کریل کی ریتی

وہ کریل کے درخت پر جا بیٹھا

تہنہ پنجاور رنگ کی چھانہ

وہ ان نازکی کا سایہ سنیں خوش آتا ہے

پھلے تہ پھول کے دنہ پھر دیکھتہ منھ پکار

جسکے دھت پھول کا ہر وہان درخت پھل دار کا کیا کام دل میں غور

آنہ لاگ جنہ بارین چانپ لاگ تہ بار

بسکے مانچ پھر وہان چنپا کا درخت لگانا بیکار ہے

ان تہ کہی نیک یہ سو بھیا

تہ متی نے جواب دیا کہ ہر فنے کما درست ہے

سانور جانب کستوری چوڑا

سپاہ رنگہ جاس اور شک اور چوڑے کا بھون تارو

تہنہ کن اس بھٹی جانب نواری

اس غنیم کے ساتھ جاس کو نوازی کے دریاں لگایا

جل بادھے او بھٹی جوانی

پانی طغیانی پر ہوا رہتا بھی آئے

سوکس پرانی باری دھمی

تہنہ کسوا سٹے غنیم کے الزام لگایا

اوسنے اگ دونی ڈارا بھیرا

وہ دشمنین رگوں کے آک غل آتی ہے

پے پھل سوئی کھنور حبہ لو بھیا

لیکن پھل برقیقت دھتی بہ پھنور یا فریفتہ ہو

آنہ جو او بیخ تہ ہر دروڑا

آنہا گر پنے پرتہ کہم کو دل میں بال ہوتے ہیں

لانی آن مانجھ کی باری

کہ در میان باغ کے لگانا خوشنما ہے

ہی بانکی اشلی سر نائی

نوا بلی سرنگوں پہلے کی کچھ نقصان توگا

تجین پان دہا ونہ مکھ سوھی

جو میں بھی اعتراض کر دن تو بانی چھوڑو لو تہنہ توگا

کون ساتھ تہنہ سیری کیرا

بچھ دشمن کا اور میرا کون ساتھ ہے

جو دیکھی ناگیسہ ہاری

لاگ مرے اب سوگاساری

جو میرے باغ کی ناگیسہ کا راجہ کچھ

تو لاگ کے مارے سنہ تو نے مر جائیں

جہ سرور جو باڈھی رہے سو اپنی ٹھانوں

جو تالاب ٹھانی پر آئے تو ہر وقت اپنے جگہ قائم رہے

سچ ناگیسہ کو زندہ جاتوں نہ تہنہ اپنے اربوں

اپنی ناگیسہ جوڑ کے تیرے انیراؤن میں نہیں جاتی

تہ انیراؤن لینے کا جو رسی

تیرے اچراؤن اسکے مقابل نہیں ہو سکتی

بھٹی سیرکت کٹل کیٹلی

اے میرے باغ میں ہر غار دار ہے

نارنگ واکھ نہ تھری رہا ہی

درخت نارنگی اور انگور کے غارے باغ میں نہ ہوں

اونہ سدا پھر ترخ جنہیرا

اور نہ سدا پھل نہ ترخ نہ جنہیرا ہے

کنول کے ہر دین بولن

کنول کے اندر اگرچہ بال شل کیر کے ہوں

جنہ کٹر کو اونہ پو پو پو

جس جگہ کٹل ملند کی پوچھ ہے

جے پھر دیکھے سوئی ٹھیکا

نیرے باغ میں پھل دیکھا بے مزہ دیکھا

کا ہے بھٹی نیب بکھ موری

تو میرے من میں نیب ایسی تح کہوں ہے

تیند و کینے چاہ بکسیلی

لیکن تیرے بیلن چلی ہے بہتر ہے

دیکھ مر نہ جہ سوگاساری

جسکو دیکھ کے مارے تو نے مر جائیں

کٹر نہ کھیرا

نہ کٹل ہے نہ بڑھل ہے نہ کھیرا

تو ہونہ سر پوچھے ناگیسہ

لیکن تو بھی ناگیسہ کے مقابل نہیں بنے

پڑ پیر کا بو لہہ چپو کچھی

برگد اور پیپل خالی یس بولین

تا کر کاہ سر سہے ٹیکا

اوسکی پھر کیا کوئی تفریق کرے اور اچا کہے

رہ اپنی توفیق باری مومن ٹوجہ بناجہ

نولپے باغ میں روئے مجھے کیا لڑائی کرتی ہے

مالت اویم نہ پوچی میں کرکھو جا کھا جہہ

عالتی برابری نہیں کر سکتی پھر کیا کھوج کھانج ہے

توہ اس ناہ جو کو کا بیری

وہ تجھ ایسی کر کا بنا، کی کیا حقیقت ہے؟

کردی نیب تو چنانہ کبھی

نیب اگر مج تلخ ہے — مایہ تو گھنا ہے

گل گل جانوں سوت : بھانگہ

گل گل کو جاؤں مگر سوت کا نام نہ لون

مختصر: امریکہ کی تاریخ و نامہ

پیر و پسر و درویش و...

چند روز بعد پھر وہاں سے چلا گیا۔

در این بین و در پیچیدگی و در پیچیدگی

اور انمار کی شکل سے سینہ پھٹتا ہے

کچھ ہوے جو سی نیارا

سبب سے مانتا ہوں کہ سچ کے لیے

برہم جو چرے چوں جبر ہوئی

راق شوہرین جیل کے مثل چوڑے کے سہو گئی

جولٹریڈ ہریڈ بیسری

جو کھل اور ٹہل اور پیری کی قہر ہے

سیام: ان موترنج مینجیلا

تو میری ترویج اور غیبت کو سیاہ سمجھتی ہے

نزد اهل و بی گنہ را کہ

تاریخ اور انگواری واسطے لینے لگائے ہیں کہ خطے

نور: کہہ دیجئے منور کا

تو کہنے لگا کہ میں نے یہ سب سنا ہے

نہی رہا ایک سو نو سو نو

کتابخانه ملی افغانستان

سدا چل کر جو فردی ہے اس سے ہمیشہ بچنا ہر

طیچہ لونہل سپاری چوہارا

وز معنی جانیصل اور رنگا ورساری و در چہار تونین و سیتی

چوان سوبان منک لوج نلونی

نہ جان کا رنگ جو نہ میرا مقابل کوئی نہیں

لا اجنہ لود مرس نہ او بھٹا و س با نہ

شرم کے بارے ڈوب کے مر نہیں جاتی یہی سزا موتہ اٹھا کے بات کرتی ہے

۴۴

1

5

تاریخ

10

میں نے

1

# ہون رانی پورا جانو کنہ جو کی نا کھتہ

ہون رانی اور شو ہر راجا جو کو کون ہے جو کا ختم جو کی ہے

ہون پر مٹی مان سر کیوں

پاؤں کے جو ابے یا کہ مین چنی ہون انتر لال کا کنہ

پوچھا جو گ دنی ہون کرہ می

پوچھنے کے قابل خدا نے نہ ہو کنا یا ہے

جانی جگت کنول کی کری

کنول کی کلی یعنی ہچکوا ایک زمانہ جانتا ہے

توین سب لئی جگت کی ناگا

تو زمانے کے حق میں سانپ ہے

توہ پوچھتا ہوں شہس کی جی

تو مائی بیبا ہے اور مین مش کی جوڑی

کنچن کری رتن نگ بنان

سوئے کی انگوٹھی کو جو اہر کا نگینہ سزاوار ہے

توین تو راہ ہون سن اجاری

تو نقل گن کے ہوا زمین مانند جانور کے روشن

بھنور مرال کر نہ مور سیوا

بھنور اور منس میری خدمت کرتے مین

من میس کے ماتھیلن چوڑی

منو مادہ کے سر پر جہڑھی ہون

توہ اس نا نہ ناگن بکھہ بھری

تجہ ایسی ناگن زہر بھری نہیں ہون

کوئل بھیس نہ چھاؤں کاگا

کوئل کا بھیس تو نے نہیں چھوڑا نہ کوئے کا

موہ توہ مونت پوت کی چوڑی

میرے اور میرے مونی اور پوچھ کے چوڑے کی

جہان پدارتھ سوہ نہ بنیان

جہان محل ہے وہاں فنی کی کیا حقیقت ہے

دنہ نہ پوچھے نس اندھیرا

دن کو اندھیری کب پہچتی ہے

۴۳۱

کھاڈہ ہوس جہہ ٹھائیں مس لاکئی تہہ ٹالون

تو جس جگہ کھڑی ہو سیاہی لگ جائے

تہہ ڈر راندہ تہہ بھون جن سانور ہوئی جانوں

تجھے ڈر کے پاس نہیں چھٹی ایسا تو کہ مین بھی سانولی ہو جاؤں

کنول سوکون سپاری بچھا

کنول کی کیا حقیقت ہر سواری سخت کو بندھ کر

سے نہ جھانپے آپن گٹ

کنول اپنا گنا تو پوشیدہ نہیں کر سکتا

کنول تپہ ڈار یون تو رچولی

کنول کا پتا تیری ادا رہی پتا کی چولی ہے

او پر رانا بھیت تر پیرا

او پتیرا جھم سترخ ہے اور اندر زرد

ایمان بھنور مکھ باتھنہ لاوس

بیان مثل نیش بندے کے مانجن کرتی ہے

سنبہن تپ تپے س پاسی

رات بھر جل جل کے تو پاسی مرنی ہے

سجوان جل وی وی نس بھری

سنا را بتر رتھ کے راگو آسو کوئی سکو بھرتی ہے

۴۳۲

بہہ کین مہین سہس دی کوٹھا

سکے دل میں دو ہزار گھر رہتے ہیں

سکت او کھیل چپے پر گنا

سختی کو او دھیر ڈالے تب ظاہر ہو

دکھیس سور دیس ہی کھولی

آفتاب نے دیکھی تو سارے زمانہ ڈوب گئی

چارون وہی ہر داس ہیرا

اوی ہدی ایسے کو دیکھ کیا جلاتی ہیں

اوبان سرج کتھنہ کھنس راوس

اور وہاں سرج یعنی راجا کو کھنس کھنس کیا رہتی ہیں

بھو بھتی پاوس پو پاسی

جب صبح ہو جاتی ہے تو شوہر کی پو پاتی ہو

توین ہوسون کا مسر برکسی

تو جیسے بھلا کیا مقابلہ کر سکتی ہے

سرخ کران توہ راوی سرور لہر پھوج

سورج کی کرن تیرے مقابل ہے دریا کی لہر کے برابر نہیں

بھنور بیان توہ پاوی مھوپے ہید تو بھوج

بھنور ایمان چھکو پاوسے تو آفتاب شک سے جلا جاتا ہو

جو پو آپن تہ کا چوری

جو شوہر اپنا ہے تو ایسے کیا چوری ہے

آن مہن کنول سُرخ کی جوری

حقیقت میں کنول ہون اور آفتاب میرا شوہر

ہوں وہ آپن درپن لکھوں  
 میں اکر اپنے آئینہ دل میں دیکھا کرتی ہوں  
 موریکاس دہک پر گاسو  
 میرے دل کی شکستگی کو کیے دیکھنے سے ہو  
 ہوں وہ ہوں ہوں راتا  
 میں اوس سے اور وہ مجھ سے خوش ہوتا ہے  
 کنول کے ہر دے منہ جو گنا  
 کنول کے درمیان میں جو گنا ہوتا ہے  
 جا کر دیوس نہیں پی آوا  
 جب کا دن ہے اوکے پاس غنہ آتا چاہے  
 توین او تیر جہ بھتر مانگھی  
 تو لکھا ہر نزل کو اس کے ہوا اور اندر کیڑے بھرے ہیں

کروں سنگار بھور مکھ دیچوں  
 سنگار کر کے صبح کو اور کاغذ دیکھتی ہوں  
 توین جرمس ہمار اکاسو  
 اور تو ملی مٹی ہو اور آسمان کو مسرتے دیکھتی ہے  
 مگر بلاے موت پر بجاتا  
 سیاہی دور ہو جاتی ہے اور کے غمور دیکھتی ہی  
 ہر سربار کیفہ کا گھٹا  
 سر سبز مار گئے سے کیا نقصان ہے  
 کار رین کت دیکھے پاوا  
 اور رات کی کیا حقیقت اوس میں کہ غمور نہیں آتا  
 بھٹین تے او ڈنہ مرن پا  
 جیا و سکو یہ او کو پرنے اور جاتے ہیں اور کی موت آتی ہو

دھوپ دیکھی کچھ بھری انبرت سون سراو  
 دھوپ کچھ بھری پینے کو نہیں دیکھی انبرت کی برابری زہر کر سکتا ہے  
 جہنہ ناگن دس سومرے لہر سوچ کے آوا  
 جی کو ناگن نے ڈسا وہ مراسوچ کی سی لہر لوگو آتی ہیں

کچھ لہنہ کنول بھان کی اوٹیں  
 اگرچہ فی انہیت کنول صبح کو کھلتا ہو  
 بھنور بھرن تو رین منیا بان  
 اگر بھنورے کی طع تیری آنکھیں پھرتی ہیں

میل پان مہی جڑ چھوٹیں  
 لیکن اعلیت تیز علیہ گوجانی ہو پانی کو ذرا لاد تو کھٹے ہو  
 لیل بسا بندہ سب توہ پابان  
 لیکن میلا پانی ب بندہ اتیرے پاس ہے

۱۰  
 کچھ بھری پینے کو نہیں دیکھی انبرت کی برابری زہر کر سکتا ہے  
 ۱۱  
 دھوپ دیکھی کچھ بھری انبرت سون سراو  
 ۱۲  
 جہنہ ناگن دس سومرے لہر سوچ کے آوا  
 ۱۳  
 جی کو ناگن نے ڈسا وہ مراسوچ کی سی لہر لوگو آتی ہیں

مجھ کچھ داد نہ توہ آسان  
 بچل او کچھ اور نیندک سب تیرا یاد کرتے ہیں  
 جی جی پنکھ باس توہ لئے  
 جس جس مرغابی نے تیری بو پائی  
 جو اجیار چاند ہوئے اونئی  
 باوجود اس روشنی کے کہ چاند میں ہے  
 او موہ توہ نس دن کرنیچو  
 او مجھ میں او مجھ میں دن اور رات کا فرق  
 سس بار جو دھوئے کوئی  
 ہزار مرتبہ جو کوئی بھگدو دھوئے

بگ او پنکھ بس نہ توہ پاسان  
 بگے اور مرغابیان سب تیرے پاس بستے ہیں  
 پانی منجھ سو لبسانیدر بھئے  
 پانی میں با ہند ہوئی  
 بدن کلنکٹ ونب لے چھوئی  
 جسم میں اوسکے داغ ہے ڈوہ کے چھوئے  
 راہ کے ہاتھ چاند کے میچو  
 جان لینا کہ گن کے ہاتھ سے چاند کی ہوتی  
 توہ بسا نیدہ جاے نہ دھوئی  
 تو بھی لبسا ہند دھونے سے نہیں جاتی

۴۴۴

بہاؤ اللہ شاہ کاشانی

کاہ کون نہ پی سون موہ دھرس انگار  
 کیا کون اس شوہر سے کہ میرے سر پر اوستے آگ دھری  
 تہ کے کیل بھروسہ تیریں جیتی ہو رہا رہا  
 اوسکے کیل کے ہر عے پر غیر تو جیتی اور میں باری

میں جینا جگ کیر سنگارو  
 نے سارے زمانے کا سنگار جیت لیا  
 مینی جیتون بھونگن کاری  
 زلفین میں سیاہ ناگن سے جیتون  
 کٹھ جتوں کو کل کے بنیا  
 اور گلے نے کو گلے کی آواز جیتی

تو را کیل کا جیتون مارو  
 بدوت نے کہا کہ تیرا تہا دے دینے کیا جینا  
 بدن جتہاں جو سس اجیاری  
 بدن میں جیت لیا شاہ چاند روشن کے  
 او میں جتی مرگ کی نینان  
 تیران سے آنکھیں میں جیت لیں

بھونہ جتوں ارجن دھنکاری  
 بھونہ سنے ارجن تیر انداز مایکمان سے جیتیں  
 ناسک جتوں پپ تل سوا  
 اور ناگ سے گل کنبد اور توتے سے  
 دامن جتوں دسن چمکاہین  
 اور بجلی کو جیتی اپنے دانت چمکا کر  
 کیمہ جتوں لٹک مین لینھی  
 اور جیتے سے سنے کمر جیت لی

گیون جتور پچور پچاری  
 اور گردن سنے ملاوس سے جیتی  
 سوک جتوں سیر ہوئے او  
 اور زہرہ سے جیتی کاوستہ میری جیتی  
 ادھر رنگ رب جیتوں تین  
 اور سرخی لب آفتاب سے جیتی  
 جیتوں مرال چال دین بھی  
 اور ہنس سے سنے چال جیت لی

پپ باس ملیا گر نزل انگ بسامی  
 بہت اچھی خوشبو ملا کر میرے شفاقت برہنہ لیں  
 توین ناگن مور آساں بھی مس کی ہر کون جا  
 اور ناگنی میری امید پر مجھ کے نیچے کھڑے پاس جانیکل آروم دینا

کاہ تودہ گرب سنگار پر اپہین  
 ناگ تہنے جواب دیا کہ پرانی زمین پر کیا نود کر رہی ہے  
 ہون سانور سلون مور نینا  
 اور مین سانولی ہون اور نکھین میری پرہنگ  
 ناسک کھرگ بھول دھوتارا  
 ناگ میری مثل لوار دھول اور قلعہ تارے کے  
 ہیراوسن سیت اوسیا مان  
 ہیراوسن سے دانت سیاہ اور سفید سنی سے

ابہین لہیہ لوٹ سب تھائیں  
 ایسی جگہ غوسے دے لیں تو چروسی ہی ہو جاے  
 سیت چیر کھچاٹک بینا  
 سفید دوپٹہ میری نوٹھ پر کیا زمین پر اور چروسی کی نئی آواز  
 بھونہن دھنک لٹکن گامارا  
 اور بھونہ ایسی ہیں کہ کمان آسمان کی بارگنی  
 چھپے بچ جو ہسے راماں  
 جھوٹے سنستی ہون بجلی جپ بناتے سے



بدرم رنگ ادھروس ہاتی  
 موٹے کا سارنگ ہونٹوں بس بھرے گا  
 چال گینڈا گرباں بھری  
 گینڈے کی سی چال غرور میں بھری  
 سانور جہان لون سٹھ نیکی  
 سانولا زب نہایت نکمیں اور یلیج ہے

جودا من اس رب منہ تانی  
 مثل بجلی کے جو آفتاب میں چمکتی ہے  
 بسا لنگ ناگیسر کری  
 اور لنگر مثل مکر زنجیر کے اور غنچہ ناگیسر کے  
 کاسر برتون کرس جو پھیلے  
 تو کیا میرے مقابل ہوا ایک پیکلی کلی ہے

ہپ باس ہون پون ادھاری تھوڑو پیل  
 خوشہ ٹک ہون ہوا لکھا کے زندگی بسر کرتی ہون اور لکڑی کی تل تر قازہ ہون  
 جودہ کون دھریس اوتھانوں تو مرین جھیل  
 اگر تپا ہون تیرے بال بچہ کے اٹھانوں تیری موت اور ذلیل کھیل ہے

پد پادوت سن اور تر نہ سہی  
 پدوت سننے اوکے چوب کی ستمل ہوئی  
 وین وہ کہہ وین کہہ کہا  
 اوسنے اور سکو کہا اور او ساو اوسنے  
 دوو بول بھر جو بن کا جین  
 دووون تو جوان جوانی کا او سنگ میں بھری ہوئی  
 بھا باہن باہن سون جورا  
 دووون کی باہو بٹھا ہون سے زور ہونے لگا  
 کچ سون کچ بھی سونہیں آئی  
 چھاتیوں سے چھاتیان جب مقابل ہوئیں

ناگ متی ناگن جسم کی  
 کماناگ متی ناگنی بس زیادہ نہ یک  
 گاہ کون تر جاے نہ کہا  
 کیا کون کچ کہنے میں خستین آنا جھین  
 اچھیرن جان اکھاڑین بیا  
 حورین گریا اکھاڑے میں گشتی کرنے لگیں  
 ہی سون ہی کوئی پاک نہ مورا  
 اور سینہ ہ سینہ مقابل ہوئیں کہنے لگ نہ مورا  
 نوہنہ نہ نائین نوہنہ تانی  
 تو جھکائے سے جھکتی نہ تھیں مگر کب نہ ٹوٹ گئے

گنہمتل دومی گنج میمنتا

گو یاد دست باقی بجز سے  
وہ لو لوک دیکھت بہت بھاد  
عالم بالاکے لوگ کھڑے ہوئے یہ تاشا دیکھنے لگے

دونوں ابھر پڑے چو دتا

وہ دن چاروں دانتوں سے ابھر پڑے  
لاگ بان ہر جانہ نہ کا ڈھے  
اوسکے دون میں بان لگا گیا کہ بکھرے سے نہ بھٹکتا

جنہ دینہ ٹھک لاد دیکھ آئے تس بیج

گو باٹک کے لٹو کھانے کر دیکھنے والوں کی موت آتی جاتی تھی

رہا نہ کوئی دھر دھریا کرے جو دنی نہیں بیج

ایسی سبکی طاقت تھی کہ دھر کر کے بیج میں بڑ کر کے علوہ کر دتے

پون سروں راجہ کیں لاگا

ہوئے یہ بات اچا کے کان تک پہنچاوی

دونوں سم سا نورا دگورین

دونوں جانب سالوئی اور گوری برابریں

چل راجا آواتہ باری

اوس وقت راجا اوس باغیچہ میں آیا

ایکبار تنہہ پیو من بوجھا

ایکبار تنہہ شوہر کا مزاج دریافت کر لیا

ایس گیان من جان نہ کوئی

لے اپنے ولین ایسا خیال نہ کرنا کہ ہر بے نقصان ہیں

دھوپ چھا نہ دوی ایک رنگا

سایہ اور دھوپ کے ساتھ ایک رنگ سے ہونگے

کس لیرین پدرن اوناگا

اور کہا پادوات اب ناگ سنی لڑتی ہیں

مر نہ تو کنہہ یادس اسن جریں

بولنے لڑنے مر جانیکل تو سچ دی کمان باؤنگی

جرت بکھا ئیں دونوں ناری

اور دونوں غور توں کی آتش غضب کو بجھایا

سو دوسری سون کا کہن جو بھا

پھر ایک کو دوسرے سے لڑنے کی کیا وجہ

کہوں رات کھوں دن ہوئی

کبھی ایک پاس رات کو ہوں گے خود دیکھے پاس

دونوں ملے رہیں اک سنگا

دونوں سے ایک طور پر رہیں گے

۴۳۷

سب رات اور سب  
دن سے رات  
اور رات سے دن  
علیٰ بن ابی طالب  
اور وہ پڑا

جو جھب چھاڑ ہو بھو جھو دو تو

لڑائی چھوڑ دو دو تو ہ بات سمجھ

سیو کر ہو سیوا بھل ہو تو

ایک کی ایک خدمتگاری کر دکر یہ بات اچھی

تمہ لنگا جتنا دمی نارین کھین مجھ جوگ

تم ش لنگا اور تنہا کے دونوں تو تین ہو قابل کھنچے ہو کے

سیو کر ہ مل دونوں تو مانہ سکھ جوگ

اگر بسین ایک کی ایک تنظیم کر جائے تو تین حضرت سے کہنے کی

اس کہہ دونوں نارستانی

ہ باتیں سمجھت کی لکھ رابطے دونوں کو منایا

لے سنگ دو و مندر منہ آئی

پھر راجا دونوں کو ساتھ لیکر محل میں آیا

سیجی پانچ انبرت جو نارارا

پانچ امرت کھانے کے واسطے تیار کرائے

ہلسین سر سچھیا کھائیں

پھر خوش ہو گئے پھر کھانے لگیں

سون مندر نکت کہنہ دینھا

سونے کا گھر ناگ مٹی کو دیا

رتن مندر رتن کے کینھا

اور جو بہت کا گھر حسین جواہر کے ستون تین

سبھا سو سبھی سبھر من کھا

ابن ہسین میں ہر ایک نے بات حقول کہی

بس دو و جب کٹھ لگائی

اور جس کے باری باری دو دو گھلے سے لگایا

سون پلنگ تنہ جانی کچائی

اور سونے کے پلنگ دوان کچھو اسے

او بھوجن باون پر کارا

اوجا دن قسم کا کھانا کچھو ایار

بھوگ کرت بھسی رہنا تین

عیش کر کے عانیں اور خوش و خرم ہو تین

روپ مندر پدموت لکھنا

اور چاندی کا گھر پدموت نے لیا

بیٹھا راج جو ہار می سبھا

اجہ نے وہ اپنے واسطے رکھے کہ وہاں بیٹھے اور مجلس

سونی اس گرجو بھل کھا

لیکن بہت روزی ہے جسکو مرشد پسند کرے

۴۳۸

پانچ سو سال کا دستور

بہ سگند و بہ بھوک سا کہ نہ کیل کرانہ  
 پھر عطر ملکر دونوں عیش و عشرت کیل کرانے لگیں  
 دھون سو کیل نت مانی رہیں اندون جانہ  
 اور دونوں نہ نہ کیل کیا کہ بہتا ہی طرح دن گذراتے لگیں

جاسے ناگ متی نگ سینی  
 پھر ناگ متی اپنی سیونکو اپنے ہمراہ لے کر  
 کنول سین پر ماوت جانی  
 اور پر ماوت جو مثل کنول کے بھی بھی اپنے مکانیں گئی  
 نہڑت وہ بدھوت بکائی  
 اور نہڑت عقلند و کو طلب کر کے  
 کہن بڑی دو و راجا موہن  
 پندون نے کہا بڑے دور راہ ہوں گے  
 نوے گھنڈ کے راجا جانی  
 نوے ملک کے راجا جمع ہوں گے  
 کھلے بھنڈا رکھ دیاں دیواوا  
 یہ سکے خزانے کھولے اور خیرات کی  
 حاجک لوگ گئے جن آئی  
 حاجی لوگ اور صاحب علم بھی سنکر آئے

او پنج بھاگ او پنی دن رنی  
 بہت بلند مکان میں ہندی بخت سے رہنے لگی  
 جانہ چند دھرتی ہوں آئی  
 ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا چاند زمین پر اتر گیا  
 راس برگ اور گرہ گنائی  
 راس اور برگ اور گرہ شمار کرانے  
 ایسے بوت دسی سب توہین  
 بہت صاحب قوت دس حصہ پڑھ کر  
 او کچھو ڈنڈ ہوی دل جانیں  
 لیکن ساتھی اسکے کچھ غریب بھائیوں میں ہگا  
 دو کھی سکھی کرمان بڑھاوا  
 محتاج اور آسودہ کا دل بڑھا دیا  
 اور آئند کی بچے بدھائی  
 اور غریبی کے بدھاسے بچنے لگے

ات کچھ پاوا جو تھیں اووے چلے آیس  
 بہت در پاوا جو تھیں نے اور دعا دے کے چلے

پوتر کلی تر گنبد سون سب جو کوئی بریس

اور دما میں شامل کیا ہر ایک صغیر و کبیر کو کہ سبکداری میں چین

راگھر چتین چستین مہا

راگھر ایک پنڈت بڑا ہوشیار

چت چتا جانی من بھیجو

دل کا حال اور نبید ہر ایک کا جانتا تھا

برنان آئے راج کی کتھا

راہو کی ترقی میں قسب کئے لگا

جو کب سنی سبیس سودھنا

بے ادس کا بیان سننا سب سے سننے لگے

دشت سودھرم پتھہ نہہ سوچھا

پنڈت ایسا عقل تھا کہ نگاہ سے ہر ایک کی نیت ظن

جوگ جو رہی سادہ سمانان

جگ دی جگ قدورتن کی طرف ہندو ہے

بیر سورس ماری من کما

بادروہی جو اپنے دل کے عقدہ کو مارتے

۴۴۰

کے اور ک راجا پہنہ رہا

راجا کے پاس آکر رہنے لگا

کب بیاس پنڈت سہدیو

گو ما پنڈت بیاس اور سہدیو تھا

سنگل میں سب بنگل متھا

مگدھ پسر زمین کا سارا حال جان کیا

سرون ناوید کب سنان

اوس کے بیان کو جس کے کان میں سنایا کب کب

گیان سو پر مارتھ من بوجھا

اوس کے کہنے کو من سے سب سے کام طلب دل میں بوجھا

بھوگ جو گنی کیس گن جانا

اور ماہیش اور نوکر دی جو گنی کا گن گائے

سوئی سنگار کنت جو چھا

سنگار دی جو شوہر پسند کرے

بیر بھید جس پر چ چت چتا نس حیت

بیر کا بھید ایسا جانتا تھا جیسا اوریچ اور چپنی دل کا اندیشہ چتین راگھر

راجا بھوج حتر دس بھاجتین سون مہیتا

رقم میں مثل باہو جس کے چوڑا علم جانتے لاکھ چتین کی صحبت سے

گھری اجیت ہوئے جو آئی

ساعت ہری جو ہونے والی تھی وہ آئی

بھاوون ایک اماوس ہوئی

بھاوون کی جو ایک اماوس ہوئی

راگھو کے مکھ تک آج

راگھو کے منہ سے نکلا کہ آج ہے

راجین دوسون دسا پھر دیکھا

راجین دوسون دسا پھر دیکھا

بھیج ٹیک کے پنڈت بولا

اپنی سن پروری کی راہ سے راگھو بولا

راگھو کرمی جا گھنی پوجا

راگھو نے اپنے گھر جا کے سنت پوجا کی

تہ اوپر راگھو برکھا پچا

اس دعویٰ پر یہ بھی دلیہ کی راگھو نے قسم کھائی

چنین کی سب سبت بھلائی

چنین کی سب فکر اور عقل بھول گئی

راجا کما دو پنج کب ہوئی

راجا نے راگھو سے پوجا دو پنج کب ہے

پنڈت نہ کما کا لہ بڑ راجو

اور پنڈت نہ کے کہ کما کر کل ہے اچھے راجا

کو پنڈت باور کون سرکھا

کہ دیکھیں کون پنڈت تھوٹا اور کون سچا ہے

چھا ڈنہ دیس بچن جو ڈولا

کہ اگر میری بات میں لغزش ہوئی تو دیس چھوڑ دو

چے سو بھاو دکھا دے دوجا

اور یہ بات چاہی کہ جسطرح ہو آج دو پنج دکھا دے

دو پنج آج تو پنڈت سا پچا

کہ اگر آج دو پنج ہو تب تو پنڈت سا پچا ہے

راگھو پوج چا گھنی دو پنج دکھا یس سا پچہ

راگھو نے بڑو راہی پوجا سنت کے شام کو دو پنج دکھا دی

پنتھ گرتھ جے نا چاہنہ تے بھولنہ بن پانچہ

جو رسم راہ کتاب پر پچا وہ خواہ خواہ بن میں پوجا یعنی ٹیک اوپر آفت زنگی

کون گت سنہ جہ سوکھا

یہ وہ ستارہ گت ہے جس سے سنہ رسو کھتا ہے

پنڈت نہ کما پرا نہ دھو کھا

اور پنڈت نہ کے کہ کما کہ بھو دھو کا نہیں ہوا

سہون گیو سا بھنبی دوجی

دہون جب گذرا اور دوسری رات ہوئی

پنڈتہ راجا دینھہ آسیسا

تو پنڈتہ نے راجا کو دعا دیکر کہا

جو یہ دوج گالھہ کے ہوتی

اگر دوج گل کی ہوتی

راگھو گالھہ دشت بند کھیلا

راگھو گل دشت بند کا کھیل کھیل گیا

یہ کر گرو چپارن لونان

اسکی گرو لونا چاری ہے

دو بیج اماوس منھہ جو دکھاو

جو شخص دوج اماوس مین دکھلاوے

۴۴۲

دیکھی دوج گھڑی وہ پوجی

چاند رنگائی دیا وہ ساعت گزری

اب کیسے کنجن اوسیسسا

کہ اب امتحان ملا اور سیسے کا کیسے

آج تیج دیکھت سس جوتی

تو آج تیج کا چندر مان ہوتا

سبھا مانہ چٹک اس میلا

ساری مجلس کو ادسنے سورین ڈال لیا

سکھا کانور و پاڑھت ٹونان

لٹنے جادو کا نور و دیس جن سیکھا اور ٹونا پڑا

دن اک راہ چاند کنہہ لاسے

تو ایک دن چاند مین گمن بھی لگا دیا

راج باراس گنہہ چاہی جہہ ٹونان کر گھوج

راجاؤن کے دربار مین ایسا جادو گر نہیں چاہیے نہ کہ کوئی تلاش ہے

یہ مین چھنڈ ٹھگ بدیا چھرا سوراجا بھوج

ایسی ہی کہ فریاد و ٹھگ ہیا ہے راج بھوج کو فریاد چھل لیا

کسین بان پیتراس دیکھا

کسوٹی پر کسا تو پٹیل معلوم ہوا

مارون کاہ نسا رون دیسو

کہ اسکو مارون تو کیا شہر سے نکال دیا

راگھو مین جو کنجن رکھیا

راگھو کے سخن کو جو شل سونے کے

اگیا جہی رسان زلیسو

کہاکر غمہ کی راہ سے یہ ہوا

جھوٹے بول تہ رہے نہ راجا  
جھوٹے بول کے چھرت نہیں باقی رہتی  
بید بچن مکھ سا بچ جو کہا  
بید کی رو سے بنے بھی بات کہی  
کھوٹ رتن سوئی پھٹکا  
کھوٹا جواہر پھٹکی کے مانند ہے  
چپے لچبے باور کب سوئی  
دولت اگر دیوانہ شاعر چاہے کہہ دیتی ہے  
کتھا سنگ دارومت بھنگی  
شاعر کے ساتھ قتل کا ذائل کرنا لادتا ہے

پنڈت سوئی بید مت سانچا  
پنڈت در حقیقت دی ہے جو مید کی راہ سے چلا  
سو بگ بجگ استھر ہتر رہا  
وہ ہمیشہ قائم رہیگا دوال ادسکو توگا  
کنہہ کھر رتن جو دار دہرا  
کے کھر کھوٹا جواہر کے ادسکی تگی کھوٹا جوا  
جنہہ سستی کچھکت ہوئی  
جہاں اقبال ہے وہاں دولت کیا چیز ہے  
کاشی کسل سپ کی سنگی  
جیسے کاشا کھول کے ساتھ رہتا ہے

کتبتا چیلہ بدھ گرو سیپ سواتی بند  
شاعر کب چیلہ اور خدا ادسکا درشد چہیے سیپا پنیان کی خواہنگار  
تہ مانس کے آس کا جو مرچیا سمند  
اوس آدمی کی کیا امید جو اوس کے سمند میں گئے تو ایک دن مل آتی ہے

یہ سو بات پد منی سنی  
سو بات پد بات نے سنی  
کے گیان دھن اگم بچارا  
پد بات پنے دل میں خوش کر کے بطور پیش نہی کے  
جے جا کھنی پوج بس کاڈ  
جنے سخت پوجا کر کے چاند لگا

دیس تسارارا گھو گئی  
کہ راجا نے شہر کا حکم نسبت راگھو کے دیا  
بھل نہ کینہہ اس گنی تسارا  
دلین بات کی کہ اچانک کیا جوا ایسے صاحب نام کو کھلا  
سرج کی ٹھانوں کر می بن ٹھاڈ  
سورج کی جگہ اگر دس کھڑا کر دے تو کیا جیتا



کب کے چیمہ کھرگ ہروانی  
کب کی زبان مانند شمشیر فانی کے ہوتی ہے  
جن اجکت کچھ کاٹھے بھورین  
اگر کوئی بات بیوقوف پرے سے ٹھہرے  
رانی راگھو بیگ ہنکارا  
رانی نے مہجلیت راگھو کو طلب کر کے کہا  
باہن جنہین دھنن پے پاوا  
برہمن کو اگر غیرت کی ترغیبیں سے ہو

اکس آگ دوسرے پانی  
ایک طرف آگ دوسری طرف پانی  
جس تہین اچھس ہو تھوڑی  
یکساںی بہت کم اور ہمای تھوڑی بات ہے  
سورج گڈھ تر لہیو اوتار  
کہ سورج گڈھ کے نیچے قیام کر د  
سرگ جاے جو ہو ہی بلاوا  
تو در حالت طلب آسمان پر جاتا تھا ارادہ رکھتا تھا

آوارا گھو چتین دھورا ہر کے پاس  
راگھو حکم طلب پداوت سنگر دھورا ہر کے پاس آیا  
ایس نجانی ہر دین بھری بے اکاس  
اور ایسا دل میں نہ سوجھ کیا کہ بجلی آسمان پر پستی ہے

پداوت سو جھرو کے آئی  
پداوت جس وقت جھرو کے میں آ کے بیٹھی  
تنگن راگھو دغھہ سیسا  
وسیدقت راگھو دعائیں دینے لگا  
پہرے سس نکھتنہ کی مارا  
پداوت جو موتیوں کی لالہ اپنے غمی ہو گواشل کر  
اوپرے کر کنگن جوری  
ارکٹ کنگن کی جوری پہنے مٹھی

نہ کلنک جس سس دھرائی  
تو مثل چاند بے داغ کے دکھلائی دی  
بھیو چکور چند کھہ دیا  
اور چاند کا منہ دیکھنے چکوری فریفتہ ہو گیا  
دھرتی سرگ بھیو اجیارا  
کہ زمین سے آسمان تک روشنی ہو گئی  
نگ جو لاگ تہ تیس کروری  
جسمین تیس کروری کا جاہر لگا تھا

کنگن ایک کاڈہ دے ڈاری  
ایک کنگن اتے سے اوتا کے پاونٹ رگھو کھنڈا  
جانہ چاند ٹوٹ لے تارا  
گروا کہ چاند کے ساتھ تارے ٹوٹ پڑے  
جانہ ٹوٹ بیج بھین پر  
گروا بجلی ٹوٹ کے زمین پر گر پڑی

کاڑھت بار ٹوٹ گین ہاری  
کنگن کے ٹکانے میں وہ اربھی ٹوٹ گیا  
چھوٹیو سرگ کال کر دھارا  
یا آسمان سے ٹوٹی ہوئی دھار گری  
اوتھا چوندہ راگھو چپ ہرا  
اوسکی رٹوئی اوچک سو راگھو ہوش باندھ ہو گیا

پراکے بھین کنگن جگت بھو اجیار  
زمین میں ہو کنگن گرا تو سارا جان روشن ہو گیا  
راگھو بھیری مارا بسنہ کچھ نہ سنہا  
راگھو مانند برق فوج بھڑکنے کی طرح پڑا تھا کچھ ہوش باقی نہ تھا

پداوت ہنس دینہ جھروکا  
پداوت نے یہ حال دیکھ کر کچھ ہنس دیا  
بسی سہیلین دیکھے دھاتین  
یہ سننے ہی سب سہیلان دیکھے کو دھڑپ  
چیتین پرانہ آوے چیتو  
چیتین اس طرح پڑا ہرگز ہوش میں نہ آیا  
کوئی کے کانپ اوسنا  
کوئی کہتی ہے کہ لرزہ ادر سنات ہو گیا  
کوئی کے لاگ پون کر چھوڑا  
کوئی کہتی تھی کہ اسکو جھولا مار گیا ہے

اب جو گنی مرے مہ دوکھا  
اور یہ بات دل میں کی کہ اگر یہ مر گیا تو بھیر بڑا لگا ہوگا  
چیتین حیت جگا وے آئین  
اور یہ بات کہنے جگانے لگین کہ چیتن حیت کر  
سبہنہ کہا یہ لاگ پر تیرو  
سب نے بھڑکیا کہ اوسکو کچھ آسیب ہو گیا  
کوئی کے آہ مر گیا بالو  
کوئی کہتی تھی مرگ کا آزار ہے  
کینچہ سمجھ نہ چیتین بولا  
جو جسکی فہم میں آیا وہ کیا لیکن چیتن نہ بولا

پُن اوٹھا کے بیٹھا رہ چھاننا

بچہ سون نے اٹھا کے سایہ میں بٹھایا  
دھون کا ہو کے درس ہرا  
آپا کیسے دیکھ کر کو دیکھ کے تیرا حال ہوا

پونچھنے کون پیر جی ماننا

اور پونچھنے لگین کیا کہیں درد جسم میں ہے  
کے ٹھگ مروت بھوت جھپٹہ ہرا  
یا کسی ٹھگ دغا باز یا بھوت نے کہہ منتر چلایا

کے توہ کا ہو دیکھ کچھ کے ری دسا توہ ساپ

یا جگہ کسی نے کہہ کھلا دیا یا ساپ نے ٹھکڑا ڈس لیا  
کہو سوچت ہوئے چتین دہتہ تو کس کا نپ  
ہوش میں اگر کہہ اے چتین تیرا بدن کیوں کا پتا ہے

نین جھرو کین جیو سکتا

تو آنکھیں جھرو کے کی طرف اور دل کھلایا ہوا  
نین جھرو کھان لائین روووا  
تو آنکھیں جھرو کے سے لگین جھین اور روتا تھا

آہن کہہ پر اے نہ سنان

اپنی کتا تھا دوسرے کی نہ سنتا تھا

کس بکا رکھن بانڈھی بوری

کبھی چلا تھا اور کبھی چپ رہتا تھا

کاسون کمون جالیوں کو پا ہا

کس سے کمون اور کس کے پاس جاؤں

جین را کھا بہ ٹھگ ہٹپارا

جسے بت سے ٹھگ مارا بن رکے میں

بھیو سوچت چتین جب چتیا

الغرض بڑی دیر میں چتین کو ہوش آیا

پن جو بولا مت بدھ کھووا

پھر بولا میں وہ قتل لم شد

باور پھیر سیریس کے دھنان

دو اون کی طرح سر کے ہلا کے دھننا تھا

جانہ لائے کا نہ ٹھگوری

یہ معلوم ہوتا تھا کہ کہنے جاو دیا ہے

ہو ن رکے ٹھگایہ چتور مانہا

اور پوتا تو یہ بولتا تھا کہ ٹھگ چتور گدو میں ٹھگ لیا

یہ راجا سٹھہ پڑ ہتھیارا

یہ راجا ہتھیارا ہے

نا کوئی بیج نہ لاگ گویا

نہ کوئی مددگار ہے نہ کوئی فرار

اس یہ نگر ہو سے بپاری

ایسی اس شہر میں راہ زنی ہوتی ہے

دشت وہی ٹھگ لاڈ والا کھانسی بچ کیوں

ایک نظر کے ساتھ خاک سے لڑو کھلا دیتے ہیں اور لڑو کی ہانسی بچ کیوں

جہاں بھکار نہ بائیں تہاں بائیں کو چوں

جہاں بیک مانگنے والے دھم دھم کاہی کو نکر بچے

کت دھور ہر آرمی تھرو کین

ہے کون تھا جو دھور ہے پر تھرو کین ٹھکے

سرک سورس کرے اچوری

چاند سورج آسمان پر روشنی کرتے ہیں

س سورہ جو ہوت وہ جوتی

چاند سورج میں جو ہی روشنی پڑاوت کی ہوتی

تین تینکار موہ کنگن جینیاں

ایسے غصے نے بھکو بلا کے کنگن باجو

نین بھکار دیکھ ست جہڑی

آکھ میں فقیر کی ڈھیل اور ست جہڑی ہوتی ہیں

نینہ نین جو بیدہ سانی

آکھ سے آکھ لے ہی سوانگر کے سا گنین

نونہ نہ نائین بچ بھکاری

یہ فیر بے شرم جھکا سے نین نہ تھکتے

لیگیو جو دھچنا کے دھو کین

جان لیگا خیرات دینے کے دھو کے ہیں

تہ تین ادھک دیون کہہ جوی

اوس سے بڑھ کے یہ ہے کسی مثال دیون

دن پارہت برین ہوتی

نودن چاڑھو جاتا اور رات ہوتی

دشت جو پری جو ہر لنیناں

کہ آکھ پڑے ہی سیدہ امی لے لیا

لاگے تہاں بان ہے گڑھی

اوس جو جسم میں تبران سی گڑا میں ہر کان

سیس دھندلے سرے نہ تانی

کہ سر دھندلے سے کسیر سے نین بچتا

تہون بڑی لاگ کھکاری

ملاوہ اس کے جھکا کالیان دینے لگے ہیں

۷۴۴

راہی کا اور دینا نہیں

کت کرکھی نین بھی جو سرتنہ باٹ  
 کمان ہے وہ سیاہ چشم جو یہ اچھی نکال لی گئی اوس کی راہ میں  
 سرور نیر کھو جو ن ترک ترک مہ چھا  
 بلکہ حال ہی جیسے تالیا کی پانی خشک ہو جائیے نیر کی پانی دھیرے دل نکال دے

سکھن کما چتین ببنھارا  
 سیلیون نے کما اور چتین بیہوش  
 جو کوئی پاوے آپن مانگا  
 جو شخص اپنی خواہش کے موافق پائے  
 وہ پدموت ایس سرور پان  
 اوس پدموت کا حسن ایسا ہے  
 جین جنیو سو گیت چل گے  
 جنے اوس گہ پچا تا وہ پو شیدہ چلا گیا  
 مہ اس بہت پو بہت بھی  
 تم ایسے بہت اوس کی محبت میں  
 بہت نہ دینچہ نامے کے گئے  
 بہت لوگوں نے گردن جھکا فی  
 توین پن مرت ہو کر بھو می  
 تو غنہ مرتا ہے اور چلے خاک ہوتا ہے

۴۴۸

ہمین چت جی جاس نہ مارا  
 تو اب ہوش میں آگیا اپنی جان سے ہلاک ہو  
 نا کوئی مرے نہ کا ہو کھا گا  
 تب وہ مرتا ہے نہ کسی کو گران گذرتا ہے  
 برن نجاے کاہ کے روپا  
 کہ جبکہ من کی مثال کی کہ من سے نہیں ہو سکتی  
 پر گت گیت جو بن بھو  
 بلکہ ظاہر اور باطن میں دیباے سر ہلکے ہو جائے  
 دھن دھن سینس جی دی گئی  
 سر دھن دھن کے اپنی جان دے گئے  
 او تر ندے مار پے جیوان  
 جو اپنے دیباہ اپنی جان ہلاک کر گئے  
 ایتنہ او گھیل کان کی روی  
 اب بھی سن کان کی ردی نکال کے

کوئی مانگ مرے نا پاوے کوئی بن مانگا پاوے  
 کوئی مانگ کے مرنا ہو اور نہیں پاتا ہو اور کوئی بن مانگے پاتا ہو

# تو جیتن اور دیکھا دس منہ تہ کو سمجھاو

تو مرد شہزاد اور دیکھا دس منہ تہ کو سمجھاو

بھوپیت چت چیتن جیتا

اب کچھ ہوش میں چیتن ہو شیا رحمان

رودت آئے پری ہم جہا

ہم روتے تھے ایسی جگہ آگے پڑے

جوان وہ سانسو جیہ کیرا

جس جگہ جان ہر وقت اندیشہ میں رہے

اب یہ بھیکہ تہان ہو ہی مانگوں

اب بھیکہ ایسی جگہ مانگنا چاہیے

اواس گنگن جو پاپون دوجا

اور اگر دوسرا گنگن پاجا نوں

دلی نگر آو نور گا نوں

دلی شہر مسلمانوں کا ہے

سون جبرمی جہ کی ٹکسا

جسکی ٹکسال میں سوار جلتا ہے

بہر نہ آئے سون دکھ آیتا

اور کہنے کا کہ ایسی اندیشہ میں چلے وہ زندہ

روت چلی کون سکھ تہا

کہ روت ہو چلے بیان کون آسائش کی صورت ہو

کون رہن پر چل پون سویرا

وہاں کارنہا کی بیان سے جلد کسین جانا چلے

ایت دیے جب جسم نہ کھاگوں

جان اتنا دے کہ عمر بھر کسی نہ گئے

دار و دھرے آس میں بوجا

تو میرے نزدیک جابن اور دل آسودہ ہو جاتا

ساہ علاو الدین سلطانو

اور علاو الدین وہاں کا بادشاہ ہے

بارہ بانی پرہین دنارا

اور سوارہ نسیم کی اشرافیہ بنتی ہیں

تہان جایہ کنول بکھانوں جان آل علاؤ دین

وہاں جا کر اس کنول یعنی بہار کے کاڈ کرکروں جہاں بھنورا علاو الدین ہیں

سنگے چٹھے بھان ہو ہی تن ہو ہی جل میں

وہ سنسے ہی شجی سوار ہو اور رتن سین پانی کی بھٹی ہو جائے

بھوپیت

۴۴۹

راگھو چتین کنیہ پانیاں

انرض راگھو نے وہاں سے کوچ کیا  
جائے شاہ کے بار پہونچا

آخر کوہاں پہونچا در دولت بادشاہ پر حاضر ہوا

چھتیس لاکھ ترک اسوارا

چھتیس لاکھ دھرم سوار تھے

جانوت پتی جلک پر بھانوں

جہان تک سے کی روشنی پہونچتی ہے

جہان کھنڈ کے راجا آونہ

چارون طرف راجا حاضر ہوتے ہیں

من تیوان کے راگھو چھوڑا

مجھ ایسے پروردہ راگھو خشک کا ایسی جگہ

جہان جھبران وہین سر جھپاتا

جہاں پر بڑے راجا جھبران لگائے ہوئے ہیں

دہلی نگر جائے نیراناں

اور شہر دہلی کے نزدیک پہونچا

دیکھا راج جلک پر اونچا

اسکی سلطنت کو سارے عالم پر بالا پایا

تیس سہس ہستی دربارا

اور تیس ہزار نام بھی اس کے یہاں تھے

تہنہ لک راج کر سی سلطانوں

وہاں تک پادشاہی کرتا ہے پادشاہ

ٹھاڈہ جھرانہ جو ہارنیاوہ

کھڑے کھڑے خشک ہوتے ہیں سلام نصیب نہیں ہوتا

نانہ او بار حبیبہ در پورا

کسان دخل کر جی میں غوث سار ہے

تہنہ ہمار کو چالے باتا

وہاں ہمارا کون عرض حال کر سکتا ہے

آرد اور دہ نہ سوتھے لاکھنہ امرا میر

داربار نہیں نظر آتا لاکھن امرا حاضر ہیں

اب گھر کھیلے بلے پری بھیر

اب گھر روج کھنوں کی خاک میں بھائیں گے کرایسے جوہن آئے

سرگ پتا رہیں منہ سوچ

زمین آسمان کا حال اس کے دل پر ظاہر ہے

پادساہ سب جاناو جھا

پادشاہ و حقیقت بہت بیدار مغز تھا

جوراجا اس شجک ہنوئی

جو پادشاہ ایسا بھر دار اور ہو شیار نمو

جگت بھاروہ ایک سینھارا

سارے زمانے کا بوجھ وہ اکیلا اٹھائے تھا

او اس دہک سنگا سن اوچھا

اوراد سکا تخت اور پنا اس قدر تھا

سب دن راج کالج سکھ بھوکی

تام دن سلطنت کا کاروبار پیش و عشرت سے کرتا

راور انک جانوت سب جانی

جتنے تو نگار و خراج سب ذات کے تھے

پنٹھی پر دیسی جب آونہ

جب مسافر اور پر دیسی آتے تھے

کا کر راج کمان کر کوئی

پھر کسی سلطنت اور کسی کون ہونا ہو

تو تھر رہے سکل سنسارا

تب تو برقرار تھا سارا عالم

سب کا ہو پر و شٹ ہو پچھا

کہ سب پر اور کسی نگاہ پڑتی تھی

رات بھر گھر گھر مہے جو کی

اور شاہ جو کی نگہ گھر گھر باور داشت ماں خنیہ

سبکی چاہ لئی دن راتی

سبکی خبر دن رات بے رہتا تھا

سبکی چاہ دوت پہنچاؤ نہ

تو سبکی خبر ہر کارے پہنچاتے تھے

بیچو بات تنہ پنچی سدا چتر سکھ چھانہ

یہ بات بھی بادشاہ کو پہنچی ہمیشہ تاج اس کا اپنا پیش و خدمت

بامھن ایک بار ہے ٹھاڈا لنگن جڑاؤ باہتہ

کہ برہمن ایک دروازے پر کھڑا ہو جڑاؤ لنگن باہر میں بے ہوس

پر دیسی کہنے پوچھے ہنکاری

اور مسافر کو بوجھ کے جلد طلب کیاں

کون پتھہ گونب کہہ بھیسا

لیکن یہ تباؤ کہ کمان جاؤ گے کس بھیس میں

میا ساہ من سنت بھکاری

مہر ان پادشاہ نے بکوش دل حال فقیر کا سنا

ہم پرین جانا ہے پر دیسیاں

اور کہا کہ یہ تو سننے جانا کہ پر دیسی ہو

۱۱

۴۵۱



دہلی راج چنت من کا ڈھی

دہلی کی سلطنت میں دیشہ سے کھل ڈالے

سنت ملوی چھا تپہ کے پھیرا

کچھ فی ملا کے چھاچھ کو پہانا چاہیے

یہ دہلی کت کت ہوئی ہی

اس دہلی میں کتنی ہو ہو کے گزر گئے

یہ دہلی کارے دے علائی

اس دہلی کی قائم رہی نہ ہی

راون لنک چار سب تاپا

راون کی لکھا ٹکائی سب غرو سے

یہ جگ حبس دودھ کی ساوی

یہ زمانہ ایسا ہو جیسے دودھ کی کلائی

متھہ گھو لینتھہ مہو کہ کھیرا

اور یوں گئی منہ کے لینا کس کام کا

کو کے گرب کھیرہ مل گئے

اور غرور کر کے خاک میں مل گئے

ساڈھی کا ڈھ دھیل حیات

ملائی نکلے جب تک نرم رہے

رہا نہ جو بن اوڑھنا یا

نہ جوانی کا حسن رہا نہ جوانی رہی

بھیکہ بھیکارہ دتھیے کا با مھن کا بھاٹ

بھیکہ سائل کو دنیا چاہیے خواہ پرہن ہو خواہ بھاٹ ہو

اگیا بھتی بولا وہ دھرنی دھرے لالاٹ

حکم ہوا کہ بلاؤ کر زمین پر آکے مٹیا فی رکھے

تنگن بیک بولا وہ پاسا

فورا آسیو قست آسکو نزدیک بلایا

چکیت نگ کنکن کر دسیا

بادشاہ نے کنکن کے گینگے چکے ہوئے دیکھے

توین منکن کنکن کا بانہا

کہ تو توفیر ہے پرداہ ہے کنکن کسی بانہ کا ہے

راگھو جتین ہنت جو ترا سا

راگھو جتین جو نا آ امید ہوا تھا

سمیں نائے کے دنیہ سسیا

اوسنے حاضر ہو کے اور بھجکا کے دعا دی

اگیا بھتی سوراگھو پانہا

حکم ہوا بادشاہ کا راگھو کو

راگھو پھر سیس بھون دھرا  
 راگھو نے پھر زمین پر سر رکھ کے کہا  
 بد من سنگد پ کی رانی  
 بد اوت سنگد پ کی رانی کہن  
 کنول نہ سر پوچھے تہہ پاسا  
 کنول ادسکی خوشبہ سے مقابل نہیں ہو سکتا  
 جہان کنول سس سور نہ پوچھا  
 جہان کنول اور چاند سورج مقابل نہ ہو

جگ جگ راج بھان کو گرا  
 کہ ہیشہ سلطنت مانند آفتاب کے قائم ہے  
 رتن سین چتور گڈھ آنی  
 راجا رتن سین چتور گڈھ میں لایا ہے  
 روپ نہ پوچی چند اکاسا  
 اور اس کے حسن کو چاند نہیں پہنچتا  
 کہ سر دیون اور کو دوجا  
 پھر کہہ سے مقابل کر دن در کون دسرا ہے

سورانی سنار من دھیان کلن دیکھ  
 اوس رانی جہان کے دل نے یہ کلن دیکھو خیرات میں دیا ہے  
 آچھر روئے کھائے کر جو جھرو کے لیٹھ  
 حور کا سا اپنا حق کھائے کھائے کی راہ سے میرا جی لے لیا

سکے اوت تر ساہ من منسا  
 یہ بات سکے بادشاہ دل میں منسا  
 کنج جوگ جو کنجن پاوا  
 کنج پنے کے لائق نے جو کنجن پایا  
 تانوں بھکھا ر حبیبہ کھہ پاچی  
 بادشاہ نے کہا برائی نام تو فقیر اور زبان  
 کہنے اس نار جکت او پر اپنی  
 کہان ایسی عورت جو سار زلے سے بتر ہو

جا نہج چک کر گ  
 گویا بلی کی زوشلی غاہر ہوئی  
 منکن تاہ سمیر چڑھاوا  
 تو گویا بھیکہ مانگنے والے کو میر پر شہا دیا  
 اپنہ سینھا ر بات کہہ ساچی  
 اب بھی زبان کو سنبھال اور سچ بات کہو  
 جگے سر سورج سنن نینین  
 جسکے مقابلے میں سورج اور چاند نہیں ہے

میں پانچواں

جو پدمن توین مندر مورین  
جو تیری پدنی سے میرے محل میں ہیں  
سیت دیپ منہ جن جن آنی  
ہفت اقلیم سے جن جن کے آئین  
جو اونہ منہ دکھیں اک دسی  
جو اونین کی ایک لوندی تو دیکھ پاسے

ساتو دیپ چپان کر جو رین  
ساتون اقلیم چپان کر جمع ہوئی ہیں  
صومورے سورہ سے رانی  
سو سہری ایسی سوز سورانی  
دیکھ لون ہوی لون بلاسی  
اوسکا نک دیکھو کے تو نک کی طرح گل جا

ہون کھنڈ ہون چکوی جس رتی کا کال  
میں رنج مسکون کا پادشا ہون مانند آفتاب کے آسمان پڑا  
جو پدمن تو مندر مورین اچھہ تو کیلا س  
اگر پدنی ہو تو میری گھر میں ہی اور اگر غدہ ہو تو میرے گھر میں

میں پانچواں

۴۵۴

لختہ بندہ راج چھتر پت بھاری  
پھر راگھو نے کہا کہ آپ بچے کاوشا بہ پھلری ہیں  
چار ہون کھنڈ بھیکھ کا یا جا  
ہر چار طرٹ ذریعہ سوال کے میں پھر ہون  
و ظہرم راج اوست کل مانہا  
ایمان و سلطنت اور راجی اور اوست سب سے  
کچھ جو چار سب کچھ ان پر نہیں  
سو اچار پیر کے اور بکھارے ایک کے کیا  
پدمن انبرت ہنس سدورو  
ایک یا مہی اور دھرم اور تیرا ہنس چھپا

ان با مھن ہون ہون بھاری  
اور میں برہمن گدیہ گر ہون  
او و است تھہ ایس نہ راجا  
اور شرق سے مغرب تک آپ سائین ہے  
جھوٹھہ جب کے جیہ کہ پانہا  
جھوٹھہ کہنے والے کی بھلا زبان باقی رہتی ہے  
سو یہ چوں دیپ منہ ناہین  
لیکن یہ چار خبریں جو اقلیم میں نہیں ہیں  
سنگ دیپ بھلنہ سو مور و  
یہ سنگ دیب ہی کی خبریں ہیں سو کیون نہ وہ

میں پانچواں

میں پانچواں

ساتو دیپ دیکھ ہوں آوا  
ہفت اقلیم کو جو سب میں دیکھ کر پھر آیا  
اگیا ہوئی نہ را کھو دھو کھا  
حکم ہو تو میں دھو کھا نہ رکھو سن

تب را کھو چتین کو آوا  
تب را کھو چتین میرا نام مشہور ہو گیا  
کہوں سو سب نارینہ کو دو  
اور سب عزتوں کے اقسام مفصل بیان کروں

لنگن

ایمان ہستی سکنی اور چترن بن باس

سید جید

اس ملک میں ہستی اور سکنی بہت ہیں اور چترنی بن باس بھی

کمان پنی پدم سر بھنور پھر تہہ جہ باس

اور پنی پدم کے مقابل ہو وہ کمان جس کے گرد بھنورے پھر ہیں

ہستی کے پر کیرت ساری

اور ہستی کے سب آثار رکھتا ہوں

ار کو کھین لنگ کے موٹی

سینہ کی تنگ اور کمر کی موٹی

گون گیند و حال جن باہین

اور گیندے کی سی چال و حالو باہین

پر کھ پرانے او پر جو یو

غیر مرد پر اور کاجی بہت مائل رہتا ہے

اچھو اے سون تھو سبھاؤ

صفائی اور پاکیزگی کی بہت کم عادت ہو

اویسو اس دھڑے جس دیو

اور نہ لایا بہ مانند دیو کے اسکے ولین رستہ ہیں

پہلین کون ہستی ناری

اب پہلے ہستی عورت کا بیان کرنا ہوں

سراو پائے بھگین چھوٹی

سراور پاؤں پر لے اور گردن چھوٹی

گنبتسل بن امت اماہین

مثل ست ہاتھی کے ست پنجوت

وشت نہ آوے آپن پو یو

اپنے شوہر کو نظریں نہیں لاتی

بھوجن بہت بہت رت جھاؤ

غوراک بہت اور مباشرت کی بہت خواہش

مردہ جس مانس بساے بسیدو

مانند خد خراب کے پیسے بن سکے بر آتی ہے

ڈرا دل لاج نہ ایکو مبین

خوت اور شرم میں ہے ایک ہی دلیں نہیں

ہے جو را کھن آکس دین

اگر کوئی قادیان سر کھا چاہے تو بغیر آکس کے نہ

بجکت چلو چوندس لے بجکت کنہ چو

ہاتھی کے انڈا دسکی چال چو جبار طر چسین عالم کو ابھی سرگے

دہی ہستی ناری لیے سب ہنہ کے دو

وہی ہستی عورت ہوں چسین سب ہاتھی کے خواص ہوں

دوسر کون شکنی ناری

دوسری عورت شکنی کا بیان کرنا ہوں

اور ات سچھ کھین ات لنگا

سینہ اسکا چلرا اور فر باد کر بار یکا

بہت روس چاہی بی نہان

غصہ مزاج میں بہت شوہر کو آرزو کرتی ہے

اپنے انکار وہ بھاوا

ارنچا صورت اسکا بہت خوش آتی ہے

شکھ کی چال ڈگ ڈھکی

چال شیر کی ملتی ہے ٹھیلے دم سے

موٹ مانس رچ بھو جن تاسو

کھال جسم کی موٹی اور خواہش کھلے تنگی زیادہ

دشت ترانہ میں سری اکین

کن انکھوں سے عادت دیکھنے کی کر سچا ہے

کر بہت بل الپا ہاری

خوت اور شرم بہت ہو اور خوراک کم

گرب بھری من دھری نہنگا

غزور دل میں بہت اور خوت کم

اگین گھال نہ کا ہو گنان

اپنے آگے کیسکو خیال میں نہیں لاتی

دیکھ نہ سکے سنگار پر او

دوسری کا سنگار اسے رشک کے کہ نہیں سکتی

رووان بہت جانتک نہ اوپلی ہے

پندرہ اور راتوں میں بال بہت ہوتے ہیں

آؤ مکھ بائندہ یا سو

سندھ میں آنکھ بیاہندی ہوا کرتی ہے

جن مقصود رہے سر لائین

ماتنا دس شمس کے جبکہ سر میں دھبہ ہوتا ہے

سجیان ملت سو سو امی اللوی اذر کھ بان  
 شوہر کے پاس حب بنگ پر جا کر اسکے سینے میں باغی گروٹ  
 جہم کن سبی سنگھ کے وہ سنگھن سلطان  
 حسین سب آثار شیر کے ہوں وہ سنگھن ہے اسے بادشاہ

تیسرے کون چترنی ناری  
 تیسری چترنی کا حال بیان کرتا ہوں  
 روپ سروپ سنگار سوئی  
 حسن کی راہ ساریتیل دوزخیت بہت اہل  
 روس بنجانے مشتاکھی  
 غصہ کرنا پاتی ہی انہیں خند و پیشانی رہتی ہو  
 آپن پرکھ کے جانی پوجا  
 اپنے ہی نہ ہو ہر کی خدمت سے کام رکھتا ہے  
 چند رہین رنگ کدن کوئی  
 چاند کا سا اور سکا بدن اور کنول ایسی گوری  
 کسیر کھانڈ کچھ الپ اہارو  
 دودھ شکر ٹھوڑا کھلے آسودہ ہو جاتی ہے  
 بدین چاہ گھاٹ دوتی کرا  
 بدین کی نسبت دو باتوں میں ہر کم ہے

سہا چتر رس پیم پیاری  
 بہت دانا اور محبت آمین نہایت ہوتی ہے  
 اچھیر حبس رہے اچھوانی  
 شل حور کے صفائے مزاج میں بہت  
 جہم اس نارکت سوکھی  
 جہان ایسی عورت ہو شوہر بہت خوش رہتا ہو  
 ایک پرکھ کے جان نہ دیا  
 سہا ایک بے شوہر کے دوسرے کو نہیں مانتی  
 چال سہاے غنس کی جوری  
 چال ادسکی خوشنماگو یا ہنس کی جوری ہو  
 پان پھول سے بہت پیارو  
 پان اور پھول کی بہت محبت رکھتی ہے  
 اور بے وہ گن زمرہ  
 اور سب صفات اسکے پاکیزہ ہیں

چترنی جس کد رنگ اور باستان انگ

چترنی کا رنگ شل کد کے پھول کے اور خوشبو بدین آتی ہو

پدمن باس چندن جس پھو پھو نہ تہ سنگ

اور پدمنی کے بدن میں مندر ایسی خوشبو ہو کہ تیرے منہ لانی ہوں

چونکی کون پدمنی ناری

اب چوتھی پدمنی عورت کا بیان کرتا ہوں

پدمن جات پدم رنگاوتی

پدمنی کی ذات میں پدم کا سا رنگ پیدا ہے

ناسٹھ لابنی ناسٹھ جھونی

نڈا سکا نہ بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا

سورہ کران رنگ ہونی

سولہ صفیں اور سین موجود ہیں

ویرگھ چار چار لکھ سوتی

چار فیروزین اس میں درازا اور چار کوتاہ ہیں

ابس بدن دیکھ سب

اور چاند کا سا بدن ہو کہ دیکھ کے سب فریفتہ ہوں

کھیرا مار نہ کر سکوارا

دودھ چادل سے بھی گرانی ہوتی چہ زراکت کے

پدم کند سس دی ستواری

کہ وہ پدم کا سا رنگ کھتی ہو اور شہناز کو دیکھ

پدم باس مدھکرنگ ہونی

اور پدم کی سی خوشبو نہیں آتی چہ سوسہ ہرہ ہون

ناسٹھ پاتر ناسٹھ مولی

نہ بہت بڑی نہ بہت موٹی

سو سلطان پدمنی گنی

ایک بادشاہ پدمنی سے رگن گنرا الی ہوا

سبھ چار چوں کھینے ہونی

اور چار پینہ میں اس میں مولی اور چار بلی ہیں

چال مال چلت کت سوبا

اور چال نہیں کی تلپتی ہے بہت خوشنما

پان پھول نے ہے اوھارا

پان پھول کے اوھار پر رہتی ہے

۴۵۸

سورہ کران سپورن او سورہ ہونگار

سولہ صفوں میں کامل اور سولہ شکار میں پوری

اب چارنت بزمون جس برنی سنار

اب اس طرح بیان کرتا ہوں جیسے عاری خلقت صفت کرتی ہو

پر تھم کیس ویر گھ سر ہونین  
 پہلے دانی کی مہنت کر اہوں کہہ سر کے باہر  
 ویر گھ نین تیکھ تہہ دیکھا  
 تھی آکھیں لمبی تیز دیکھنے والی  
 یں لکھ دسن ہو نہ جن ہیرا  
 بچہ جھوٹی چیزوں میں یا کہ نہت ہن لالہاں  
 لکھ لالاٹ دو وچ پر گاسو  
 تیسرے پشانی مانند لال کے  
 نامک کہیں گھر گ کے دھما

اب باریک خبروں میں کیا نک تو لوہار کی سی دھار  
 کہیں مٹ جانو نہ استا  
 تیسرا بیٹ باریک حسین آنت نین تلوم ہونی  
 سمجھ کر بول دیکھ کھ سو جا  
 اب چار خبریں پر ایک خسار جس سے سمجھ خوشنما سید رح

او دیر کھ او نگرین کر سو نین  
 پہلے انگلیاں اتھ کر از ریندہ ہوتی ہین  
 ویر گھ کیوں گھٹھ تر دیکھا  
 چوتھی گردن لمبی اد بگلے کے نیچے خطوط  
 او لکھ گچ اونگ جنہیرا  
 دوسری چا تیان شل تاریکی  
 او نا بچے لکھ چندن باسو  
 چوتھے نات مہین مندل کی سی خوشبو ہو  
 کہیں لک جن کیہ ہارا

دوسری کہہ کہ جیتا اوس سے ہار جاپے  
 کہیں ادھر بد رم رنگ رانا  
 چوتھے ہنٹھ جکار زگل بولگے کے سرخ  
 سمجھ قنٹب دیکھ من لو بجا  
 دوسرے سرین جنکو دیکھ کے دل فریقہ ہو

سمجھ کلا نین ات نی سمجھ لکھ گچ چال  
 تیسرے کلا نی چوتھے رام نین اور ستانہ چال ہو  
 سورہ سنگار برنگی کر نہ دیو تالال  
 سورہ سنگار بیان کر دیے جسکی دیونا کو آرزو ہو

کندن کیا دو اوس بانی  
 کندن کا سہم کہتی ہو جو چوہ ہین رات کا چٹا

یہ پدمن جو چستور آئی  
 یہ پد منی جو چتور میں آئی ہے



کندن گنگ تاه نہہ پاسا

اگر کندن اور سنا کھن تو انہیں خوشنہیں ہر

کندن گنگ کھٹور سوانگا

ہر چند بدن ماند کندن کے اُسکا سخت ہے

وہ چھری پون برکھہ جہہ لاگا

اُسکے بدن کو ہوا چھو کر درخت کو لگی

کا تہ نہہ مونٹھ بھری وہ دیہی

کسی کی ٹٹھی کو اُسکا بدن چھو نا نصیب نہوا

سی چتیر حیر کے ہاری

بہت سی شاخہ بتوں کو دھوڑو کے ہار گین

کیا کپور باؤ سب موتی

جسم اور سکا فاست میں کا نورسا اور پیمان لاند

وہ سگند جس کنول بکاسا

پداوت میں ایسی خوشبو ہر جیسے کنول کے پھول

وہ کو نول رنگ پیپ سورنگا

لیکن وہ سختی نزاکت کے ساتھ ہر اور پھول کی طرح

سوئی ملیگر بھوہ سبھاگا

تو وہ درخت لپاگر صاحب قسمت ہو گیا

اس مورت کے دئی اور ہی

ایسی صورت خدا نے اُسکی ظاہر کی

دہکے وپ کوئی لکھی نیاری

اُسکا سانس کی گود یکھا نصیب نہوا

تہہ تین اوھک دنیہہ بدھوتی

بلکہ موتی سے زیادہ خدا نے اُسکو روشنی دی

سرج کران جس نزل تہہ تے اوھک سریر

سرج کا ساروشن بلکہ اُس سے بڑھ کر جسم اُسکا ہے

سوہنہ نرکھہ تاجا بے ہمارے منیہہ آوے کنیر

سارے نظر کے اگر کوئی دیکھا جاہے نہ دیکھ سکے آنکھوں میں پانی بھر آوے

اوٹت تمنت سورج جس راتا

تو آفتاب کا رنگ پریشان ہو جا رہا ہو کئی رات شبی

سب جگ جان بھل چھیری چھوہ

مالم کے لوگ جانتے ہیں کہ پیلچھری چھوٹی

سس کھہ جو نہ کھے کچھہ ہاتا

جانا ایسے منہ سے جو کچھ بات کہتی ہے

وسن دسن مونی کرنی چھوہ

ہر ایک دانٹے کرن سے پوختی ہے

جاہنہ سس منہ سج دکھاوا

کہا شب بامین بجلی نکلے چائی

کو نہ صتا جس بھاوون بنی

بھاوون کی رات میں گو با بجلی چمکی

جن نسبت رت کو کل بولی

اورنگو ایسی جیسے نسبت کے موسم میں کوکل پوتا ہو

جن انبرت ہو یکن کجاسا

اُس کے منہ کی بات ایسی پیسے امرت نکالا

یہ سرس جو ناگ وین ہرا

ایسی سر کی جوئی جو ساپ کا طرت دیکھا

چو نہ پوین کچھ کے نہ آوا

میں یہ حال دیکھ کر چو نہ بھائی کو کہنے میں نہیں آتا ہو

سیام رین جن چلے اوڑھی

یاشب تار یک بن جگنو اوڑھتا ہے

سرس نسای مارشرو لی

شیرین را با ایسی پیسے تیرا کے سر بلا دیا

کنول جو یاس یاس دھن باسا

کنول میں جو خوشبو ہو گویا کہین بیس ہے

جای سرن مینی ہوے پرا

تو ساپ اے خون کے اُسکی جوئی کے پاؤں پر

سبی نو ہر مرن جھنہ دیکھے تس چار

سب کی مراد مر جائے جو اوسکی چال دیکھے

پہلین ہو دکھ بزرگی برنوں و ہنسکا

پہلے یہ مصیبت زدہ اوسکا سنگار بیان کرتا ہے

جای دھور ہر تر بھاٹھا ڈھا

کرنا گاہ اُسکے محل کے پیچے جا کر کھڑے ہوا

نین کرنگن چستون با بنکی

آنکھیں ہرن کی سی اورنگام تر چھی

کے سورین چھوٹین چھوٹین

بارات کو چھوٹیا بھائی چھوٹین

کت ہون اہا کال کر کا ڈھا

کہان میں عمامت کا سر نکالا

کت وہ تے جھرو کین چھانکی

کہان اوسکا آگے جھرو کے میں جھانکنا

بہسی سس تر تین جن پرین

ہنسی اوسکی ایسی پیسے سارے ٹوٹا چھوٹے

اگر کچھ نہ آتا ہو

چمک بچ جس بجا دول بنی

یہیے بجا دول کی رات میں بجلی چمکتی ہے

کام کٹا چھ دشت بکھ ببا

عشوہ اور غزہ سنہ کی نگاہ میں زہر بھردیا

بھونہ وھنک پل کا جل پوین

بھوین کمان اور بکین کا جل کی ڈوبی ہوئی

مار چلی مارت ہون صنسا

وہ تو بکمر مار چلی اور میں مردہ ہنسا

جگت دشت بھر رہا اوونی

عالم کی نگاہ اور سحر طرک لگی رہے

ناگن الگ پلک منھہ ڈسا

ہکے زلف اور پلک کی ناگنی نے بجاو میں لیا

وہ بھی وہاں تک ہون بھلی وون

وہ بھر حق میں نہ لانا اور میں کھانا نہ بسا

پا چھی ناگ ابا ہون دسا

اور پیچھے کے ساتھ یعنی چوٹی نے بھاگ ڈس لیا

پا چھی کال گھال وین راگھا گڈرنہ منتر کوئی

پیچھے اوئے موت لگا گڈرنہ کا منتر کیا ہے

جہان منجور منجیہ وہ بھی کاسون بکارو روی

جہان طاؤس اس کی پیچھے رہیٹھا ہر چہ میں سکھ روکے بکارو

۴۶۲

بنی چھو رہب رجو کیا

چوٹی بپ اوئے کنگھی کر کے کھولی

سر سبت لہر تر پی بھین بارا

سے جب پال پراگندہ زمین میں کرے

سبک پکانہہ کچھ بھری پسار

وہ بال لوزندہ زہرا لودہ جو پھیلا ہے

جانو لوٹنہہ پڑھی بھونگا

گویا وہ ساتھ ہوون پر چٹم کے لوٹنے میں

رین ہوئی جگ دیپک لیا

نورات ہو گئی عالم نے چراغ روشن کیے

سکرے دیس بھیو اندھیا را

سارے عالم میں اندھیرا ہو گیا

لہرنہ بھر لکھنات کا پ

لہر میں مار کے لکھنے لگے وہ کالے

بیدھی باس ملیر انگا

بالا کر کی خوشبو نے اونکو بید رکھتا ہے

لرنہ مر نہ جن مانہ کیلی  
 اسکے بال اسطے کئے خم اندر رکھتے تھے گویا  
 لہریں دنی جان کا اندھی  
 ایسے وہ بال لہراتے ہیں جیسے کالندی نئی  
 چنور دھرت اچھی چوں پالسا  
 وہ بال سر کے مثل چنور کی طرح چاروں طرف ہر

ناگ چر سے مالت کی سیلی  
 یہ معلوم ہوتا تھا کہ مالتی کی سیل پر سانپ چڑھ  
 پھر پھر بھنور بھنی چت بندی  
 حلقہ مار کے گرد آب بچاتے ہیں دنگے پھنساں نکلیں  
 بھنور نہ اوڑھ نہ جو لبدی باسا  
 واسطے اڑانے بھنور دن جو خوشبو کی باعث سے

بوی اندھیاری چکھن بولی جو ہر کچھ جھاپ  
 اندھیرا ہو جاتا ہر اور بکلی سیاہ میں چمکتی ہے جب وہ دھپ سے بڑھاتی ہے  
 کیس ناگ وی کت میں دیکھی سنور سنور جو کپا  
 وہ بال مثل سانپ کی کیوں بنے دیکھے کہ جب باد کرنا ہوں گی کا پتا ہے

مانگ کنگ جو سیندر رکھا  
 مانگ جو مثل طلا کی جو سیندر کا خط اسمیں لیا ہر  
 گئی تیرا دل پائی باری  
 جس وقت کنگھی شاطہ بالوں میں کرتی ہے  
 بھٹی اور یہ سپ سب ناہان  
 تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ناگ بڑی بولی ہر قسم کے  
 جمنام بھنہ سرستی مانگا  
 چننا بھنہ یعنی جن کے پیچ میں سر تھی ہر وہ مانگ  
 سیندر رکھ سو اوپر رانی  
 سیندر کا خط اوپر ناگ کے ایسا ٹوٹا ہر

جن بسنت رانا جگ دیکھا  
 گویا نصل بہار میں سرنج پھوڑا کو جان کتا ہر  
 اور چچ چتر بچتر سنواری  
 اور پیمان اچھی طرح سنواری  
 جن بگ بگھر رہے گھن سیاہا  
 بایہ کہ کچھ پھیلا ہے تھے سیاہ بادل میں  
 دھون دس دینی تر نکلن کا گھا  
 دو نون طرف تر بنی اور سکے  
 بیر ہو ٹھنہ کے جس پانتی  
 جیسے کہ بیر ہو ٹی کی تظار

نکلیں

بہنو دقت دیکھئے ہاں سدا  
دو دنیا میں رہنے کی بات  
پانی کا تھوڑا سا  
پانی دیکھئے پانی

بل دیوتا بھے دیکھ سندورا  
ادسکے بندہ کو دیکھ یونا قربان ہوتے  
بھورسا بھنڈے رب ہوئے چور اتا  
صبح اور شام آفتاب جو سرخ ہوتا ہے

پوجی مانگ بھورا وٹھ سورا  
سورج صبح کو اٹھکے مانگ کر پوچھا تھا  
وہی دیکھ راتا بھاگاتا  
اوی کو دیکھ کے سترخ ہو گیا بدن ادکا

بینی کاری سپ نے نکسی جہا تک  
چوٹ جو کالی خوش رنگ ٹھوڑے نکلی ہی اس سے جہا نکلی ہے  
پوجا اندر اندر سون سیندر سیس چاھا  
اسکی پرستش اندر نے خوشی سے کی اور سینہ دور کو سر چڑھایا

دو بیج لالاٹ لوھک من کرا  
چو دھوپن رات کے چاند سے پیشانی بڑھ کر ہے  
یہ نت دیو بیج جگت بھنڈے دیا  
اس سبب سے دیو بیج ہمیشہ دنیا میں رکھا جاتا ہے  
سن جو موہی نہ سر بر چچا  
چاند اگر اس سے مقابلہ کرے تو فرار نہو

شکر دیکھ ماتھ بھوپن دھرا  
ہما دیونے ادب کو دیکھ کے سجدہ کیا  
جگت جو ہارے دی اسیسا  
کہ عالم اٹھو سلام کر کے دعا دے  
مہوی سواماوس چھپ پن لاج  
اسی واسطے اادس کے روز سے چھپ کے دل میں

تک سنوار جو چندن رچی  
تک کو سنوار کے جو منڈل لگائے  
سلسل پر کوٹ سارا راہو  
اوس پیشانی رنگ ماہ پر راہ سارہ آ رہ  
پاسن جوت لالاٹنہ اوتے  
پارس کے اندر سکی پیشانی خاصیت رکھتی ہے

دو بیج مانجھ جانہ کج پنچے  
تو یہ معلوم ہو کر ہلال کے اندر عقد ثریا ہے  
مکھنہ بھرا ونیمہ پروا  
یا خود تارے اسکے جسم میں بھرے ہیں  
دشت جو کرے ہوتہ چوتے  
اور جسکی طرف دیکھتی نہیں دشمن آ جاتی ہے

میری جو رتن مانگ بسیار

نام زور ہے  
میری جو اہر لگا ہو اجمانگ پر ٹھایا ہے

جانہ کنگن ٹوٹ نس تارا

گرایا آسمان سے رات کو تارا ٹوٹا

س اور سور جو نرمل تہ لکٹ کے پڑے

جیسے چاند اور سورج روشن ہیں یہ پیشانی کا رد پ ہے

نس دن چلینہ نہ سر پر پونہ تپ تپا پو پ

وزارت چلنے میں تو یہی متعلق نہیں ہو سکتے آخر غار ہوس کے غائب

پچھنہ کرے مانش کہنہ گدھا

واسطے نشانہ بانے انسان کے بانیں ہیں

کا جرمیج برن کچھ بانان

اور کا جل جو پکٹ مثل برن میں لگا چودہ دھڑکے

گرور ٹرنہ سو بھونہ ٹارے

پھاڑ مل جائے اگر بھون وہ ہلاکے

دھو دھنک بھو ہنہ سون ہارا

ادھین کمان ابرو سے لڑ گیا ہے

اور دھنک کوئی گنے نکا ہو

اور کمان کو کوئی کب شمار میں لڑے

لاگ بان ت آونہ لیکھا

کہ تیرا سیا لگ گیا جیسا حساب نہیں

جو اس مار سو کیسین جیا

جسے نہ جہرا پودہ اگر اسے نو کوئی کیونکر ہے

بھون دھنک سیام جن جڑھا

ابو جو مثل کمان کے چلے ہی ہو لی ہیں یا یہ کہہ کر

چند کی مونہ دھنک ہانا

چاندی کی مٹھ لگی ہو لی کمان ثانی یعنی کبھی

جاسون سپر جا سومارے

جسکی طرف نگاہ کی اور سکوار رکھا

سیت بندھین دھنک ہارا

سیت بندھ کمان کی آؤ سے بند ہے

ہارا دھنک جو بیدھا ہارا ہو

ارجن کی کمان جسے ماہ کو بہ ہتا وہ اہل برو ہے

کت سو دھنک بھو ہنہ میں دیکھا

کمان وہ کمان ابرو دینے دیکھ لی

ت با نہ چھا بھیا

جس تیرے کیجا جھن جاے

۴۶۵

سوت سوت تن بیدھا رول رول سوت

ہر سام ہن میں سوراخ کر دیے اور ہر بال جسم میں

نش نش منہ بھی سالنہ ہاڈا ڈی بھی بہیہ

رگ رگ میں سوراخ کر دیے اور ہی ہی کو چھید ڈالا

کنول تپر پر ہر حکم پھیری

یہ معلوم ہوتا تھا کہ منہ پر ہونٹا سیٹا ہے

ڈولنہ او گھو منہ ہر ماتی

جنیشل رگ روش کرتی نہیں نشیہ کی پھری ہوئی

پھر پھر لڑتے ہو رہو بری

پھر پھر کے لڑتی تھیں ہرے پھرے

تھر تھر منہ خیل بیسہ الکی

تو قرار نہ پکڑتیں پتل بڑا لکڑی طرح

پھر پھر ہر دہنہ لگا کر پھرتی

بار بار کاٹوں سے سنو رہی ہیں

ترجہ چلنہ کھن سودہ نہو ہن

ترجہ چلتی ہیں کسی سیدھی نہیں ہر تین

اولیٰ چلنہ مہرگ کسہ جانی

اولیٰ جاتی ہیں آسمان پر جاتی ہیں

نین چترے روپ چتری

ہر کھین اوٹھی تیز ہن اور نہ نہ نقویر سا

سمند ترنگ النہ جن راتی

سمندر کا گوتر بیچ لہریں مار رہا ہے

سور چند منہ کھین جوری

ایام ہر ہن کہہ نیچے کی جوڑی

چیل باہل ڈول وہ لاگی

چیل چیل ہر پاؤں جس وقت جنیش کر میں

نہ نہ لڑا نہ نہ ہتھیار تین

یہ تو کہ سے سودہ نہیں ہو تین

بک سوچا کہ سیام ہو آوین

دن سپہ رت سیاہ دہی ہیں

سور تھر تھر مال کر تھن

سور تھر تھر مال کر تھر تھر

سور تھر تھر مال کر تھر تھر

اس میں چکر دوی بھورا سمند نہا

ایہ وہ تین ہیں گویا دیکھ میں سمندر کا گرد آج شازا ہر

جن جو گھال نہ ڈولے لے آؤ نہ لے جانے

گو یا جی ہندو دین ڈال دیا کہ کسی وہ آتا ہو اور کسی جاتا ہے

جو گ سنگار جتا او سیر

سارے زمانے کا سنگار جیت لیا اور طافت

راون ہون چاہے سنگار مان

اور قصد یہ ہو کہ مراد لی سے جنگ کرے

سیت بندھ بانڈھا پل نیر

سیت جہنم گویا پانی پر پل بانڈھا ہے

اوسکند دیکھی پڑھتے پاسو

اور خوشبودار ایسی ہے کہ خدا نے خوشبودار

جنہ سوس سو پل تارا

گو یا ایام سرا میں سبیل ستارہ طلوع ہوا

بکس پھول سب چاہتے چڑھا

اگر تارے اس تک نہ دراجا ہوں بجا سکیں

بکس پھول سب چاہتے چڑھا

وہ پھول شگفتہ سب سے افضل ہے

ناسک کھرگ برہی من کیر

ناک اوسکی جو باند تارا کی صا کے ہر توہن

سین ملکتہ ونہ کھرگ کہہ سا

وہ ناہر دگو یا سقا بلے میں رام توار لیے ہے

وہ وزن سمندر رر چا جنہ پھیر

وہ لوان کرمانہ پانچہ دور در کے اور بیچ میں ناک نش

نکس پھول اس ناسک ناسو

وہ سین بکس پھول گل کھنڈ کے ہے

کران پھول پھیرین اجیارو

کران پھول روشن سطر جی دے رہے ہن

سوس پل چاہ پھول وہ اونچا

سبیل سے بھی وہ بڑے کے بند ہے

تجنون کین سو پھول وہ گدھا

نہیں معلوم وہ پھول کسے گڑھا ہے

اس وہ پھول یا سکا اگر بجانا سکا سمند

ایسا پھول خوشبو میں نام نہ ہو کہ در میان دو سمندر لینے دو نہیں

جیت پھول وہ پھول نہ لے سب سے سنگد

تجنون پھول پھولے میں اس کے صفت سب خوشبودار ہو جائیں



ادھر سرنگ پان اس کھینی

لب خوش رنگ مثل پان کے نازک

آجہنہ میں تسنول سوراتی

ہنسی کے وقت وہ لب ایسے خوشنماستے

مانک ادھر دس جن میرا

مونا کا لب خیر اور دانت گویا ہیرا

کا ڈھل دھڑا بھہ سون چیری

جیسے نوک چیری ڈاہہ کی غون ارہتی ہے

وہاڑے دس سرنگہ اس کیلی

انہ بٹی دھلے دس میں بھرے تھے

جن پر بھات رات رت دکھا

کہ یہ سچ کچھ دنت آفتاب کی نرخی ہے

الک بھونکن ادھر نہ اکھا

زلفون کی ناگنی لب تک پڑی رہتی ہے

۴۶۸

راتی سرنگ امین رس بھنی

ایسے خوش رنگ گویا آب حیات روئین بھرا ہو

جن گلال دیسی ہساستے

گویا گلال نظر آتا تھا شہت میں

بہن سال کھانا ٹکڑے سیرا

سخن شیرین ایسا تھا کہ گویا ہنر شکر کوہ کا

رہ ہر چوڑی جو کھانڈے بیری

اسی طرح بڑا کھا کے خون نکلتا ہے

رکت بھری وہ سرنگ نکلی

خون میں بھرے ہوئے نہایت رنگین

بکسے بدن کنول جن دکھا

بدل گفتہ ہو جائے گویا کنول در کھیا

گے جو ناگن سورس چا کھا

جو اس ناگنی کو کپڑے وہ رس چکھ سکتا ہو

ادھر ادھر رس پیکا الک بھونکن بیچ

ہونٹوں میں محبت کا رس بھرا ہوا ہو لیکن اس سر پر دانت

تب انہرت رس پاؤں میں جانا کہ کھینچ

اس وقت آب حیات لصب ہو جب ناگن کوئی کر کے کھینچے

بکست کنول پھول تانگی

جیسے کنول چوٹا ہو ویسے نظر آتے تھے

اس میں سیام پانہ رنگ پاکی

یہ مین تنی کی سیاہی نمودار تھی

اس چکار کلمہ بھیتر ہوتی  
 اسی چک سٹو کے اندر ہوتی ہے  
 جملے بس دس جو ناری  
 ۱۰ متر کی چک وقت شہنہ کی ایسی ہے  
 سمیت سیام اس حکمت بھی  
 سفیدی اور سیاہی کی ایسی چک نظر آتی ہے  
 کین سو گڑھی اس دس امولا  
 کہنے ایسے دانت بنی نیت تراشے ہیں  
 رتن بھیج رنگ من بھی سیامان  
 وہ دانت جو سی من بھیگ رہے ہیں  
 کت و دس دیکھ رنگ بھینے  
 جسے وہ دانت رنگین دیکھے

جن دار یون او سیام کوئی  
 جیسے انار کے دانہ کو سیاہ  
 بچ چک جس نس اندھیاری  
 جیسے اندھیری رات میں بجلی چمکتی ہے  
 سیام ہیر دھنہ پانت بدھی  
 جیسے نیلم اور ہیرے کی نظار بیٹی ہے  
 مارے بچ بس جو بولا  
 کہ وقت شہنہ کے بجلی سی مارے ہیں  
 اوہی حجاج پدارتھ نامان  
 اونکو اگر نعل کین تو سزاوار ہے  
 لیکنی جوت نین بھی کینی  
 اوکے آنکھوں کی روشنی کم ہو گئی

۴۶۹

دس جوت ہوی نین پتھہ ہر دی مانجھ پتھہ  
 ان دانتوں کی روشنی آنکھ کی راج سے دھنیں بچو جانی ہے  
 پرک جک اندھیار جن پت دی میں پتھہ  
 بظاہر جہان تاریک ہو جانا ہر اور باطن میں وہ روشنی زیادہ ہو جائے

رسان سنہ جو کمرس بابا  
 مہکلی زبان کی جو شیرین بات کوئی سنے  
 انبرت کو نیپ صبحہ جن لائی  
 گویا درخت زندگی کی کوپل زبان ہے

کوکل میں سنت من راتا  
 تو کوکلے کی آواز سنکر دل شگفتہ ہو جاتے  
 پان پھول اس بات شہا  
 کہ پان اور پھول کی سی اسکی بات رہنبدہ ہے

چانک بین سنت ہو ساتی  
وہ پیپہ کی سی آواز جو نے نو بلجی ہو جا  
بیر سوکھ پاو جس سیر  
اوکھ بولنا ایسا ہر کہ درخت خشک اگر یا سیر کیا  
بول سیدنت بونہ جن پرین  
اوسکا بولنا ایسا ہر جیسے نیسان کے قطرے  
چھن کو بین جو پران اوہارو  
زہی اسکا بن ہر دن کی خوراک ہے  
اونہ پیپہ کی کاہ نہ آسا  
کون ایسا ہر جسکو اسکی گشتگو کی امید نہو

سنے سو پرے پیچ مدھ ماتتی  
اور سننے والے کا یہ حال ہو گویا نرک کے نشیمن  
سنت بین تس لپہ سریر  
اسکا کلام سننے سے جسم نرنا زہ ہو جاسے  
سرون سید سیکھ موتی بھرین  
کہ سچی کان کی مونیوں سے بھر جاسے  
بھو کھین سرونہ و تھیہ ابارو  
کالوں کو حالت کرنگی بین تہہ ولی ہو جا  
موہنہ مرگ ہیں تہہ سوہنا  
ہر ن فریفتہ ہو جائیں جہنم و شکر اسے

منٹھ سارو امو جو پیپہ سرستی کاہ

گلے میں ایسے سارو ابوال برادر زبان بین سرستی

انیدر چاند رپ پوتما ہی جگت کھنچا

اور در چاند اور سید اور دوتا اور سارو عالم کے شکر کی جا

سرون سنہ جو کنہ لپی  
کان جو سنے ہو گئے کنہن کی سبب ہے  
چاند سچ و نہہ و سر چمک بین  
کان جو سنے ہو گئے کنہن کی سبب ہے  
کنہن جن کو نہ چچ اس کا پنی  
سرون کنہن کی سبب ہے قونہ پنے بن

پیرن کنڈل سنگھ دی  
اون میں بالے سنگھ کے پنے ہے  
کنہن کھنچے سرکہ نہ چان بین  
اون میں بالے سنگھ کے پنے ہے  
امر میکھ منہ رنہ نہ چھا پی  
ابر نہ لفت میں پوشیدہ نہیں رہ سکتے

کرن بھول روکون طرقت اور رو با زبان علاوہ اس کے

کو بارونوں میں طرٹ عقد ثریا جمع ہو کے

اور قنبرا کے ہر طرف سے اور گانا بجانا سب کا ذوق خد نے اوندھو دیا

اوس علی کو جو دیئے وہ بل جے

ابا میں مرنے والے کی سیلی کا ناچ ہے

یہ کہانی ہے جو کہ  
 دیکھ کر ہر دل میں  
 درد و غم پیدا ہوتا ہے  
 اور ہر دل میں  
 یہ کہانی ہے جو کہ  
 دیکھ کر ہر دل میں  
 درد و غم پیدا ہوتا ہے

جانہ بھنور پدم پر ٹوٹا  
 گویا وہ تل بھرا ہوا درخشاں کنول پڑھوٹا  
 دیکھت تل نینہ گاکا ڈھے  
 اس تل کو جو دیکھے اسکی آنکھ نکل پڑے  
 تہہ پر الگ منجھری ڈولا  
 اوپر زلف کا ٹہلا ایسا معلوم ہوتا ہے

جیو دینھ او دھین نہ چھوٹا  
 اسپر جان ہی بیٹھے نہ ہی رہائی نہو  
 اور نہ سوختے سوتل چھاؤ  
 سو اس تل کے اور کچھ نظر نہیں آتا  
 چھوی سونا گن سرنگ کپولا  
 کہ گویا ناگنی سرخ رستہ چھوئے کو بیٹھے ہے

رکھیا کر کی مخجور وہ ناگن ہرے او پر کو  
 نگاہانی کرتا ہوا اس سینے کے اوپر ناگن رلوٹے  
 کہہ رہے جلت کو وہ چھوی سکودونی پر پت اوٹ  
 کس طرح کوئی چھو سکتا ہو دو چار کے آفرے

کیون مخجور کی جس ٹھاڈھے  
 گردن اسکی شل گردن ملا دس کے کھری ہوئی  
 دھن دھ کیون کا بیرون کرا  
 عجب وہ گردن ہر کیا بیان کر دے اسکی خونی کا  
 گھرن پر پو اگیون اوٹھاوا  
 ایسی گردن ہر جیسے کہ بڑ گردن اوٹھا کے کتاوی  
 کیون سراہی کی اس نہئے  
 گردن جو شل مرا جی کے ہے  
 پن تہہ ٹھانوں پری تر رکھا  
 پھر اس کے نیچے جو خط پڑے ہیں

کو نڈین پھیر کھڑیں کاٹھے  
 گویا خرا دے خرا کر کے بنائی ہے  
 بانگ ترنگ جان گدہ ہرا  
 گویا بانگ گھوڑا کپڑے کے رک رکھا ہے  
 چپے بول مخجور سناوا  
 اس کے بولنے کے وقت چڑیوں کو تانے ہیں  
 امین پیالا کارن نے  
 امرت کا پیالا پیئے کو البتہ وہ جھکتی ہے  
 تین سوٹھانوں ہو جو دیکھا  
 ادنکو جو دیکھے وہ اسی جگہ رہا ہے

کنج تار سونے کے کرا

دوسری صورت یہ ہے کہ عجب تار طلائی پر

شرج کر ن بست گین قرملی

آفتاب سے زیادہ گردن کی مسات ہر

ساج کنول تہ اوپر دھرا

کنول کا پھول رکھا ہے

دیے پیگ جات ہسین بی

جو شخص اس طرٹ قدم رکھے گویا نئے جاناں

ناگن چڑھے کنول پر چڑھ کے بیکہ گینٹھ

ناگن کنول پر چڑھی ہے کھڑائے کر

جو وہ کال کہنہ ہاتھ پیاری ہو لا وہ گینٹھ

جو شخص نلی موت کا خزان ہو وہ اس گلے سے جا کے لگے

کنک دتھ دوئی تین کالین

سونے کے ڈنڈی کی اوکھائی بنی ہیں

چنن گاجھ کے بھیجا سوار

منڈل کے گاجھ کے بازو بنائے ہیں

تہ ڈانڈی سنگ کنول مورین

اس ڈنڈی کے ساتھ کنول کی تیلیاں ہیں

سمجھ نہ جانہ منہ می رچی

یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یونین ہندی لگی ہو

کر ملو چو بتور نہ سا کھان

اوکھیاں جو تیلی میں لائی ہوئی ہیں

دکھت ہیا کا ڈوہ جیو لیے

دکھتی ہی دل کمال لیتی ہیں اور جان سکھتی ہیں

ڈانڈین پھر کنول جن لائین

ڈنڈی پھر کے گویا کنول لگاتے ہیں

جن سوئل کنول پو تار

گویا درخت کنول کی بیل لگاتے ہیں

ایک کنول کے دونوں اورین

ایک کنول میں دونوں چڑھی ہوئی ہیں

کھٹا بلے جن کھنچا

گویا سوتی اور گھنچائی کو یکجا کیا ہے

وہ سب رکت پھر تہ ہاتھ

وہ سب خون کی جری ہیں ان ہاتھ میں

ہیا کا ڈوہ کے ہسائے نہ

اور پھر دل لیکے ہی جانے حسین دیتیں

کنک انگوٹھیں ادنگ جری

سوئے کی انگوٹھا ہمیں نیکے جڑے ہیں

ومی ہتھیارن نکمہ تہ بھرے

وہ خون ناحق کرنیوالی موتیوں سے بھری ہیں

جیسین بھیا کلا میں تہ نہ بدھ جانہ بھاگھ

جس کا وہ بازو اور کلا میان ہیں ویسی اگلی تعریف نہیں ہو سکتی  
کنگن ہاتھ ہوئی جنہ کے تہ نہ درپن کا سا کھ  
جکے ہاتھ وہ کنگن ہوں او سکوا تہ کی کیسا اعتیاج

ہیا تھار کج کنک پھر را

سینہ تھالی ہوا درپان شل کٹوے سوئے

ایک پاٹ دی دونوں راجا

یا ایک تخت پر دورا جا بیٹھے ہیں

جانہو دی لٹو اک ساتھان

گو یا دولٹو ایک ساتھ ہیں

پاتر پیٹ آہ جن پور دی

پیٹ باریک گوبا پور دی ہے

رو ماول تہ او پر جھومان

ادکے او پر سردا جھومنی ہے

الک ہونٹن تہ پر لوتا

دسپر لانت کی ناکنی لوتھیا ہے

دش پچا روئے ہے پچھ دیو

متر کوئے پچھ دیوئے ہیں

جانہ دو دوسری پھل جورا

گو یا سری پھل بیٹھے شریف کی جوڑی ہے

سیام چھتر و نہ سر چھا جا

اور دونوں کے سیاہ چتر لگے ہیں

جگ بھا لٹو چڑھے نا ہاتھان

ادکے دیکھنے سے عالم لٹو ہر جاے

پان ادھار پھول اس کجری

بالہ کما کے رہتا ہی پھول سے گوری ہے

جانہ دو دیو سیام اور وانا

گو یا دونوں شام اور رام ہیں

ہیہ لہ ایک پھیل دیو تا

پاسینہ اب ناہ سنے چور و سیان ٹوٹ

دس سرین وہ پا و نہ کوو

اکہ نہ کہ تہ یر گرا نہا ناگناس

۴۷۴

جانیے راجی جین

اکیسہ نو نہ نہ نائین جو بن گرب وٹھان  
کی طرح وہ پتائیں جھکائے سے نہیں جھکتیں لیے غور  
جو پھلین کر لاوے سہ پاورت مان  
جو شخص ملے او کو ہاتھ میں لاوے دہری خوشیاں کرے

کھینچ

بھرتنگ لنگ جن مانجھ نہ لاگا  
کمرنگی مانہ کمر بھیرے گویا ریمان میں  
جب چہ چا دیکھ وہ پاتھین  
جب وہ چلتی ہو اوچھا پھر کے دیکھتی ہے تو  
بہوہ چلے من بھا پچھتاؤ  
جب وہ چلتی تو دل کو بڑا صدمہ اور فیسوں غماہی  
وہی گون چھپا چھپین گنین  
اوسلی چال کے دیکھ پران پو شندہ ہو گنین  
ہنس بجائے سمند کہہ کیلی  
ہنس را دکی چال سے شندہ ہو کر سمند میں چلا  
جلت استری بھی مہون  
ساک جہان کی عورتیں بے ہی دیکھی ہیں  
مہہ منڈل تو ایس نہ کوئی  
زمین کے پردے میں تو ایسی کوئی نہیں ہے

دوئی کھنڈنیں مانجھ جن تاگا  
رو نوں طرت غلہ فراور سیاں میں تاگا ہے  
آکچھ اندر کیر جن کا چھین  
یہ معلوم ہوتا ہو گا ندک جو ساری ماند ہے ہر  
ابھون دشت لاگ نہ بھاؤ  
اور نگاہ اوسی طرت لگی رہتی ہے  
بھین الوپ نار گھٹ بھین  
اور ایسی پوشیدہ ہوئیں کہ کسی ظاہر میں نہیں  
ہستی الج دھور سر میلی  
ہاتھی اسی شرم سے سر ہٹاک اڑاتا ہے  
اودا ست اس نار نہ کہو  
مشرقی سے مغرب ایسی عورت کہیں نہیں ہے  
برنہ منڈل جو ہو کو ہوئی  
آستان پر ایسی ہو تو ہو

۴۵

بر نوں نار جہان لگ دشت جھروین آ  
بیان کیا حال عورت کا جو جھوگے نظر آئے



# اور جواہی ادشت دین سو موہ برن سجا

اور جگہ میں نہیں ہے اور سکا کیا بیان کردن

پھول کے چھوٹے ہو بکرا

یہ لاج کہ تہ نہ سے ہی تیرا رہتی ہے

سوئی داسی سو کر پیتی

بلک پر بچاؤ جاتی ہیں کہ نہیں نہ گریں

بیا کل ہو نیند نہ آوا

تو بچیں ہو جاتی ہے اور نیند نہیں آتی

پان او بار ہے تن جیو

پان کے ادبار پر زندگی کرنی ہے

ادھر نہ لکھی پھانس دہیری

اسو اسٹے کہ جو ٹھہر نہیں اگلی پھانس گوتی ہی

سو پرین جرجامی سریر

اور سیکے اور بھٹ سے ہی برن جلا جاتا ہے

نیت بچھای چلے جاتا

اور جو بھتی کر تو زبردانزارہ میں بھیا جاتا ہے

کا دھن کہوں جس سکوارا

سین اس عورت کی رات کیا بیان کردن

پتھر میں کا ڈھی بھول نہ پتی

یہ لو کی سیکھ بیان چورن میں سے نکال کے

پھول ہو نچا رہے جو پاوا

اور تھی مارا پھول اور نہیں ہوتا ہے

سے نہ کھیر کھانڈ او کھیو

دودھ شکر کی اور سرگران ہے

نس پانہ کے کا دھی ہیری

پان کی لیکن جوشہ کو سالی جاتی ہیں

کرمی کا تار تارہ کر چیر

کرمی کے تار کا بنا جو اسکا دہ پڑ ہے

پاک پاؤ کہ آچھے پانان

پانہ نہ پانہ کا پانہ اور سکو گوارا ہے

۷۷

کمان میں جو را کھی ایک کھی اوٹ

کمان میں آگسٹ نہیں ہو کر نہ ان اور وہ پانہ

چیم کا لہ سا پاوے کا سو بکرا پھوٹ

عشق کا چننا ہوا ہمارا اسکی رکشا ہو چوٹ پڑے

کمان میں پانہ کا پانہ  
کمان میں پانہ کا پانہ

جور اگھو دھن برن سنانی

اگھو نے جو پادشاہ کی فریفت کی

جن عورت وہ پرکٹ بھنی

اور اسکی سرت گوسہ بسانے لگی

جو چوندر پد منی لیکھین

جو عورت تل میں بڑھ پڑا کا مساببتی

مالت ہومی دہن چٹا پھی

وہ گل مالتی ہو کے دل بن سا گئی ہے

من جو ہے بھنور بھیرا گ

دل بھنور راہد کر ہراگی ہو گیا یعنی پادشاہ کا

چاند کی رنگ سرج جس راتا

پادشاہ جو تین ہر کی حالت پادشاہ خوش تھا

تب ال علاو وین جب سورو

علاء الدین پادشاہ جو عالم میں شغل آفتاب کے تھا

سناساہ مرحبا گت آئی

پادشاہ کو سنے فتنی سی آس گئی

درس دکھائی تودھ چپ گئی

اور عورت دکھا کے پھر چپ گئی

سناسو کنول کند جو دھین

کنول کو نقطہ بنا کر اور پادشاہ کو نو دیکھا ہو

اور پپ کوئی آونہ دیکھی

اور کوئی پھول خیال میں نہیں آتا

کنول چھا ڈھپت اور نہ لاگا

سوارے پادشاہ کے اور طرہ دل نہیں لگتا

اور نکھت سون پوچھ نہ باتا

اور کسی مارے نہیں عورت کا ذکر چاہا مسلم نہ ہوتا

لیون تا رحتور کے چورو

ہنسوا ہو گیا پادشاہ کا حال شکر اور یہ بولا

۴۷۷

جو وہ مالت مان سرال نہ لکھنی جات

اگر دھل گل مالتی کے انسر نالاب بین ہو تو بھیرا ہو کر اس کے

چتور منہ جو پد منی بھیرا وہی کہ بات

ای راگھو چور گدا میں کی پد منی کا بھیرا ذکر کر

اور پانچ نک چتور ماہنان

سوکا پد دت کے اد پانچ ہم یعنی پانچ جہیز

لے جگ سور کویت پانہا

راگھو نے کہا اے زمانے کے آفتاب یا مبادر

چتور گدا میں ماہنان

ایک منہس ہے پنکھ امورا  
ایک تو منہس پرندہ بنے قیمت ہے  
دوسرے رنگ جنہاں تیرت بسا  
دوسرا رنگ آب حیات ہے  
تیسرا یا مہن پر س پکھانان  
تیسرا یا رس تھمہ ہے اگر  
چوتھے آئے سا و صورا میری  
چوتھا شیر سرخ ہے  
پانچون چو سوتھان لاگنان  
پانچون وہاں ایک زبردست جانور  
ہرن روحمہ کوئی پانچ بھیا  
اُس سے ہرن اور ریح کوئی ہلاک نہیں سکتا

۴۷۰

موتی مچنے پدارتھہ بولا  
موتی کھانا ہے اور نعل کی سی بولی ہے  
سب کچھ ہری جہان لگ بسا  
اُنکی یہ خاصیت کہ کہ مینا ہر ہنکے چوڑے سے  
لوہ چھوڑے ہو کچھن بانان  
لوہ کے چھوڑے تو سونا ہو سر جاسے  
چم بن ہست دھری سبھری  
جتنے جنگل میں ہنسی میں سب کو گھیر لے  
راج پنکھہ پنکھی گر جہان  
یعنی شیر رخ صاحب شوکت ہے  
جس سجان تیس اوڈ بھاگا  
مثل شیر ہے جانور کے تیر زبردست ہے

نکامول اس پانچون ہن ہندوہ تھہ  
پانچون ہن بے قیمت ہن ہندوہ را جا کو دے ہن  
اسکندر نا پائے چوری ہندوہ تھہ  
اسکندر نے بھی نہیں پایا جو ہندوہ میں گھس گیا تھا

دس گج ہست گور سو پاوا  
اور دس ہاتھی اور دس گور گور غائب کیے  
رتن جو لاگ وہ تیس کروری  
جس میں تیس کرور کے جواہر لگے تھے

پان دینھہ را گور پوراوا  
بادشاہ نے را گور کو بیڑا دیا  
اور دس کرنگن کر چوری  
اور اس کرنگن کی دسری چوری دی

لاکھ دینار دیو لئے جیون

اور لاکھ شریان خج خوراک کے دھڑے غنائیں

سہون جہہ دیوس پدینی پاپون

اور بات بادشاہ نے کہی کہ جس زبادت کو پاؤ گا

پہلین کر پانچون نگ موعھی

پہلے پانچون نگینے اپنے قبضہ میں کر لوں گا

سرجا بیر پکھ بریارو

سرجا پہلوان جو بڑا زور زبردست تھا

دنیہ تیر لکھ بیگ جلاوا

حکسانہ لکھواکے اسکے ہاتھ میں رہا اور کہا جلا جا

دار و ہر اسند کے سیون

جتنی سفاسی اسکی تھی بادشاہ کو تقریبے جاتی رہی

توہ راگھو پتور بیابون

تو جوہ کے راج پر بختے پٹا دون گا

سونگ لیون جو کنگ انگو مھی

پھر وہ لک لکھا جو سونگی انگو مھی پر پڑا زمین پڑا

ناجن ناگ سنگھ اسوارو

حکے ہاتھ میں سب کا کڑا اور خیر سوار میں تھا

چتور گڈھ راجا پتہ آوا

وہ چتور گڈھ جو میں راجا کے پاس آیا

راجین تیر بچاوا کر پا لکھی انیک

راجہ نے جو فرمان پڑھوایا تو اس میں بعد کلمات میرانی کے

سنگل کی جو پدینی سمجھو دیو تہ بیگ

لکھا تھا کہ سنگل و بیگ کی جو پدینی ہے اسکو جلد ہی مسجد و

سن اس لکھا اور ٹھانڈا راجا

اس لکھوت کو شے راجہ سل دٹھا

کاٹھہ سنگھ دکھاوس سلسے

اور یہ بات کہی کہ کب طاعت شیر کی جتنی مانگے کرے

بہانہ جو ساہ پیم پت پیرا

اچھا بادشاہ انک روئی زمین کا سپہ

چھاٹھہ دھو پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ

اولہ سیاگ جا جیہہ ابرین رند گرتا ہے

کہو ان تو سارہ زور دھو کھا

اگر حکم دے تو سارہ زور اسکو پڑے کہ کھا جائے

پاک کس نہ جو پیم پت پیرا

اسکے نہ پیم پت پیرا اس رن رن رن

جو سوچ چکوی تا کنہہ راجو

جو بد دوست ہو اسی کی سلطنت ہے

آٹھ جہان اندر پی آوے

جہان پران ہن دان اندر آ سکتا ہے

کنس کاراج جتا جو گوپی

راج کنس بنے غم سے راج جیت لیا تھا

کو منہہ تین اس سوراگارا

مجھے زیادہ کون بڑا شور ماسے

مندرا ایک آپن کنہہ سا جو

ہینے گواپنے واسطے بنایا ہے

اور جو سنے نہ دیکھے پاوے

دوسرے کی کیا طاقت وہ دیکھ ہی نہیں سکتا ہے

کانہہ ندر خیمہ کا ہو کنہہ گوپی

کھیلنے کی جگہ گوپی نہ دی

چڑھو سرگ گھس پر تیارا

اگر وہ آسمان پر چڑھے اور ترائی کے بیٹے جاسے

کا توہ جو مراؤن سکتا آن کے دوس

پھر سرور جاتا جانے لگا کہ کیا تیری جان ان الہام دوسرے کو ہو

جو تس مجھے نہ سمندریل سو بجا کتاوس

درمالیکہ میری بیاس سندرسے نہ بکھے تو اس تک بچتی ہے

۴۸۰

راجا اس نہوہ رس راتا

سرجانے راجہ لگا کھٹے کو اس کی ترغ نہوہیے

ان ہون ایمان مری کنہہ آوا

میں بالحق بیان مرنے کو آیا ہوں

جو توہ بھار نہ اورہ لینھان

درمالیکہ آپ دوسرے کو جو کے تحمل نہیں ہیں

پاشاہ کنہہ ایس نہ بولو

سہ ایسی بات پاشاہ کی نسبت نہ کہنا چاہیے

سن ہو جو ڈنہ جرکھ باتا

ذرا غصہ ہے ہو جے غل کے بات نہ کیے

پاشاہ اس جان پٹھاوا

پادشاہ نے یہ سمجھ کے جھک کر بھاگا ہے

پن سو کال اور تروبی مینھان

پھر پادشاہ کو سخت جواب دینا اپنا دشمن بنانا ہے

چڑھے تو پری جکت منھہ ڈو

اگر وہ چڑھائی کرے تو جہیزیں زلزلہ بڑھاے

سورہ چڑھت لاگ نہ بار  
 انقباب کو بلند ہوتے دیرین بن گئی  
 پریت اوڈھ سور کے پھولین  
 سور کی آواز سے پہاڑ اوڑ جاتے ہیں  
 دھنسنے سمیر سمند کا پاٹا  
 ادسکے لٹکرتے سیر دھن چاک اور مندر بہت جا

دکی آگ تہنہ سرگ تیار  
 ادسکی آگ ہمان سے بٹال تک بلک جاتی  
 یہ گڈھ چھار مئے اک جھولین  
 اور یہ قلعہ تو ایک جھونکے میں خاک ہو جائے  
 بھین سہم ہو گری مہیا با  
 زمین براب ہو جائے جس راہ وہ اگڑے

تاسون کون بڑائی بیغیہ نہ چتور کھاس  
 ادسکے ساتھ کیا کلب کی بات کرنا جسکی بدولت چتور سے راز قہ ہے  
 اوپر لہو چندیری کا پمن اک داس  
 اگر فراہم داری کرے تو بادشاہ کی علاوہ چتور کے چندیری لگی

بہت سی  
 کتب خانہ  
 حیدر آباد  
 لاہور

جو چو گھرن جاے گھیر کیری  
 راجہ لے کہا کہ جسکی گھروالی ہو گھرتے جاے  
 جین لے گھر کارن کوئی  
 جو شخص کسی گھر کی عورت لے لے  
 ہون رن تھنور ناٹھ سمیرو  
 راجہ لے کہا میں رن تھنور اور سمیر ناٹھ ہوں  
 ہون سورتن سین سکندھی  
 میں رتن سین ہون صاحب سر باضت  
 سنوت سرس بھار جین کا ندھا  
 سنوت کے اند اپنے کندھے پر بوجھ لیا

کاچتور کا راج چندیری  
 پھر کیا چتور ہے اور کیا چندیری  
 سو گھر دے جو جو کی ہونی  
 وہ گھر اپنا دیکے ہوگی سو گھر تو بہتر ہے  
 کلپ ناٹھ جین دینھ سریرو  
 اور اپنا سہ پھر پمار کے مر گیا تھا  
 راہ بید جستی سرندی  
 راہ کو بیدہ کے سر بندھے کو جیتا ہے  
 راگھو سرس سمند جین باندھا  
 اور ام کے مانند سمند کا بل باندھا

ن جھونکے میں خاک ہو جائے  
 زمین براب ہو جائے جس راہ وہ اگڑے

۱۴۸

بہت سی  
 کتب خانہ  
 حیدر آباد  
 لاہور

بکرم سے مل کیمہ جین ساکا  
بکرا دت کے ماتھے جیسے کمرہ بت باندھی  
جو اس لکھا بھیڑتہ او چھا  
او کو ایسا لکھ مناسب نہ تھا

سنگدھپ لینھ جو تاکا  
او سنگدھپ کا لینا جسے تاکا  
جیت سنگدھ کے گہی کو موچا  
جیت شہر کی کون موچھ پکڑتا ہے

و یب لیے تو مانوں سیو کروں کہ پاو  
اگر نہ مجھے مانگو تو قبول ہے سیر بھی خدمت کو بانوں پکڑو مانوں  
چاہتہ تار پیستی تو سنگدھ بہینہ جاو  
او اگر بادشاہ چاہتی چاہتے تو سنگدھ پیا ہے

بول نہ راجا آپ جتانی  
سر جانے کہا، اب صاحب پروردگار تاشا  
سیت دیپ راجہ سر تاو  
بادشاہ کو تے نہنت اقلیم کرا جہ سر جھکے تے زین  
جا کر سہو کر کے سنارا  
جسکے خدمت ایک عالم کرتا ہے  
جن جانش یہ گدھ تو وہ پاپن  
یہ نہ جانو کہ اس قلو کے تھرا لکھ جہ  
جہہ دن آے گاؤد و چھیکے  
جنن دہلا آئے قلو کا خاموہ ز رے  
سیس مخ جھار کھیمہ کے لائین  
سہو خاک کے واسطے نہ جھار

لینھ او دگر اور چھتانی  
او سنگدھپ اور چھتانی اپنے لیلیا تو تری باشین  
او سین چلین بد منی آوہ  
اگر بدنی او سنگدھپ ہو تو فوج پنی کی مار  
سنگدھپ لیت کا پارا  
سنگدھپ لیتے جوئے او سکویا دیگہ  
تاکر ہے تو کچھ نا نہیں  
او سکے کا سب کچھ ہے تھان کچھ نہیں ہے  
سر بس لئے ماتھ کو یکے  
سب کچھ لے لے او سکا ہاتھ کو کون کر پکڑ  
سو سر جھار موے دکھ آین  
جو سر جھار تہرا دیکے سانسو کھنچی آئی ہر

سیوا کر جو چین توتہ بجائی

اطاعت کر اسے راجہ اگر لطف زندگی کا چاہتا

نامنت پھیر مانگتے ہوئے جانی

اور نہیں تو شل پھیر مانگ کی صادق ہو جائیگی

جا کر جو دنیہ پڑا کن پاؤں سیس جو ہار

جس کے باعث سے اس سے سربہ تلیم رہنا چاہئے

تا کر کی سب جانی کاہ پرکھ کا نار

اوسکا کیا ہوا سب جلتے ہیں کیا مرد اور کیا عورت

ترک جائے کہہ مکر دھاک

راجہ نے سہرا سے کہا کہ بادشاہ سے جا کے کہہ

سن انبرت کجلی بن دھاوا

کہ وہ بہ امید آب حیات ظلمات تک دوڑا

اوتنہ دیپ تنگ ہوئی پرا

وہ ایسے چراغ میں پروان ہو کے پڑا

دھرتی توتہ سرگ بھاتا بنا

دال کی زمین گم تھی ہے اور آسمان شل تابو کو

یہ چتور گڈھ سوئی پیارو

ایسا ہی یہ چور گڈھ کا سر ہاڑ ہے

جین برا سکندر کشمیر

جس طرح سکندر نے ہر طور کی تکلیف اٹھائی

جو چڑھ آئی جائے جانی

جو وقت بادشاہ چڑھ کے آئیں گے

ہوئے اسکندر کے نامے

ایسے تیری حقیقت سکندر بادشاہ کی سی ہوگی

ہاتھ نہ چڑھا رہا پچھتاوا

اور پھر بھی وہ ہاتھ نہ لگا افسوس اسکا سا

اگن بھاڑ یا دو سے جرا

کہ وہ آگ کا بہاؤ تھا اور میں پانون کچل کر

جس دنیہ سچیت کر لا بنا

جان دینے پر بھی ہاتھ نہیں پہنچتا ہے

سوراوٹھی دھک ہو انگارو

کہ آفتاب نکلتے ہی دھک کے انکار ہو جاتا

سمندر لیو دس حصہ دین لکھن

تب سمندریں گس کے اپنا اعلیٰ کیا

تب کا بھے سو حیت جانی

اور سوقت حال فتح پائے کا معلوم ہوگا

یہ سب کچھ سن کر  
راجہ نے ہنس کر  
کہا کہ یہ سب  
کچھ نہیں ہے  
بلکہ یہ سب  
کچھ ہے

۳۸۳

یہ سب کچھ سن کر  
راجہ نے ہنس کر  
کہا کہ یہ سب  
کچھ نہیں ہے  
بلکہ یہ سب  
کچھ ہے



مہون سمجھو یہ اگن سج راگھا گدڑ سراج

یہ پہلے ہی سے ایسا سمجھ کر قلعہ کو خوب آراستہ کر رکھا ہے

کالمہ ہو یہ آون سوئل آوے آج

بادشاہ کو اگر کل آنا منظور ہو تو آج ہی تشریف لائیں

سُرجا پٹ ساہ پہنہ آوا

سرجا نے بادشاہ سے کہا

اگ جو جسے آگ پے سو جھا

اگ کا جلا ہوا آگ ہی سے آرام پاتا ہے

ایسین ماتھ نہ ناوے دلوا

اس طرح وہ شیطان مرنے جھکا لگا

سنکے اس راتا سلطانوں

یہ سنکے بادشاہ غصہ کے مارے سرخ ہو گیا

سہسہ کوان روس اس بھرا

ہزاروں طرح کا غصہ اس کے بھر گیا

ہندو دیو کاہ برکھا پنجا

پھر بادشاہ ایسا بات کہی کہ وہ ہندو شیطان گیا کہ پھر

یہ جب آگ جو بھر منہ لینا

اس عالم میں تو آگ میں جلا یا ہی جائے گا

دیونہ مانے بہت سداوا

کہ راجہ کو بہت کچھ سمجھا یا کس طرح نہیں مانا

جرت رہے نہ کچھائے بوجھا

بہتر سمجھا یا وہ کس طرح نہیں سمجھتا

جرٹھے سلیمان مانے سیوا

جب سلیمان آپ پڑ جاتی کر گئے تب بائیکا

جیسین پے جیٹھ کر بھانوا

جیسے آفتاب جیٹھ کے مہینہ میں گرم ہوتا ہے

جنہ وس دیکھے تنہ دس جرا

حبس طرف آنکھ اٹھا کے دیکھتا دہا آگ لگ جاتی

سرک نہ آپ آگ سون بانجا

اگر آپ نہ بھاگ تو میری آتش ختم ہے کہیں گے

سونگ آگ دھون جبک لینا

عالم آخرت میں بھی جہنم میں پڑے گا

جس دن تھنور حرب بھیا چور پری سواگ

جب طرح قلعہ رتھنور چل گیا چور بھی آگ سے جلے تو ہی

## پھر بھائی ناکھجے جرمی یوس کے لاگ

پھر کیا سے بھی نیچے دن کی طرح جلتا ہی رہے

جانونت امرایک بلائے

بتے امید و امراتے سب کو جلد طلب کیا

ڈولا میریس او کلاناں

سہا زل گئے مار دین پریشان ہوا

منہا متھہ سمند منہہ پرا

سمندر منہا متھہ پرا یعنی تہہ و بالا ہو گیا

تیس کوں بھاپیل پانیان

پہلا کوچ تیس کوں س کا ہوا

جمنہ لگ سنا کوچ سلطان

جہا تک کوچ سلطان سنا گیا

جانور اتے میگھ دکھائے

یہ معلوم ہوتا تھا گویا سرخ بادل ہیں

آئے حجار کنگ سب لاگا

جتنی فوج ہر طرف تھی سب سلام کو حاضر ہوئے

لکھی سپہ چار بوس دھانی

بادشاہ نے فرماں لکھوا کے ہمایا دیں روایت

دندکھاو بھاندر سگانان

جس وقت ڈنکا فوج شاہی کا ہوا اندر چپا ڈرتے

دھرتی ڈول کر نہہ کھر بھرا

زمین میں نہ لڑ لڑا ہوا کچھ از میں کا بنش میں آیا

ساہ بجاے چڑھا یک جانان

جس وقت نقارہ کوچ کا بجا سار جہاں کو خبر ہو گئی

چتور سنونہہ بارگہ مانی

چتور کے رخ پر خیمہ ایتادہ ہوئے

ادھہ سروان گنگن بہ چھائے

اتنے خیمے کھڑے ہوئے کہ آسمان تک چھائے

جو جنہہ تہان سوت اس جاگا

ہو جو جس جگہ تھے سوتے سے جاگ پڑے

ہست گھور در پر کھہ جانونت مہیر اوٹ

ہاتھی اور گھوڑے اور آدمی اور بجر اور ادھٹ

جمنہ تہہ لیٹھہ پلانے کنگ سرہ اس جھوٹ

جہاں تہاں دیکھو زمین بند سے ہیں مٹی ایسے ہر طرف پھیلے ہوئے

چلے سہس بسک سلطانی  
 نزار و ن کر بیان بادشاہ کے ہمراہ تین  
 بکمری چلی جو پانتہ پانتی  
 ہر طرف گھڑے قطار قطار تھے  
 گالی کیت نیل سپیتی  
 شکی اور کبکد اور سہرے اور سرے  
 اب لک ابرس چھے سراجی  
 ابلق و سابر س اور لکھی اور شیرازی  
 کھر مچ نکر اجرا ابلے  
 فرمزی اور نقرہ اور نردا اچھے اچھے  
 پچکیان سنباب بکھانی  
 پچکیان اور سنباب تعریف کے لایق  
 سکے اوھر منجی عراقی  
 سیاہ اور ہر فرزی اور عراقی

۴۸۶

تیکھ ترنگ بانگ کنکائی  
 اچھے بانگے گھوڑے غاصے کے  
 برن برن او بھاتہ بھاتی  
 طرح طرح کے اور قسم قسم کے  
 کھنگ کزنگ بوزدور سپیتی  
 خنگ اور سرنگ اور بوزدور کابے  
 چودھر چال سمند سباجی  
 اور چودھر اور چال اور سمند سب درہ  
 رو پکران بوسر چلے  
 رو پکران اور بوسر ہمراہ تھے  
 مہہ سائر سب جن جن آئی  
 سب روسے زمین کے تنجب ہمراہ تھے  
 ترکی کی بھی بھوتھار پلاکی  
 ترکی اور بھوٹے اور براکی

سراو پونچھ اوٹھائیں چو ندس سانس اناہہ  
 سراو دم اوٹھائے ہوئے چارو لٹن پھر کر تھے  
 روس بھری جس باور پون تر اس او دہہ  
 غٹھے بھرے ہوئے جیسے باولے ہوا کے مانند اوڑتے تھے

میکھ سیام جن گرجتے تھے  
 انگو یا سیاہ بادل گرجتے تھے

لوہین سارہست پہر آئے  
 لوہے کے پاکھو یا قیوان کے جسم پر

میگہ چاہ او دھکوی کاری

بول سے ہئی زیادہ دوسریاہ سے

جس بھادون نیر آوی دھئی

جیسی بھادون کی رات نظر آتی تھی

سورہ لکھہ ہستی چپ چالا

سورہ لکھہ ہستی چپ چالا

چلے گیند ماتھی در آونہ

ست ہستی ایسے ملتے تھے جیسے گیند چلتا ہو

اور پر جاے گلن سرگسا

اور پر جاے گلن سرگسا

بھابھو نچال چلتی گج گانی

بھابھو نچال چلتی گج گانی

بھو اسوجھہ وکچہ اندھیاری

اونکی سیراہی سے آئے کہہ نظر آتا تھا

سرگ جے ہر کے تہہ بنی

اسمان پر چڑھ جا جو اونکی پیچھے

پر بت سرس چلے جگ ہالا

پہاڑ کے ماننہ بپ ملتے تھے زمانہ مل جاتا تھا

بھاگنہ ہست گد جو پاونہ

ہو پا کے اونکی ہستی بھاتے تھے

او دھرتی ترکنہ دھسسا

ترین ترقی کے دھس جاتے تھے

ہمنہ یگ دہرنہ اونکی تہائی

جہان قدم رکھتے تھے وہاں ہائی نکل آتا تھا

۴۸۷

چلت ہست جگ کا پنا چا پنا سس تپار

ہاتھوں کے پلنے سے سارے جہان میں لرزلا آ جاتا تھا

کر نہہ لین ہا دھرتی بیٹھ گویں گج بھار

کچھو جویں کو سر پر لئے ہی ہاتھوں کے بوجھ سے بیٹھ گئے

چلت ہست جگ کا پنا چا پنا سس تپار

کایرون جس اونکی بانی

کایرون جس اونکی بانی

گورنگالا ہا نہ گیو و

اورنگالا ہا نہ گیو و

چلے سوامر امیر بھائی

بھٹے امیر امیر تھے چلے باہر تفصیل

کھراسان او چلا ہر لو

کھراسان کے لوگ اور ملک غور کے

رہا نہ روم سام سلطانوں

نہ روم کا بادشاہ باقی رہا نہ شام کا

جائوت بڑ بڑ ترک کی جاتی

جہانگ بڑے بڑے سلطان کی ذات کے تھے

پہننے اوڈیسا کے سب چلے

پہننے اور اوڈیسا کے سب ہمراہ چلے

کنور و کاتا اوپند وائی

کنور اور کاتا اور پنڈوا کے

چلا سو پرست اور کمانوں

پسڑی لوگ اور کمانوں کے

کاسمیر ٹھٹھا ملتانوں

نہ کاشمیر نہ ٹھٹھا نہ ملتان کا

مانڈو والے اور گجراتی

مانڈو والے اور گجرات کے

لے گجست جہان لگ چلے

جہانگ جسکے پاس ہاتھی تھے سب کے سب چلے

دیو گڈھ لیت او دیگرائی

دیو گڈھ سے لیکر او دیگرائی کے

اکھیا نگر جہان لگ نانون

اور اکھیا نگر کے اور جہانگ نام شہر و نگر ہیں سب چلے

اودی است جہان لگ لیس کی جہانی تہانوں

شرق سے مغرب تک جتنوں ملک ہیں اور کون کا نام جانے

سا تو دیپ نو دکھنڈ جرمی آئی اک ٹھانوں

ہفت رقلم اور نوڈن کھنڈ کے سب ایک جگہ آئے جمع ہوئے

وہی کٹک اس جڑے اُپارا

اوسیک واسطے ایسا لشکر بڑا تھا جمع ہوتا رہا

طلبل باج او بانڈھی بانے

طلبل بچتے ہوئے اور نشان ہمارا رہا

چتر کمانی تیکھنڈے

رنگارنگ کمانیں اور تیراؤ خدنگ

دھن سلطان جبک سنسارا

زہے بادشاہ جسکا سارا عالم عمل میں ہے

سبے ترک سرتاج بھانی

صاحبان فرج میں اکثر صاحب تاج تھے

لاکڑیہ میسر بہادر جیسے

دکھوں سردار بہادر جنگ آزمودہ

جیسا کھول راگ سون مڑی  
 تنم کانون کے سب کھالے بیٹھو ہوئے  
 چکی کپھرین سار سنواری  
 بلم اور نشان سب کے فولادی پھل تھے  
 برن برن او پاتہ پاتہ پانتی  
 ہر قسم کی فوج صف بصف چلی  
 بیہر سبکی بولی  
 جدا جدا ہر لک کی بولی تھی

لیجسم گھال پر اکنہ جڑی  
 گلے میں لیزم ڈال کے عاقبت پرچھے تھے  
 ورین چاہ اوھک اجیاری  
 آئینہ سے زیادہ سب جھکتے تھے  
 جلے سوسنیاں بھانہ بھاتی  
 جتنی فوج تھی سکی قسم کم کی وردیاں ہیں  
 بڑہیہ کہاں کہاں سوکھولی  
 خدانے ہر قسم کے لوگ بجا کئے

سات سات جو جن کر اک اک ہوئے پانہاں  
 سات سات جو جن کا ایک ایک کوٹج ہوتا تھا  
 اگلنہ جہان بیان ہو چھپانہ تہاں ملان  
 اگلے لوگ کوٹج کرتے تھے تو بچھے دہان پہنچتے تھے

دو لے گڈھ گڈھ پت سبک پانی  
 او کو دیکھ کے قلعہ کا پتے تھے اور قلعہ دار  
 کانپارن تھنھور ڈر دو لا  
 رن تھنھور کا قلعہ ڈر کے مارے کا پتے لگا  
 چونان گڈھ او چنپا تیرے  
 جوتان گڈھ اور چنپا تیرے  
 گڈھ گوا لیا رنھ پری مٹھانی  
 گوا لیا ر کے قلعہ میں تلاطم پڑ گیا

جیونہ پٹ باھتہ ہم چا پنی  
 جی پیٹ میں نہ سما تھا اھتہ وکھو پڑا تھے  
 ترور گیو تھنھورے تینولا  
 قلعہ ترور کا جاتا پنے ہٹ گیا پان کی طرح  
 کانپا مانڈ ولیت چند پرے  
 اور مانڈوا اور چند بری کے راہر بکا پڑتے  
 او کنہ عار تھا ہرے پانی  
 اور قندھار پانی کی طرح تہ و بالا ہوا

جیو جن جن کوٹج  
 سات سات  
 ۲۰۹

گڈھ گڈھ  
 جیو جن جن کوٹج  
 سات سات  
 ۲۰۹

کالینجر منہ پر ابھگاناں

کالنج کے قلعے کے لوگوں کا چال حکم بطور دیکھا جاتے تھے

کانپا یا ندھو نرورائے

باندھو کا راجہ اور درائے جدا کا پتے تھے

کانپ اور دے گڈھ دیو گڈھ ڈرا

اور گڈھ جاتے کانپ تھے اور دیو گڈھ کو درویش

بھاگ و جی گڈھ رہا نہ تھا ناں

علی ہذا القیاس و جی گڈھ کو گڈھ بنیں کوئی نہ

ڈر رہتا سنبھے گرامے

رہتا س اور بچ گڈھ واک جدا خون مانتے تھے

تب چھپاے اب کہ نہ دھرا

مارے خوف کے چھپ رہے تھے

جانوت گڈھ گڈھ بہت سب کا نپول جن بات

پتہ تلہ اور صاحب قلعہ تھے سب پتے کی طرح کا پتے تھے

کا کہہ بول سو نہ بھا پاستاہ کر چھپات

اس کا سخن مقابل ہوا بادشاہ صاحب افسر کے سامنے

چتور گڈھ اور کنبھل نیری

چتور گڈھ اور کنبھل تیرے قلعے

دو تہہ کہا آئے جہنہ راجا

ہر کارون لئے دن بن سے آ کے کہا

سن راجا دورانی پاتی

راجہ نے یہ حال سن کر پتہ بھیجے

چتور ہندو نہ کر استھانوں

ہندو لوگوں کا چتور گڈھ استھان لینے مقام ہے

او اسمند رہے نایا نہا

بادشاہ شمسند کے اور ہندو کوئی روک نہیں

ساجے دو نون جس تھیری

دو نون شل سیر کے سجے گئے

چڈھا ترک آوے در سا جا

کہ سلمان لوگ لڑا آئے ہوئے چلے آئے ہیں

مہند و نانون جہان لگ خالی

ہندو کی ذات کے جہانک راجہ تھے

ستر ترک ہٹھہ کینھہ پانوں

دشمن مسلمان کی طرف کوئی مصمم کر

مین ہوئی مینڈ بھار سر کا نہا

اور مین ایک مینڈ ہوں سر پر اور گڈھ پڑے پڑے

خداوند نے اس کو سب سے  
جی خاد ہو جائیگا  
اگر نہ جی تو دوسرے کو  
وہ سب کو دے دے  
وہ سب کو دے دے

<p>نامنت سب کہنے مار چڑھائی نہیں تو سب کو مار کے چڑھا دیں گے ٹوٹیں بار جاے نہ راکھا دروازہ ٹوٹ جائیگا تو روکے سے کوئی کریگا</p>	<p>پروہو ساتھ مختار بڈائی جو تم سب ہمارا ساتھ دو گے تو میری نیکیاں ہی ہوں گی جو لہ میڈر ہے سسکھ ساکھا جب تک حد دروازے کا یہ قایم رہے گی تک نہیں چھوڑے گا</p>
<p>ستی جو جو نہ ست دھڑک رہی نہ چھارک رہی ستی کے دل میں جب تک راستی ہو وہ شہ نہ مردہ ساتھ نہیں چھوڑتی جہان بڑا اتنا خون پر پاں ساری کلتھ پاں کا تیرا تب ہی لگے گا جب پاں کے ساتھ چونا اور کتھا اور پار ہی لگے</p>	
<p>تمہ کہنے پن اس آد پر پورا اون سب کے پاس قاصد گیا پاقتاہ کان جا جو ماری پادشاہ کو تسلیم بجا لائے گاڈہ پڑین تیج جاے نہ ماتھا مشکل پڑے پر ناتا نہیں چھوڑا جاا ہے ہندو نہ مانجھہ آہ بڈر اجا وہ ہندو دن میں بڑا راجہ ہے دور پر نہ آگ جو دیکھا کہ جہان آگ دیکھتے ہیں دور پڑتے ہیں نامنت ہم نہ نہ دیو محض ہیرا نہیں تو ہکو بھی ہنس کے بیڑا نہت کا دیتے</p>	<p>کرت جو رہو ساہ کے سپوا جتنے راجہ خراج گداہ بادشاہ کے تھے سب ہو ایک متین جو بندھا سب نے بل کے باہم مشورہ کیا اور حاضر ہو کر چتور ہی ہندو نہ کی مانا اور عرض کیا کہ چور گدہ سب ہندو کی مان ہے رتن سین ہے جو نہر سا جا رتن سین جب تک قایم ہے ہندو نہ کیر تپنگ کر لیکھا اور ہندو دن کا حساب پر دانے کا سا ہر کر پا کر ہو تو کر ہو سمیلا اگر آپ مہربانی کریں تو سب سے بہتر ہے</p>



بن ہم جانہ مر نہ وہ ٹھانوں  
پھر ہم می جا کے اسی جگہ مرجائیں

میت بنجائے لاج کرناؤں  
جسین شرم کا نام نہ مٹ جاے

دنیہ ساہ غنس برادرین دن بیج  
یہ سکے بادشاہ نے ہنسکے ٹیرے دیئے اور تین دن کی مہلت دی  
تہہ ستیل کو راگھے جھین اگن منہ بیج  
اور کہا کہ اب بھی سمجھاؤ نہیں تو ٹھنڈے نہ رہو گا آخر اگن میں بڑے

رتن سین چتور منہ سا جا  
رتن سین نے بھی چتور گندہ کو خوب سجا  
تو نور مہس پوار سوانی  
وہ سباجہت تھے کوئی تو نور کوئی میرا کوئی سوا  
کھتری ادبچوان پھیلے  
اسی طرح چھتری بچوان اور پھیلے  
گھروار پر بار سو کرے  
گھروار پر ہزار اور سو کرے  
آگین ٹھادہ بجاو نہ ڈھاوی  
آگے آگے باجے والے فرم کے باجے جاتے تھے  
باجہ سنگ سنگھ او تو را  
سب کے ساتھ شکاری تھے اور ترئی  
سج سنگرام باندھ سب ساکا  
سب نے لشکر سج کے سارا سامان درست کیا

۴۹۲

آئے بجائے بیجہ سب راجا  
پتے راجہ لوگ تھے باجے بجاؤ انکے وہاں گئے  
او گھلوت آئے سر نانی  
اور کوئی گھلوت تھا سب آگے سر تھکا  
اگر وارچو بان چندیلے  
اور اگر وارچو بان اور چندیلے  
ملہنس او ٹھکرائی تھے  
ملہنس اور سب ٹھاکر آگے بیج ہو  
پاچھین دھامرن کے گاؤھی  
اور بیچے لوگ سامان جنگ میں مصروف تھے  
چندن گھورین بھری سیندورا  
سب عندل ٹوہیو نین گھولتے تھے اور سیندور  
چھاؤا جین مرن سب تاکا  
اور زندگی سے سیزار ہو کے مرنا تاک لیا

کنگن دھرت جو نیکاتنہ کا گروہ پاڑ  
آسمان زمین کا جو بوجہ آدھا سکتے ہیں اونکے آگے پہاڑ کی کیا حقیقت  
جو لمہ جیو کیا منہ پرے سوا نکوی بھار  
جب تک جان جسم میں ہے تب تک نہ ہٹیں گے

گڈھ تس سجا جو چاہے کوئی  
قلعہ کو ایسا جاکہ اگر کوئی چاہے  
بانگلی چاہ بانگ گڈھ کنیخان  
ایسی مار پیچ غنق بنا ئی  
کھنڈ کھنڈ جو کھنڈ سنواری  
جاسجا جو منترے بنائے گئے  
کھاناوہ نہ کھاناؤن لہنہ گڈھ بابا  
راجاؤن نے قلعہ کے مقامات تقسیم کر کے  
مٹھے دھانک کنگر نہ کنگران  
اور ہر کنگرے پر پابی جو کیدار بھا دیئے  
اوباندھی گڈھ گڈھ متواری  
اور ہر مقام قلعہ پرست ماتھی باندھ دیئے  
نچ نچ برج بنے چہنہ پھیرین  
پنج پنج میں چاروں طرف برج بنائے

برس سات لمہ کھانگ سنوئی  
کوئی چیز تو سات برس تک کمی نہو  
اوسب کوٹ چتر کی لینھان  
اور تصور برین اوسین لگائین کیاں سے باہر  
دھرے بھم گولنہ کے ماری  
اور دند گولے مارنے کو تیار کئے گئے  
بیج نرمار جو سنچری چاٹی  
اتفاق نہ رکھیا کہ چیونٹی سما جائے  
پہم نہ اتھی انگر نہ انگران  
اس قدر جمیت ہوئی کہ بعد گھائی کو زہر بنی رہی  
پھاسے بہم ہونہ جو ٹھاڑی  
جوتہ دہ کھڑے ہوتے تو زہر پٹی جاتی تھی  
باجنہ طبل ڈھول او بھیرین  
ہر طرف نقارے اور ڈھول اور جھانچہ بونچ

۴۹۳

بھاگڈھ راج سمیر جس سرگھ پوی پے چاہ  
قلعہ چور گڈھ کاشل سمیر کے آسمان کی بلندی رکھتا تھا

سمندر نہ لکھیں لاوے گانگ سس کھ چاہ

دریا کی لہریں اندر قے آگے نہ کاں اچھا لگا ہر منہ کا کھڑا تھا

پاؤں تہہ کیخہ پیانان  
بادشاہ نے یہاں دیکھا کچھ بڑے مقام کیا  
نورے لاکھ اسوار جو چڑھا  
بادشاہ کے لشکر میں نورے لاکھ سوار تھے  
میں سہس گھم نہ نیانان  
میں ہزار نشان گھم رہے تھے  
بیر کہہ ڈھال گنگن گا چھانی  
سعد کثرت بیر خون کی تھی کہ آسمان جھپٹا تھا  
سہس بابت گج بہت چلاوا  
ہزار ہزار ہاتھی کی قطار تھی  
برلہہ اوچار پید سو گھنچین  
ہاتھی جڑ سے دھت کو ادھار کے منہ میں لڑتے تھے  
پرہہ پہار نہ بھی گڈھ لاکو  
بڑوں پر جڑ سے قلعے سے ملے ہوئے تھے

اندر بھنڈر ڈول ڈرمانان  
اندر کاخاۂ جنس میں آگے ڈرمان گیا  
جو دیکھا سولوسے مڑھا  
سب زرہ اور بکتر پہنے ہوئے تھے  
گل گنچن بھیر بن اسمانان  
جہاں نشان کی آسمان کی جگہ تھی  
چلا کنگ دھرتی نہ سمانی  
لشکر اس قدر تھا کہ زمین میں گجائش نہ تھی  
گھست اکاس دست بھینوا  
آسمان گھست تھا اور زمین دھست آتے تھے  
مستک جھار تاڑ مکھ دیھین  
سکیں جھار کے یاز کو سوڑ میں بے تھے  
بنکھڑ کھوہ نہ بکھنہ آگو  
غصہ کے مارے جگہ کو نہ دیکھتے تھے

کوٹو کاہو نہ سبھاری ہوت اوڈر چاپ

کوئی کہی نہ سبھال سکتا تھا اب خون سما گیا تھا

دھرت آپ کہنہ کا پڑ سرگ آپ کہنہ کا پ

زمین آپ کہنہ کا پڑ تھی اور آسمان آپ کو کا پڑ تھا

چلیں کمانین جنبہ کھ گولا  
 تو بین چلنے لگیں جگے متھ میں گوسے تھے  
 لاگے چکر بجر کے گڈھی  
 پھر نکس اسٹ وائٹ کو گڈھے ہو چلنے لگے  
 تنہ پر بھس کمانین دھریں  
 اوں چرخوں پہ نہری بڑی تو بین تھیں  
 سو سو متیں منہ دے دارو  
 ایک ایک تو بین سو سو من بارو آتی تھی  
 ماتی رہ بہتہ رہتہ رہ رہ رہ رہ  
 دو تو بین بارو کے شراب سے مست ہو گئی تھیں  
 لاگی جو سنار نڈولنہ  
 ایک عالم اگر آؤ تو ہلاتا تو نہ ہتھیں  
 سہس سہس ہستہ کی پانتی  
 ہزار ہزار ہاتھیں کی قطار

آو نہ چلیں دہرت مسٹولا  
 جب چلے گئیں تو زمین چلنے لگی  
 جھک نہ رکھتے سونے کے مڑھی  
 چمک رہے چرخ سونے کو منڈھی ہوئے  
 سانچین اسٹ دھات کی دھریں  
 اسٹ دھات کے سانچوں میں ڈھلی ہوئی  
 لاکنہ جہان سولٹ پیارو  
 جس سے لاکھوں پہاڑ ٹوٹ گئے تھے  
 ستر نہ کہتے سو کھین اٹھ کھڑا  
 لیکن دھنوں کے مقابلے کو کھڑی ہو جاتی تھیں  
 سو بھٹیں کسپ جیہ جو کھولنہ  
 زبان کھتیں تو زمین کا نہ جانتے  
 کھا کھنہ رکھتے ڈولنہ نہ مانتی  
 گئی تھی تب بھی رکھتے تو دیکھے نہ ہلتے تھے

۴۹۵

ندی نار سب پانی چپان دہرتہ دی پاؤ  
 ندی نالے سب پٹ جاتے تھے جہان باقی باؤن رکھتے تھے  
 او چ کھال بن مہر ہت برابر آو  
 نشیب و فراز او پھر زمین کا ادھیر سے بل نہ ہو جاتا

دار و منہ جیس ستوری  
 باروت کی شراب پیکے ستولی ہو گئیں

کہوں سنگار جیس کناری  
 زبانت او عورتوں میں تو لوگی بیان کردن

اویٹھے آگ جو چھاؤ نہ نہ سونا  
جب وہ سانس چھوڑتی تو آگ لگ جاتی  
سینہ وراگ سیس اور پر این  
سینہ کی آگ اوکے اٹھے پر لگی تھی  
کچ گولا دوئی ہر دین لائے  
دوستان کے گولے سینہ پر دھرے تھے  
رسان لوگ رہ نہ سکے کھولیں  
زبان کھولیں ترسٹھلے نکلتے  
الک خنجر بہت گین باندھی  
دل کی زنجیر بہت گھیر باندھی تھیں  
بیرسنگار دو واک ٹھالوں  
بیر اور سنگار دونوں ایک جگہ تھے

دھوان سولاگی جامی اکاسا  
دھوان اوکھا آسمان سے لگ جاتا ہے  
پیتا ترون چمکت جاہلین  
اور پیٹے کے تلوے چمکتے جاتے تھے  
آپنل دھجار بہت چھٹکائے  
بیرخ کا پھر ہر اشل آپنل کے چھٹکا تھا  
لٹکا جری سواوٹے بولین  
لٹکا اوٹھین کے آوازوں کو جل گئی  
کھا پنجنہ ہستی ٹوٹنے کا تھی  
ہاتھی اوٹھو کھینچتے تو کندھے ٹوٹ جاتے  
ستر سال گڑھ بھنجن ناوٹن  
ستر سال اوٹھو بھجن اوٹن کے نام تھے

تلمک پلپتیا ماتھین و سن بھر کے بان  
تھنے کا قبلا مانھے پرتھا اور دانت مثل شیر سنگ کے  
جہنہ ہیر نہ تہہ مار نہہ خرکس کرین ہرن  
جسکو تاکا اوٹھو مارا ریزہ ریزہ کر دیا نہایت

جہہ جہہ پیچھے چلیں دے آونہ  
جس جس راہ وہ چلتی تھیں اور آتی  
جہنہ جو پر بت لاگ اکاسا  
وہ پہاڑ جو آسمان سے لگے تھے چلنے لگے

آونہ جہت آگ لٹس لاونہ  
وہ راہ ایسی چلتی تھی جیسے آگ لگ دی  
نیکھنڈ دھکٹہ پلاس کو پاسا  
خصوصاً جنگل جہین ڈھاک کر دیرت بہت

۴۹۶

۴۹۶  
نیزہ اور سنگار  
نیزہ اور سنگار

گیتہ اگیند جری بھی کاری  
گیتہ اور پانی جل کے سیاہ ہو گئے  
کویل ناگ کاگ او بنورا  
کویل اور سانپ اور کوٹا اور بھنورا  
جرا سمند پان بھا کھارا  
سمند جل کے پانی کھاری ہو گیا  
دھوم سیام انتر کھ بھی گیا  
اونکے دھوین سے بادل سیاہ ہو گیا  
سورج جہرا چاند اور اہر  
سورج جل گیا اور چاند اور راہ

آوین مرگ روج جھنکاری  
ہرن روج بھی سیاہ ہو گئے  
اور جہر می تنہ کو سنو ارا  
اور جھن جالور اور برہنہ جل کو کون یاد کرے  
جنان سیام بھی تنہ جھارا  
جن کا پانی اونکا دھوان لک کے سیاہ ہو گیا  
کنگن سیام بھا دھوان جھ گیا  
آسمان سیاہ ہو گیا اونکے دھوین سے  
دھرتی جری لنک بھا دہر  
زمین جل اور لنکا جل گئی

۴۹۷

دھرتی سرگ اسوجھ بھا بہون آگ بھا  
زمین اور آسمان نظر نہ آتے تھے اس پر بھی آگ نہ تھی  
اوٹھنے کچر چڑ دھو می دھوم رہی جب چھا  
جل جل کے پھرون کے ڈھیر ہو گئے اور دھوان زمین بھا گیا

آوی دولت سرگ تیارو  
توپوں کے آنے سے آسمان پٹال ٹپک گئے  
ٹوٹنے پر بت میر پھارا  
پہاڑ اونکے آنے سے ٹوٹ کر گئے  
ست کھنڈ دھرتی بھی کھنڈ  
ہفت طبق زمین کے چھ طبق رہ گئے

کانچو دھرت نہ انگوی بھارو  
زمین ہل کے بوجھ نہک نہ اونٹا سکتی تھی  
ہوی ہوی چور اوٹھتہ ہو چھا  
بلکہ ریزہ ریزہ ہو کے خاک کیلج اوٹھ گئے  
اوپر اسٹ بھٹے برہنڈا  
اور آسمان آٹھ ہو گئے

۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

اندر آئے تھر کھنڈ سو ہی چھاوا  
 ماتند اندر کے بادشاہ نے آکے گھیر لیا  
 جہہ پتھہ چلے ایرایت ہاتھی  
 جس راہ میں ایرایت ہاتھی راجہ اندر کا چلتا  
 او جہہ جام رہے وہ دھوی  
 اور جس جگہ وہ خاک جم رہی  
 گنگن چھپا کھیمہ تس چھانی  
 ایسی خاک اوڑھی کہ آسمان چھپ گیا

چڑھ سب کنگ گھور دور آوا  
 سارے فوج نے اپنے گھوڑے تیز کر کے  
 ابنہ سوڈو گر گنگن منہ آتی  
 آسمان میں راہ ہو جاتی تھی  
 ابون بے سو ہر چند پوری  
 وہاں ہر چند پوریا باد ہو گیا اور اچھا ہے  
 سورج چھپا رین ہوئی آتی  
 سورج چھپ گیا رات ہو گئی

اسکندر کجلی گونے تس ہوئی گا اندھیار  
 جھڑک سکندر ظلمات کو گیا دیب اندھیرا ہو گیا  
 ہاتھ پیار نہ سونجھے برے لاگ میار  
 ہاتھ بھلا کے دیکھتے تو نظر نہ آتا مشعلین جلتے لیکن

دنہ رات اس پر پی اچا کا  
 دن کی یکایک رات ہمسر گئی  
 مندر نہ جگت دیب پر کسی  
 لوگوں کے گھروں میں چراغ روشن ہو گئے  
 دن کے پیکھ جرت او ڈھبھالی  
 دن کو پرند دوسے جل کے اوڈ بھاگے  
 کنول سکیٹا کندن پھو  
 کنول پر مردہ ہو گیا اور نیلوفر پھو لا

بھار بست چند رختہ ہا کا  
 آفتاب غروب ہو گیا چاند نے پنی رختہ ہا کا  
 پنتھک چلت بسیرن بسی  
 مسافروں نے رات بچھ کے مقام کر دیا  
 ریش کے نسر جری سب لگے  
 اور رات کے بسبب روشنی کے نکلنے پر لگے  
 چکئی کچھ اچک من بھولے  
 چکوسے کا جوڑا باعتبار رات کے جانا بھولا

چلا کنگ اس حرطھا پوری  
لشکر روانہ ہوا ایسی کثرت آدمیوں کی تھی  
مہمہ اور حرمی بہا پر سب سوکھا  
زمین ویران ہو گئی اور الاب سب خشک ہو گئے  
گدھے پہاڑ پھوٹ بھیجی مٹی  
قلعہ اور پہاڑ ٹوٹ کے خاک ہو گئے

اکھنہ پانی پھیلنے دھوری  
کہ کچھ کچھ اور دھول کے پانی میں نہ تھا  
بن گھنڈ رہی نہ ایک روکھا  
اور جنگل میں ایک درخت باقی نہ رہا  
بہت پران تھان کو چائی  
جہاں ہاتھی گم ہو گئے چوٹیوں کا کیا حساب

جہنہ جہنہ کی گھر کھیا اوڈانی ہیرت پھر نہ سوہیہ  
جس جس کے گھر کی خاک اور گچی اور سکی تلاش کرتے پھرتے  
اسے دشت توہ پی آؤنہ انجمنہ نین اور یہ  
اب بینائی تیری اور وقت نمود کرے جب ایسا سر نہایت حال ہو

یہ بڑھوت بیان سواوا  
اسی طرح لشکر کوچ کرتا ہوا چلا  
راجا راو دیکھ سب چڑھا  
جنے راجہ راتھے سب دیکھنے کو چڑھے  
چونندس دستا پری گج جوہا  
چار و نظریں جہاں نگاہ ٹپتی تھی اتنی نظر آتے  
آردار و کچھ سوچہ نہ آناں  
وار پار کچھ نظر نہ آتا تھا  
چڑھ دھوراھر دیکھنے رانی  
رانی پداوت بھی بالاخانہ پر چڑھ کے

آمی ساہ چتور نبہ آوا  
اور بادشاہ قریب پنور گدھے کے پہنچا  
اوکنگ سب لوہی ٹھہرا  
سارا لشکر بادشاہ کا لوہے سے ٹھہرا تھا  
سیام گھا میکھ جس روہا  
اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ کالی گھٹا چھائی ہے  
گھرگ لوہ گھر تھ نیساناں  
سوا کلوارون کے گردش اور شان و شوکت  
دھن توین اس جا کر سلطا  
دیکھ کر کہنے لگی کہ زہ طالع ہمارا کجا ایسا بادشاہ



کی دھن رتن سین توین راجا  
اور رہے طالع تیرے کہ تیرا راجا ایسا جو  
بیرکھ ڈھال کیر چھاپٹین  
بیرخون اور سرسبز دن قسے سائیہ سے

جاکنہ ترک کٹک یہ ساچا  
جسکے واسطے مسلمانوں نے یہ لشکر آراستہ کیا  
رین موت آوی دن باہنیں  
دن کاراں ہو جاناوسی جگہ محسوس تھا

اندھ کوپ بھا آوی دھوت آوتس چھپار  
ایسی خاک اوٹرتی تھی کہ اندھا کو ان معلوم ہوتا تھا  
تال تلاوہ پوکھر دیور بھری جیونار  
جتھے تال اور تالاب اور جتنا سالان کھائے کھا تھا خاک سے بھرا

راجین کہا کیتھ جس کرمان  
راجہ نے اپنی دین کہا جو کچھ کرنا ہوا وہ تو کیا جائیگا  
جنہ لک راج سلج سب و  
جہا تک راج کا ساز و سامان چاہیے غا  
یاجی طبل اکوٹ جو جھاؤ  
جسوقت راجا کی طرف سے پابجے لائی کے نیچے  
کر نہ کھار پون سون ریا  
گھوڑے اونکی سواری کے رینگے ہوئے تھے  
کا برنوں اس اوچنگ تھارا  
کیا بیان کروں جیسے اونچے وہ گھوڑے تھے  
باندھی مورچیا نہہ سر سار نہہ  
جسوقت بندھے ہوئے ہیں مورچیل ہوا کرتی ہے

بھیوا سو جھہ سو جھہ اب مزان  
راجہ سا دے عالم سیاہ ہو گیا جو سو رینگے گھوڑے نہیں آتا  
تکھن بھویو سنجو د سنجو  
فڑا سب میا اور فراحم ہو گیا  
چڑھا کو نپ سب راجا ابو  
ادسکی آواز سنکر سب بھا ا اور جمع ہو گئے  
کندھ اوچنگ اسوار نہہ دیسا  
اور گردن اونکی ایسی اونچی کہ سوا نظر نہ آتا تھا  
دومی بیرن پیچھے اسوارا  
جب سوار دو بلند یون پر چڑھیں تو بٹیم پر پہنچے  
بھار نہہ پوکھر دیور جن دھار نہہ  
اور جن مہلائے ہیں جنور سا ہلتا ہے

راگ سبھا با پہنچو تو پا  
ہر ایک گھوڑا بہت تیز و چالاک تھا

لوہین سار پہر سب کو پا  
اور لوہے کی ہاکھر سب پر پڑی تھی

تیسری چوڑیاں اوکھالی گل چھینپ  
بہت عمدہ چوڑیاں چھیننے کو بنائی گئیں سوار اچھے اچھے گھوڑ  
و کج گاہ سیت تہنہ باندھی جو دیکھے سو پ  
اور سپر بند گھوڑا بہن پڑی تھیں جو اوکو دیکھتا کانپ جاتا

راج ترنگم برنوں کا ہا  
اب راج کے گھوڑوں کا کیا وصف بیان رہا  
ایسے ترنگم پر سے دیکھی  
ایسے گھوڑے نظر سے نہیں گذرے  
جات بالکا سمند تھائے  
وہ گھوڑے ذات بہن بالکا تو سمند اوکو لایا تھا  
برن برن کی بھری ات لوئی  
طرح طرح کی برغن خواہورت بنائی تھیں  
نلک جڑی سرے اوکا بندھی  
اون گھوڑوں کی چوٹی اور بالوں میں ایکٹھے  
لاگی رتن پدارتھ ہیر  
طرح طرح کے جواہر اور لعل و الماس لگے تھے  
جڑے کنور من کر نہ اوچھاؤ  
اون گھوڑوں پر کنور سوار خرواہن خور کرتے تھے

آنی چھو راندر رتھ با ہا  
گویا اجمہ اندر کی گھین کے گھوڑے گول لگے  
وہن اسوار رہنہ تہنہ بیٹھی  
زہے طالع اوس سوار کے جواہر پہنچے  
سمیت پونچھ چن چوڑیاں  
سفید مین اوکی ایسی تھیں جو چوڑیاں  
جانہ چتر سنواری سونی  
گو یادہ سونے کی تصویرین تھیں  
چوڑا لگ چوڑا سی باندھی  
اور چوڑوئیں چوڑا سیان بندھی تھیں  
برہنہ دتھ دیک چہنہ پھیرا  
دن کو چاروں طرف چراغ سے جلتے تھے  
اگین گھال گئے نہ کا ہو  
اپنے سامنے کسی کو کچھ نہ سمجھتے تھے

۵۰۱

۲  
راگ سبھا با پہنچو تو پا  
ہر ایک گھوڑا بہت تیز و چالاک تھا  
لوہین سار پہر سب کو پا  
اور لوہے کی ہاکھر سب پر پڑی تھی

سینہ سرسبز چڑھائیں چندن کھورین نہ  
 سب کھور باغون میں سینہ و دراد بدین میں چندن لگاؤ تھی  
 سوتن کاہ لگا لے انت ہوئی جو کھیدہ  
 ایسی چیز بدین میں لگا سے کیا ہوتا ہے آخر کو خاک ہجاتا ہے

دیکھے جانو میکھ اگارا  
 دیکھنے میں یہ معلوم ہوتا تھا گویا بھجایا ہوا ہے  
 سہری سیام کھو منہ مداتی  
 اور سبز اور کالے مست گھومتے تھے  
 جن پر بت پر پرین انبارین  
 گویا ہسا پر عماریان چڑھی ہیں  
 کنکٹ بھاین پائین تر و ندرین  
 کہ سونا او کو خوش آتا تھا اول تلے روند تو  
 گرور ٹرنہ سواونے ٹاری  
 اگر ہپار کاٹا لانا چاہتے تو مال دیتے  
 پرمی جو بھیر تیرا سنجبار نہ  
 اگر ضرورت آئے تو پھیل جاتے تھے کھل جاتا  
 کوٹ کر نہہ پیچھہ کھلی  
 اور اوندکے بوجھ سے کچھ کی پیچھہ کو بیکلی تھی

گج مہنت کپھری رجبیارا  
 ست باغی راہ کے دروازے پر ایسے بدھو تھے  
 سپت کینڈ پیت اور اتی  
 سینہ یاغی تھے اور زرد اور سرخ  
 چمکتہ درین لوہے سارین  
 چار آئینہ توہے کے ایسے چمکتے تھے  
 سہری میل پھر آئے سونائین  
 جیکے اونکے سوڈو نین ایسے ہنساے تھے  
 سونے میل سودت سنواری  
 رہنے سے اونکے دانت سنوارے تھے  
 پر بت اولٹ ہم سون مار نہہ  
 پہانہ کھجائین تو اولٹ کے نہین پرکے مائین  
 ایس کینڈ سا بے سنگلی  
 ایسے اچھی سنگلیپ کے سنوارے

۵۰۲

اوپر کنک منجوسا لاگ چنور اوڈھار  
 اونپر سونے کی عماریان اور چندراور سپرین لگی تھیں

بھل پت بٹھ بھال لے او بٹھی دھنکار  
 صاحب نیزہ نیزہ لے بیٹھے تھے اور تیر انداز تیر کا تین لڑتے

اس دل کنول دل و نون نما  
 گھوڑے اور ہاتھیوں کی صفیں جدا جدا سنوار  
 ماتھے مکٹ چتر سر سا جا  
 سر پر تاج رکھ کر چتر لگا کر  
 آگین تھہ سنیان بھٹی ٹھاڈھی  
 آگے بہادر لڑنے والے رتھوں پر کھڑے ہوئے  
 چڑھے بجائے چڑھا جس اندو  
 ایسے بابھے بجواتے ہوئے چلے جیسے راجہ اندر  
 جانو چاند نکھت لی چڑھا  
 پہلوم ہوتا تھا گویا چاند ستارے ہمراہ لیکر چڑھا  
 جولہ سور جاہ دکھراوا  
 جب تک آفتاب نمودار ہو  
 گنگن نکھت جس گئے نہ جان  
 جیسے آسمان کے ستارے شمار نہیں ہوتے

او کھن طبل جو جھارو باجے  
 اور طبل جکی زور و شور سے بجنے لگے  
 چڑھا بجائے اندر اس راجا  
 باجے بجتے ہوئے مثل اند کے راجہ چڑھا  
 پانچھین دھجا مرنکی کا ڈھی  
 اور پچھے نشان موت کے نکالے  
 دیو لوک گوہن بھا ہندو  
 دیو لوک سب ہمراہ تھے ہندو راجہ کے  
 سرج کی کٹک رین مس مڑھا  
 اور لشکر سورج یعنی بادشاہ کلمات کی سیاہی میں چھپا تھا  
 نکس چاند کھر باہر آوا  
 شباشب چاند یعنی راجا گھر سے باہر آیا  
 نکس لے تس ٹھین سماہن  
 ایسی کثرت فرج کی تھی کہ زمین میں نہ سمائی تھی

دیکھہ انی راجہ کے جگت سی گہو اسوجھ  
 ایسی فرج راجہ کی نظر آئی کہ عالم کثرت اوسکی سے سیاہ ہو گیا  
 و نہہ کس ہو چمت ہے چاند سورج سو جو چھ  
 دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے چاند سورج یعنی راجہ اور بادشاہ میں الی ہوئی

ایمان راج اس سلج بنائی

اسطرف راجہ نے یہ سادو سامان کیا

اگلین دورین اگین آئین

آگے کے لوگ آگے آئے

ساہ آئے چتور گڈھ باجا

بادشاہ آگے اب چتور گڈھ پہنچا

اونی آئے دو دودل گاجے

دونوں فوجین آگے اوسکے مقابل ہوئیں

دو وسمند دو دھ او دھ اپارا

دونوں لشکر مانند سند کے تاپیدا کنار تھے

کو پ جو جھار جہوندس میلے

دونوں جانب غصہ میں بھرے ہو مقابل ہوئے

انکس چمک بیج اس باجنہ

انکس ہاتھیوں کے بھلی کی طرح پھلکتے تھے

ادبان ساہ کی بھی آدائی

اور او دھ بادشاہ کی آمد ہوئی

پھلے پاجھہ کو س دس آمین

اور پھلے چھ دس کو س تک پھلے رہے

ہستی سہس بس سنگ گاجا

بیس ہزار ہاتھی ہمراہ اوسکے تھے

ہندو ترک دو دوسم باجے

ہندو اور مسلمان دونوں برابر رہے

دونوں میر کھکھٹ مڑا پارا

دونوں مثل کوہستان کے نظر آتے تھے

اوستی ہستہ سون پیلے

ہاتھیوں کو ہاتھیوں سے مقابل کیا

گر جہنہ ہست میکہ جن گاجنہ

ہاتھی ایسا گرجتے تھے جیسے بادل گرجا

۵۰۴

دھرتی سرگ دو دودل جو ہنہ او پر جہ

زمین سے آسمان تک فوج تہہ تہہ تھی

کو و وٹرین نہ ٹارین دونوں کجہ سموہ

کوئی ٹانے سے ٹٹتا نہ تھا بھر کی طرح جم گئے تھے

جن پریت پریت سون پام

کہ گویا پہار سے پہار ٹکرا رہے تھے

ہستہ سون ہستی مہنہ گاجنہ

ہاتھی سے ہاتھی کے ایسا شور مچاتے تھے

کو دو گینڈ نہ مارین ٹرین  
کوئی ہاتھی ہائے سے نہ ملتا تھا  
پر بت آئی جو پر نہ ترائین  
سپہا آ کے اگر در میان میں پڑ جانا  
کوئی ہستی اسوار نہ لبین  
کسی ہاتھی نے اپنے سوار کو لے لیا  
کوئی اسوار سنگھ ہوئی مار نہ  
کوئی سوار کو شیر ہو کر مارتا تھا  
گرب گینڈ تن گنگن پیسا  
ہاتھیوں کے روز دشو سے تھاق قہقہا  
کوئی سمیت مار نہ ناہین  
کوئی ست ہاتھی کو سنبھال نہ سکتا تھا

ٹوٹنہ دنت سو ٹڈ گر پرین  
دانت ٹوٹ گئے سو ٹڈین گر پٹین  
دل منہ چانپ کھینہ بل جاہین  
ٹوکل دل کے خاک میں مل جاتا  
سو ٹڈ سمیٹ پامی تر دین  
اور سو ٹڈین سمیٹ سے پانڈو ٹیچے مل جاتا  
ہن مشک سون سو ٹڈ اوتا نہ  
مشک کو کاٹ کر سو ٹڈ سے اوتا رہتا تھا  
رودھ چلے دھرتی سنبھال  
اور خون بہنے لگا کہ زمین سب تر ہو گئی  
تب جانہ جب گہ سرکھائین  
جی کہ اولکا سر بھیت کے مغر لکل آتا تھا

۵۰۵

گنگن رہ جس سے دھرتی بھیج ملائی  
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے خون برساتا زمین تر ہو گئی  
سرودھ ٹوٹ بلا نہ لست پانی بیک نہلا  
سرودھ بھٹ ٹوٹ کے ایسے غائب ہو گئے کہ پانی پانی معلوم ہوتا تھا

تہ تین اوھک بھو چو گنان  
اوس کے بڑھ کے چو گنان ہو گئے  
بھین جرتیہ سرگ کہنہ لا  
وہ آگ زمین کو جلا کر آسمان کا سوچا جاتی تھی

اٹھو جب جوجہ جس سنان  
معرکہ عظیم جیسے نا جاتا تھا  
باجنہ کھرگ اوسے درگے  
نلوار سے تلوار لپکے آگ نکلتی تھی

چکنہ بیج ہوئے اجیارا  
 بجلی بجتی تھی کہ روشنی ہو جاتی تھی  
 سین مسکھ اس دوندہ دس گاجا  
 فوج مانند برکے دوزخوں شود غل کستی تھی  
 بر سنہ سیل بان موی کا ندون  
 بر چھان اور تیر کثرت سے گرتے تھے  
 لپنہ کو نپ پر نہ تلوار ی  
 دونوں فوجوں کے لک پٹ کو تلوار یں ملتی تھیں  
 جو نہ تھے پیر لکھون کہ نہ تھیں  
 جھنڈے لگے ہمارے کاتاک میں لکھون

جنہ سر پر ہوئے دونی بھارا  
 جسکے سر پر گرتی دو ٹکرے ہو جاتا  
 کھرگ جو بیج بیج اس یا بجا  
 اور در میان میں تلوار کی بجلی بجتی تھی  
 جس پر ساون او بھا دون  
 جیسے ساون اور بھا دون میں پانی برساتا  
 او گولا او لاجس بھاری  
 او گولے تو پلین کے لیے بہتے تھے جیسے جوا لے  
 لے اچھرن کیلاس سڈھا  
 حیدر اوں گولے کے کیلاس سدھارین

سوام کلج جو جو جی سوئی گئے کھرات  
 سردار کے کام میں جو مارا جاے سہ ہی سہ خرد ہو گا  
 جو بھائے سچھیا کے مس کھ چڑھے برات  
 جو راستی چھڑ کے ماسگے اور کمانہ دشمن کا لاہو گا

بھاسنگرام نہ بھا اس کا دو  
 اس قدر لڑائی ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا  
 کندہ کو نہ د پور بھین پر سے  
 مقبولین کے لئے لی بزمین سقد زمین پر گہر  
 اند سیاہ کر نہ مس کہاوا  
 جتنے جانور گوشت کھانے والے تھے وہ

لوہین دوسو و س بھیا گھاو  
 دونوں طرف میں کہ لوہینے ہتھیار دئے اس بھو  
 سلل ہوئے سائر بہر  
 کہ روانے خون سے تالاب بھر گئے  
 اب بھلہ جرم جرم کہ نہ پاوا  
 خوش تھے کہ اس ملک میں خوب آسودہ ہو کھائے

چونٹھ جو گن گھر پورا  
چونٹھ جو گن گھر بھر گیا  
کہ تھ چلیہ سب ماترہ چھاوتہ  
گدھ اور چھین سب خوشی سے گھجائے تھ  
آج ساہ ہٹہ آنے بیاہی  
اور کہتے تھے کہ آج بادشاہ نے فوج کا بیاہ کیا  
جنہ جس مانسو بھکھا پر او  
جسنے جیسے بیگانے کا گوشت کھا یا

بک جینک گھر یا جنہ تو را  
بھڑیے اور گدھ اپنے گھرن پہلہ خوشی کر چکے  
کاگ کلول کر رہا او گاوتہ  
کوٹے کو کل کرتے تھے اور گاتے تھے  
پاسی بھکت جیس من چاہی  
اب خوب کھانے کھاٹنگے دل کی خوشی ہو رہی  
تس تکر لے اور تس کھاوا  
اور سید طرح ادس کا گوشت اور سب کھا گئے

کا ہو ساتھ نہ تن گاسکت موی سنبکھ  
کیسے ساتھ جسم نہیں جاتا ہی ہر چند موٹے تازے ہوں  
او چہ پور تو جانت جو نہ اوت جو کھ  
او چھا ہوتا ہے جو بیٹ بھرتا ہی جو دانا ہو واندانے رکھتا ہی

چاند نہ ترے سورسون کو پنا  
چاند نے راجا سورج یعنی بادشاہ سے راز نہیں  
سنا ساہ اس بھیو سمو ہا  
بادشاہ نے یہ حال سنے ایسا غصہ کیا  
آج چند تو رکروں پنا تو  
اور یہ بات کہی کہ اسے راجہ چنگیز نے مالاودھ لگا  
سہس کران ہو کر ان سپا  
نہر کران واپس بادشاہ نے جو کران یعنی فوج کو بلایا

دوسرے تھتہ سو نہ کے روپنا  
مقابلے میں اپنا چہرہ قائم رکھا  
پیلی سب ہتہ کے جو ہا  
کہ جتنے ہاتھی تھے سب باج کی فوج پر ہل دیے  
سے نہ چاک منہ دوسرے چھاو  
کہ جہان میں سب جتہ قائم نہ ہے  
چھینکا چاند جہان لگ تارا  
تو گھیر لیا چاند نے راجا اور سارے لیتے او کی فوج نہ



درلو ہے درپن بجا آوا

فوج جولو ہے یعنی زرہ و خود وغیرہ لڑکی آئی کے ہند

ہبہ کر دو کٹک ہل دھائے

بست خضہ سے جو قوج و ڈیسی جاتی تھی

کھر گنج سب ترک دھائے

فوج شاہی کے اتونین تلوارین بانی بیل کے تھین

گٹ گٹ جانہ بجان بھاوا

ایک ایک کا جسم مثل آفتاب کے نظر آتا تھا

اگن بہار جرت جن آئے

یہ بہ معلوم ہوتا تھا گو یا آگ کا بہار دھڑا آتا تھا

اودن چند کنول کر پائے

اور سپرین مثل چاند کے ہر ایک کو ہاتھ میں تھین

جاک آئی دیکھ کے دھا وشت تہ لاگ

فوج کی جہک دمک لگا ہوئیں دیکھنے والوں کے چھ گئی

چھوی ہوئی جولو ہے مانجھ او تہ لاگ

جولو ہا چھوے گا وہی دی آگ میں کھس سکے گا

سورج دیکھ چند من لاچا

سورج لینے بادشاہ کو دیکھ کے چاہے تھی راہ

پہلنہ چند آونس پائے

پہلے راجہ ران کو فوج لیکر چلا تھا

ابھی جو بکھت چاند سنگھ پیتے

جتنی فوج راجہ کے ہوا آئی معنی

کے چھتا راجا من بو جھا

راجہ نے دل میں غرض کر کے جو چاہا

گڈھ پت او تر لڑے نہ دھائے

اور کوئی صاحب قلعہ اور ترکے نہ لڑا سکے

یکست کنول کند بھار اچا

اور دل او سکا کہ لاند کنول کے شگفتہ قماش گل لپوچا

دن دنیر سو کو ن پڑلے

جب دن کہ آفتاب یعنی فوج شاہی دیکھا تو ہوش کا دیا

سور کی وشت گنگن منجھ چھپے

سورج یعنی بادشاہ کو دیکھتے ہی آسمان یعنی قلعہ میں ہوا

چنہ سون سر گن وھرنی جھوچا

جو ایسا ہو کہ آسمان اور زمین اور سب نڈر کے

ہاتھ پرین گڈھ ہاتھ پر لے

ایسے حال میں ہمارے قلعہ کا ویرا لاک ہو چکا

گڈھ پت اندر ننگن گڈھ کا بجا  
ایسے خیالات جو خدا قلوب لینے راجہ قلعہ میں پہنچا  
چند رین رہے نلتہ ما بھنھا  
معمول ہر کہ چاند رات کو ستارہ و نین رہتا ہے

دیوس نہ نسریں کر راجا  
پھر دیکھو نہ بھلا جیسے دیکھو رات کا راجہ میں چاند نین نکلتا ہے  
سورج نہ سونہ ہو چہرہ سا بھنھا  
بھڑام کو چاند سورج کے ساتھ نہیں ہو سکتا ہے

دیکھا چند ر بھور بھیا سورج کے بڑ بھاگ  
راجہ نے دیکھا کہ صبح ہوئی سورج کے بڑے نصیب  
چاند بھرا بھا گڈھ پت سورج ننگن گڈھ لاک  
راجہ سے جب قلعہ کھڑا تب بادشاہ نے قلعہ کو گھیر لیا

ننگا سو چہرہ علاول سا ہی  
فوج بیشمار علاؤ الدین بادشاہ کی  
اودھ سمند جس لہر میں دیکھی  
جیسے دریا لک کا لہر میں بیتا ہے  
کیت بجاوت اترے گھائی  
کتنے بجاتے ہوئے گھائی اترے ہیں  
کیت نہ نیتہ دیے نو سا جا  
کتنو کو ہمیشہ نیا سامان دیا جاتا تھا  
لاکھ جانہ آونہ نو لاکھا  
اگر لاکھ جاتے تھے تو نو لاکھ آئے تھے  
جو آوے گڈھ لاکے سوئی  
جوتا ہے اس قلعہ سے جی دکھاتا ہے

آوت کوئی نہ سبنھاری تا ہی  
آتی ہے اوسکو کون روک سکتا ہے  
نین دیکھ کھجے نہ لکھی  
کہ انگہ اوس کے سامنے نین ہو سکتی  
کیت بجاوت گئی مل ماٹی  
اور کتنے ہی بجاتے ہوئے نین مل جاتا ہے  
کبھون نہ ساج گئے تھس راجا  
کہ وہ سامان کم نہ ہوتا تھا ایسا راجہ تھا  
بھری جھری اپنی نئی ساکھا  
ایک بھلتا اور ایک بھرتا اور نئی شانیوں پر لہتی تھیں  
تھر موئی رہے پناوے کوئی  
لیکن کوئی ٹھہرے نہیں پاتا ہے

امرا میرا سپہ بہنہ تائیں

جتے اتے امرا تھے

سہین پانت التکین پائیں

سب نے طرفین ہاٹ پائیں

لاگ کنک چار ہو دس گڈ سور اک لڑہ  
چاروں طرف سے قلعہ کا محاصرہ فوج نے کر کے اگل لگادی  
سورج گھن بھا چاند چاند بھیو جس راہ  
چاند کو سورج گرہن سالک گیا تو چاند مثل ماہ کے ہو گیا

اتھو او یوس سور بھا باسہ

دن آخر ہوا اور آفتاب نے بیزا لیا

چاند چھتر دے بیٹھ آئے

چاند چتر لگا کے بیٹھا تو نت آسمان پر

نکھت اکا سنہ چڑھے دو باہن

ستارے آسمان پر چمک رہے تھے

پر نہ سلا جس پر نہ بجا گی

جس وقت گولے چھوٹے تھے اگل لگاتی تھی

گولا پر گولا ڈھر کا ونہ

جس وقت گولے پر گولا دھمکانے تھے

اونی گھٹا برس جھب لائی

پتھر پیدا ہوئی اور بارش کی چھری لگ گئی

شک نہ مکھ پھیر نہ گڈھ لاگی

باد نہ فوج شاہی سنہ نہ پھیرتی تھی

پر ہی رین سس او اکا سو

رات ہوئی اور چاند نے طلوع کیا

چند س نکھت ونجھ چھپکائی

اور چاروں طرف فوج ستاروں کی بھیر لادی

تت لو کا پر نہ بھجائیں

جس وقت شعلے پٹتے تھے بھجائے تھے

پنہ سین باج اوٹھ آگی

پتھر سے پتھر ٹکراتا تھا تو اگل نکلا آتی تھی

چون کرت چار ہو دس او نہ

تو چاروں طرف ریزہ ریزہ کر ڈالتے تھے

اولا ٹپکین پرے بھجائی

اور اولے گولوں کی طرح بھج بھج گئے

ایک مرے دوسرے کو آگی

ایک قتل تو دوسرا اس کی جگہ تائیم ہونا

پر نہ بان راجا کے سنگھ کی نہ کوئی گاڈ  
 جانب رام جو جنتور پر رہتے تھے کہ کوئی تمہارے نہیں کر سکتا  
 اونی سین ساہ کی سب تس کے پھول نہ ٹھاؤ  
 اور نوج شاہ کی تمام رات اور صبح تک گھر سے رہے

بھو پریشا بھان پن چڑھا  
 صبح ہوئی اور آفتاب بند ہوا  
 بھاوھاوا گڈھ لینہ گری  
 نوج شاہی نے دہا کر کے گھر لیا  
 بان کرور ایک مکھ چھوٹھ  
 کرور دن تر ایک ساتھ چھوٹے تھے  
 نکھت گنگن جس دیکھے کھنے  
 شارسے جیسے آسمان پر کبوتر نظر آتے ہیں  
 بان بیدہ ساہی کئے راکھا  
 چراس کثرت سے سوراخ کر کے قلعے میں گئے  
 اوڑ گا کیک کھن ہے باتا  
 راجہ کا طوطی حواس اڑ گیا اور بات سخت نظر آئی  
 پیٹھہ دیکھتہ ہا نہتہ لاگی  
 آخر کو کثرت تیرے راجہ کو لگوئے پیٹھہ پھیر دی

سہسنتہ کران جس بدھ گڈھا  
 کمال جلال کے ساتھ جیسا خدا نے چاہا  
 کو پاکنگ لاگ چنہ پھیری  
 اور نہایت غصے سے نوج چارو نظر پھیر لی تھی  
 باجھہ جہان پھونک لہ پھوٹھ  
 اور جہان پہنچتے تھے سوار تک سما جاتے تھے  
 تس گڈھ پھانہ نہ بانہ ہنے  
 ایسا ہی قلعہ تین تیر دنگے مارے سوراخ ہو گئے  
 گڈھ بھا کر زہیلا دے پا کھا  
 کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایسا ہی اور گزیر پھیلے  
 تو پی لمین ہوئے مکھ راتا  
 جو کہ آٹھار سوب کا کہ ہون تو سر خروئی میل ہوا  
 چانیت جمانہ پکنہ پگ کین  
 اور نوج شاہی ہم بقدم آگے بڑھتی گئی

چار پیر ون جو چھہ بھا گڈھ نہ ٹوٹ تس بانگ  
 چار پیر ون لڑائی رہی لیکن نہ نقی نہ ایسا کچ بچ کا تھا

گرد ہوئے آوے دن دن نالکھنا مک

اور ہرگز کثرت فوج کی کچھ گلی بین ہوتی جاتی تھی

کھساکر سُرنگ تنہہ دنیان

اور سرنگ دھڑا کر شہر میں گھس گئے

بجراکن مکھ دار و بھیر میں

اور بھیری بڑی توپوں میں لبالب بارود بھری

پڈ پڈ کنی اور تنہہ سنکی

بڑے بڑے آرمیوں کا ر فوج شاہی میں ہر گاہ

جنہہ تاکنہہ چو کنہہ تہہ تائین

کہ جہان تاکتے تھے وہاں گولہ مارتے تھے

گر بہار چوں موہے پھونہ

بہار پڈ پڈ کنی تاکتا تو ریزہ کر دیتا تھا

گر جے لنگن دھرت سب ڈولا

زمین ادا آسمان اسکی گرج سے ہجاتا تھا

اور تنہہ برج جاے سب پیسا

اور برج اور کے آٹا ہو گئے

چھینکا گڑھ جو راس کینھان

افسردہ کو مامرہ کر لیا ایسا زور کیسا

گرج باندھ کمانین دھرن

پہان ادا دھرتے بنا کر تو میں وہاں دھرتے میں

جیشی رومی اور پھر نکی

جیشی ادا رومی اور نہ گلی

جنکی جوت جاہنہ اپر اینین

اونکی نگاہیں ایسی بلند تھیں

اشٹ دھات کے گولہ چھونہ

اشٹ دھات کے گولے چھوٹے تھے

ایک بار ڈھ سب چھوٹنہ گولا

جسوت بار ڈھ چھوٹی تھی اسکے گولے سے

چھوٹے کوٹ پھوٹ جن سیسا

تھہر کا قلعہ گولوں سے ایسا پھوٹا جیسے نیشہ

لنکارا وٹ جس نہئے ڈاہہ پراگدھسو

لنکا جیسے جل کے خاک ہو گئے اسطرح قلعہ جل گیا

راون لکھا جو جرمی کنہہ کماجر اور ہو

راون کی قسمت میں جلنا تھا تو نیر جے کیونکر سے

راجا کیر لاگ گڑھ دستونی

راجہ کے فلسفہ کی جان مد بندھی تھی

بانگی برسنہ ناگ کرنی

بانگی باسنہ تیرا درگوں کی تھی اور ناگی بر بنائے

گاجی گنگن چڑھا جس میٹھا

شیل ابر آسانی کے گرج تو پون کی تھی

سو سو من کے برسنہ گولا

دزن میں سو سو من کے گولے برستے تھے

جانو پری سرگ مہٹ گاجا

گوسے کر کیا تھے کو یا آمان سے بجلی گرتی تھی

گرج چور چور ہوئی پرہین

نوج شاہی گون کے جھنڈے بڑے بڑے ہو گئی

سہہ کہا اب پر لو آیا

یہ حال دیکھ کر سب نے کہا کہ قیامت آگئی

پھوٹی جہان سنوار نہ سوتی

وہ گو لوں پہ چوٹ جاتی تھی تو بھر موت ہوتی تھی

راتہ کوٹ چتر کے لیبی

دن کو جہان شکستگی ہوتی تھی تو رات کو شیل تصویر

برسنہ بجر سل کو بھیگھا

سخت پتھر کے گولے برستے تھے

برسنہ ٹپک تیر جس اولا

وقت برسنے کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اولہ لڑ

بھائی دھرتی آئے جو باجا

تنت گرنے کے زمین پھٹ جا رہی تھی

مہت گھور مانس شاہن

ہاتھی گھوڑے آدمیوں کا کیا حساب تھا

دھرتی سرگ جو چھہ نس لاوا

زمین اور آسمان کی لڑائی ختم نہو گی

اوٹھو بجر جبرے سنگھ ہوئی ایک ڈنکو می لاگ

پتھر کے چٹنے سے شعلہ اٹھنے لگے کہ ایک طرٹ سے

جگت جسے چار نہ دس کوئی بجا دوی آگ

جہان چاروں طرف سے لگا آگ کون بھارے

راج پور پر چا اھارا

محل نام میں جہان نام ہے اور گائیٹا ہو رہا تھا

تہوں راجا بیہ نہ ہارا

انہی راجا کو پتھر ہراساں ہوا

پتھر

پتھر

سیونہ سادہ کر بیٹھیک جہان  
 سامنے بادشاہ کے جو بیٹھکا تھا  
 حیرت کچا وچ آد جو باجہا  
 کچھا وچ لطیف باجہا بنے لگا  
 مین پاتک گما تیج گہی  
 مین اور نپا تک اور کما بنجہ  
 چنگ اپنک سر تورا  
 چنگ اور اپنک اور ناد اور سر تورا  
 ہرک باج دف باج گھنیرا  
 ہرک اور دف سب کھاری  
 نت بہ نت بہر گھن ہمارا  
 نت بہ نت بہر بہت سے ناسختے

۵۱

سامنہ ناچ کر ادے تہان  
 ادسی کے سفیلے مین ناچ ہونے لگا  
 سر مند رباب بھل سا بجا  
 اور سر مند رباب اور رباب جوا چھ ساز مین بگے  
 باج انبرنی ات کسلی  
 اور انبرنی جب بنجے لگے تو تنقہ بڑگے  
 مہورنیں باج بھل تورا  
 اور مہور اور بانسلی سب اچھی طرح بنجے لگے  
 او باجنہ بھل جھا بجنہ مہنیرا  
 بچہ او چھا بچہ اچھے اور مہنیرے  
 باجنہ سپد ہوے جھنکارا  
 جب بنجے لگے تو خوب آواز جھنکار کی ہوئی

جگ سنگار مین مہن پاتر ناچہ پانچ  
 سا سامان نواہ موجود تھا اور پانچ طوائفیں ناچتی تھیں  
 پاستاد گڈھ جھینکا راجا بھولا ناچ  
 بادشاہ نے جب تلوار کا محامہ کر لیا تو راجا ناچ بھول گیا

کر نہ الاپ پڑھ چو گنی  
 جب الاپ تی تو عقل چو گنی ہو گئی  
 دوسرین مالکوس پن لہنیا  
 پھر مالکوس سکا

سچا نگر کسیر سب گنی  
 بجانگر کے اچھے گنی گانے والوں نے  
 پچم راگ بھیرون نہ کینھان  
 پنے راگ بھیر کا نا شروع کیا

تیسرے ہندول راگ سوگانی

تیسرے ہندول راگ کا یا

پچھین سری راگ بھل گیا

پانچویں سری راگ بہت اچھا گا یا

چھوڑا گائے بھل گئی

چھٹوں راگ اچھے گائے والوں نے گائے

اور پچھین سوتیلی نا چھنہ

اد پر خلعے کے دو تیلوں کا تاج ہوتا تھا

کاڈھا ماڈھا وصورا چھوڑا

حسنہ راج کی فوج سے منگلا دھوین را

چوتھیں میگھ ملا رسو ہائی

چوتھے میگھ ملا گایا

چھٹیں دیپک اوٹھا پردیا

چھٹے دیپک رال جس کے گائے سے چراغ جل گیا

اوگا مین چھتیسو راگنی

اور چھتیسوں راگنیاں کا مین

تر بھئی ترک کمانی کھا چھنہ

اور نیچے مسلمان فوج شاہی کو پین مارے گا

تر بھئی دیکھ مراد مراد

نیچے سب امیر واد ایہ حال بیکو ہر دنگ

سن سن سس سنہ سب بل بل کھپتا نہ

سن سن کے سب سر دھنتے تھے اور ہاتھ بل بل کے کھپتاتے تھے

کب ہم ہاتھ پر چر نہ ہے کرت ت دکھا جانہ

اور کھتے تھے کہ کب یہ ہمارے ہاتھ پر چھین اور کب یہ دکھ جائیگا

چھوڑا راگ گاوین تپری

چھٹوں راگ کسبان گاتی سہ قیس

بھا کلیان کا ٹھٹھایا نہین

پر کلیان اور کاٹھٹھٹھ گایا

للت بنگالا گاؤ نہ سوئی

پھر لنت اور بنگلہ گایا

پن تہ کین لمین راگنی

پھر رعایت سب راگنوں کی بھی تھی

کیدار ابھارا گرا لہسین

اور کیدارا اور بھاگڑا بھی

آساوری بھی سب کوئی

اور آساوری گائی



وہنا سری سو ہو کونہی

پھر دہنا سری اور سوہا اور سوہی

رام کلی گن کلی سہائے

پھر رام کلی زیندہ گائی

نت ملار جو ملار سنائی

پھر نٹ ملار گایا

پوربی اود یسا کھ سنواری

پھر پوربی اود وی کہ اور کوراری

بھو بلاول مارو لینی

اور بلاول اور مارو گایا

سارنگ اود بھجاس منھ آئے

پھر سارنگ اور بھجاس گایا

سیام گوجری پن بھل گائی

اور سیام گوجری اچی گائی

ٹوڑی گونڈ سو بھتی نزاری

اور ٹوڑی اور گونڈ جیاد جاکھن

گوری گور اترون سدھ الاپتہ اوپنج

گوری اور گور اور ترون خوب بلند آواز سی سے لاپے

تھان تیر کتہ ہو کتہ دشت نہجا پوینچ

ایسی جگہ تیر کیا ہو پتے جہان نگاہ نہ ہو پتے سکے

۵۱۴

پرکئی سو نہ سادہ کی دھی

اور بادشاہی نگاہ او سپہ پرکئی

کب لگ مرگ چند رتھ بھو بجا

اور کب لگ تاک یہ بہن کا بچہ بھجے جلا گایا

گرب کیر سر سدان ترہین

خود رکاس ہمیشہ نیچا رہتا ہے

کوئی سو کوٹ کوئی پور ہو بجا

کوئی قلعہ پراور کوئی محل میں ہو بجا

تیرن ناچ دھنہ جو بیٹھی

ایک طوائف کے ناچنے میں شیر بادشاہ کی طرح ہو گئی

دیکھت سادہ سنگاسن گونجا

بادشاہ تخت پر نہایت غصہ سے گونجا

چچا دتہ بان جانہ او پران

ہمراہیوں سے کہا کہ او پر تیر مارو

بولت بان لاکھ بھا او بجا

حکم دینی ہی لاکھ تیر چلائے گئے

جہانگیر کنوج کو راہ جا

جہانگیر جو کنوج نہارا جاتھا

باجا بان جہانگیر جس ناچا

جسوقت وہ تیر طوائف کی ران پر لگا

اوڈو سانا پنج پختیاں مارا

اوسوقت پنج لاپٹنے والوں کا مسوقت ہوا

وہان بان پاتر کے لاگا

اوسی کا تیرا دس طوائف کے لگا

چیوگا سرگ پر ابھین سناچا

جان تو راہی آستان ہوئی اور غالب زمین پر رہا

زہسی ترک باج گے تارا

اور ہر جانب سے تالیاں بجنے لگیں

جو گدھ سا جہنہ لاکھ دس کوٹ ستواڑنہ کوٹ

جو قلعہ لاکھ دن میں ستواڑا جاسے اور قلعہ رتون میں تیار ہو

پاستاہ جب چاہے بچے نہ اکیو اوٹ

بادشاہ اگر ارادہ کرے تو اسکو کوئی روک نہیں سکتا

راجین پورا کا س چلائی

جسوقت فوج شاہی سے توپیں چلنے لگیں

سیت بند جس راگھو باندھا

جس طرح رام نے سیت بھندھیا

ہنوت ہوئی سب لاگ کو ہارا

جس طرح صابرنے مدد رام کی کی

سب پھٹک سب لاگے گدھا

سفید تھمر جو سب جگہ قلعہ میں لگا تھا

گھنٹہ گھنٹہ اوپر ہوئے پٹاؤ

درجہ بدرجہ تھان اوپر پٹاؤ تھا

پرا بانڈھ چوں پھیر لائی

راج کے قلعہ میں زلزلہ پڑ گیا

پرا پھیر بھین بھار نہ کاٹھا

زلزلہ پڑ گیا زمین کا بوجھ کٹھ پڑا

اونہ چند س چلے پیارا

اوسی طرح چاروں طرف سے تو باماند پیارے چلا

باندھ اوٹھامی چوں گدھ گدھا

اوسی طرح فوراً بھر آراستہ کر دیا

حتیرانیک انیک لٹاؤ

وہان طرح طرح کی تصویریں لگائیں

سیڑھیں موت چاند نہ یہ بھاتی  
 بیڑھیں جیسا ایسی بیتی جاتی نہیں  
 بھا کر گج اس کت نہ آوا  
 ایسے ایسے مرے وہاں بھجکا بیان نور سکے

جہاں چڑھی سہنکی پانتی  
 کردہاں ہاتھوں کے قطار چڑھ جاتی  
 جہنہ اوٹھائے گنگن لے لاوا  
 گویا بلندی میں وہ آسمان سے لگا دئے

راہ لاگ جس چاندھ گدھ لاگ تس بانڈھ  
 چاندین جیسا گس لگتا ہو قلے کے گرد ویسی بانڈھ بندھی  
 سب مہر لیل ٹھاڈہ بھار چا جا گدھ کا ندھ  
 بہت سے تن کھائے قائم و آب صورت قلہ کی ہوئی

راج بھاسبنتی بیٹھے  
 راجا کی مجلس میں سب بیٹھے  
 اوٹھا بانڈھ تس سب گدھ بانڈھا  
 جیسا کچھ سامان قلہ کا طیار کیا ہے  
 اوچی آگ آگ جس بوئی  
 جیسا کہ تھے غم آگ کا بویا ہے  
 بھائی تو ہار جو چا چر جو ری  
 سینا پھاگن کا آبا جو رسم چا چر۔ غم  
 سمند بھاگ میل سرد سردی  
 ہوئی کھینے کو سر میں خاک ندالی  
 خچن اگر ملیگر کا ڈھوا  
 غور غور نہ خندل دروازہ بدک پر ملا

دیکھ بھجائے سندھ بھی دیکھے  
 لہور مشورہ کیا کہ اب قلہ اور بھی دشمن سے نہ کیا  
 تیجے بیگ بھار جس کا ندھا  
 او سی طرح بارود تار اور ششم کرد  
 اب بنت کہیں آن نہ ہوئی  
 اب کی طرح بزدلی نہ کرنا  
 کھیل بھاگ اب لای ہوئی  
 کی تھی بھاگ کھینے کو آدہ کیے کئے  
 کیخفہ جو سا کا چاہی ہوئی  
 شجاعت کی مردوں تو امید بہتری کی کی  
 گھر گھر کیخفہ سرار چٹھا ڈھوا  
 ہر کہہ میں سامان تھی ہونے کا قائم ہو گیا

جو نہ کر کہ نہ سا جارا نو اسو

موت کا سامان معلوم میں طیار کیا گیا

جنہ ست بہین کمان تہہ اکنو

جہان ہر شے ہونے کا دھین خیال جو مان تہہ کمان

پڑ کھن کھرگ سبھارین چندین کھورین نہیہ  
مردوں نے لہوارین پنجالیں اور بدن میں صندلی کلا  
مہر نہ سیندر میلہ چہنہ بھین سر کھینہ  
عورتوں نے سیندر لگا با میدل کے خاک ہو جانے کو

دھن سلطان کے راجا مہا

قابل تعریف کے بادشاہ پر یا راجا بڑا ہو

پھرے جری پے گڈھ نیا

کہ وہ پٹلے اور چڑھے لیکن قلعہ نہ پایا

پرمن پاوہن منت سوئی

بدون موت کر دشوار ہو اور کی مہیں کم اعلیٰ ہو

دہلی کی اردا سین امین

اسی اُنسا میں ملی سے عضدا شتین آدین

سوا ب چڈھاسو نہ کے دی

سوا ب ادسنے چڑھائی کی ہے مقابلے کو

تھانی اوٹھے آو سب بھاگا

آسکے خوف سے سبھا نے بادشاہی بھاگ گے

ابان دیس اب ہو می پراوا

یمان ملک دوسرے کا ہوا جاتا ہے

آٹھ برس گڈھ چھینکارا

آٹھ برس کامل قلعہ کا محاصرہ ہوا

تے ساہ انبراون جولائی

بادشاہ نے آب کے باغ لکواے

ہٹھ جری تب جو نہر ہوئی

بادشاہ سمجھا کہ ملاقات پداوت کی

یہ بدھ بڑھیل دنیہ تباہین

ایسی اندیشہ سے لڑائی میں سستی واقع ہوئی

چچھون بریو دنیہ جو پسیھی

کہ چچھم کا حاکم ہر جو ہمیشہ بھاگا کیا

جنہ بھین مانتہ لگن سر لاگا

بسا اٹھار میں پر رہتا تھا ادسنے سر اٹھا ہوا

ابان ساہ چتور گڈھ چھاوا

دہن لو بادشاہ نے چور میں چھاو لی چھاو

جہ جہہ نیچہ ترن پرت باؤھا بیر جو  
 جہان جہان نظر پڑتی وہاں سوا بیر بول کے کچھ نظر نہ آتا  
 من اندھیاری جاتے بیکل و بھی جو سو رہ  
 رات کی تاریکی تب دہن ہو جب آفتاب طلوع کرے

چنتا آن آن چت چڈھی  
 فکر و اندیشہ انواع انواع کا دل میں سایا  
 جو آپن چیتا کچھ ہوتی  
 کچھ نہیں ہوتا ہی ضد جانتا ہی وہی ہوتا ہی  
 چنتا ایک کبھی دوی ٹھائیں  
 اب ایک فکر دو طرفت جا لگی  
 ہوتے مراد کہ موگڑھ ٹوٹا  
 اور راجا تاج تب ہوگا جب قلعہ ٹوٹے گا  
 بیدھون رتن پان دی ہیرا  
 رتن سین کو پان کا پیرا دیکے ہلاک کر دے گا  
 پلٹ چا ہواب ماہنوسیدو  
 اور کہہ کہ رن سین کے پاس کارزی کی باہن ہیرا  
 جو راکشہ چھاڈ گڈھ دوپٹ  
 لکھات کرے گا تو قلعہ چھوڑ دوں گا

سنا سہاہ ارواس جو پڑھی  
 بادشاہ نے جو ہفون عرضداشت کا سنا  
 تب آگومن چیتے کوئی  
 اور کہا کہ انسان ہر چند غرض کرے  
 من چھوٹا جیو ہاتھ پر اینٹن  
 جب دلیں فکر سائی تو جی دوسرے کے ہاتھ میں آئے  
 گڈھ سون ارجھہ جاتے چھوٹا  
 قلعہ کے لینے میں جب کوشش ہوگی نہ تو لگے گا  
 پامن کر رب پامن ہیرا  
 پنھر کو چاہیے آفتاب پھر کی طرح دیکھے  
 سر جاستین کما یہ بھو و  
 سر جاپیرا جہنجل سے بادشاہ نے یہ بھد کما  
 کہہ تو سون پدمن نالیہون  
 کہہ کر رن سین سے کہہ کر پستی تجھے نہ لوں گا

۵۲۰

آپن دیس کماہ بھانچل اور رچندیری لہو  
 اپنا ملک کیا ہوا اسکے سوا بھل اور چندی لہو

سمندر جو سمندر کینھ توہ تے پانچون ننگ ہو

سمندر نے جو تھک تھک دیا ہے وہ پانچون ننگ ہو کر دیا ہے

سر چاہے سنگھ چڑھ گا جا  
سر چاہے پادشاہ کے پاس آکر شیر کی طرح چاکے

ابون ہے سمجھ کے راجا  
اور کہا کہ اب بھی دل میں سمجھ کے اور راجا

جا کر دھرے پر تھین سینی  
جسکی ساری دنیا خدمت کرتی ہو اور جسکے سب سے

پنچر منہ تون لینھ پر پوا  
اور تو اس قلعہ میں سیاہ جیسے پنچر بن جانو

جب لگ جھیم ہے لکھ تورین  
جب تک زبان تیرے منہ میں ہے

پن جو جھیم پکڑ جیو لیے  
سہ ہر جو زبان پکڑے جان نکال لی جائے گی

اگین جس مہر منت منتا  
اگر گے جیسا مہر منسی میں مرند ہو گیا تو

اگیا جاے کما جھنہ راجا  
پادشاہ کا حکم راجہ کو سنایا

پاتاہ سون جو جھنہ چھا جا  
کہ پادشاہ سے لڑنا سزا دار نہیں

چے تو مارے او جیو لینی  
چاہے تو مار ڈالے اور جی لے لے

گڑھ پت سو بانچی کیے سیوا  
قلعہ دار دی محفوظ رہا ہر جو مانگ کی مسجد کرنا ہی

سنور او کھیل بنو کر جو رین  
چاہے کہ او سیکی یاد میں ہر اور عاجزی سے تاج جو رہے

کو کھولے کو بولے دیے  
تو پھر کون زبان کھولے گا اور کون بولنے دیگا

جو نش کر س تو رہا و نسا  
یہ مرند ہو جاے تو تیرے جی کی خوشی ہو

دیکھ کالہ گڑھ ٹوٹے راجا وہی کر موی

اب ایکوئے کہ آج کل میں قلعہ ٹوٹ جائیگا تو پادشاہ کا ٹوٹ جائیگا

اگر سیوا سرنامی کے گھر نہ کھال پڑھ کھوی

بس مناسب ہو کہ عاجزی کر اور گھر نہ کھواسے پوچھ

سُرجا جس مہیر من تا کا  
 راجا نے کہا کہ اس سُرجا جیسے مہیر نے ارتداد کیا  
 وہ اس ہون سکبندی ہا بن  
 دیبا نہیں بلکہ میں ایسا شجاع ہوں  
 برس سات لہہ اُن نہ کھانگا  
 ابھی سات برس تک غلہ نہ کم ہو گا  
 رتہ اوپر جو پے گڑھ ٹوٹا  
 اور بالفرض غلہ ٹوٹ بھی جائے گا  
 سورہ لاکھ کنور ہین مورین  
 سولہ لاکھ کنور میرے میٹھ ہین  
 نہ دن چا چر چا ہون چوری  
 جس دن چا ہوں اسی روز میرا نند چا چر  
 دھوکے گھرن جو را کھت جیو  
 اور جو گھر کی عورت دیکے جان بچا ئی

۵۲۲

اور نباہی آپن سسا کا  
 اور اپنی شجاعت نہاد دیتی مس  
 ہون سو بھوج بکرم اپرا ہین  
 کہ را بہ بھوج اور بکرا دت سے زیادہ ہون  
 پان پیا رچو سے بن انگا  
 رہا پانی سو ہار سے بن مانگے چمکتا ہے  
 ست سکبندی کیر کچھو نا  
 تو شجاعون کی شجاعت نہ چھوٹے گی  
 تینگ پر نہ جس دیا چورین  
 وہ مجھ پر ایسے تیرا ہین جیسے پروانہ نہ سہمی  
 سمند ون بھاگ میل کے ہو رہی  
 کے ایک جا ہو جاے اور ہو لی کا سنا خاک میں ملے  
 سو کس آہ نہ بھیو سک بھیو  
 تو کیا اور کسکو مٹھو دکھا ہین گے

ابون جو نہر ساج کے کیہ چوں اجیار  
 ابھی موت ٹھان کے اپنی روشنی بیٹے بہادری دکھاؤں  
 بھاگ گین ہو رہی چھین کو دسمیٹھو چھار  
 تو ایسے بہاؤں کی کہ ہون اور تیرے خاک ہو جاؤں تو کوئی

استاذ کی مسودہ مانان  
 دیکھو اس کا لکھا ہوا ہے

میرزا حسن علی  
 میرزا حسن علی

صیغہ تہ اس گڈھ کینھ جیون  
 بہر گس لکھنچ اس سر کے فائدہ کو آستہ کیا  
 یہ وہ چھینکی گڈھ گھائی  
 بہر زنی جن کے گڈھ گھائی تہی رک پی گیسے گی  
 نون چائس جل جوی ہیارو  
 تو جاتہ ہے کہ پانی ہیار سے لکھتا ہے  
 سوتہ سوت ایس گڈھ رووا  
 ہر سوتا فائدہ کا یعنی ہر بن مو انسان کا ایسا روتا ہے  
 سور ہیار سوڈھارے آستو  
 ہیار تو ایسی باتیں یاد کر کے روتا ہے  
 آج کالمہ چاہے گڈھ ٹوٹا  
 آج کل میں فائدہ ٹوٹا جاتا ہے

انت بھئے لنگا جس رومان  
 آخر کو مانند راویں کے لنگا میں جگہ خاک ہو جائیگی  
 مہرے ان اوہی دن مانی  
 اویں دن کھانا پینا مٹی ہو جائے گا  
 وہ روو من سنور سنگھارو  
 حالانکہ ہیار یہ سنگھار یاد کر کے دل میں رہتا ہے  
 کس مہرے جو ہو یہ وہو  
 کہ آخر کو کیا ہو گا جو یہ عرف نکھتا ہے  
 پے تہ سو جھہ نہ آہن ناسو  
 لیکن تجھ کو اپنے مدوم ہو جانے کی خبر نہیں  
 اہون مان جو چاہس جھوٹا  
 اب بھو مان لے جو بھوٹا مانی منظر ہو

۵۲۳

ہین جو پانچ نگ تو سوکے پانچون کھنٹ  
 تیرے پاس جو پانچ نگ ہیں پانچون لیکر بادشاہ سے عزات  
 نگ سو ایک گن مانے سب دکھن دھنٹ  
 شاہ کوئی نگ یعنی تیری بات پسند ہو گا تو سب خطا کین تیری

پاستاہ ہڈھ آہ ہمار  
 بادشاہ ہمارا حاکم ہے  
 او جو کینہ چے سو مونی  
 اور جو کچھ وہ ارادہ کرے سب ہو سکتا ہے

ان سر جا کونے پارا  
 راجائے کہا کہ تحقیق اس سر جا ہاری کیا قدرت  
 او گن میٹ سکی بن سوئی  
 وہی ہمارا قصور معاف کر سکتا ہے



<p>اسکندر سون باسچے دارا          سکندر سے کہیں دارا بچ سکتا ہے          سید اکرون ٹھاڈہ کر جرن          مین خدمت بادشاہ کو تا تو با ندھ کے حاضر ہوں          سپت کو بول بچا پروانا          عبدالوہیدان کی بات البتہ قابل تصدیق کہ ہوتی ہے          تنکے بول نہ ٹرے پہارو          اوسکا سخن نہیں ٹٹے گا پہاڑ جاے بجاے          سر جین کما منڈ بھی جیون          تو تیری جان کو کیسے رکھا صد نہ پہنچے گا</p>	<p>نگ پانچون کا دیون بھنڈارا          پانچون نگ پر کیا موقوف ہو سارا خزاں بادشاہ کے          جو یہ یکن تنہ ماتھین مورین          جو نہ تھے جسے کما تیرا کتا میرے سر پہ          پے بن سپت نہ اس من مانا          لیکن بغیر قول اور قسم کے میری بھین نہیں ہوتی          کینھہ چکر و کینھہ جگ جبارو          مہر جانے لگا کہ بادشاہ بل باؤن ہو کر سارے عہد کو          نایت ماتھہ جسنو رہت گھیل          اگر تو ماتہ بدور کے گرد نہ مچھکا دے گا</p>
---	---

سر جین سپت کینھہ چکر منجیہ ٹٹی منھہ  
 سر جین سپت کینھہ چکر منجیہ ٹٹی منھہ  
 راجا کر من مانا مانے ترے تری سیتھہ  
 اور راجا کا دل فریفتہ کیا تب راجہ نے فوراً قاصد بلا یا

<p>اوانہرت نگ پرس بچا نا          آب حیات اور سنگ پارس          سار دور روپی کی کانڈی          اور شیر سرنج چانڈی کے پنجر میں کر کے          پاستاہ پنہ آن ملائے          بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا</p>	<p>منس گنگ پنجر مت امان          منس کو سرنے کے پنجرے میں کر کے          اور سرنے کی ڈانڈی          دستہ ملائی          پنجرہ سر جالے آئی          ہر ایک لیکر</p>
---	--

لے جگ سورہم اجیاری

اسے جہاں کے آفتاب اور زمین کی روشنی

بڈ پر تاب تو ر جگ تیا

بڑا اقبال تیرا اسے جہاں کے بادشاہ

کوہ چھوہ دونوں توہ پانہا

تہرا درمہ دونوں تیرے پاس ہیں

جن من سور چاند من روسا

سوا آفتاب راجہ کی طرف سے غصہ نکال دے

بنتی کر نہ کاگ مس کاری

تیرے آگے راجہ نے بہت غر باز عرض کیا ہے

توہ کھنڈ توہ کوونہ چھپا

سارے زمانے کا حال تجھ پر ظاہر ہے

مارس مصوب جیا وس چھپا نہا

چاہے مصوب میں مارے اور سایہ میں جلا

گھن گر آسا پر امنجو سا

کر راجا شل چاہے گھن لگے ہو سکے کچھ بے بیجا

بھور ہو ہی چو لاگی اوٹھہ رو ر کئی کاگ

میج ہو گی تو راجہ جو نکل کتے کے ہر حاضر ہو گا

مس چھوئی سب میں کی کاگا گینا بھا

اور یہ تاریکی نافرمانی کی جس سے نکل نکل کر سیاہ ہو کر نفع ہو جائی

کاگنہ مسین اپہ مس لائی

فرما کر ان کو نوں نے آپ ہی سیاہی لگائی

کاگ نہ لیے دیکھہ سر بھا

اور کو آ دیکھتے ہی بھاگ جاتا ہے

دیکھنہ دھنک چلنہ پھر آوین

کمان دیکھتے ہی بھاگ جائے گا

جو مکھ پھیر چلنہ دی پیٹھی

جو سنو پھیر کے پیٹھ دکھائے

کے بنتی اگیا اس پانی

جب سر جامہ فائدہ بہت ساجت کی تو بڑا گناہ

پہلین دھنک نوی جت کا

قاعدہ ہو کہ جب کمان ٹھکتی ہو تیشانی پر لگتی ہے

ابھون تنہ سر سو نہ سوہین

اب بھی راجا ہے مقابل نہیں ہو سکتا

تنہ کاگنہ کے کون بسیٹھی

سوا دس کو دے کا تو فائدہ ہے

جو سر سونہ ہو نہ سنگرا بان

جب مقابلے میں لڑائی ہوتی

کر نہ نہ آپن اد جبر کیسا

کوٹا پنا بال سفید نہیں کر سکتا ہے

کاگ ناگ پے دونوں بانگی

کوٹا اور ناگ دونوں بانگے ہیں

کت بگ ہوت سیت و سیاہ

تب معلوم ہوتا کہ بگلا سفید ہو یا سیاہ

پھر پھر کہ نہ پراسند کیا

ہرے پھرے اپنا پیغام بھیجتا ہے

اپنی چلت سیام بھیجی

خود بخود سیاہ ہو رہے ہیں

اب کینھ مس جا میٹی بھیجی سیام و انک

اب وہ سیاہی نافرمانی کی سٹ نہیں سکتی جسم سیاہ ہو گیا ہو

سہس بار جو دھو دھو تو وہ نہ میٹ کلنک

ہزار بار اگر وہ سیاہی دھوئی جائے تو بھی کلنک نہ دغ ہو

اب سیدان جو آمی جو باری

اب بھی جو خادانہ ملازمت کرے

کہ بجامی جو ساچ نہ ڈرنان

اب بھی کہہ راجہ جو اسکی نیت صحیح ہو تو مقام خود

کالہ او گڈھ او پر بھانوں

کل فدیہ پرتاب یعنی پادشاہ آئے گا

بٹہ پان میا کے پائی

خادم نے پیرا مہربانی کا پایا

جس میں بھینٹ کینھ گا کو ہو

تسہ وہ ملاقات کر کا غصہ جاتا رہ گیا

ابہون دیکھ سیت کہ کائی

تو قدر سفید اور سیاہ کی معلوم ہو جائے گی

جہوان سرن نا نہ تہ نہ مرنا

جہان ہمارے قدم پر گرا پھر اندیشہ نہیں

جو دے دھنک سو نہ یہ یا تو

لازم ہے کہ تیرا درکار اس کے آگے دھڑنا

لینھ پان راجا پٹہ آئی

وہ پان لیکر جا کے پاس آیا

سیدو امنہ پریت او چپو ہو

خدمت سے خواہ مخواہ محبت اور اخلاص شہر تھا جو

کالمہ سادہ گڈھ دیکھے آوا  
کل پاد شاہ قلندہ دیکھئے کو آسے گا  
کن سون چلے سو پوہت جھبا  
گن یعنی تسی سے ناو کا بوجھ جتا ہے

سید اکرہ جیس من بھاوا  
لازم ہے کراہ سکی خدمت خاطر خواہ کرنا  
جہوان و ہنگ بان تنہ سو جھا  
جہان کمان ہے تیر نشانے پر لگے ہی گا

نہا ایس اس راج گھر بگئی کرہو رسوی  
حکم ہوا راج کا داروغہ کو جلد خاص پادشاہ کی واسطے طیار ہو  
تس سنسار رس مروہ جہنم پرت میں ہی  
نک پانی بہت درست ہو کہ باعث رغبت ہو

چھاگر میڈھا بدھ اوچھوٹی  
بکری اور مینڈھے بڑے اور چھوٹے  
سہرن روجھ لگنان میں بسی  
ہرن اور روج اور لگنان جنگلی  
تیر مہین لوہا نہ بائنے  
تیر اور بٹیر اور لوہا کوئی نہ بچے  
دھرے پر پوہا پانڈک مہری  
شکار کئے گئے کبوتر اور فاختہ دھوڑ دھوڑ  
ہارل حرج آئے بند پرے  
ہرل اور چر شکار کئے گئے  
چکئی چکوا کیپ بداری  
چکوی چکوا اور کیپ بداری

دھر دھڑانے جہنم لک ہوٹی  
سب اکبا کے ٹوٹے دیکھ دیکھ کر  
چتر کون جھانکھ اوٹسی  
چتر کون اور بارہ سنگھا اور خرگوش  
سارس کونج پچھا و جونا پچی  
سارس اور قاز اور طائوس و تدار  
کسہا کدرو اور تر بگیری  
کسہا اور کدرو اور بگیری  
بن کمری جل کلکری دھر  
بن کمری اور جل کمری گرفتار کئے گئے  
نکٹا پیر میں ہرن ہار میں  
نکٹا اور بھدیر ہار میں

مونٹ پٹے سبھی ٹوٹی دھڑکی  
اوبر دوبر کھرگ نہ چڑھے  
تنبے مونٹا دھڑکے جا تو رتے دھوڑا نہ ہونڈا  
فریہ اور دبلے تلوار پر نہ چڑھے

کنٹھ پری جب چھوڑی کرت دھڑا ہوی آئیں  
جب گٹے پر چھری کی تو لہو آئسو ہو کے بنے گا  
کت آپن تن پوکھا بھاسو پر او امانس  
کسو اسٹے اپنا تن تازہ کیا پرایا گوشت کھا کے

دھیر دھرت کرے نہ چھوڑے  
دہنیور نے شکار کرنے میں کچھ رحم نہ کھایا  
ٹینگن موی ٹوٹی سب کا دھی  
اور ٹینگن اور موی سب تلاش کر کے نکالیں  
تریا بہت بانہ بنکرے  
اور تریا بہت اور بانہ اور بنگری  
جل تھ کمان جا جل باتی  
پانی کو چھوڑ کے پانی کی بننے والی کمان جا  
پرا جال دکھ کو نزد آرا  
اب جو جال میں پڑا تو کیوں کر نبات ہو  
پانچنہ کا جو بھوگ سکھ پانچے  
جنے اچھی اچھی غذائیں کھائیں وہ کیا کیگا  
کو او بار تنہ سرور کھائے  
پھر کون غلطی دی جب تالاب میں آگئی گئیں

دھری منجھ پڑھناں اور دھو  
پھر شکار کے لئے پھل پڑھناں اور دھو  
سند سنگدھ دھری جل با دھی  
سند اور سنگدھ کپڑی اور جل با دھی  
سنگ منگور بن سب دھڑکے  
اور سنگ اور سنگور بھی جن میں کپڑے ہیں  
مارے چرک چالہ پر ہا سنی  
اور چرک اور چال اور پر ہا سنی مارین  
من بکھین چراسکھ چارا  
جل نے پھل بن کے آرام کا چارا کھایا  
مانٹی کھائے منجھ نہ پانچے  
منٹی کھا کے تو پھل بھی نہ رہی نہیں  
مارے کہند سب اسکھنی پالے  
شکار ہی کرنے کے واسطے سب پالی گئیں

یہ دکھ کنت ساری کمربات تراکھا دیکھ  
 یہ دکھ شوہرنے ڈال کے پہلے سے خون جہم میں نہ رکھا  
 پنتھ بھلائی آئی جل پاچھے چھوٹی جگت سنہ  
 ماہ بھول کے پانی میں آکے پھنسی چھوٹی تو دنیا کی بھت میں

آنی تہان مہوب جنہ آٹا  
 تو اسکو اُس جگہ لاکے جان پس کے آٹا ہوگا  
 کا پر چھان مانڈ بھیل ہوئی  
 اور کہیں چھنے تب اندھے اچھے کہیں  
 منوٹھی مانڈھ رہہ سو جوری  
 ایسی باریک کما یک ٹٹھی میں دو آجائیں  
 ٹیٹوں پچاہ او مکے کو دریا  
 رسکے سے ڈی زیادہ ملائم حسین  
 سس سواو سو پاو جو کھائی  
 ہزار طرح کا مزا پائے جو اونکو کھائے  
 پاچھین چھین کھانڈ سون چھین  
 پھر خواہش کی شکر کے ساتھ کھانے کی  
 چھوت بلا نہ ڈر نہ کر چھو  
 ایسے نازک کہ چھونے سے ٹوٹ جائیں

دیکھت گوہن گرمیہ پھاٹا  
 دیکھو کہ گیہوں کا جو دل چٹا ہوا ہے  
 تب پیسے جب پہلے دھوئی  
 پہلے دھولیں تب گیہوں میا جاے  
 کرل چڑھے تنہ پاکنہ پوری  
 کڑا ہی چڑھے اور پوریان کچین  
 جانو تیت سیت او اجرین  
 ایسی گرم اور سفید اور خبلی کہیں  
 مکھ میلت کھن جانہ بلانی  
 منہ میں ڈالتے ہی غائب ہو جائیں  
 پچھین جو پوسے گھی بھین  
 پھر پچھین تہے گھی میں پچھین  
 پور سہار کرے گھیو چووا  
 پر شہل ایسے پکے جس سے گھی بہتا تھا

کسی نچاے مٹھانی کنت مٹھ سٹات

شیرہری کا حلال بیان میں ہو سکتا موندہ میٹھا ایسے لب بند ہوتی تھیں

# جیوت اگھاسے نہ کوئی ہیر جا سرت

کھلنے سے آسودگی کسی کو نہورف کیطیح گھٹا جاتا ہے

ہین

برن برن سب سنگدھ پتا

کہ انکی خوشبو ب جگہ پھیل گئی

جہنوان رو دو واو او دکھانی

اور جہنوان اور رو دو واو او دکھانی

مدھکر ڈھیلا جیرا ساری

مدھکر اور ڈھیلا اور زیرا ساری

رامدھن آوے ات باسو

اور رامدھن جہین خوشبو آتی تھی

سو گنی گبری برہن باتلی

اور سو گنی و گبری و برہن پاکی

اوسنار نلک کھنڈ چلا

سنار نلک کھنڈ چلا

روپ منجری او گن گوری

روپ منجری اور گن گوری

ریندھے چاور برن پچا ہین

چاول قسم قسم کے پھلے گئے

رامی بھوگ او کا جہرانی

رامی بھوگ اور کا جہرانی

کیور کانٹ کجری رتناری

کیور کانٹ اور کجری اور رتناری

گھی کھانڈ اور کنور برہن

گھی کھانڈ اور کنور برہن

گھی سو سو ندھی لاپچی باتلی

اور سو سو ندھی لاپچی

گڈھن چڈھن بدھن ملا

گڈھن اور چڈھن بدھن ملا

راج ہنس اور ہنسا بھوری

راج ہنس اور ہنسا بھوری

۵۳

سورہ سہس برن اس سنگدھ باسان چھوٹ

سولہ ہزار قسم کے چاول خوشبودار طیار ہوئے

مدھکر پپ سو جانکے آے پری سبٹ

ہنورے خوشبودار پھول چلنے کے سب آکے ٹوٹ پڑے

نزل مانس النوب پچارا  
 نفیس گوشت بہت صاف پچایا گیا  
 کٹوان بٹوان ملا سو باسو  
 قیمہ اور پسندے مصالحہ دار  
 بہتی سوندھی گھرت بھارا  
 نہایت نفیس گھی مین تیلے ہوئے  
 سیندھالون پر اسباندین  
 اور سب بادین لاهوری نمک پڑا  
 سو داسونپ اتارہ دھینا  
 سویا اور سونف اور دھینا  
 پان اتار نہ تاکمہ تاکا  
 پانی موقع سے ڈال کے اتارا  
 اور لیتھہ مانسو کے کھانڈا  
 پھر لے گوشت کے بڑے بڑے پارچے

تنکے اب برنوں پر کارا  
 کہ اسکی شج کی جاتی ہے  
 سیجھا آنوبک بھانت گراسو  
 قسم قسم کے پچائے گئے  
 او تنہہ کنکھہ پس اوتارا  
 زعفران ڈال کے پچایا  
 کافی کنڈمور کی آتدین  
 پیاز اور ارک وغیرہ اوسین ڈالا  
 تہ تین آدھک اوباسیان  
 جو ڈالا اس سے زیادہ خوشبو ہو گئی  
 گھرت پر ہیہ رہا تس پا کا  
 کہ فقط گھی باقی رہا ہے  
 لاگ چڈھی سو بڈ بڈ ہانڈا  
 اور بڑی بڑی دیگن مین پچائے

چھا کر بہت سوچنی دھری سرانگنہ بھونج  
 پھر بڑے بڑے سارے سیخونین چڑھا کے بھونے  
 جو اس جوین جوین اوٹھی سنگھ اس گونج  
 جو ایسا کھانا کھانا کھاوین شیر کی طرح گونج اوٹھین

لونگ مرچ تہ بھتیر ٹھاٹھے  
 جسین لونگ اور مرچ ملا کے پھلے

بھونج سمو سا گھی منھ کاٹھے  
 پھر سمو سب گھی مین بھون کے کھالے



اور جو ہائش انوپ سو باٹا

اور گوشت اچھا لیکے پیا

نارنگ دار یون ترنج خیمیا

اور نارنگی اور انار اور ترنج اور لیمو

کھربڑ ہریتو سنوارے

اور کھنسل اور بڑ پل بنائے

او جانوٹ کھیمیا ہوسین

اور جسم قسم کے یو سہرتے ہین

سر کا بھئے گا ڈھ جن آنے

پھر سہ کے مین سب ڈالے

کینھہ موسور او صن سور سوئی

پھر ہر بات نے مسور کی کچھ دی بھائی

۳۳۲

بھتی پھر پھول آنپ او بھاتا

اور لکے پھل اور پھول اور آنپ اور یگین بنائے

او ہندو انان بالم کھیرا

اور تر بن اور بالم کھیرا

نریر دا کھ کھجور چھو ہارے

پھر نایل اور انگور اور پند کھجور اور چھو ہارے

جو جہنہ برن سو او سو اوٹھین

جس جس طرح کے سب کا مزا دن مین تھا

کنول جو بھئے رہنہ کبانی

یہ معلوم ہوا کہ کنول سا پتھولا ہے

جو کچھ سب مانسو سون مہنی

مگر جو چیز بنتی ہو گوشت سے خوب بنتی ہے

باری لکے پکاری لہین سب پھر چھو پچھ

پر مات خالی چسل لاکے آدا دمی

سب رس لہیر سوئی اب کہنہ کو پو پچھ

کہ رس سوئی کا یعنی مزہ لے لیا اب بھلو کون پو پچھ

او کھار چنہ بار پخوئی

اور چار بار او کو پخوئی

میتھی گھرت سو دنیہ کھارو

میتھی گھرت مین ڈال کے گھار دیا

کافی پنچھ میل دودھ دھونی

بکسی دھت کے دھو لاکے دھو دیا

کینھہ بسو اور

پھر مین کہ اسی مین ڈال کے دھو دیا

بھگت بگت سب منچہ بگاری

طرح طرح کی سب مچھیاں بگاریں

اوپر یہ تہہ چٹ پٹ راکھا

اس بات سے یہ ٹیٹ پٹی رکھیں

بھانت بھانت تنہ کھاڑاڑی

طرح طرح کی مچھلی کے کھنڈ لے تے

کنکنہہ پراپور سائی

جسمین زعفران اور کا نور خوشبو

گھوٹا ننگ منہہ سوندھ سروا

گھی اور مسک تازہ مین سوندھ کے

انب حیرتہ ما بجنہ اوتاری

اور گھٹائی آنب کی چپ کی رچائی

سورس سورس مین پوچھ چا کھا

کہ جو کھائے زبان کا وہ دورست رہے

انداز تر بہیہ سرور ہمسرے

اور اندھے تل تل کے باہر رکھے

لونگ مچ تنہ اوپر لائی

مے رہی تھی اور لونگ اور مچ اوپر لگائے

چیکہ گھار کینہہ ارداوا

چڑیاں گھار کے خوب کھائیں

گھرت پر یہ رہا تھ ہونچ لہ لوڑ

اور گھی آسین استدر ڈالا کہ ہاتھ پہنچے تک ڈوب جاتا

بوڑھ کھائے نوجو بن ہو مہری کے او

بوڑھا کھائے تو نوجوان ہو جائے اور سوغورت خوش کر گئی سکھ

گیو بھانت گدھ کی بچاڑی

اور کٹھڑے کی بچاکنیں کاٹ کے پچھیں

روتا کینہہ کاٹ کی سٹے

رایستہ کدو کدو کش مین ستا

اردی کینہہ بھل ارہن بانٹا

اور رویان اوبال کے کٹکے گھی مین تھلا

بھانت بھانت سیجھی ترکاری

چترسم قسم کی ترکاری پچائی

بھئی بھوخی نوکا پرستے

پھسہ لو کی کاٹ کے

چوک لای کے رنیدھے بھٹا

پھر غریب ترشی ڈال کے بکین پچائے

ترنی چھینڈا رو چھینڈس سیک  
 ترنی اور چھینڈا اور ڈھینڈس تلے  
 پرور کند رو بھونجے ٹھاڈھی  
 پبول اور کند رو ثابت بھونے  
 کروی کاڈھ کرلیا کافی  
 تمنی دغ کر کے کرلیے کاٹے  
 رنیدھے ٹھاڈھ سیک کے پہار  
 چھر ثابت سیم پکا ئی

جسیر و منگار میل سب دھکر  
 زیرے سے گھار کے سب رکھے  
 ہتے گھیو چرچر کے کاڈھی  
 ہتے گھی بن تل تل کے بھائے  
 آدی میل ترنی کے کھائی  
 اور رک اور رکھائی ملا کے تلے  
 چھونک ساگ بن سونڈھ اوتار  
 پھر ساگ گھار کے سونڈھ بھایا

سیجھی سب ترکاری بھاجیون سب اونچ  
 تیار کی سب ترکاری اور عمدہ کھانے  
 دھون کاروچی ساہ کنہہ کہہ پردشت پوچھ  
 اس خیال سو کہ نہیں معلوم بادشاہ کو کون بھای اور کسنگاہ پوچھ

گھرت کراہی بھیت پر  
 پھر کراہی مین گھی ڈال کے  
 ایکنہہ آدمج سون پیٹھی  
 ایک اس ترکیب کو کہ آدمج پیٹھی مین ملا کر کپا ئی  
 بھین منگو چھین مچین پرین  
 پھر منگو چھین مچین ڈال کے پکا ئی بھین  
 بھین متھورین سرکا پڑا  
 پھر متھوریاں پکا کے سر کے مین ڈالا

بھانت بھانت سب پاکنہہ  
 قسم قسم کے برے پکا ئے  
 اور دودھ کھانڈ سون پیٹھی  
 اور دوسری یہ کہ دودھ شکر ملا کر پیٹھے تلے  
 کینہہ منگورا اور کر پرین  
 پھر منگورے اور کر پرے طیار ہوے  
 سونٹھ لائے کے کھر ساڈھا  
 اور سونٹھ ملا کے پیالون مین نکالا

میٹھ مہیو اوجیرا لاوا

میٹھے دہی مین زیرہ ملا یا

کھنڈ مین کینڈھ آپ چرپا

پھر کھنڈ ویاں چرپری آنب ڈال کو پکا مین

کڈھی سنواری اور پھلورین

پھر کڈھی پچائی اور پھلوریاں

بھجج براسینون جن کھاوا

اور اسین برے بھگوئے گویا سکھ کھایا

لونگ الاچی سون کھنڈ برا

اور لونگ الاچی ڈال کے کھنڈیری پچائے

اور کھنڈ وانی لاوے برورین

اور کھنڈ وانی برورین لگا کے پچائیں

پان لایکے رکھو پچھنے کے مینکے ح آواو

پھر پان کتر کو رکھو پچائی سنگ اور مچ اور ادرک ملائے کے

ایک کھنڈی جیونٹ پاوے سس سواد

ایک قتلجو کھائے تو ہزار مرضے حاصل ہوں

تہری پاک بون اوگری

پھر طاہری کے بون اور کھوپڑا

گھرت بھرتجکے پاک پٹھیا

پھر پیٹھی بھون گئے گھی مین

چنبک لہنڈا اوٹا گھووا

پھر کڑا ہی مین دودھ ڈال کے کھویا بنایا

سکھرن سوندھ چھپامی گاڑھی

پھر دودھ مین دہی ملا کے گاڑھا چھانا

او دھویو کی مورنڈ پانڈھے

پھر دہی کے مورنڈے باندھے

پری چرو پچی اوکھر ہری

اور چرو پچی اوکھر ہری ڈال کے

ادبھا انبرت کرنب کر میٹھا

شکر کا توام بنا کے انبرت کی مانند پچایا

بھالوا گھویو کرے پچووا

اور حلوا طیار کیا جسکے پچوڑنے سے گھی نکلے

جامان دھویو دودھ سون ساڑھی

اور دہی جایا جیسر ملائی بہت تھی

اوسدھان یہ بھانتی سانڈھی

اور اچار بہت قسم کے طیار سکئے

بھئی جو مٹھانی کسی نجاے

پھر مٹھائی نبی اُسکی تعریف نہیں ہو سکتی تو

مٹلہ چھال اور مرکورے

پھر مٹلہ چھال اور مرکوری

کاحہ میلٹ لھن جا بلاے

مٹھائی لے ہی گھٹ جاتی ہے

مانٹھہ پر اکین اور بوندورے

اور مانٹھ اور پراکڑی اور بوندی طیار ہوئی

پھینسی پا پر پھونجے نھئے اینگ پر کار

پھر پھینسی اور پا پر طوطے طوطے کے طیار ہوئی

بھئی چا اور بھینیا اور سیجھے سب جیونا

اور شیر برنج اور سب قسم کا کھانا پچا

جت پر کار رسوئی بکھانی

جتنی قسم کے کھانے بیان کیے

پانی مول پر کھو کوئی

پانی اصل ہو اگر خیال کر کے دیکھو

انیرت پان بہ انیرت انان

پانی بجای آب حیات کی ہو وہ اُسین ڈالا

پانی دودھ سو پانی گھیو

پانی دودھ اور پانی گھی ہے

پانی مانٹھ سمانی جوتی

پانی سے بنائی قائم رہتی ہے

پانی سب مٹھ نرمل کلا

پانی سب چیز سے پاک اور صاف ہے

تب بھئی سب پانی سون

سب پانی ملا کے پچائے گئے

پانی بنا سوا دھوئی

بغیر پانی کے مزہ نہیں ہوتا

پانی سون گھٹ رہے پرانا

پانی سے جسم میں جان رہتی ہے

پان گھٹے گھٹ رہے بخیر

پانی نہ تو جسم میں جان رہے

پانی ادبچے مانک موتی

پانی سے مونگا اور موتی پیدا ہوتا ہے

پان جو چھوے ہوئے نرمل

ایسی ہی گندگی ہو پانی سے صاف ہو جاتی ہے

سو پانی من گرب نہ کرے  
 باوجود بے نصیبی تہ تک پانی من غرور نہ سین

سین نامے کھالین پے دست  
 سر نیچے کے چلتا ہے جدھر جاتا ہے

محمد زیر گنہیر جو سوتے ملے سمندر

ای محمد پانی جو باہ زن ہوا سہو سمندر میں مل گیا

بھری تے پھاری ہو رہے چھوٹے باجی دوند

چھوٹے

جس چیز میں پیر بنا رہی کہ تیار درخت خالی ہوتی کر ڈھول

یہ سچہ رسو تین بھبہ دیھا لون

تاثر شب مکھ نے پہلے سچ ہوئی تو  
 کنول سہامی سور سنگ لینھا

مانند کنول کے پسندیدہ بہار بہار لے

ستکھن آئے بیوان پونچا

اُسی وقت ہوا درپادشاہ کا پھونچا

آگھری پنور چلا سلطان لون

پابوش بھال کے جس وقت پادشاہ چلا

پنورین سات سات کھنڈا

قلعے کے سات درجے تھے

آج پنور کھ بھانر مرا

آج مکان راجا کا سچ رو ہوا

جان اور یہ کاٹ سب کا ڈھی

قلعہ کو راہی پر کاٹ کی تصویریں ایسی بنائی تھیں

گڈھ دیکھے گونے سلطان لون

قلعہ دیکھنے کو پادشاہ آیا

راگھو چتین آگین کھنیاں

اور راکھو چتین کو آگے کب

من سون اوھک گنگر سون پونچا

دل سے نہ بادہ اور آسمان سے زیادہ بلند

جانو چلا گنگر کہ بھانوں

تو یہ معلوم ہوا کہ آفتاب آسمان پر چلتا ہو

ساتون کھنڈ گاڈھی دونی نامی

اور ساتون درجے کئے دروازے تھے

جو سلطان آئے یک دھرا

جو پادشاہ نے آگے قدم رکھا

حیرت مور تین بنو نہ ٹھاڈھے

کہ جو کوئی آتا اس سے بجز پیش آتین

۵۳۷

لکھ لکھ پیٹھ پور یا جنہ تین نو منہ کر دور  
لاکھ لاکھ دربان دروازے پر پیٹھ جو جنس کو دور دن بھاگ جائیں  
تنہ سب پور او گھارے بھاڈھ بھنی کر چور  
وہ سب دروازے کو محل کر باقہ جوڑے کھڑے تھے

ساتھ پر باجی گھر پارا  
ساتون پر ٹھریال بختے تھے  
تب نہ پڑھی پھری نو بھورین  
جب نو بار کوئی پھری اور گھوڑی تب اوپر چڑھی  
جا نہ اندر لوک کی سیرھین  
گویا اندر لوک کا وہ قلعہ زمین ہے  
انبرت کند بھری تہ مانہا  
اُسین آب حیات سوتا لاب بھرے تھے  
جو وہ نہ پتھہ جاے سو چا کھا  
جو اُس راہ جاتا ہے وہ کھاتا ہے  
پیٹھ پور ملا لے راجا  
پہلی دروازے میں راجہ نو دیکر ملاقات بادشاہ  
سب سنار پائے تر لیکھا  
تو ساری عالم کو پاؤں تلے نیچا دیکھا

ساتون پورین کنک کیوارا  
ساتون مکان کے دروازے سونے کے تھے  
ساتھ رنگ سوسا تو پورین  
ساتون دروازے سات رنگ کے تھے  
کھنڈ کھنڈ باجی پالک پیرھین  
ہر ایک درجہ میں پنگ اور پٹھیاں رکھی تھیں  
چندن برکھ سہای چھاننا  
صندل کو دھو کھا الیا سٹھانا سایہ تھا  
بھری کچا دار بون دا کھا  
اور درختوں بیوہ دارین انا را اور انگور لگوتے  
سونی کا چھات سنگاسن ساچھا  
سونی کا چتر تخت پر راجہ فی سوار تھا  
چڈھا ساہ چڈھ چتور دیکھا  
بادشاہ جب چتور کے قلعہ پر چڑھا

۵۳۸

دیکھا ساہ کنکن گڈھ اندر لوک کے ساچ  
بادشاہ نے جو قلعہ مثل آسمان کی بلند دیکھا اندر لوک کا زمین تھا

کے راج پھر تا کر سرگ کرے جو راج

اور یہ بات کسی کہ پادشاہی کی جو آسمان پر بیٹھ کر سلطنت کرے

اندر پوری سو جان بیکمی  
اور بہشت نظر آئی

اونہراون چوندس پھری  
اور باغ ہر چار طرف پہلے دیکھے

مذہب منڈپ تنہ نہ تنہ چہنہ پانتی  
اور دیوہرے اور شوالی جاجا دیکھے

کنک مندر رنگ کینھہ جڑاؤ  
ہر ایک مکان سونو کانگون سے جڑاؤ تھا

رہس کو دسب لوگ سندورا  
اور ہر ایک شخص کھیل کود میں مصروف تھا

گھوڑان منھہ دیکھے جھرائی  
کوڑے پردہ بان پڑے ہوئے تھے

بار بار تنہہ چتر ساری  
اور ہر دروازے پر تصویریں بنی ہوئی

چڑھ گڈھ اور پر سنگت دیکھی  
پادشاہ جب قلعہ پر چڑھا تو مکان لطیف دیکھا

تال تالا واسر دور بھری  
تال تالاب پانی سے بھرے پائے

کنوان بانورین بھاتی بھاتی  
کون اور بادلیان طرح طرح کی دیکھیں

راسے رائنگ گھر گھر سکھہ چاؤ  
سب امیر امرا گو اپنے اپنے خوش و خرم تھے

نفس دن یا جنہ مندر روترا  
رات دن گھر گھر باجے بجتے تھے

رتن پارتنہ نگ جو کھجانی  
لعل و جواہر جو تعریف کے قابل تھے

مندر مندر پھلوا ری باری  
خانہ بجانہ باغ مرتب اور آراستہ تھے

پانسار کنور سب کھیلنہ سہنہ گپت و بہنہ  
امیر و امرا سب چکر کھیتو تھے اور کانوسو گانا سنتے تھے

چین چاوتس دیکھا جن گڈھ چھینکا نانہ  
دہان اسقدر خوشی اور خرمی دیکھی گو قلعہ محاصرین نہ تھا



دیکھت ساہ کینھہ تنہ پھیرا  
 بہ تماشا دیکھتے ہوئے بادشاہ کا گذر  
 آس پاس سرور چہنہ پاساں  
 آس پاس تالاب چارون طرف تھے  
 کنک سنوارنگہ سب جزا  
 سونے سے بنا ہوا اور رنگ جڑی ہوئے تھے  
 سرور چہنہ دس پرین بھولے  
 تالاب چارون طرف کنول سے بھولے تھے  
 کنور لاکھ دوئی بارانگور دین  
 دولاکھ کنور واسطی استقبال کو دروازے پر چھتر  
 سارور دو ہون دس گٹھ کا بنی  
 شیرخ دونوں طرف قائم کی تھیں  
 جانوت لینھی حیتہ کناؤ  
 جہان تک تصویرین بنی تھیں

۵۴۰

جہان مندر پداوت کیرا  
 وہاں پر ہوا جہان پداوت کا گھر تھا  
 مندر مانجھ جن لاکا کا سا  
 اور محل اُسکا گویا آسمان سے لگا ہوا تھا  
 گنگن چہنہ جن نکھنہ بھرا  
 آسمان گویا چاند اور ستاروں سے بھرا تھا  
 دیکھا بار بار ما من بھولے  
 دروازہ دیکھ کر بادشاہ سب کچھ بھول گیا  
 دھون دس نیو رٹھاؤہ کر جوں  
 دونوں طرف دروازے کی باتھ جڑی کھڑی تھے  
 کل کینھہ جانورس ٹھاڈھی  
 اور دکان کی تھو گویا غصہ میں بھرے تھے  
 تانوت پنور سولاگ جڑاؤ  
 وہاں تک سب جڑاؤ تھیں

ساہ مندر اس دیکھا جن کیلاس انوپ  
 شاہ نے ایسا محل دیکھا گویا بہشت ہے خوشنما  
 جا کر اس دھوراھر سورانی کہہ روپ  
 اور ولین کہا جسکا محل ایسا ہر وہ رانی کس حسن کی ہوگی

ستین ہسم بچیاون راتا مکا نین جہان فرش سرچ بچھا تھا یونہی	ناگھت پنور گئی کھنڈ ساتا وہ سب روزی اور درجہ بڑا کر کے ساتوین
---	--

شیریں

اٹلن ساہ مخاؤد بھا آے  
 پھر بادشاہ صحن خانین آکے ٹھہرا  
 چہون پاس بھلوا ری باری  
 چارون طرف بھلوا ری اور باغ تھا  
 جن نسبت پھولا سب سونے  
 کو یا نسبت پھولا تھا سونے سے  
 جہان جو ٹھانوں دست منہ آوا  
 جس جگہ جو مکان نظر پڑا  
 تہان پاٹ را کھا سلطانی  
 وہاں پر تخت سلطانی رکھا تھا  
 کنول سجھای سور سون ہنسنا  
 مقربان سلطانی سخنان رمزا اشارہ کرتے تھے

مندرجہ ذیل بات سبیل پائے  
 اُس گڑھا سایا سیا خشک پایا جس سے دل کو  
 مانجھ سنگا سن دھرا سنوار  
 اور درمیان میں ایک تخت بچھا تھا  
 نہستہ پھول کسبہ پھولنے  
 اور پھول شگفتہ اور خندان تھو ملاحت سے  
 درین بھاو درس دکھراوا  
 اُسے جلوہ آئینہ کا دکھایا  
 بیٹھ ساہ من جہان سورانی  
 بادشاہ اُس تخت پر بیٹھا لیکن اُس کا رانی بیٹھا  
 سور کہ من سون چاند نہ پہ بسا  
 لیکن بادشاہ کا دل چاند یعنی پرمات میں بسا تھا

۵۴۱

سوئی جانیں رس ہر دین پیم انکور  
 لذت نگاہ کی وہی جانز جیکے دل میں تخم محبت کا ہو  
 چاند جو بسی چکو ریت نینہ آونہ سور  
 چاند کی دلیں جو چکو رسی ہو تو آفتاب نذر نہیں آتا

کر نہ دشت نہ کر نہ تران  
 اسید جو سی نظر اُسکی لبہ تھی نچو نہ جب کتی تھی  
 پتی سورس آونہ دی بھی  
 جہان سقواب کی روشنی ہر دین چاند نہیں آتا

رانی دھورا ہر او پر انین  
 رانی اُسوقت کوٹھے پر بیٹھی تھی  
 سکھی سر کھی ساتھ بیٹھے  
 رانی کے ساتھ سیلیان بیٹھی تھیں

راجا سیو کرے کر جو رین

راجہ خدمت میں بادشاہ کی دست بستہ حاضر تھا

نٹ نائک تیرن او باجا

واسطی لہنگی بادشاہت کونٹ اور طرائفین ساز

پیک لہدہ بھرا داندھا

آلودہ محبت بھرا اور اندھا ہو جاتا ہے

جانو کاٹھ نچاوے کوئی

جانے وہی جو کٹ کی تیل نچاوے

پرگٹ کہہ راجا سون باتا

ظاہر میں بادشاہ راجہ سی باتیں کرتا تھا

آج سہا گھراو اور رین

اور یہ بات کتنا تھا کہ زہر نصیب میر جو بادشاہ

آے اکھار سبے منہ سا جا

ایک اکھ اڑا سا سوارا

ناچ کو وجا خسب دھندھا

ناچ اور کو دسب دھندھا وہ کیا جانے

جو صین ناچ نہ پرگٹ ہوئی

جو جس ناچ میں ہو وہ ظاہر نہیں ہوتا

گپت ہم پداوت راتا

اور دلیں محبت پداوت میں مصروف تھا

دستان کی جانب سے

۵۴۲

گپت ناو جس دھندھا دہی برہ کی آئین

گانا بجانا اور سب دھندھا کب اچھا معلوم ہو جس کو دلیں آتش

مشکی ڈور لاگ تنہ ٹھائیں جہاں سیو کھن گن کھانچ

دل کا رشتہ اسی جگہ ہے جہاں وہ رسی ٹکائے کھنچ لگا کر کھینچ رہا ہے

بستہ شکر لڑائی

راوت دوو دوو وچن باہنان

دونوں سردار تھے اور دونوں مددگار

موشن ناہنہ پرکھ جو جا کی

کہ جہاں جاگ ہوتی ہو بان چور چوری نہیں

پرگٹ میر گپت چھر سو جھا

ظاہر میں اخلاص باطن میں فریب ہے

گورا بادل راجا پانہان

گورا بادل راجہ کے پاس تھے

تے سرون راجا کو لاگی

دونوں آکے راجہ سرگوشی کرنے لگے

باچا پرکھ ترک ہم بو جھا

قول ظاہر بادشاہ کا ہم سمجھتے ہیں

کھٹہ ناگر دترک سون میرد  
تم ای راجا ترک یعنی مسلمان سو اخلاص نکرد  
بیری کٹھن کٹل جس کا نسا  
دشمن سخت ہو یا بیری خار دار ہے  
ستر کوٹ جو پائے اگوٹی  
دشمن تو مدت سے محاصو کئے ہے  
ہم سو اوجھ کے پاوا چھا تو  
سمنے تو اس ادھے کو بیروت پایا

چھریے کر نہ انت کے پھیرد  
دشمن تو نکرو دغا ہو اور پھیر بھار کی باتیں کہتا ہو  
سو مکوے رہ جو رہ آ نسا  
ہو شل کو خار دار کی اور ظاہر میں خلاص کرتا ہو  
میٹھی کھانڈ جو آئے روٹی  
اور تم میٹھی روٹی شکر کی کھلاتے ہو  
مول گین سنگ رہے نہ پالو  
جوٹے تو پتا کیونکر رہے گا

یہ سو کٹن بل راجا جس کھٹہ چاہ چھہ باندر  
پادشاہ مانند کٹن کو قوت اور زور رکھتا ہو اور فربہ اسکو نظر ہو  
ہم پچا راس آوے میرہ مینج نہ کا ندر  
ہمارے نزدیک یہ بہتر ہے کہ یہ اخلاص کر کر کند ہاتھ دینا چاہا ہو

سن راجا یہ بات نہ بھائی  
راجا کوٹکے یہ بات پسند نہ آئی  
مندہ بھل جو کرے بھل سوئی  
پوشیدہ جو نیکی کرے وہ اچھا ہے  
ستر جو کچھ دے چاہو مارا  
دشمن جو زہر دیکے مارا چاہے  
بکھ دیکھے کچھ دھر ہوئی کھائی  
زہر دیے زہر کھا لیتا ہے

جہان میر تنہ نہ اس بھائی  
جہان اخلاص ہو دان ایسی دشمنی  
انتہہ بھلا بھلی کر ہوئی  
آخر کو نیکی کا غرہ نیکی ہے  
دیکھے لون جان کچھ سارا  
اسکو نمک دیکھے کہ تمام زہر ہے  
لون دیکھے ہون لون بلائی  
نمک دیکھے کہ ہم نمک میں مل گئے

تنہ تنہہ حین کا ڈھین چوہی  
اونین سے چور اسی چیدہ حسین  
نکس مندر تین سیوان آئین  
وہ محل سے حکمر خدمت کرنے کو آئین  
رامی منی خیر بہت چھوٹی  
گویا رے سینا خیر سے مین چھوٹین  
نین بان اوسا رنگ بھی نین  
نچا اُٹکی تیر سی تھی اور بھوین کمان سی  
بن گھٹ گھاٹ و بنا خیر حسین  
تاز و ناز معشوقان مین ہر ایک کامل تھی

کام کنا چھ منہ چت ہرنی  
اوڈی آنکھ ہرن کی آنکھ کو شہر مند کرتی تھی  
جانو اندر لوک تین کا ڈھین  
گویا اندر لوک سے نکل سکے آئین تھین

ایک ایک تین اگر برنی  
ایک سے ایک حسن میں زیادہ تھی  
پانتہ پانت بھٹی سبھا ڈھین  
صفت باندھے سب کھڑی تھین

ساہ پونچھ راگھو نہ سب کھی بیانہ  
شاہ نے راگھو سے پوچھا تو نے بیان کیا تھا  
توین جو پدنی برنی کہہ سو کون ایٹھ ماہنہ  
اور مجھے تعریف کی تھی پادرات کی سوتا این کون ہے

دیر گھ اور پیم پت بھاری  
راگھو نے کہا پادشاہ کی عمر دراز ہو  
بھٹی پھلوار سودھ کی دسی  
یہ جو سب پھلوری سی ہیں سب پادرات کی لٹائی ہیں  
وہ سب پدارتہ یہ سب موتی  
وہ لعل ہے اور یہ سب موتی امین  
یہ سب تر تین سیو کر انہین  
یہ سب تارے ہیں خدمت کو آئے امین  
جب لگ سور کی دشت اکا سو  
جب تک آفتاب آسمان پر نظر آتا ہے  
سکے ساہ دشت تر ناوا  
یہ بات سکے پادشاہ نے نگاہ نیچے کی

ارٹھین نا نہ پدنی ناری  
ان میں پادرات نہیں ہے  
کہنہ وہ کیت بھنورنگ یاسی  
کمان وہ کیتی ہے تیکے ساتھ ہونے ہوں  
کہنہ وہ ویپ تینگ جہنہ جونی  
کمان وہ جہر لگ جہنہ دینی کو پروانہ پونچھ  
کہنہ وہ سس وکھیت چھپ چھپ  
کہنہ وہ پونچھ دیکھنے سے تارے چھپ چھپ  
تب لگے سس سر کر کر پر گاسو  
تب لگے ساہ دشت تر ناوا  
ہم پاپن یہ مشرورہ او  
اور یہ بات دل میں کسی کہ ہمہان میں یہ تر ناوا

پائین اوپر پیکر ناہنیں

سمان کا کام اوپر دیکھنے کا نہیں ہے

ہنار اہ ارجن پر چپا نہیں

اُس وقت ارجن کی برج چاہیے سو یعنی عکس

پتی بیج جس مہرتی سوکھ برہ کی گھام

جیسے تخم زمین میں رہو پک خشک ہو جانا یہ وہ حال شاہ کا ہوا

کب سودشت کی بری تن ترور ہوئی جام

کب پداوت کی نگاہ کا بانی برے کردخت خشک سہنہر ہو جائے

گن دف ہو گیا

سیو کر نہ داسی جو پاسان

لڑیاں ہر جہار طن سے خدمت کرن نہیں

کو کو لو نا کو و پرات لی آئین

کوئی لڑنا تھوین کیلے تھے اور کوئی طاس

کو کو آگین نوار کھچا و نہ

کوئی آگے پسل بجاتی تھی

کوئی مانڈ جانہ دھر جو رسی

کوئی بانڈے جڑی جڑی رکھنے لگے

کوئی لے لے لے آو نہ تھارا

کوئی خال لے لے کے آتی تھی

پھر جو چیز پر دہنہ آو نہ

ایک طرف اچھے کپڑے پہنے ہوئے کھانا لائیں

برن برن پر نہ ہر پھیرا

طرح طرح کی پوشاک پہنے ہوئے پھرتی تھیں

اچھین جان اندر کیلا سان

گویا وہ اندر کی بریان تھیں

ساہ سبحا سب با حقہ و صوان

اور بادشاہ کی مجلس کے آخر دہاتی تھیں

کوئی جیون سب کے لے و نہ

اور کوئی کھانے لے آتی تھی

کوئی بھات پر دہنہ پوری

اور کوئی چاول لالاکے رکھتی تھی

کوئی پر دہنہ باون پر کارا

اور کوئی باون قسم کا کھانا لاتی تھی

دوسری اور برن دکھراو نہ

اور دوسری طرف اپنے حسن کو دکھلا تھیں

آو جھونڈ جس اچھ نہ کیرا

یہ معلوم ہوتا کہ بریوں کا غلوں سے

بن سندان بہانہ بہانہ پرستہ ہو کہ نہ لوک  
پھر آج بہت قسم کا لاکے سوخ سے رکھا  
کرے سنوار گسائیں جہان پر کچھ چوک  
اور جہان کچھ چوک پری راجا نے خود اصلاح کی

جانو نکھت کر نہ سب سیدان  
سبیلیان مانند تار کی خدمت میں حاضر تھیں  
بہ پر کا بھر نہ ہر پھر دین  
بہت قسم کا کھانا ہر بار آگے رکھا  
پری اسوجہ سہی تکاری  
ہر کاریاں بہت قسم کو تھیں کہ کھانے سو کچھ نظر آتا  
پنچمہ چھو نہ آو نہ گڑ کا می  
بھلی جھونے کا نہ گڑ جانے تھے  
من لا گیت نہ کنول کی فڈی  
دل میں کنول کی شاخ لگ رہی تھی  
سوجیون نہ لا کر بھونکا  
پادشاہ کو جس کہنے کی آرزو تھی وہی نہ تھا  
ان بھاوت چاکھی بیراگا  
بیر خواہش کے پادشاہ کھانا کھاتا تھا

بن میں سورہ بھاو بجوان  
لیکن بغیر جان کے آفتاب طفت کھانا کھاتا تھا  
بہر بہت پناوے ہیرین  
پادشاہ نے پناوت کو بہت تلاش کیا لیکن نہ پایا  
لونے بنا لون سب کھاری  
لیکن بغیر نہ پناوت کو نہ کھانا سب کھانا معلوم  
جہان کنول تہان ہاتھ نہ آ  
جہان پناوت تھی وہاں ہاتھ نہ پہنچتا تھا  
بھاوی نہ ایکو کہند ہی  
تہا کاری کب دل کو بھاتی تھی  
تہہ بن لاگ جان سب کھا  
اوسکی لاک میں ہر چیز خشک معلوم ہوتی تھی  
بیج انبرت جانو کہ لاگا  
اور بیج انبرت بجائے زہر کے معلوم ہوتا تھا

بیٹھ سنگاسن گونجی سنگہ چری نہ گھاس

پادشاہ سخت پیٹھیا ہوا مانند شیر کے گونجتا تھا اور سبب نہونے اُس

سبب نہونے اُس  
سبب نہونے اُس

۵۴



# جولہ مرے نپاؤے بھون گئی او پاس

جنگ ہرن نپاؤے کھانا فائدہ معلوم ہوتا تھا

۵۴۸

پان لہین دسین چنہ اور ان

پان لئے ہوئے لوٹدیاں چارو لطرت حافرن

پانی دینہ کپور کا باسا

اور کئی لوٹدیاں پانی کا کور کا بچے نہیں

در سن پان دیے توجون

کتا تھا کہ دیہار کا بان باؤن تو زندگی ہو

پہا بورد سیوا تنہ اکھا

پہیا آب نیشان سے آسودہ ہوتا ہے

پن لوٹا کو پر لے آئین

پھر خواہیں سلفی اور آقا ہر لیکے آئین

ہاتھ جو دھوے برہ کورورا

ہاتھ جو فراق زدہ نے دہوئے

بدھ ملا وجا سون من لاگا

خدا ملا جس سے دل لگا ہے

انبرت دانی بھری کچوران

اور بت سی لوٹدیاں شربت کٹارو نہیں تھے تھیں

سو تہ پیے درس گر پیاسا

پادشاہ تو دیدار کا پیاسا تھا کیونکر چیتا

بن رشان مینہ سون پیون

زبان سے کیا بلکہ آنکھوں سے پیون

کون کالج جو بر سے لکھا

اگر لکھا بر سا تو کس کام کا تھیں

کے نراس اب تھہ دھو

اور نا امید ہاتھ دھو لاتی تھیں

سنور سنور من ہاتھ عروا

پدمات کو یاد کر کے کت افسوس لے

جو رہنہ تو رہ سپیم کرتا گا

جب وہ لے تو لوٹا ہوا رشتہ محبت کا ٹرے

ہاتھ دھو جب مینہ لینہ اوکھ کے سانس

جب پادشاہ ہاتھ دھو کے بیٹھا ایک آہ سرد کیجی

سنور سنور گسائین دنی نراسنہ اس

اور اس مالک کو یاد کیا جو نا امید و کلی امید برلاتا ہے

بھتی جیو مار پھر اکھنڈ وانی  
 سب کھا کھا چکے تیرت کے جام کا دور ہوا  
 ننگ امول سو تھار نہ بھرے  
 پھر تھالیان بھر کے جامرات بیش قیمت  
 بنتی کینچہ گھال گین پاوا  
 اور گڑھی بانوں پر رکھے سنت اور عاجزی کی  
 اوگن پھر اکا نپ یہ جیو  
 عیبوں سے بھرا ہوا یہ راجی کا نپا ہے  
 چار ہو کھنڈ بہان اس تپا  
 رنج سکون میں آفتاب کے مانند تم سایہ افکن ہو  
 ادبھاننہ اس نرمل کلا  
 سب کے آفتاب کی صورت روشن دیکھو  
 کنول بہان دیکھے پوہنسا  
 کنول کا پھول آفتاب کو دیکھو شکستہ ہوا ہی

پھر ارگیا لکھنہ پاسے  
 اور عطریات اور زعفران وغیرہ نفیس ہرے  
 راجین جیو آن کے دھرے  
 راجہ نے بطریق مہر بادشاہ کے سامنے رکھے  
 اے جگ سور سیو نہ لاگا  
 اور یہ بات کہی کہ اسی آفتاب زمانہ مجھ کو جلا لگتا ہے  
 جہان بہان تہان ہا نہ سیو  
 جہان آفتاب ہو وہاں سردی کا کیا دخل  
 جھکی دشت رین بس چھپا  
 اور آفتاب کی نظر سے سیا ہی شب کی دور جھانی کر  
 درس جو پاوے سو نر ملا  
 ہر شخص کا منہ اوس روشن ہو جاتا ہے  
 ادبھاننہ چاہے پر گسا  
 پادشاہ نے چاہا کہ اپنا دیدار دکھائے

۵۴۹

رتن سیام تہہ رین مس ای مہی سنگھار  
 راجہ نے کہا کہ میں مانند رات کے تاریک رہا ہوں تو تھابا ہی درک  
 کرسو دشت او پاکر دیوس دیہہ اجیار  
 نگاہ ہر بانی کی کر کے دن کی روشنی مجھ کو عنایت ہو

سہسہہ کران دیے جس بھانوں  
 اور شل آفتاب کے چہرہ آسار روشن ہو گیا

سن بتی ہسا سلطانوں  
 پادشاہ انماں عجز نیر راج کی سنگرمہنسا

ان راجا توین ساچ جیڈاوا

پیشہ تھیں غریب کی نیکوئی نصیحت کرکے دیوانہ

بھان کے پیران جا کر حبس ہو

جو شخص خدمت آفتاب کی بجان کرنا ہے

کسا ہو دیس آپن کر سیوا

پیر بادشاہ نے کہا کہ ہماری طاقت کر

لیک پکھان پر کھ کر پولا

مرد کو توں کنش الجھر ہوتا ہے

پھیر بساؤ دنیہ نگ سو بڑ

پیر بادشاہ نے طرح طرح کی صلح دلائی

حسن حسن بسے ٹیکے کا ہوا

پیر بادشاہ نے ہنس ہنس کے فرار کیا کیونکہ باتیں

بھئی سودشتاب سید چھوڑا

اب پیری نگاہ سے تیری سردی دفع ہو جائیگی

تہ مس کمان کمان تی سیو

پھر سیاہی کمان باقی رہتی ہوا سردی کمان

اور دیون مانڈو تودہ دیوا

تو ملک مانڈو ہی ہم جنگجو مرحمت کرے پنگے

دھو سمیرا اور پر نہ ڈولا

قطب اور سمیرا ہر جگہ سے خنجر نہیں کھین

لا بھ دکھاے لینتھ جیہ مورو

تاکہ راجا طبع میں آکر بیخود ہو جائے

پریت بھلامی جی چھیر بانڈھا

تاکہ محبت کے دام میں لاکر کر کو کار فرماے

مایا بول سہرتا کہے ساہ پان حسن دہیہ

پر بہت ہی تیرے تیرے کر کے اور نہیں راجہ کو بان دیا

پامین تین سنہ ہاتھ چوں ہاڑتھ لینتھ

بہن ارادہ راجا کو قابو میں کر کے پداوت پر قبضہ کرے

ساہ کھیل سطرنج کر سا جا

ہو وقت بادشاہ نے شطرنج کھیلنا شروع کیا

ہم تم کھرگ کر نہ لبسار مون

ہم تم بتوڑی دیر آرام کریں

مایا موہ پر۔ کہا راجا

راجا اطمینان سے بیٹھ رہا تھا

راجہ تو جیہ ہاگ صرٹھا مون

ہم کے سر پر سب تک دھوپ ہے

درپن ساہ بھیت تنہ لاوا  
 پھر بادشاہ نے ایک آئینہ دیوار میں لگا دیا  
 کیلنہ دوو ساہ اور راجا  
 بادشاہ اور راجا بظاہر کھلتے تھے  
 پیک لبدہ پیادین باپون  
 آلودہ محبت مثل بادہ شطرنج آگے جاتا تھا  
 گھوڑا دی پھر چین بند لاوا  
 گھوڑا دیکے فرزین بند لگا یا  
 راجا بیل دے سے مانگا  
 راجا نے بیل دیکے شہ مانگا

دیکھون چوہ جھرو کین آوا  
 تاکہ جو شخص جھڑکے میں تہ نظر پڑ جائے  
 ساہ کی رخ درپن رہ ساجا  
 لیکن بادشاہ کا دل آئینہ میں لگا تھا  
 چلی سونہ تاکے کہہ ٹھانوں  
 اور کسی طرف نہ دیکھتا تھا  
 جنہ مہرا رخ چہ سو پاوا  
 جہاں مہرہ رخ کا آؤ پھر جس نہ کو پا لے پڑے  
 سہ دے چاہ مری رتھ کھا  
 اور شہ دیکے بازی کا جتنا چاہا

پیلیہ پیل دکھاوا بھیو دھون چودانت

دونوں پیل جو دنتی مقابل ہوے

راجا چہ بُرد بھا ساہ چہ سہ مات

راجا جانتا تھا سیری بُرد دھوا اور بادشاہ جانتا تھا کہ میں شہ

جنہ سس تان جامی پرگامی  
 پرمات کے پاس حاضر ہوئیں  
 دیکھا آج شے جس بھانوں  
 آج جو دیکھا تو معلوم ہوا ایشل آفتاب کے روشن  
 جگ جو چھانہ سب ہی چھانہ  
 سارا عالم سایہ میں ہر توانا ہی کے سایہ میں ہے

سورویکھ دے ترین دیسی  
 بادشاہ کی بھتہ سے فارغ ہو کے سیلیان  
 سنا جو ہم دہلی سلطانوں  
 اور یہ بات کہی کہ ہم دہلی کے بادشاہ کا نام سنتے تھے  
 اونچ چھتر تا کر جگ مانان  
 ادسکا چتر اقبال کا جہاں میں بندہ ہے

بیٹھ سنگا سن گرنہ گو بنجا  
تخت پر بیٹھا ہو اغور کے اسے گونج رہا ہے  
سو نہ نہ کر کہہ جامی وہ پائین  
سے نیک کر کے کوئی اسکو دیکھ نہیں سکتا ہے  
من مانتھے وہ روپ نہ دو جا  
اسکی پیشانی پر وہ روپ ہر کردوسر کے نہیں ہر  
ہم اس کسا کسوئی آرس  
تہنے آئینہ کی آرسے خوب دیکھا ہے

ایک چتر چار ہو کھنڈ بھو بنجا  
ہنکا چتر اقبال ایسا نہ ہو کہ چاروں طرف عالم بچیں رہا ہر  
سبی نو مری کے دشت تر این  
جو دیکھتا اور سر جھکا کے نکلیں سوسے دیکھتا ہر  
سب دلچسپ کر نہ وہ پوجا  
جتنے حسین ہیں سب اسکی پوجہ کرتے ہیں  
توں دیکھ کس کچن پارس  
تم بھی آئینہ میں دیکھو کہ کسا سونا پارس کا ہر

پادشاہ دہلی کرک چتر منہ آوا  
دہلی کا پادشاہ ہے اتفاقاً چتر میں آیا ہے  
دیکھ لیو پد ماوت جین نہ پچھتاؤ  
تم بھی دیکھ لو اچید ماوت نا کر بھر حسرت باقی نہ رہا ہے

بکس جو کند کی بس بھا لون  
سیاہیوں نے جو شگفتگی سے پد ماوت کی بات کسی  
بھئی نس سمن دھور اہر چڑھی  
رات ہونے ہی مانتا ہے پد ماوت کو شہر پر چڑھی  
بس جھروکین کے سر بھی  
پھر ہنس کے جھروکے میں آ کے بیٹھی  
ہو نہ در سن پرس بھا لون  
دیکھتے ہی دیدار اس پارس حسین کے

بکسا کنول سنت رب نا لون  
مشتی ہی پد ماوت بھی نام پادشاہ کا ہنس چڑھی  
سورہ کران جیس بڑہ گڑھی  
سولہ سنگار کر کے جیسے خدا نے مہکونبایا  
نرکھ ساہ درین منہ دیکھی  
پادشاہ نے عکس آئینہ سے مہکو دیکھ لیا  
دھرتی سرگ بھو سب نان  
زمین سے آسمان تک سب ظلا ہو کیا

رُکھ مانگت رُکھ تاسون بھویو  
بادشاہ جو سطرچ کھیلنے میں طالب تہ نہ تھا  
راجا بھید بنانے جھانپنا  
اور راجا نے یہ راز پوشیدہ نہ جانا  
راگھو کہا کہ لاگ سپاری  
راگھو نے کہا کہ ہوا سے بدنے اثر کیا ہے

بھاسہ مانت کھیل مٹ گئے  
بادشاہ کا رخ دیکھتے ہی سلنت ہو گئی اور کھیل مٹ گیا  
بھا بکھ نارپون بن کا پنا  
کہ کس وجہ سے بادشاہ کو غش آ گیا  
بے پوڈھانیمہ سیج سنواری  
پلنگ پر بادشاہ کو لٹا دے

رین بہان بھور بھا اوٹھا سوترب جاگ  
جب رات گزری اور صبح ہوئی آفتاب نکلا سب جاگے  
جو دیکھے سن ناہین رہے کراہت لاگ  
بادشاہ نے مانتا پ یعنی بدادوت کو نہ دیکھا تو ہکا قصور پڑی ہو

بھو جن پیم سوجان جو جیوان  
عند عشق کا فرہ دی جانے جسے کھائی ہو  
درس دکھای جا ہی سس چھپے  
بادشاہ نے انادیدار دکھایا اور پوشیدہ ہو گئی  
راگھو چیت ساہ پہنہ گئے  
راگھو ہوشیار نے بادشاہ کے پاس حاضر ہو کے  
چھتری من کمان ہو پنا  
اچھا صاحب چتر تھا رادل کمان پہنچا  
پاٹ تھا ر دیو تہنہ پیٹھی  
تھارا نخت نو دیو تا نوں کی پیٹھ پر ہے

بھو رہ رچے باس رس کون  
بھینو دیو لے کنول سے آسودہ ہوتا ہے  
اوٹھا بھان حسن جوگی پتے  
بادشاہ جواد تھا تو جو گیون کلسا اسکا حال ہو  
سو رنج دیکھ کنول بکھ بکھ  
کہا کہ آفتاب یعنی تلو کنول یعنی بدادوت کا در ہو گیا  
چھتر تھا ر جلک پر او پنا  
تھارا جبر تو سارے جہان سے اونچا ہے  
سرگ تیار رین دن و مھی  
زمین سے آسمان تک تیر نظر رکھتے ہیں

چھوہ تے پلنہ اوکھٹے روکھا  
تجاسی نظر حجت و دست سر سبز تے ہین  
سکل جکت تمہ ناوے ماتھا  
سارا جہان تمہارے آئے سر جھکنا ہے

کوہ تے مہہ سا ز سب سوکھا  
اور تمہارے غصہ سے تالاب خشک ہو جانے ہین  
سب کر عین تمہارے ماتھا  
سبکی زندگی تمہارے ہاتھ ہے

دن نہ نین تمہ لاوہ رین بہا نو تمہ جاگ  
دن کو تمہاری آنکھ نہ لگتی تھی اور رات بھر جاگنے تھے  
اب بچت اس سوئے کاہ بلب اس لاگ  
ب ایسے بنے فکر ہر کے سو گئے کہ ادھنے میں دیر ہوتی ہے

دیکھ ایک کو تک ہون رہا  
بادشہ نے کہا اس نے بن یک ناشادیکھا  
سرور ایک دیکھ من سوئی  
یعنی ایک تالاب بنے خواب میں دیکھا  
سرگ آئے دھرتی منہ چھاوا  
آسمان آ کے زمین پر فرسش ہو گیا  
تمہ منہ بن اک مندر اوچھا  
پھر ادھین ایک ادھن مل دیکھا  
تمہ منڈ پ مورت من دیکھی  
اوس محل میں میں نے ایک صورت دیکھی  
چاند سپورن جن ہوئی تھی  
گو باشل چوہوین رات کو چاند کے روشن تھی

ابا انتر پے نمہ ابا  
جو پردہ در میان میں تھا اوٹھ گیا  
ابا پان پے پان سوئی  
کہ اوسین پانی تھا گلاب پانی نہیں ہے  
ابا دھرت پی دھرت نہ آوا  
جب بنور دیکھا تو زمین پر نہ پایا  
کر نہ اہل پے کر نہ ہوچھا  
ہر چند وہ ہاتھ میں تھا مگر تھوڑے پہنچتا تھا  
بن تن بن جو جاے لسیکی  
لیکن بے جرم و جان کے وہ صورت دکھائی دے گی  
پارس روپ ورس و می چھی  
پھر وہ مثل پارس کے چھپ گئی

اب تہہ چتر دسی جیونان

اب جہان ماہ شب چارہم جڑی جگریری لکھا

بھان اماوس پادھی کمان

سورج اماوس کمان پاسے

بکسا کنول سرگ نشخہ لونگ کانج

کنول بکسا یعنی رات کو جہ پوت لے چہرہ دکھاتا تو یہ معلوم ہوا کہ

یو راہ بھا بھانہ راگھو منہ میج

یہی طور ہوا بادشاہ کا اور راگھو کا کہ دونوں افسردہ ہو گئے

چت کے چتر کینہہ جیو کا ڈھی

کہ جی بن بنہ کے دل نکال لے گئی

آنکس ناگ مہاوت مورو

سر پر آنکس ناگ کا لینے زہت و مہاوت طاؤن

پھر آل لینہہ پپ رس باسو

کہ بھورے آپر بیٹھے خوشبو لے رہے تھے

دو ج کا چند دھنک لی اوا

کہ دو ج کا چاند یعنی پشانی کمان یعنی ابرو کو لے

سس بھاناگ سرج بھا دیا

چاند یعنی پداوت مثل سانپ کے اور سورج

دشت پہنچ کر پہنچ نہ سکا

آنکھ پڑی گر رسائی نہ ہو سکی

گم نہ سکا دیکھ کر درد گئے

مگر پڑ نہ سکا دیکھتے ہی وہ چلی گئی

ات بچتر دیکھون سوٹھا ڈھی

ایسی ہوشیار جو ر کو کھڑے دیکھا

سنگہ کی لنگ کینہہ تل جو رو

شیر کی سی کمر اور ست ہانہی کا سا زور

تہ اوپر بھا کنول بکاسو

اوپر کنول سرخ یعنی چہرہ کھل رہا تھا

دونو جن پنج بیٹھو ستوا

دونوں کھینچ لیتے آنکھوں کی پنج میں تو ایسی کہ

مرگ دکھاے گون پھر گیا

مثل آہو کے دکھائی دی پھر غائب ہو گئی

سٹھ اوچن دیکھت وہ اچکا

ست اوچن دیکھ کر وہ اچکا

پہنچا بھیمون دشت کٹے

دھرم رائے کے با آکاپنے بیٹن ان موٹاؤن

۵۵۵

کے طالع ہوا

تس چار کے تھا



راگھو ہیرت جو کیوں اچھت مہن سہا دھ

راگھو ہست د جو کرنا ہوا دہان پنچا جہان وہ دلپسند تھی

وہ تن راگھو باگھ بھاسکے نہ کی اپرا دھ

گر نہ ہیر کام نہ آئی ہر چند شل شیر کے غصہ کیا بہا تھک

پیشہ سہا جہان جو

راگھو سنت سیدس بھین دھرا

راگھو نے یہ حال شکر پنپانی زمین پر رکھی

وہی کران وہ روپ سیکھی

جو آپ نے اس حسن کا حال بیان کیا

کیہ رنگ کنجستل ہیا

شیر کی سی کمر اور مست باتی بھاسا نکا دل ہے

کنول بدن او باس سمیر

بدن او سکا کنول سا اور خوشبو اتنا بونہیم کے

بھونہ وہنک سس دو بچ للا

آسمان آ کے زمین پر نہ لاشیں ہاں بھونہ

تنہ منہ بن اک مندر او پنچا

پھر ادھین ایک اور پنچا مل دیکھا

تنہ منڈ پ مورت من دی کھی

اوس محل میں میں نے ایک صورت دیکھی

چاند سپورن جن جونی پتی

اگر با شل جو دھون رات کو چاند کے روشن تھی

۵۵۶

جگ جگ راج بھان کی کرا

اور کما کہ آپ کی سلطنت شل آفتا کر ہمیشہ

نچنچین بختہ پد مات دیکھی

معلوم ہوا کہ یقیناً آپ نے پد مات کھی

گیوں منجور الک رب دیا

گردن شل ملاؤس کے اور ریت اتنا آفتاب د

کھنچن نین ناسکا کیر و

کھنچن کی سی آنکھیں اٹھنے لٹے کی سی ناک ہے

سب رانہ او پر وہ پانٹو

سب رانیوں سے اور میکا پنچ نہ پایا

کر نہ الپے کر نہ پونچا

ہر چند وہ ہاتھ میں تھا گر ہاتھ نہ پہنچتا تھا

بن تن بن جیو جائے لیکھی

لیکن بے جسم و جان کے وہ صورت دکھائی دے

پارس و پارس ورس و می چھی

بھردہ شل پارس کے چھپ گئی

الک جو کٹے ادھر سو کٹے رس لیج

زلفِ جلوب پر لٹکی اوسنے پکڑ کے رس لے لیا

میت بجایانگا بیگ بیوانون

اب یاد شاہ نے سواری بارادہ علیہ کو ح کرنے کے

چلت تپنہ رکھا جو یا و

جب بادشاہ سوار ہوا پھر کہاں پاؤں ٹھہرتا ہے

پیشک کہنہ کو اوج ستمائی

البتہ کہیں کہیں مسافرستانے کو ٹھہر جاتا ہے

مہر علی رحمان نہ انما

فوبہ اور رگڑ کرنے سے جھانک رو نہ پہنچتا ہے

مردم را به این طریق می‌پایان

بہارِ نبیؐ کی راجا چوہدری

بدستادہ لی جانب جو راجہ کے حکمت بحث کے اور

سہاہہیت راجا سون بندھا

دولتون بن لکھ و زمین محنت جبار

مرل وٹھائے لون کھیر لیا

نسل آہو کے دکھائی دی پھر غائب ہو گئی

سچہ اور بخیر، و بکھیت وہ اچکا

است ادخا و بکھر کر و د آجکا

نہیں! یہاں روش کی ہے

چکلا سور نور الاستحانوں

آفتاب یعنی بادشاہ جلا اور تخت کی نسبت ہے لہٰذا

کہاں ہے حق کہاں سٹاؤ

کے لئے ان کے لئے یہ ہے کہ

لیونہ مسافر جہان چلا چکر لوٹ میں لڑا ہے

پہچھہ پلین کے پہچھہ مسرا

راہ چلے اور علیحدہ مقام کرے

میں نے پھر اس لئے کانٹا

پھول جو لیتے ہیں تو کانٹا علیا رہ کر دیتے ہیں

حالا ساتھ ہی اس کے کھولا

اور ہم اس سب سے کہہ رہے ہیں کہ اگر ہم ان کو بھول جائیں

اتنا ۱۱

بسم الله الرحمن الرحيم

اور مال کے لئے اس کا نام لیا جائے گا

سید محمد علی

چاندی پداوت نسل سا پائے اور سو بچ

دست پانچ لک چار سو

آنکو پڑی گر رسائی نہ ہو

راگھو ہیرت جو گیون اچھت بہن سماوہ

راگھو ہست وجو کرنا ہوا دہان ہوتا جہان وہ دلپند تھی

وہ تن راگھو باگھو بھاسکے نہ کی اپراوہ

گر نہ بیر کام نہ آئی ہر چند شلیر کے غصہ کیا بہا نہ تک

باز شاہ کا بیان ہے

راگھو منت میں بھین دھرا

راگھو نے یہ حال شکر پیشانی زمین پر رکھی

وہی کران وہ روپ بیکھی

جو پنے سن سن کا حال بیان کیا

کیہ رنگ کھنٹل ہیا

شیر کی سی کمر اور ست ہوتی بے سائینکا دل ہے

کنول بدن او باس سمیر

بدن او سکا کنول سا اور خوشبو اتا بونہیم کے

بھونہ وہنک سس دو بچ لالو

نہاں کی سی ابرو ویشی سی ایشا شیب جالو

سوئی مرگ دکھامی جو گیو

دہی ہرن پنے کو دکھائے چلا گیا

درپن منہ دیکھی چچا مین

بہن جو اسی پر چچا مین دیکھی

جگ جگ راج بھان کی کرا

اور کاکہ آپ کی سلطنت مثل آفتاب ہمیشہ

نچھین پختہ پد ماوت دیکھی

معلوم ہوا کہ لقیٹنا آپ نے پد ماوت بکھی

گیون منجور الک رب دیا

گردن شل طاؤس کے اور لعت اتا آفتاب وہ

کھنجن نین ناسکا کیرو

کھنجن کی سی آنکھیں رٹوٹے کی سی ناک ہے

سب رائنہ او پر وہ پاٹو

سب رائیون سے او پر کھنٹ ہے

بنی ناگ دی اچت بھيو

جسکی چوٹی ناگ کی سی ہوا دل چراغ

سور مور ت پختیر جو ناہنن

تو یہ معلوم ہوا کہ تصویر بھان ہے

جہان کے نشان پر

۵۵۶

بہن سنگار بنی ورن اب بہن است پچ

چچا

بہن بہن ریت ہوا نہ سی پاورت معلوم ہے

# الک جو کٹے ادھر رسو کیے رس لیج

زلف جو لب پر لگی اوسنے کپڑے رس لے لیا

میت بھاما نگا بیگ میوا نون

اب بادشاہ نے سواری بارادہ جلد کوچ کرنے کے

چلت پیٹھہ رکھا جو پاؤ

جب بادشاہ سوار ہوا پھر کمان پاؤں ٹھہرتا ہے

پنتھک کہنہ کوان ستانی

البتہ کہیں کہیں سافرستانے کو ٹھہرتا ہے

چھرت کجے بر جبان نہ آٹھا

فریب اوس جگہ کرتے ہیں جہان در زمین ہتیا ہی

بت میا سن راجا پھولا

بادشاہ کی جانب سے جو راجہ نے کلمات محبت کے اور

ساہ ہیت راجا سون باندھا

بادشاہ نے ازراہ کرد فریب محبت جاکر

گھیسو مدھ سان دینھہ رس سونی

گھی اور شمد ملا کر شیرین باتیں کرنے لگا

چلا سور سنورا استھانوں

آئی یعنی بادشاہ جدا اور چاہے تخت کی زینت بننے لگی

کمان رے تھر کمان ٹباؤ

کیونکہ مسافر جہان چلا پھر تو وقت نہیں کرتا ہے

پنتھہ چلیں پے پنتھہ سرائی

راہ چلے اور علیحدہ مقام کرے

لیجے پھول ٹار کے کانٹا

پھول جو لینے ہیں ترکاٹا علیحدہ کرتے ہیں

چلا ساتھ سپچا وے بھولا

اور ہمراہ سپچانے کو چلا اور اٹلی باتیں بھول گیا

باتنہ لاسے لینھہ کہہ کا ندھا

اور باتوں میں لگا کر راجہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا

جو منھہ میٹھہ پیٹ بجھہ ہونی

اور دستور ہے کہ جب زبان شیریں ہوتی ہو تو

ناجائز ہے کہ میں خوش ہو کر ہوں

۵۵۷

دیکھ کر ہنسنے لگا

امین بچن او مایا کو نہ مولو رس بھیج

شیرین بات اور طرح سے بہت لوگ خواب ہوتے ہیں

ستر مرے جو انہر تکت تا کہ نہ بکھینچ

تیرے روتے ہوئے سے مرے روتے ہوئے دیکھتے

چاند گھر نہ جو سورج آوا  
چاند یعنی پراوت کر گھر جو سورج یعنی بادشاہ آیا  
پونچھنے نکھت ملنہ سوموتی  
نکھت یعنی سبیلونے پراوت جو پوچھا کہ موتی یعنی تم  
چاند گھن آگاہ جناوا  
پراوت کے لگا چاند گھن یعنی غرابی حال پیر کے آگاہ  
سپلین پور نا نگہ سوا آئی  
پہلا درجہ نا نگہ کے جب راجہ ٹھہرا  
سوٹکھا رتیس گچ پاوا  
اور ہمراہ خلعت کے سو گھوڑے اور تیس ہاتھی  
دو بے پور دیا اسوارا  
دوسرے درجے میں سوار بہت سے دیے  
چوتھے پور یا درب کردری  
چوتھے درجے میں کروڑ کا خندانہ دیا

۵۵

لکھنؤ کے راجہ کے دربار میں

مہری سوا لوپ اماوس پاوا  
تو چاند چھپ گیا اور اماوس نظر ظاہر ہوئی  
سورہ کلانہ ایکو جوتی  
حالا نکہ سورہ حصہ روشنی میں ایک حصہ نہیں ہے  
راج بھول گمہ ساہ چلاوا  
راجا توجا حال بھول گیا اور بادشاہ لئے جاتا رہا  
ٹھا ڈھے مٹھے راج پرائی  
تو بادشاہ نے خلعت عنایت کیا  
دند بھئے اوچو گھری پاوا  
اور ڈھکا اور چار گھوڑے کی بگی دلوائی  
یچے پورنگ دینہ او تارا  
تیسرے درجے میں جو اہرات بہت دیا  
پچھین دوئی ہیرا کی جوری  
پانچویں درجے پر دو جوڑے ہیرے کی دین

برائے کرم  
نظر میں

چھٹین پور دینھین مانڈو ستین دینھین پور  
چھٹے درجے پر ملک مانڈو اور ساتویں پر چندیری  
ساتون پور نا نگہ کے راجا لگا بانڈھ گریہ  
ساتواں درجہ جو نہی طو کیا راجہ کو گھیر لیا بادشاہ کے لوگوں نے

نہی گئے

یہ جگ بہت ندی جل جوڑا  
سے زمانے میں بہت دریا بانی حج ہو کے چوگئے  
کون پار بھا کون نہ پورٹا  
کتنے پار ہو گئے اور کتنی ڈوب گئے

کون اندھ بھاگ نہ کیجھا

کوئی بالکل اندھا ہو جاتا ہے جو آگ نہیں دیکھتا ہے

راجا کنہہ بیاوہ بھی مایا

راجہ کے حق میں دولت طبع مسیاد ہو گئی

جسہ کارن گڈھ کینہہ انگوٹھی

جسکے واسطے اتنے روز دن تلے کو گھرا

سترہ کوو پاؤ جو باندھے

اپنے دشمن کو جو کوئی باندھ لے

چار امیل دھرا جس مانچھو

جیسے چار اڑال کے بھلی بڑے ہیں

سترہ ناگ پٹا رین موٹڑا

دشمن شل پٹاری کے سانپ کے ہے

کون بھیو ڈیٹھار سر کیجھا

کون ایسا ہے جو اپنا نفع و نقصان نہیں دیکھتا ہے

تج کیلاس پر پی ھین پایا

کہ قلعہ چھوڑ کے پیچھے اوڑھ آیا

کت جھاڑے جو آدمی موٹھی

پھر جون نفیہ بن گیا تو کون چھوڑے

چھاڑو آپ کنہہ کری بیاوہ

اوسکو چھوڑ دے تو ہونے تین گنا کرادے

جل ہت سکت نکس مع کا چھو

بھلی جتیکہ دیا بن ہوتی ہے جب باہر نکلاں

باندھامگ پیگ نہ کھوٹڑا

جسوقت ہرن کو باندھ لیا پھر قدم اٹھانا شروع

راجا دھرا ان کے اوپر والوہ

راجا کو گناہ کر لیا اور خیر اور برکتی اور طوق کو بے کاسچا دیا

امیس لوہ سو بھیری ہت سیام کی دھوہ

ایسا لوہا جو پہنے پھر کیونکر غفلت کا ثمرہ نہ اٹھائے

ساگر کیون ہاتھ تھکائیں

طوق تنگ گئے میں نہ پایا اور اتھو نہیں ہڑ بایاں

اس سترہ جن سو ڈھیللا

ایسے دشمن کوئی دشمن خدا نہ کرے کہ گناہ نہ ہو

پاین گاڈھین برین پین

پانچون میں بری بھاری بھیریاں بڑیں

اوو دھرا باندھ منجھو سامیلا

اودھرا کو باندھ کے چنبرے میں تید کیا

سرن چور مٹھ پر ابجھانان

یہ خبر چور گڑھ میں مشہور ہو کر چرچا ہوا

آج نراین پھر جگ کھونڈا

کہ آج نراین سختی میں پڑا

آج گھسے راون دس ماتھا

آج راون دسرن ماتھے لپٹے گستاہے

آج پران کنس کر ڈھیلا

آج کنس کی جان بھیلی ہوئی

آج پرے پٹھو بند مانان

آج پاٹھو قید میں پڑے

دیس دیس چارنہ دس جانان

پھر شہر نشہ چارو نظر سب نے جان لیا

آج سوسنگھ منجوساموٹا

اور آج شیر پنجرے میں قید کیا گیا

آج کانہہ کاری پھن ماتھا

آج کنھیانے کاڑے سانپ کو باندھا ہے

آج میں سنگھاسر لیل

آج بچھلنے شکھاسر کو نگل لیا

آج دساسن اوترین بابان

اور آج دساسن کی ہاتھ اوتر گئی

آج دھرا بل راجا میل باندھ پڑا

آج زور آور راجا قید میں ہو کر پڑا

آج سور دن اٹھوا بھاچتور اندھیار

آج آفتاب ڈوب گیا اور چور گڑھ میں اندھیرا پڑا

دیو سلیمان کے بند پڑا

دیو یعنی راجا سلیمان یعنی بادشاہ کے قید میں پڑا

ساہ لینھہ گھر کی خنھہ پانان

بادشاہ نے راجہ کو تیک کر کے کوچ کیا

گھرا سان اوڈرا اھ لویا

خراسان اور ہر جو کے حاکم یہ سنکر ڈر گئے

جنہ لگ دیو سہنہ ست ہرا

جنہ دیو یعنی راجا تھے سب نے سنکر اوردیا

جو جنہ ستر سو تھان بلانان

جو جو دشمن تھے وہ جہان سے دھین رہ گئے

کانپا بدرد دھرا اس دیو

اور ملک بد رکھنے لگا کہ ایسا راجا بد رکھا

بندہ اوو گیدو صولا گرے  
اندیشے میں ٹپے حکام اور دیگر دہولا گرے  
اواسور بھتی سامنتھ کرا  
بادشاہ جوشل آنا بکے تہا اسکے سامنے ہونے  
تو ٹڈوی وانڈو تھتہ تاتین  
سنادی کرنے والے نے ہر جگہ سنادی کی  
دوندواند سب سرگنہ گئی  
آواز سنادی کی آسمان تک پہنچی

کانچی شست وہانی پھر  
کانپنے لگے صاحب شوکت وروہانی پادشاہ کی پھر  
پالا پھوت پان جو وھڑا  
تھینے راجا کیشن ہرن کے سخت تھپانی ہر کر گئے  
آئے سودنڈوت کینتھہ بایں  
توسب راجا لوگ ہر جگہ کے آئے اور ہاتھ پھڑکے  
پہم جو وولی استھہ بھتی  
زمین جو خوف سے کانچی تھی ٹھہری

پادشاہ دہلی منھتے بیٹھ سکھیاٹ  
پادشاہ نے دہلی میں آکر تخت کو رونق بخشی  
جہمہ جہنہ سیس اوٹھاوا دھرتی وکھلاٹ  
جس جس نے سراوٹھا یا تھا پیشانی آگے دھری

ہنسی بندواناجی بدھا  
جہشی دارندہ محبس اور جلا دون کو  
پان پون کنہہ آس کرینے  
جب پانی پینے کی خواہش راجہ کو ہوتی  
مانگت پانی آگ لی دھاوا  
جس سے راجا پانی مانگتا وہ آگ لیکر دوڑتا  
پان پون توین پیا سو پیا  
اور کتے تھے بہت پانی پیا

تہتہ سو نیاراجا اگدوھا  
راجا سو نپا گیا جو خود سوختہ جان تھیا  
سو جی بدھک سانس بہہ ویسے  
توسب کتے تھے بہت پانی پیا اب کون دے  
مونگرا ایک آن سرلاوا  
دوسرا آگے سوگری سر پر لگاتا رہا  
اب کو ان دیتے پانیا  
اب کون بھکو دانہ پانی دے



تب چور نے امانہ تو رین

میںک چور گدہ میں تھا جھکو بخیال تھیں  
جوہ ہنکارے ہی اوٹھ چلنا

لازم تھا کہ جب پادشاہ نے یاد کیا نہا شرف  
کرون سومیت گاؤہ بند جہا  
آدمی کو چاہا کہ پہلے سو ہر شخص کی عبت رکھے کہ وہ

پادشاہ ہے سر پر مورین

کہ پادشاہ میرے سر پر حاکم ہے  
سکت کروں ہوج کر ملتان

اب کت افسوس ملنے سے کیا ہوتا ہے  
پان پھول ہنچا دے تہا  
اور بان پھول ہنچانے ہیں

جل کھل منہ سودا سمنہ سورا جاگ

جب پیاس تھی تب پیاسا سورا سمنہ کر جاگ کے زیادہ کیا  
اب ہر کا زھا مجھ حور بنی مانگت اگ

اب جو بھلی کی طبع کمال لیجاے اپنے آگ سے لگی

پن چل دونی جن پوچھی کے

پھر دوشخص پوچھے کہ آئے گواہ نہ کر تیرے سوال  
تو رین مر پری نہ کو تو دیکھی

اور کہنے لگے کہ تو نے راکھ شان کجا دیکھا تھا  
جانے نہ کہ ہو ب اس مہون

یہ نہ سمجھا کہ میرا بھی حال ایسا ہی ہوگا  
اپ ہم او تر دیوری دیو ا

اب کہو جواب دے اسے راجا  
توہ اس کمت کاؤ کھن موزی

یہ نہیں جانتا ہوں کہ مانتہ میرے کہنے کو تو کاٹ رہیو گئے

وے سٹھ دگدگے فکھرے

اور سخت آگ دکھلانے لگے  
ہاؤ جو تھرے دیکھ نہ دیکھی

جہاں ڈیلان تھری پڑی ہیں  
کھو جین کھوج پناوب کون

اب کہیں کونج لگانے ہو پوچھ لگتا ہے  
کوئی گرب نامانے سیوا

کس غرور پر حق خدمت پادشاہ بجا نہ لگایا  
بہر نہ نکس بار ہو ہی کھونڈی

پھر کوئی گدھوں سے نہ بھلا

جو جس ہنسنے سوتیسے رودا

جستقد رجو شغف نہشتا ہوا نہایتی روتا ہے

جس اپنے منہ کا دھمی دھول

جیسے اپنے منہ سے دھول غور کا نکالتا تھا

کھپکے ہنسنے ابھین بھین سودا

اور خوش ہو ہو کے جس جگہ چاہتا ہی سوتا ہے

چاہس پرانزک کے کنواں

دیس ہی چاہ دو زرخ میں مبتلا ہو

جس مرل اب بانڈھائیں لاک توہ دوکھ

جٹے گا اور بچا قید میں اور انواع انواع تخلیف اٹھا بیگا

ابھون مانگ پڑتی جو چاہس بھا موکھ

ابھی پڑتی کو بولا بھیجے تو تیری رہائی اور نجات ہو جائے

پوچھتے بہت نہ بولار اچا

سب لوگ راجہ سے کلام کرتے تھے گرد نہ دوتھا

کھن گڈھ اچر نہ نہ لی راکھا

تنگ پنجے میں راجہ کو قید کیا

ٹھانوں سو ساگر اوندھیا

ایسی جگہ تنگ دنیا یک میں رکھا

بچھین سانپ آتے نہ میلی

ایک جانب سانپوں سے کٹواتے تھے

دھراتی سندھ اسی چھوٹی ناری

پنس گرم کر کے پکڑتے تھے کہ اس کے مدد سے

جو دکھ کھن نہ سے پہارو

جس عذاب سخت کا ہمارا متحمل نہ ہو سکے

لیٹھس حبین میج من ساچا

اور اپنے دل میں نہ موت کا ستان کر لیا تھا

رنت اوٹھ و گدھ ہونہ نولاکھا

اور دمدم ادسکا بدن دانختے تھے

دوسر کروٹ لیے نہ پارا

کہ دوسری کروٹ لینے کی گنجائش نہ تھی

بانٹکا ان چھوڑاؤ نہ میلی

اور ایک جانب کدوم بانٹا کھٹے پکڑے کرتے تھے

رات دیوس دکھ کھن بھاری

رات دن سخت عذاب اوپر کرتے تھے

سوانگو امانس سر بھارو

وہ عذاب گران انسان پر پڑے تو کیا حال ہوگا

جس سانپوں کا ہوا

جوسر پرکے سوہین

کچھ نہ بساے کا وراہین

جوسر پرکے پرے ناچار منا ہے۔

سی پر کیا زرد چنپ اور کس سے کے

وگھ جاری وگھ بھجی وگھ کھوئی سبج

وگھ جلا سے اور دکھ بونے اور دکھ سب شرم کا دے

کا جہ چاہا ادھک دکھ دکھی جان جہ پراج

افراط ایذا کی قدر کوئی کیا مانے جسر پر۔ اور جہا جانے

پہاوت بن کنت وہابی

یہاں پہاوت کا بغیر تو ہر جہ سے یہ حال بتا

کا وگھ پریت سوموسوں لانے

سخت نسبت محبت کی تو مہر پڑی

کو وگھ بہرین ہر دوسو

اور دوسرے۔ فی پھر ایسا وطن کو کم کیا

جو کوئی جاے تہاں کر ہوئی

رہوئی جاے۔ وہاں کا ہو رہتا ہے

الم فتنہ پو جہاں سدھاوا

اسی راہ دشوار ہے جہاں شوہر گیا ہے

کنوان دھار جل بدین کچھوا

کنوینے جی طرح پانی ڈول میں نکلتا ہے

لیجہر بھئی نا نہ بن تو ہی

یہ فرق بینا ہوشہر میں مثل رسی کے لاغراور

بن جل کنول سوکھ حس ملی

جیسے بغیر پانی کے کنول کی سیر نہ ہو جا

دہلی جاے تخت ہو چھا

اور دہلی میں جا کے شوہر آرام سے چھا پڑا

کہہ پو چھون کو گے سندھو

کسے پو چھون اور کون بیامداد کرے

جو آوے کچھ جان نسوئی

اور جو آتا ہے وہ بالکل بخیر ہوتا ہے

جو رسی کیو سو بہرہ آوا

کہ جو کوئی دہان جاتا ہے پھر کے نہیں آتا ہے

ڈول بھرا نہینہ دھن رووا

نکو باد کے پداوت کی آنکھ سے شوہر نکلتا ہے

کنوان پرین دھڑکا دھسوی

اور چاہا اندوہ میں غمہ یق ہون

۵۶۳

کنوینے جی طرح پانی ڈول میں نکلتا ہے

مین ڈول بھڑواری سینہ آگ بجھای  
 آنکھوں کے ڈول پوچھ کے گرانی و تکی ٹہین بجھتی ہے  
 گھری گھری جو آوی گھری گھری جو بجای  
 کڑی ہن زندہ اور گھری گھری مردہ ہوتی ہوں

نیر کنہیر کسان بو پیا  
 پانی گرا ہے کہاں ہوا سے منوں ہر  
 کیوں ہر لے ہر لے کے ہاتھ  
 میں فراق کے ہاتھوں گم ہو گئی  
 چرت جو چنگھ کیل کر تیران  
 پرندے ٹھلس پانی میں کرتے ہیں  
 کنول سو کھنکھن بھر آئی  
 براجم چش کنول کے ہر شک ہو گیا ہے  
 برہ ریت پنجن تن لاوا  
 تیر فراق سے ہیں چومل سونے کے ہو پیا کرتا  
 کنک جو کن کن ہو ہی بھرائی  
 سونا بدن کا جو ریزہ ریزہ ہو کر تفرق ہو گیا ہر  
 برہ پون یہ چھار سریر و  
 ہا ذراق سے جسم کی خاک اور گئی

نمہ بن پچائے سروریا  
 غیر متھارے تالاب کا دل بٹھا جاتا ہے  
 چلت سرور لینہ نہ ساتھا  
 تالاب فراق میں ولی جاتی ہوں جھکو ساتر نہ لیا  
 نیر کنھن کو تو آونہ تیران  
 پرست سخت پرستو پانی شک کے یاس کوئی  
 گل گلکی مل چھار سہرائی  
 اور گل گل کے خاک میں نئے گم ہو گیا  
 چون چون کے کھسہ ملاوا  
 کہ ریزہ ریزہ کر کے او سکھ خاک میں ملاوا  
 پیو پی چھار سمیٹے آئے  
 اب ہی شوہر کے خاک سمیٹے تو ممکن ہے کہ جمع ہو جائے  
 چھارہ آن ملاوہ نیر و  
 تو چاہو تو وہ خاک پانی میل میں گوند کے سفری سونے

نیر کنھن کو تو آونہ تیران

ابون سیا کی آے جیاوہ تھری چھارٹ  
 اب بھی ازراہ محبت کے اگر زندہ کرو اور خاک پراگندہ کو سمیٹو

# نوا تار چو سے نی کا یاد رس مختاری صہبٹ

سرلوہ سے پیراجسم تہماری دیدار اور ملاقات سے درست ہو جا

تت تہ پر تہ کرے تن تانسو

تو بلبل اسے نیست و نابود ہوا جاتا ہے

پی بن بھٹی کو ڈمی برہاری

بغیر شوہر کے شل پوٹے کے بے حقیقت ہو گئی

کنجن کیا کنج بھٹی پوتی

سوئے کا جسم اسکا مانند کاچ اور پوت کے ہونگا

متہ بن کنت لاو کو تیران

تھاوے بغیر شوہر کوں مجھ کو پار لگاے

جل جو بن سہ کے نہ بھارد

اسکے سبب سے جوانی جو طبعی لگا ہو جو نہیں لگتی

پا ہن جبر نہ ہو نہ سچے نان

کہ تیرھی اگر ایسی آگ میں بڑ تو جہاں ملے ہو جائے

آج آگ ہوں جرت بھیاون

اواس آتش فراق کو جو بساؤن

نین سیپ موت نہ تس انسو

آنکھیں چو شل سیپی کے ہن آنے نہ ہو جو گرم کریم کوں

پر ک پدا رتہ پین ناری

پر مارت چو شل لعل دل گھر کے تھی

سنگ لے گیو رتن سب جوتی

رتن میں سب نور پر مارت کو چرا لے گیا

بوڈت ہوں فکھہ و گد گنہیں

سیخ اور غم کے گھر سے دریا میں ٹوٹ رہی ہوں

ہشیں برہ ہوی چڑھا پارو

دل فراق چو کر بھاڑ پر چڑھا

جل منھہ اگن سو جان بھونان

پیر دل چو شل پانے کے آہن آتش فراق نے ایسا دل کیا

کو نے جتن کنت متہ پاؤن

کیا کر بیا ورنہ میر کر دن چو اس شوہر کو پانوں

۵۶۶

کون کھنڈ ہوں ہیر وں گمان نبی صوانہ

کس طرح کے نکوڈھوڈھون گمان قید ہوا سے شوہر

ہیرین کھنڈ نپانوں بسی تو ہر دین ماہنہ

ہر طرح دھوڈھوڈھو ہوں پیر کوئین پانی ہوں حالانکہ تم میرے

جو بیٹھتی ہو تو ہر دین ماہنہ  
جو بیٹھتی ہو تو ہر دین ماہنہ  
جو بیٹھتی ہو تو ہر دین ماہنہ

ناگتہ نہ ہو پورٹ لا کے  
 انگلی کا یہ حال ہو کہ شوہر کی رٹ لگ گئی  
 بھنور بھنگ کمان ہو گیا  
 پھر غلطی کے گنتی ہو کر اس شوہر کا بند بھڑا اور بھنگ  
 بھول بجاہ کنول کے پانہاں  
 ایسا بھول کنول کی محبت کو بچا ہے  
 کمان سو سو ر پاس جون جاؤں  
 وہ آفتاب بادشاہ کمان جو چکے پاس جاؤں  
 کہ نہ نہ جاؤں کو کہ نہ نہ لیا  
 کمان جو کہ کے پاس جاؤں اور کون پنہاں رکے  
 پھار پور سو پھرون کنتھا  
 وہ پھار کے اوٹھی گڈری بناؤں  
 وہ نہ پتھہ بلکن جاؤں بہار  
 تو وہ راہ پلکون سے جھار لڑوں

سند نہ ہے منجھہ جرم کے  
 اور رات دن دل ہی ہے آب کے تڑپتی تھی  
 ہم بھنگا متہ کان نہ کیا  
 میں نے کیا دشمنی کی جو جو ہم بھول گئے ہو  
 باندھت بلنب نہ لاکی ناہنا  
 اگر اس کا خیال باندھو نہ بین جو اس شوہر  
 باندھا بھنور جھور کے لاؤں  
 اور اپنے منور سے کو چھو لاؤں  
 جاؤں سو تنہہ جو گن کے بھیا  
 کہ جو گن کا بھیس کر کے وہاں پنہون  
 جو منجھہ کو وہ کھاوی پتھا  
 جو کوئی بھکوس راہ بتا دے  
 سیس چرن کے چلون سیدھا  
 اور سر سے قدم کر کے وہاں چلون

۵۶۷

کو گزرا گواہ ہو سکھی منجھہ لاوے پتھہ ناہتہ  
 کون ایسا پیشوا اورادی ہے جو منجھہ کو شوہر کی راہ لگا دے  
 تن من من بل بل کر دن جو ر ملاوے مانہ  
 تو جسم و جان و زرد زرد ترانے کے کر دن جو رے شوہر کو ملا دے

جن تو تنہہ مو تنہہ کے دھارا  
 تھی کہ گویا موتی کی مالا ٹوٹ پڑی

کے کارن رووے بارا  
 انگلی شوہر کے فراق میں ایسے آنسو بہا تی

رووت بھی نسانس سنبھارا  
 روتے روتے ایسی لگتا ہوئے کہ نہ سنبھال سکتی  
 جا کر تن پرے پر با تھا  
 سبکا جواہر اس سے جدا ہو  
 پانچ رتن وہ رتنہ لاگی  
 پانچ رتن یعنی حواس خمسہ تن سینک لاکھ میں بیک  
 رہے بھوت نین بھی کھینی  
 آنکھ میں روشنی نہ رہی ایسا ضعف بھتا ہوئی  
 رتنہ رس نہ ایکو بھاوا  
 سے قوت ذائقہ جاتی رہی کسی چیز کا مزہ نہ رہا  
 چٹ چٹ متہ میں انگ مودہ لالی  
 بدن ننداگ کے شعبدہ مار رہا ہے

نین جو بہتہ جن اور ست دہا  
 آنسو ایسے گرنے لگے جیسے آدھی ٹپکتی ہے  
 سو انا تہ نہ کم جیوے نا تھا  
 وہ از خود رفتہ کیونکر خودی میں آئے  
 بیگ او پور تن سبھاگے  
 جلد آو اسے شوہر صاحب قسمت  
 سروں نہ سنی نہ مین کھنی  
 کانوں سے قوت سامنے زائل ہو گئی  
 نانسک اور باس نہ آوا  
 تاک میں قوت شلہ نہ نین جس خوشبو یا عطر  
 پانچون دگر ہر باب جالی  
 پانچون حواس تش خرق سے بیدار ہیں

پردہ سو بیا رسم کی چھی اوڑاوا کیہ  
 فرقہ جلا کے ناک کیا جا رہا ہو او اس ناک کو اوڑا نا جا رہا ہے  
 آئے سو دھن پیوہ کر لیوے نئی نہیہ  
 کوئی شخص شوہر کو ملا دے تو نئی محبت پیدا ہو

پردہ تین سیام بھی کاگا  
 کہ اسکی آتش جدائی کے دہوین کو آ سیاہ ہو  
 جنبہ دیکھے لیے تن جیو  
 جبکہ دیکھنے سے جی نہ تازہ ہو

آتش بن بیکل پیایے ناگا  
 غیر شوہر کے نامنی سخت بغیر ارنھی  
 پانچون کنہ ستیل ہو  
 کھانا اور پانی سر دکان ہے

کنہ سو باس ملیا گزنا نہان  
 کمان ہوشور چین ملا گری کی سی خوشبو ہے  
 پد من شگنی جی کت سا تھا  
 پد منی شگنی کا ساتھ کمان سے ہوا  
 ہوی بسنت آدہ پیہ کیر  
 اگر میرا شوہر جو مانڈز عرفان کے ہے  
 تمہ بن ناہنہ رہے پی پتا  
 تم بغیر اسے شوہر دل بیدم رہتا ہے  
 اب اندھیا رپراس لاگی  
 گھر بدون متارے تیرہ و تار یک ہے

جہنہ گنجرت ویت کل بانان  
 صبا گھیس بانیا سے کل بڑتی  
 جہنہ تیان رتن پرا پر پاتا  
 جس سے رتن پر اسے ہاتھ لگ گیا  
 دیکھے پھر پھولے ہامیر  
 آہاے تو اس کے دیکھنے سے ناگہی پہلے پہلے  
 اب نہ برہ گڈر پے بچا  
 اب فراق کے گڈر سے ہیرا بچنا حال ہے  
 تمہ بن کون کچھاوے آگی  
 بدون متارے کون آگ بجھائے لگا

نین سروں رس رستان سبی کین بھنی نہ  
 انکھین اور کان اور زبان سب ضیعت ہو گئے بغیر شوہر کے  
 کون سو دن جہنہ بھنیٹ کوٹے کرو سکھ جیا نہ  
 کون سا دن ہو گا کہ شوہر کی کمالات کو سکھ چھا غمین بسر ہو گی

کب نکل نیراے دیو پالو  
 کب نکل نیر کا دیو پال راے  
 اون لپے سنا کہ راجا باندھا  
 آؤسنے سنا کہ رتن سب کو بادشاہ قید کر لے گیا  
 تے رمال تب نیو می سوئی  
 اور جس بار سے بن چڑے پادشاہ

راجا کیر ستر ہے سالو  
 رتن سین کا دلی کو دشمن تھا  
 باچھل ہیر منور بھپے ساندھا  
 تہ چا کہ تہا رتھ سے پادشاہ کو قتل کیا  
 چا تھو رتھ سے تر کے جوئی  
 چھو رتھ سے تھو آج سے پادشاہ



دو قی ایک بروقتہ ٹھاڈون  
ایک بڑھیا عورت کشتی ذات کی  
وہ ہنگار کے بیرونیخان  
طلب کے بٹا دیا اور کسا  
توین کشتی کنول کی نیرین  
تو ہنام ہو کہ کے اور کد مہمت نلو فرکا  
چتور منہ جو پد منی رانی  
چتور گلوہ میں جو پد منی رانی ہے

بامصن جات کمودن نازون  
برہمن کمودن نام کو  
تورے برہمن بر جیو کینھان  
کہ تیرے زور کی بدولت میرا زور تصور ہے  
سرگ جو چاند بے توه ہیرین  
چانز آسمان پر بٹا ہو وہ نیری نظر میں ہو  
کر بر جیو سو وہیہ صفحہ آنی  
کل اور بل اور چیل سے او کو جیے لاوے

روپ جکت من ہون او پد پادوت نانوں  
حسن او سکا و پسند عالم بر اور پد پادوت نام اسکا ہے  
کوٹ در پنے دیون آن کر لک ٹھاڈون  
زر خطیر صلہ میں دو گلا اگر او سکو جیسے بلا دے گی

۵۷۰

کدن کہا دیکھ ہون سو ہون  
کدن نے کہا کہ دیکھا چسا ہون  
جس کا نور و چارن لونان  
سیہ کا نور و دیس بن لونا جاری کا نتر ہو  
بہرنا پنجمہ پارٹ مارین  
سباہ نتر سے ناچنے لگتا ہے  
برکہ کے چلے پاڑ بہت کے بولا  
ستریں وہ تاثیر ہو کہ درخت چلنے لگے

مانس کاہ دیو نامو مہون  
پھر آدمی تو کیا فرشتہ ہو تو فرشتہ کر لون  
کون چھر پاڈ بہت کے ٹونا  
کون بسا ہو جبکہ واسطے وہ نتر بٹا جا اور نتر کو  
او دھر موندن گھال ٹیارین  
اور نتر کے سب سے پر کے ٹیارے میں نیکر چہرین  
ندی اولٹ بہہ پر پت ڈولا  
دریا اولٹا بننے لگے پہاڑ اہل جاے

پاؤہت ہر پندت مت گھری  
اس شترینہ طاقت ہو کہ غمانہ کی عقل ناکل ہو جا  
پاؤہت ایس دیوتنہ لاگا  
یہ شترہ میں العاشر ہونے میں کر دیا کوثر کر جان  
پاؤہت کی سٹھ کاؤہت پانی  
پڑھنے والا شتر سے پانی نکال دیتا ہے

اوگو اندرہ گونگ اوہری  
اور جاکل کاندہرہ اور گونگی اور برے ہین کی گھنٹ  
مانس کاہ پاؤہت سون بھاگا  
آدی پڑھنے سے کمان بھاگ سکتا ہے  
کمان جا پداوت رانی  
پداوت رانی کمان جا سکتی ہے

دوتی بست بیج کے بولی پاؤہت بول  
دلانے بہت شتر پڑھے اور کما کہ اگر کرو چاہے گا تو  
جا کر ست سمیری لاگے جگت نڈول  
کام نکال لاؤنگی اور نہیں تو جسکی غرت لاکے کئے تو کچھ نہیں ملتا

دوتی دوت پکاوان ساندھی  
کٹنی نے سب طرحے کواں پکوانے  
مانٹھ پراکین پھینے پا پڑ  
اور مانٹھ پراکین اور پا پڑ طیار کے  
لے پوری پھر ڈال اچھوتی  
پھر پوریاں اور کواں نوکے مین کھ کے  
بروہ میں جو باندھے پاؤ  
جوڈھا چے مین جو قدم باندھے  
تن بوڈھا من بوڈھ نہونی  
جسم بوڈھا ہو جاتا ہے دل نہیں بوڈھا ہوتا ہے

موتنہ لڈو طھروا باندھی  
اور دوتی چور کے لڈو بندھوائے  
پہرے پوجھ دوت کے کا پڑ  
اور کینوں کے کپڑے پہنے  
چتور چلی بیج کے دوتی  
چتور گڑھ کو روانہ ہوئی  
کمان سو جوہن کت بساؤ  
پھر جرائی کمان اور خیرار کون ہوتا ہے  
بل تر بالالچ جین ہوئی  
طاقت نہ رہی تو لالچ بیفادہ ہے

کمان سو روپ جگت مہا

کمان ہے مشین کہ عالم فریفتہ ہو

کمان سو تیکہ بین تن ٹھاؤٹھا

کمان ہین وہ انکھیں شش گری کے

کمان سو گرب بہت جس مہا

کمان ہے وہ غرورست ہانہ کی طرح

سے مار جو بن پن کا ڈوہا

غرضکہ بڑا ہنسا ہے میں سب جوانی کا روپ جاتا

محمد بروہہ چونی چلنہ کاو چو پٹنہ پٹنہ

محمد جو بھائی میں آئی جگہ کہ چلے ہوتا تھا ہے کیوں

جو بن رتن ہراں کہ گئے مہر قی ٹھنہ ہو

سب سکاتے ہو کہ برائی کا بھائی جو گم ہو کہ ہے سکد زین پر

رہتا ہوں زین کو

یوں نہ

میں نہ

نہ

لے کو دن چہتر چہتری

کو دن کتنی چہتر کٹھہ میں آئی

پو پٹنہ لینہ رنوا نس بروٹھا

پھر ادھنے رانی کا محل در یافت کر کے

جنہہ پر ماوت سس او جیاری

جیان پداوت شل چاند روشن کے تھی

ہاتھ پسار دھامی کے بھیشی

اور اتھ جوڑ کے دہان جاس کے بیٹھی

سہون بانھن جہہ کو دن نان

میں ذات کی برہمنی ہوں اور کو دن میرا نام ہے

تا نون تپا کرو وے بیہی

بیہی دو بے ہرے باپ کا نام ہے

جو بن موہن پڑھت پڑھی

اپنا منہ پڑھنے کی

پٹنہ پور عسیت ترہہ کو ٹھا

اندھ عسرا کے داخل ہوئی

لے دوئی پکوان او تارمی

دہان جا کے کتنی کٹھہ کو ان او تارا

چنیہی نہہ را جا کی بیٹی

اور کہا کر اور کی بیٹی تھے مجھ کو نہیں پہچانا

ہم تم نے اپنے ایکٹھ ٹھانوں

ہنے تھے ایک ہی جگہ تھے ونا پایا ہوں ہی سنگھ پٹنہ

سدا پر وہت کند ہر بیٹی

گدھ پ سین تھارے باپ کی پوتی ہیں تھانوں

۵۷

تم بارین تب سنگدیاں  
اوس وقت میں سنگدیاں ہیں تم پہنچیں

لینے دو دھ پانوں سپاں  
میں نے تمکو سپیوں سے دھو پلایا

کھانوں کیتھ میں دوسر کینجل نیر نہ آے  
میں نے دوسرا شوہر کیا ہے کینجل نہ میں  
سن تہ کتھ چتو رہنہ کمون کہ بھینوں جا  
تھاراہ حال چتو رگدھ میں آنے کا سنا واسطے رانات کرا کی ہوں

سن سچ میں نہیہ کے گوئی  
یہ حال شکہ پد مات کو بقیں ہوا ایک لگا کر بان باور  
نین گنلن رب بن اندھیاری  
آسمان کی آندول میں بنیڑا کے نہیہ سنا  
جگ اندھیاری ریش و اون پر  
ناتہ میں اندھ ہوا اور دن کو گنت ہوا  
مانی باب کت جنمہ باری  
ان باب نے کسواسیہ لڑکی جنی  
کت بیاہ دکہہ و نہیہ و میلا  
بیاہ کر کے جھکو عذاب سخت میں ڈال دیا  
اب یہ جنین چاہ بھل مرناں  
جب اس زندگی سے موت بہر ہے  
نکسش جاے نیلج چہیو  
کیس طرح یہ بے شرم جان نکل نہیں جانی

گرے لاگ پد مات روتی  
کن نہیہ لگ کے روتے لگی  
سس لہ آنس ٹوٹ جن تاری  
یہ رات کے شہر پر توشل بار کے موقعہ  
سب لگ سن کتھنہ بس بھرا  
دیکھو کہ اندھیاری شکہ کر کتھنہ شکہ کر بھرا  
کیون توڑ کت جنمہ ماری  
کیون پیدا ہوتے ہی لڑکی کو نہ مار ڈالا  
چتو ر کتھنہ کت بن میلہ  
کہ چتو ر کی راہ میں شوہر نے قید میں ڈالا  
بھیو پسار جرم و دکھ بھرا  
عمر بھر کا دکھ بھرا جھکو ہوا گب  
دیکھو ن مندر سون چو  
کہ یہ مکان خانی بدون شوہر کے نہ دیکھو

وریا ت کنی کہ اب ہی شوہر پیہیا، ویکو کلا اور مور کی سی

اوسا ہی پر مالوت جواب میدی علی

بسم الله الرحمن الرحيم

میں نے اس کے لئے سب سے زیادہ کوشش کی۔

جہ سنگار پونج گیا جرم نہ پھوے پھول

جبکا سنگار شو ہر گھو گیا مہیشہ کو پھول پننا گنگ گذرا

پد پاوت نہ چھوے اچھوتی

لیکن پداوت نے وہ ہرگز نہ چھو ا

پان پھول کس ہوے ہمارے

پان پھول کی تو خواہش نہیں پکان کسکو بھانہ

بانٹ دیو جو چاہس بانٹی

تقسیم کر دو ادسکو جسکو خواہش تقسیم کی ہو

اور نہ چھو دن سو ہاتھ سیکتی

اور چہرین ان انھو نے کیا چھو دن

مکتا یون چنگی دینہ

کہ موتی ہاتھ میں اتنی ہوں تو وہ چنگی دکان ہے

موت ہو نہ چنگی جہ چھپا پا

موتی دانے نکلتے کھٹائی ہو جانے ہیں

دیکھت گاپو گے نہ پاری

اگر شوہر کو کہتے دیکھتے گزری جانی میں رتو ہر ہا

تب پکوان او گھارے دوی

بعد اسکے کٹنی نے پکوان پیش کیا

سود اپنی پی کیسہ بکھا رو

اور یہ بات کہی کہ جسکو اپنے شوہر کا غم گہرے ہو ہے

سو کہ نہ پھول نہھے جس کا ٹی

سیرے حق میں پھول کاٹے ہو گئے

رتن چھوے جہ ہاتھ سیتی

جن ہاتھوں سے نیے جواہرات چھوے ہیں

دک رنگ نہھے ہاتھ چٹھی

ان جواہرات کی دکان تک ہاتھ میں مجید کے

نین کرکھی راستے کا یا

انکھیں سیاہ رو اور جسم سرن ہو رہا ہے

اُس کر اوچہ نین ہتھاری

یہ آنکھیں ہتھاری ایسی اوچی ہیں

۵۷۵

نہ پکوان

کا تو رتھ پون پکا دن گرد کرہ وا کھپور دھ

تیرا کھوان کیا چھو دن جہین نرا داکرہ اور ٹھی خشک ہے

جہ مل موت سو اور س کے پو گپو سو بھو کہ

جسکے کہنے سے بی لطفی ہو وہ کیوں کہیے بھو کہ تو نہ رہنے نہ لگیا

کدن رہی کنول کی پاس  
 کدن پر دات کے پاس مٹھری  
 وہ کنھلان رہی بھی چورو  
 پر دات نو پڑ مردہ اور افسردہ تھی  
 کس توین بار رہیں کنھلانی  
 پھر کنھل پر دات کو کھا کر کسے لڑکی نو پڑ مردہ تھا  
 اب ہمیں کنول کرین توین باری  
 ابھی تو کنول کی کلی ہر اور لڑکی ہے  
 مینی نو میل سر روکھی  
 چوٹی تیری نیلی اور سر روکھا ہے  
 بان مل بدھ کیا جمائی  
 بان کی پیل خدا نے جسم میں جمائی  
 کر سنگار سنگھ پھول تنبولا  
 مناسب ہر کہ سنگار کرے اور بھول پان کھا

۵۷

بیری سرچ چاند کی آسان  
 دُفسن آفتاب کی چاند سے توغ رکھے  
 بکس رہن باتنہ کر بھورو  
 اور کدن نے شکست کی ہے تین کرتے کرتے جھک کی  
 سو کھیل جس پاؤں پانی  
 ایسی شکست ہر گویا پانی نہیں پایا  
 کوئول مہیں اڑھٹ پوناری  
 آغاز عمر ہے اور تھی اوٹھان پٹان کی ہے  
 سرور مانہ رہیں کس سوکھی  
 تالاب میں رکھ کر خشک کیوں ہے  
 پیچت رہی توہ پلہاری  
 ہر کو پیچتے رہے تھی ہر سر سبز رہتا ہے  
 بیٹھ سنگا سن جھول منہ ڈولا  
 اور تخت پر بیٹھے اور منہ ڈولا جھولے

بار عترت پھرو سر کی کر ہو بخار  
 بار پندو کہے اچھے پنوس کو سنھا لو  
 بھوگ بان دن مں لہی جو مں بگ منہ پار  
 چہن کر دوس دن کی زندگی ہر جوانی کی بھرہیں آتی

کنول نہ اگسا جنت کسا  
 پر دات شکستہ نہو کی کہ مصیبت بھری تھی

جس جو کندن جوین کھا  
 شکستہ جو کندن جوین کھا

کندن کہ جوین تہ ماہنان

اور یہ بات تو کہا کہ اوی کندن جوانی اوسکی ہو

جا کر چھتر سو باہر چھاوا

جسکا چتر باہر آباد ہو

ابا جورا جارتن آجورا

ساری روشنی رتن سین کی باعث سے حق

کو پالک پوتا ہی کو ماڈھی

کون پٹنگ پر بیٹھے اور کون مونڈھے پر

چندس یہ گھر بھانڈھیا را

چارون طرف یہ گھر تاریک ہو رہا ہے

کیا بیل تب جانون جامی

جسم کی بیل اسوقت جانون کہ جی ہے

جوا چھتریو کی سکھ چھاننا

جو شوہر کے سائیڈین رہے

سو اوچار گھر کون بساوا

اسکا اچار گھر کون آباد کرے

کہک سنگاسن کہک پنورا

اب کہک سنگاسن لینے تخت اور کسا بناؤ

سو وناہار پڑا بند گاڈھی

سونے والا تو قید شد یہ مین پڑا ب

سب سنگارے ساتھ ہمارا

سارا سنگار شوہر اپنے ساتھ لیکر سہ ہمارا

سینچہارا او گھر سو موی

جب سینچنے والا شوہر گھر میں آئے

تو کہہ رمون چھرائی جو کہ او سو کنت

اسوقت تک خشک رہو تگی جب تک شوہر آئے گا

یہی بچول یہ سیندور جو اوٹھی لبنت

پھر یہی بچول اور یہی سیندور لبنت کی ہمار دینکے

جولہ جوین تو کہہ پوڑو

جوانی ہے تو شوہر بھی ہے

ایک کہائے دوسر سوچ

ایک کو چھوڑ کو دوسری پر نظر ڈالتا ہے

جن توین بار کر س اسن جوو

کندن تو کہا جیتم لوکی ہو اسی جان کو تکلیف

نہ کہہ سنگ آپن کہہ کیرا

شوہر کس کے ساتھ رہتا ہے



جو بن جل من دن جس گھٹا  
جوانی مثل ہانی کے ہر روز بروز کم ہوتی ہے  
بہر سہرور جو لہ نہیران  
بہر ہو تو تالاب میں جب تک پانی ہے  
نیر گھٹین بن پونچھ نہ کوئی  
جہاں پانی گھٹا پھر کوئی نہیں پوچھتا ہے  
جب لگ کا لٹ ہو برسی  
جب تک کاندی ہو تب تک جیش ہے  
جو بن بھنور پھول تن تو را  
جوانی مثل بھنور ہی کی ہے اور بدن تیرا پھول ہے

نقاب کا اندیسا اور جوانی سے بڑا آداب تک نہیں اور چوری سے بڑا

بھنور چھپان منس پر گھٹا  
بھنورا پوشیدہ ہو جاتا ہے تو منس ظاہر ہوتا ہے  
بہہ آور نیکی بہت سیران  
تب تک تدر و منزلت ہو جاو رہت سوا آتی ہیں  
پرس جو لیج ہاتھ رہ سوئی  
جو چین کر لیجے وہی ہاتھ میں رہتا ہے  
پن سر سر ہوے سمندر سی  
پھر جب گھٹا ہو کر سمندر میں ملی تو کیا عیش رہا  
برودہ پونچھ جس ہاتھ مرو را  
جب برسی آتی تو مثل دھوم کا دست مالیدہ ہے

کرشن جو بن تن کرن میا گونت نہ ساتھ  
جوانی مثل کرشن کے در تن مان کر کرن کو رحمت اسکو ساتھ مثل گویا کہ  
چھپر کی جا یہ بان پی مہنک چھا دووی ہاتھ  
پس غاسوا اسکو نہا دگی بلکہ تیر کھا دگی کمان اس کے پاس ہے

جو پو ر تن سین مور راجا  
جو سیر شوہر تن سین راجا ہے  
جونہ جو تو جو بن کے  
ابودہ باشت زندگی کا نہیں جو تو جوانی کس کام کی  
جو خبیو تو یہ جو بن بھلا  
کرجی ہے تو جوانی بھی اچھی ہے

بن حبو جو بن کوئے کا جا  
تو نہیر جان کے جوانی کس کام کی  
بن حبو جو بن کاہ سوا  
بہیر جان کے جوانی بیکار ہے  
آپنہ جیس کرے زر ملا  
اور اپنے آپ کو پاک رکھنا پڑتا ہے

کل کر زکھ سنگھ خنبہ کیرا  
جب قوم میں فردش شیر کے موجود ہو  
ہیا ہیاڑ کو کرتنہ کیرا  
جس کا دل کشتیا چھاڑ ڈالے  
جو بن نیپ گھٹین کا گھٹا  
جوانی کا پانی اگر کم ہو جلسے تو کیا نقصان  
سکھن مسکھ مہرے سیام سنہیہ  
انشاء اللہ اب دل بڑا ہوگا تیرا بڑی پرانہ

تہ تھر کیس سیار سیرا  
پھر غمان گڈر کیونکر مقام کر سکتا ہے  
سنگھ کی بجے سیار کھ سیرا  
وہ شیر کو چھوڑ کے شغال کا منہ دیکھے  
ست کے سیر سجا ہیہ پھٹا  
ہاتھ صحت میں رخنہ نہ پڑیہ بڑی نعمت ہے  
جو بن نے ترور ہوئی دسہنہ  
انسو قوت دخت جوانی کا خود تر تو تازہ دکھائی دگا

راولن پاپ جو جیو دھراوہ جگت ٹھکا  
راولن جو جیتا کوہر کا پنڈل پر گناہ لیا دونوں ہمایوں اسکا منہ کاٹا  
رام جو استر میں مہر اتا ہ چھیرے کو پار  
اور رام جو اپنی دلیں راستی کو جگہ دی اسکا منہ کرنی ٹا کر تھے

کت پادوس تین جو بن راتا  
اچھا پادوس یہ عالم جوانی کا پھر آمان پاسے کی  
جو بن منان بردہ ہونا لون  
جب جوانی گزر گئی اور پسیر سی کا نام آیا  
جو بن سیرت ملے نہ سیرا  
جو آئی پھر دوسو دھسے سے نہیں ملتی ہے  
آہنہ جو کیس نگ بھنور جو نسا  
جب تکالہ سادہ انداز نگ در بھنور کیونکر تباہ نشوونما

مینست چڑھا سیام سچا پاتا  
تھی چٹیکسواری تھی تو عیا تیوں کا رنگ سیاہ ہوا  
بن جو بن تھا کس سبھا لون  
پھر جو بن یعنی جوانی کمان جگہ پاتی ہے  
تہ تین جانہ کر تہ نہ پھیرا  
جب وہ گئی پھر نہیں آتی ہے  
بن نگ ہونہ جگت سبھا  
پھر جب بکری کی سنہرے بھائی کے سارا عاں تھنے کا

سینیر سیو نہ چیت کر سوا  
سینیر کی خدمت کو طوطے خیال نہ کیا  
روپ تو رجاگ اور پونان  
تیرا حسن ساری زمانہ پر شرمن رکھتا ہے  
بھوک براس کیر یہ بیرا  
اب تک عیش و عشرت کا وقت ہے

پن بچپاس انت ہو بھوا  
پھر بچپا یا جب آخسر بھوا پایا  
یہ جو بن پان حل سونان  
اور جوانی کا زمانہ کا ساحل سُستا  
مان لوین کو کہہ کیرا  
میرا گناہان کو پھر کون کسکا ہوتا ہے

اوٹھت کون تے ورس لت جن لوتہ رات

کھنڈن کمالا ای پداوت تو ابھی اٹھتی کول ہوا دتیری جوانی سر نہر

تولہ رنگ لویج پن سو سپر ہو پات

اور جوانی ہی تک سب تک ٹھنک ہو چرچا تیار رہو گیلیا مینی پوڑھایا

کھنڈن بین سنت ہی جری

سُسن کھنڈن بیان پداوت کا سُسنے جلی

رنگ تاکر ہون جارون رچا

پداوت تو کمالا وہ جس رنگ قابل جلا دینا کی ہو

دوسر کری جای دوئی بانا

دوسرا کرتی ہو جو دوسری راوی جو ہم کو جاتی ہو

جہ جی پیم پریت ڈوہ ہوئی

جسکے دین جت اپنے مالک کی ہوگی

جو بن جاو جاو سو بھنورا

جوانی جاتی رہے اور بھنورا چلا جائے

پد من ہین اگ جن بری

اور ادھر پداوت کے دلین آگ سی بھڑک اٹھی

آپن تچ جو پر ایہ لچا

جوا پنا شو ہر چھوڑ کے دوسرے پر طمع کرے

راجا دوئی نو نہ یک پانا

کیون ایک تخت پر دو راجہ بھی بیٹھے پن

سکھ سہاگ سون بھیا سونی

دہی عیش و صحت اور سہاگ سے بیٹھے گی

پی کی پریت بنای جو سونوا

لیکن شوہر کی محبت ہرگز نہیں جاتی

یہ جگ چوٹی گردنہ پھیرا

اس عالم میں اگر شوہر معاودت کرے گا

جو رین نور رتن جسم پیوؤ

میری جوانی حاصل تن میں کے باعث سے ہر

دہنہ جگ ملنہ جودن دن ہرا

تو اس عالم میں ملاقات ہوگی اور روز بروز محبت ہو

بل سوئی پر جو رین جسم پیوؤ

قصہ کہ اس شوہر پر جوانی اور جان میری

بھر تھر کچھوہ نیگلا آہ کرت جیو دہنہ

بھر تری نے مغارت نکل میں آہ کر کے جان سدی

ہون پاپن جو محبت ہون ہی توں ہم تھے

میں تیری غلاب کو لاتی ہون جو زندہ ہون یہی الزام میں تیرا

پد ماوت سو کون رسوئی

کدن تو کہا کہ ای پداوت کون باو چھانہ ہے

رس دو سر تنہ جیو پھیٹھا

جسکی زبان نے دو سرا مزہ نہ چکھا

بھنور پاس ہو کچھ لہنے لئے

بھنورا بہت بھولون کی خوشبو لیتا ہے

توین رس پر سنہ دو سر پراوا

تو تو دو سر مرد کا مزا نہیں پایا پس تو کیا جانی

یک چلورس بھری نہ ہیا

یک جرمہ شراب سول نہیں بھرتا ہے

تو تر جو رین جس سمندر بلورا

تیری جوانی مانند سمندر کو لہریں لڑ رہی ہے

جہنہ پر کار نہ دو سر سوئی

جہان دو قسم کا کھانا نہیں پیتا ہے

سو جھانے رس کھٹا پیٹھا

دہ ترش اور شیرین کی کیا قدر جانے

پھول باسن ہم بھنور نہ دیے

لیکن پھول سو بہت بھنور دہی و حاصل نہیں ہوتی

تنہ جانا ان جہنہ لینہ پر اوا

اسکا مزاد ہی جانی جو دو سر کی صحبت اٹھاے

جولہ نہ پھر دو سر پیا

جب تک دو سرا گھونٹ نہ پئے

دیکھ دیکھ جیو پوڑے مورا

یہ دیکھ کے میرا جی ڈوب جاتا ہے

رنگ اور نہ پاسے مسین

جب اس عریں تو خود سرانگ نہ پایا

جرم اور توین پاؤت مسین

پھر بوجھ ہے مین کیا مزہ اٹھائے گی

دیکھو دھنک تو رنیاں مودہ لاگ بکھہ بان

تیری کھین کمان سی دیکھ کر میرے تیر کا ساز خم لگتا ہے

بس کنول جو مانی بھنور ملاؤن آن

اگر تو نوش ہو کر خواہش کری تو اور بھنور تجھے لا ملاؤن

کندن توین برین دھالی

پداوت نہ کہا کہ ای کندن تو دشمن ہو خواہ نہیں ہے

نزل جگت نیر کرنا مان

ناروین پانی سو زیادہ کوئی چیز صاف نہیں ہے

جوان دھرم پاپ نہ دیسا

جس جگہ یان قائم ہو رہاں کفر کا کیا حسل

جو مس پر بھئی بس کاری

دھالیکیسیا ہی سفیدی این بکھو کیا کرتی ہے

کاپڑ منہ پھوٹ مس انگو

دھالیکیسیا ہی کپڑے کو بھین نہیں چھوڑتی

سیام بھنور مور سو سوج کرا

ایریشہ بر بھیر قریان پردہ سوچ کی طرح روشن ہے

کنول بھنور رب دیکھی آنکھی

نیں بھول بھول کر ہوں پڑ بھو کی جو بھلا آفتاب کی

مودہ مس بول حڑاوس آئی

تو بھئی باتیں گراہی کی کرتے دغا کیا چاہتی ہے

جو مس کے چھوٹے سوسیا

انہیں مذاسی سیاہی پڑی تو ب سیاہ ہو جاو

کنک سہاگ مانجھہ جس سیسا

دیمان سوئی اور سہاگو کیسیا نہیں رہتا ہے

سو مس لائے مودہ ویس کلنگو

پس تو نہیں ہنس کر بھلوکا لیاں دیتی ہے

سو مس لای مودہ ویس کلنگو

سو ہی سیاہی لاکھنگ کیا میری دغا کیا چاہتی ہے

اور جو بھنور سیام مس بھرا

اور جو بھنور ری مین سیاہی مین ڈوبے ہیں

چندن پاس نہ بیٹھے ماکھی

صندل کی خوشبو کیواسطے مکی نہیں بیٹھتی

سیام سندرمور نرمل رتن سین جک سین

شوہر سندرمور نرمل رتن سین جک سین عالم کا گناہ رکھو

دوسرے سر جو کھائے تس بلا ہی جس میں

دوسرے شخص جو اس کا مقابلہ کر دے ایسا غائب ہو جائیے لکھ دریا

جانی

پد من بن مس بول نہ بیان  
ای دنیاوت نہت سیاہی کی لاکر اکثر عضا کی زرب

مس سنگار کا جو سب بولان  
پھر کاجل پر نظر کر باعث نہت سین شہو

لوان سوئی جہان مس رکھا  
سین دہی جو جہان خطو سیاہ ہین

جو مس گھال نین دھو لینی  
اگر سیاہی دونوں گھون کی نکال لی جاے

مس سندرا دھو کچ اوڑھن  
پہ عینہ کا حال نگاہ کرو جو چھاتیوں پر ہین

مس کینہ مس کھونہ اریے  
پھر سیاہی زلفوں کی اور عینہ کی دیکھو لطف ہوتی ہے

سوکس میت جہان مس میں  
ایسی سفید کس کام کی جس میں سیاہی نہو

سو مس دیکھ دھون تو رنیاں  
از انجمل اپنی آنکھوں کی سیاہی کو دیکھ

مسک بوند مل سوہ کیولان  
چھوڑا سیاہ کو دیکھ کہ وہ تل ہو کر تری خسارے پر

مس تیر نہ تہہ سین جگ کچھا  
سیاہی تلیوں پر خیال کرو کہ اس سے عالم نمایاں ہو

سو مس پھر جاے نہ لینی  
تو آدمی اندھا ہو جائی اور پھر سیاہی اندر نہ جا

مس بھنورا جس کنول ہو این  
اور بھنور کی سیاہی کو دیکھو کہ وہ نکلاں پر کھو

مس بن دسن سو کچ نہ یے  
غیر سیاہی کے دانتوں کی زیا بیش نہیں

سوکس نڈر نہ جنہ زچا میں  
اور کون ایسا جسم ہو جس کے سایہ میں نہیں ہے

انجی

۵۸۳

اس زبویال راوش تھتر دھتر امیر پھر

بالفضل جادیو پال ایسا صاحب فسر ہے

# چتور راج بسرگایو جو کنبھل نیر

چتور گڈھ کاراج بھول جاؤ اگر کنبھل نیر کی سیر کرو

سن دیو پال جو کنبھل نیری  
دیو پال راہ اور کنبھل نیر کا نام سنکر

مورے پی کا ستر دیو پال  
اور کہا کہ میری شوہر کا دشمن دیو پال ہے

و کہہ بھراتن حیت نہ کیا  
بقدر ہر مو تن کو جسکو باعث ہو بھکوریج ہے

سون ندی اس مور پو گروا  
مانند سون ندی کی میرا شوہر یا دھما ہے

جہ او پر اس گردا پیو و  
جسے سر پر ایسا شوہر جیسا رہی ہو

پھرت نین جی سوچو چوٹی  
اگر وہ آکھیں پھیر کر دیکھو تیرا لٹکا کھل پڑی

ناک کان کاٹے مس لائی  
اوناک کان کاٹ کی اور منہ کا لاکر کے

کنول جو نین بھوکھ دھن بھری  
پیداوت فرختہ کو ماری آنکھیں چھپیں سر لینچ

سوکت پونج سنگھ سر بھانو  
سو مقابل شیر کے رکھ نہیں ہو سکتا ہو

تمک سندس سناوس پیا  
اسکا پیغام یہ بیسوا بھکودیتی ہے

پاہن سو پرے جو ہر دا  
آئین تھیر بھی پڑے تو بہ جاے

سو کس ڈولائین ڈو جیو و  
اسکا دل کس لکڑی شیر سے ہل سکتا ہے

بھئی کوٹن کٹنی نس کوٹی  
اوپر اتنی کٹنی ہو ویسا ہی وہ بھکوکو چوٹی

موند موند کے گدے چڑھا  
اور سر موند کے تھکوں گدے پر چڑھا دے

نیر اور راج بھول جاؤ اگر کنبھل نیر کی سیر کرو

۵۸۴

محمد گروچ پیر لکھی کا کوئی تہ نہ ہونک

ایہ جیسا نہ تہ ۱۱ پید کیا ہو کہ کسی کی بھوک سیر کر نہیں سکتا

جنہ کے بھارت بھارت تھیرا او کوٹن پونج

جسکے وزن و میان قیام ہو وہ ہوا کہ بھوک کی سیر نہیں کر سکتا ہو

رانی دھرم سارین سا جا  
 رانی نے پھر خیرات خانہ بنوایا اور خیرات شروع کی  
 جانوت پر دیسی چل آوا  
 جتنے ساغر آرنے تھے  
 جوگی جتی اوجیت کستھی  
 جتنے جوگی جتی اور صاحب خرنہ آئے  
 دیت جو دان بائنبھی اونچی  
 خیرات کرنے سے جو اتھو اد پنا ہوا  
 پاتریک ہت جوگ سوانگی  
 ایک طوائف جو کر سمن کا مل ہتی  
 جوگن بھیس بیوگن کیٹھنی  
 اور کہا جوگن کا بھیس کر کے جتوسہ کو جا  
 بدینی ہینہ بیٹھی کے جوگن  
 اگر پادات کے پاس تیرا دخل ہو جائے

بند مونکھ جینہ پاو نہ راجا  
 اس نیت سے کہ راجا قید سے رہائی پائے  
 ان دان اوپان پو آوا  
 اونکو خوراک و زرخند دیجی اور پانی پلو اتی  
 پونچھی پیہ جان کو تو تھی  
 اونسے شہر کا حال باریک نظر پونچھی کر شہر کوئی  
 جاے ساہ ہینہ بات پوچی  
 پادشاہ کے پاس یہ جسہ پو پوچی  
 ساہ اوکھارے ہت واپائی  
 پادشاہ نے اوکو غنہ کب  
 سکے سبدمولت کینھی  
 اور پادوت کو جوگن نیا کے لاونہست نہام پائی  
 بیگ آن کر برہ بیوگن  
 تو ممکن ہے کہ تو بہت جلد یہ کو جوگن کجائے پائی

سازخانہ

۵۸۵

حیرکلاسن موہن پر کا یا پر دیس  
 شکل جوگن اندھیر کے فریفتہ کرنے والی دلون کی  
 آے چڑھے چتور گدھ جوگن کر بھیس  
 چتور گدھو مین آ پونچی جوگن کے بھیس مین

پھیر پیر بہ بات جنائی  
 اور پھیر پھا کر کہ بہت سی باتیں بنائیں

مانگت راجا رچل آئے  
 بیکہ مانگتی ہوئی راجہ کے دروازے پر آ پونچی



جو گن ایک بار ہے کوئی

لو ٹیوٹوئے بیان کیا کہ باہر کوئی جو گن آئی ہے

ابہین نو جوین تپ لیٹھے

ابھی نو جوان ہوا اور نیا جوگ اختیار کیا ہے

برہ بھوت جٹا بیدار کی

زاق کا بھوت اور جٹا بیدار کیوں کی سی ہے

مندراسہ ورن نہین تھ جو جو

طے کا نہین جن جی بیچارے دے بہین

چھاتا چھانہ و سوچ جن

چھانا سارے واسطے جو جن دھو مہر کے

سینے سب و صندھاری

ماند آواز سنگی بجر کے آواز کی ستانہ اور

مانگے جیس بیو گن ہوئی

وہ بیکہ اہل دہان سے مانگتی ہے جیسے کوئی غرق زندہ

پھار پھو راکستھا کیٹھے

دو پٹ پھاڑ کے گودڑی بنائی ہے

چھالا کا ندہ جا پکٹھ لالی

اور مرگ چھالا کٹھ ہے پر اور ملا ہاتھ مین

بن تر رسول او صاری پیو

بن ماند رسول کے سید ہاپی پی رٹا رہی ہے

پاپن پونزین بھو بھو

پاؤنیں گھر دین جاتی بھول کے پچاؤ کے واسطے

جرے سو بھاؤن جہاں بکھار

جہاں قدم رکھے وہاں زمین جل جاتی ہے

لنگری کہین ہوگ بجاوی بارہ بار ستاؤ

لنگری کا دھن لیے ہوئے شمار عاشقانہ گاتی ہے

نین چکر چار نہ دس سہر نہ دھون میں پاؤ

آ نکھون کے چکر چاروں گھاتے ہوا اندیشوں کی تلاش میں پھرتی ہے

سن پداوت مندربلائی

پداوت نے نہ کمال شے گھر میں بلائی

ترن میں توہ چھاج نہ جو

تیری ابھی نئی عمر و بچہ جوگ زبانی ہے

لوچھے کون دیں مہت کی

اور پوچھا کہ کس ملک سے آئی ہے

کنہہ کارن اس سپنہ بیو کو

کسوٹے نے ایسا بیوگ اختیار کیا ہے

کس مرد دکھ جان نہ کوئی  
 اسکے جاب میں کہا کہ درد فراق کی قد کوئی چاہی  
 کنت ہمارے گویہ پرویشان  
 میرا شوہر پردیس گیا ہے  
 کار جو جو بن اودوہیا  
 کس کام کا جی اور جو بن اور جسم  
 پھار پٹور کینچہ میں کینچھا  
 کپڑے ہمارے بنے گودڑی بنائی  
 پھرون کروں چوں چکر چکا  
 چاروں طرف پھر پھر کے پہلو پھارتی ہوں

برہن جان پرہ جنسہ ہوئی  
 فراق زدہ ہی جانے میرے فراق پڑے  
 تہہ کارن ہم جو گن بھیاں  
 اوی کے واسطے میں بوجہ گن کا بھیس بنایا  
 جو پیو گویو بھیس بھیا  
 جو شوہر ہی کل گیا تو سب خاک ہے  
 جنہ پیو ملے لیو سو متچا  
 جس راہ میں شوہر ہے وہی راہ اختیار کی ہے  
 جٹا پرے کو سپیس سنبھارا  
 سر پر جٹا پڑ گئی ہے کہ سر سنبھالا نہیں جاتا

۵۸۷

ہر دے بھیر سو بے ملے نہ پوچھے گا  
 بادہ در کہ شوہر دل میں گزرتا ہوں بوسہ چھتا ہے  
 سون جگت سب لاگے وہ بن چھو نہ آہ  
 اوس نمبر سارا عالم دیران لگتا ہو نمبر اسکے سب بیچ ہے

سرون چھید میں مندر راہلی  
 کان چھید کے بنے حلقے پہنے ہین  
 تہہ بیوگ سنکے نت پوری  
 اوسکے فراق میں آواز سنکو کی سنکر  
 گو موہ لی بی کے کنڈھ لاوی  
 کون ایسا ہو کہ کو تیرے شوہر کے گلے لگا دے

سید اواناؤن کمان پیو گئی  
 اور آواز پر سنکر لگائے رہتی ہوں کہ بی کمان کے  
 بار بار کنکری بھتی جھوری  
 مانند کنکری کے خشک ہو رہی ہوں  
 پر م اودھاری بات جتاو  
 اور میری نعت کی باتوں سے ہکو فیر برے

پانورٹوٹ چلت گا چھالا  
 چلتے چلتے کھڑا بن ٹوٹ کبوتر گر چھالا کام چھالا  
 گیون پیاک ملا نہ پیو و  
 پرگ گئی دہان بھی پیو نہ ملا  
 جاے بنارس جاریون کیا  
 بنارس میں بھی جا کے جس کو جلایا  
 جگنا تھ چکر تہ کی آئی  
 جگن تہ میں بھی جا کے جگر آئی

من نمرے تن جو بن ہالا  
 لیکن کینت دل نہیں مڑا جو نہ تن جو بن  
 کروٹ لینتھ دینتھ بل جو و  
 اور مقام کروٹ میں بھی جا کر جانفشانی کی  
 پارون پنڈ انہا ون گیا  
 گیا جا کے پنڈا پارا اور غسل کیا  
 تن سودوار کا جای انہائی  
 پھر سودوار کا جا کے نہائی

جای کیدار داگ تن منیون تہ نہ ملا تن ایک  
 کیدار ناتھ جا کے اپنے تن کو داغ دیا دہان بھی سراغ نہ پایا  
 ڈھونڈھ اجو دمیچر اتیون سرگ دمیچر  
 بھرا جو دہا جا کے گھومتی دہان بھی تپا نہ لگا

گو و کھ مہر وار پھر کینون  
 چھر گو کھ اور ہر دور گئی  
 ڈھونڈون بال نا تھ کر ٹیلا  
 بال ناتھ کھٹلا بھی ڈھونڈھ مارا  
 سورج کٹ منٹھ جاریو دیہا  
 پھر سورج کٹ جا کے بدن جلا یا  
 رام کٹ گو متی گردوارو  
 رام کٹ گو متی اور گردوار گئی

نکر کوٹ کت رسا منیون  
 نکر کوٹ جا کے اپنی زبان چڑھائی  
 متھ امتھون نہ سو پیو میلا  
 متھ اجا کے خوب ٹوٹھا دہان بھی نہ ملا  
 بدری ملا نہ جاسون پنہا  
 بدری ناتھ گئی دہان بھی نہ ملا  
 داہن ورت کینتھ کے بھارو  
 داہن ورت میں جا کے طواف کیا

سیت بند کیلاس سمیر

پھر سیت بند میر اور کیلاس اور میر گئی

برنجہ ورت برنجاوت پری

پھر برنجہ ورت اور برنجاوت گئی

نیل کنٹھ مرکھ کر جیٹھا

نیل کنٹھ اور سرکھ اور کر جیٹھا

گیون الکھ پور جہان کنجیر

دہان سے الکھ پور جانے کی کوشش کی

بینی سنگم سپھون کر سی

اور بینی سنگم میں جا کے تلاش کی

گور کھانٹھ استھان سمیٹا

اور گور کھانٹھ استھان ملے کیا

پتیا پر سوکھ کر ہانڈ پھریون سنار

پتیا پر سوکھ کر ہانڈ پھریون سنار

ہیرت کھون نہ پو ملانا کوئی ملون ہار

اور ڈھونڈھا کی گر شوہر نہ ملانے والا کوئی پایا

بن بن سب ہیریون نوکھنڈ

بن بن سب ہیریون نوکھنڈ

چوٹھ تیرتھہ کنجھ سب بھان

چوٹھ تیرتھہ کنجھ سب بھان

وہلی سب دیکھون ترکان

وہلی سب دیکھون ترکان

رتن سین دیکھون بندمان

رتن سین دیکھون بندمان

سب راجا باندھے اودھ

سب راجا باندھے اودھ

علاوہ اسکے اور راجا دیکھے قید میں داغی

جل حل ندی اٹھارہ کھنڈا

اور اٹھارہ کھنڈہ ندی کے جا بانی بنی ہوئی

لیت پھریون وہ پو کرنا نو

اور شوہر کا نام لیتی پھری

او سلطان کی رہنڈ والون

اور بادشاہ کے قید خانے میں گئی

جرے دھوپھن باونچھانما

اور چلتی دھوپھن باونچھانما

جو کن جان راج پالاک

اور کن جان راج پالاک

اون سون کے نکو دیکھا اور جوں جان کے پالاکن کی

کاسو بھوگ جہ انت نہ گیو  
لیکن کیا اختیار جہان گدز غبہ نہ  
دہلی نانوں سجانوں ڈھیلی  
دہلی کا نام لینا آسان نہیں ہے

یہ دکھ لے سو گیو سکھ دیو  
ایسا دکھ سکھ دیو اپنے سانے بگا  
سکھ بند گاڈہ نکس نہ کیلی  
ایسی وہان قید شد بد پر نکھنے کی راہ نہیں

دیکھو دگدھ دکھ تا کر اہون کیا نہ جیو  
رنن سین کا حال پریشان دیکھ کر اٹک جسم بن جان نہیں  
سو و ص کن کسین وہ جیے جا کر اس بند پیو  
وہ عورت کیونکر زندگانی کرے جسکا ایسا شوہر قید بن ہو

پرمات جو سنان بند پیو  
پہ باد نے جو حال قید شوہر کا سنا  
دوڑ پائے جو گن کو پڑی  
دوڑ کے جو گن کے پانوں پر گر پڑی  
پائے دیو دو و نین لافون  
پانوں دو کہ دونوں آنکھیں سے لگاؤں  
جنہ نین توین دیکھا پیو  
جن آنکھوں کو نے برے شوہر کہ دیکھا ہی  
ستل و دھرم یون سب تو ہی  
جان والہ ابان سب تجھ کو دے ڈالوگی  
توین مور گرو تو رہون چلی  
نومری گرو ہوا رہین تیری چلی ہون

پرااگن منہ جان نہ کھپو  
تو یہ سلوم ہوا اگر گویا آگ میں گئی ڈالا  
اوٹھی آگ جو گن بن حری  
ایسی آگ اوٹھی کہ جو گن بٹنے لگی  
لے چل تہان کنت جہ ٹھاٹھ  
اوس جگہ لے چل جہان شوہر میرا ہے  
موہ دکھا و دیون بل جوو  
تجھ کو دکھا دے تو تجھ جان قربان کر دون  
پی کی بات کے جو موہے  
شہر کی بات جو تو مجھے بیان کرے گی  
بھد لی بھرت نبھہ جین ملی  
کہ تجھ گم گشتہ کو تو نے راہ پر لگایا

ڈنڈ ایک مایا کر مورین

ایک لمحہ پر اند پر ہر بانی کرے

جو گن ہو نون جلون سنگ توین

کہ جو گن ہو کے تیرے ساتھ جلون

سکھن کہا پداوت رانی کر ہونہ پرگت بھیس

یہ حال دیکھ کر سبیلون نے کہا کہ احرانی اپنا مجید نہ ظاہر کر د

جوگی سو جو گیت من جلو می لے کر کر اید پس

جوگی دی تو کر اپنا راز پوشیدہ رکھے اور جو شہنشاہ کسی بظاہر نہ کہے

بھیکہ لہو جو گن کھپ مانگو

پھر سبیلان جو گن کا توبہ بھلو لوین کہ بھیکہ لہو اود جانو

یہ بڑ جوگ بیوگ جو سہا

یہ بڑ جوگ بدائی کا جو نئے گوارا کیا

گھر ہی منہ بھی رہے اود سا

جوگ کا لطف یہ ہو کہ گھر ہی میں اود اس رہو

کے پیہم من ار جھالٹا

عزت کی زلفت دلیں اوجھی رہے

پنن جگر لاوے لے پنتھا

آنکھوں کا چکر اود سکی راہ میں بناؤ

چھالا پسہ گنگن سر جھاتا

زمین کو مرگ چھالا سمجھو اود آسمان کو چھاتا

من مالا پھرین منت آہنین

اور دل کا الہ منسا کر پھیرا کر د

گیت نپاے کہیں سو انگو

ایسے اوجھن کے قہر سے شہر نہ بیگا

جیسین پیویرا کے غم رہا

مناسب ہو کہ جیلے شہر کے اس طرح رہو

انچل کھپ پر سنگی سو سا

آنچل کا کھیر بناؤ اور سنگی کا دم جھرو

برہ و ہندھار پر ہنہ سر جھا

اور فراق دوست کی سر پر جھا پڑے

کیا جو کا پر سوئی کنتھا

اور جسم پر جو پڑے ہیں انکی گودہنی کوڈ

رنگ رکت ہے ہر دریاں ما

اور رنگ سرخ جسم کے خون کا سمجھو

پانچو بھوت بہم تن ہونین

اور حواس خمسہ کا بھوت بناؤ

گنڈل سنہ بی میان پانور پاسے پر یہ  
 اور جا گنڈل کے شہر کی باتیں کانٹنیں ڈالو اور کٹر پٹی پٹین پٹنی ہیں  
 ڈنڈک جامی گوراباد لہ جامی ادھاری لہ  
 ایک لفظ گورابادل کے پاس جا کے اپنی کہانی کہو

گئے گورابادل کے بار  
 اور جو گن کو ہانکدیا اور پدموت گورابادل کے گھر لگے  
 جات تہاں لگ چھا لاسرٹ  
 گورابادل کے گھر جانے سے چلے پڑ گئے  
 نس کانپے جس کانپے کو تو  
 اور ایسا کانپنے لگے کہ ایسا کوئی نہ تھا پنے  
 کہان پادید مات دھاری  
 اور پوچھا کہ آپ نے کہاں نکلیت کی  
 برہ بیوگ نہ بیٹھے رانی  
 لیکن پدموت نراق زہ شوہر ہرگز نہ بیٹھی  
 ماتھین چھا تھہ رجائیں پانور  
 اور کہا کہ جو حکم ہو سر سے بیا لائیں  
 سیوک بارہ آونہ رانی  
 خادمون کے گھر میں ماکہ نہیں جاتی

سکھین کھجانی دگدھ اپارا  
 ایسی باتیں کر کے سیلیون نے آگ فرد کی  
 کنول چرن بھتین جرم بندہ  
 وہ پانوں شل گل کنول کے جو عمر بھڑین پر غلطے  
 تیکس آئے سن چھتری موو  
 پدموت کے ایک حال تکرودنوں چھتری مل گئے  
 کیس چھوڑ نہ نہ رچ جھاری  
 اور پنے سوگے بال کھولتے پدموت کی خاک نم پاکی  
 رکھا آن پاٹ سنو انی  
 پھر فوراً سونے کا تخت لاکے بھجایا  
 چنور دھار سو چنور دو لاونہ  
 پھر وہ دونوں کھڑے ہوئے چنور ہانے لگے  
 اولٹ ہسا گنگا کر پانی  
 خدات دانع کر ہوا گنگا اولٹا بنا میں جتا گھر بچا آنا

۵۹۲

کارس کشت کیخہ جے جو تم کشت چھاج  
 کیا ایسی گزدا کہ جی پر نیچی جوابی شان و شوکت چھوڑ دی

اگیا سوے بگ سو جو مختارے کلج

اب جلد حکم ہو کہ تمہارے کام کے واسطے جان حافر ہے

کھی روے پداوت باتا  
پر مروت رو رو کے باتیں کرنے لگی

اولتھ سمند جس مانگ بھری  
کمال طغیانی شکونے کھین مائدہ سندھو بن لکھن

رتن کے رنگ نین بی دارو  
اور یہ بات کہی کہ رتن رنگ پڑا کھین تران کرتی ہیں

کنولنہ او پر بھنورا او وان  
کنول کے اوپر بھنورا اوڑاتی ہوں

ہی کئے ہر و بدن کے لوہو  
دل کی ہدی اور بدن کا خون کر کے

پر نہ آئس ساون جس بیرو  
میرے آنسو اچھے کرتے ہیں جیسے ساون کا پانی

چڈھی بھونک لٹ لٹ کیسا  
لیٹن میرے بالوں کی مانند سات کے سر پر چڑھتے ہیں

نینہ رکت دیکھ جگ راتا  
کہ آنکھوں کے خون سے سارا عالم سرخ دکھائی دیا

رووس رہا رنس تیں دہری  
اور روئے رہنے خون کے آنسو بنے گئے

رتی رتی کے لوہو دھارو  
اور قطرہ قطرہ کر کے لہو گراتی ہوں

لے چل تہاں سورج جہاں  
وہاں جھکولے چلو جہاں اپنا سورج پاؤں

جیو بل دیون سو سنو کچھو ہوں  
جان قربان کروں لہ و فراق میں

ہر یہ ہم کسبھی چیرو  
زمین سبز ہوا اور کپڑے سرخ بنیں

بھئی روت جو گن کے بھینسا  
روتے رہتے جو گن کے بھیس میں ہو گئی

سیر ہوئی بھئی چلین تو ہو منہ نہ آئس

باد جو کہ سیر ہوئی ہو کے چلنے کے تب بھی آنسو بند نہیں ہونے

نینہ پتھ نہ سوچھے لاگو بھادون بالنس

آنکھوں سے راہ نہیں نظر آتی بسبب کثرت بارش بھادون سے



مٹے گورا بادل کھنکھ دو دو  
 بھرم اٹھنے لگا کہ گورا بادل تھنوں میں کن ہو  
 دکھ برکھا اب رے نہ رکھا  
 بیخ دانہ شل برسات کے ہو گیا ہے  
 چھپا یا رہی سکل مہ پوری  
 اور سایہ اس دھت کا ساری دنیا میں پھیل گیا ہے  
 تنہہ دکھ لیت برکھ بن پاؤں گی  
 اسی بیخ سے درخت جنگل بڑھ کے  
 چیم پور سا پر دکھ پاٹا  
 زمین کھر گئی اور نالاب کو کا پاٹ ہو گئے  
 بہراہ میں کھجور کر بیا  
 اور اسی اندوہ سے کھجور کا تخم بھٹ گیا  
 پیو جنہ بند جو کن ہو دھانوں  
 شوہر جہاں تیرے ہیں جو کن ہو کے دال جاؤنگی

۵۹۴

جس رن بھارتہ اور نہ کوؤ  
 اور تھاری برابر کوئی بھا در نہیں  
 مول تپا رنرگ بھتی ساکھا  
 چرخت انری میں اور شاخ آسمان پر پہنچی  
 برہ بیل بھی پاؤں کھجوری  
 اور فراق کی بیل بڑھ کے کھجور ہو گئی  
 سسین اور گھارین سو یہ ٹھاٹھی  
 سر کھول کے کوٹے روئے ہیں  
 کوڑی بھتی پھیرے پھانا  
 اور کوڑی کا دل بھٹ گیا  
 بہری نا نہ مور پاہن ہیا  
 گریز دل ایسا تھرا کہ وہ نہیں ٹھٹھا  
 ہون بند ہو لون سپہ مکران  
 بھکوتید ہونا منظور ہو گشتو ہر کی غلطی ہو جا

سورج گمن گرا سا کنول نہ بیٹھے پاٹ  
 سورج کو تو گمن نے گھراؤ میں راہ کو کنول بنی پھاوت تخت بر بیٹھی گی  
 مہون بیچتہ تنہ کونب کنت گئی جہہ پاٹ  
 میں ہی اسی راہ جاؤنگی جس راہ میں شوہر گئے

روت روت ہر سس لہ بھیجے  
 اور اتار دے کہ آبشک نہک پہنچا گئے

گورا بادل دو دو پیجے  
 بہنٹے گورا بادل دونوں پیجے

ہم راجا سون سی کہانی  
 ہے راجا سے ہی بات بقتہ کسی تھی  
 جو مت سن ہم آئے کہاے  
 جو کہ راجا کی سنے ہم ناراض ہوے تھے  
 جب لگ جینہ نہ بھا گنہہ دوو  
 سو ہم دونوں بیتک نہ ہیں باگنے وک نہیں  
 اوئے اگست بہت اگیا  
 خاطر رکھ سو فکرت سے بچنے کی کیا آتھا  
 گا برکھا اگست کی دمیٹھی  
 جان برسات گندی اور اگست ظاہر ہوا  
 بیدھوں راہ چھڈ انون سو رو  
 راہ تھارین پہنچ کر وہ گاؤں آقا کی چھڑا لاؤنگا

تم نہ ملو دھری ترکانی  
 کہ تم نہ ملو سلمان لوگ گرفتار کر لین کے  
 سونیاں ہم ملتے آئے  
 وہی سبب ناراضی آخر کو ہمارے سر پر پڑا  
 سو ام جیوکت جو گن ہوو  
 سو جاری زندگی میں ہم کس طرح جو گن ہو کی  
 نہیں کھین گھر آوے راجا  
 پانی کم ہمارا کو کھر میں داخل سبھو  
 پرے پلان ترنکم پیٹھی  
 اسی وقت چار جہاں گلوے کی چلیج پر پڑ گیا  
 ہے نہ دکھ کر مول انکورو  
 پھر دکھ کی جڑ اور شلاح باقی نہ رہے گی

وہ سورج تمہے سس بدن آن ملانوں کو  
 راجا آفتاب ہیں اور تم ہاتھ ہیں اور کو تھے بلا دھکا  
 تس دکھ منہہ سکھ اپنے رین باجھ دن ہوے  
 جس طرح دکھ سے سکھ پیدا ہوتا ہے رات سے دن ہوتا ہے

لینہ پان بادل او گورا  
 پھر گورا اور بادل نے بیڑا بیا  
 تمہے سانوت نہ سریر کوو  
 پر اوت نے کہ تم بیاور ہو تھا را مقابل نہیں  
 کہ لے دیون اپیم تمہے جورا  
 اور کہنا خاطر جمع رکھو ہم تھا را جوڑا ملا دیکھے  
 تمہے نہوت انکدہ سوو  
 تم دونوں نہوت ہوا اور انکدہ کی برابر ہو

سورج سے

۲۵۵

فان سے لکھتے  
 بیچھو کے بعد لکھا

تم بل میری جان بکھرو جو میری شان بکھرو  
تم بل میری جان بکھرو جو میری شان بکھرو

تم ارچن او بھون بھو ارا  
تم ارچن اور ہم سے زیادہ ہو  
تم نارن بھارن جگ جانی  
تم دفع عدد اور بنا دہو عالم جانتا ہے  
تم اس مورین بادل گورا  
تم ایسے برس بادل اور گورا ہو  
تم منوت راگھو بند چھوڑی  
تم جطرح ہنوت نے راگھو کو قید سے بھرا یا

تم بل سیر سونڈن مارا  
تم بل میں بھی زور میں ہمارا اور حساب  
تم سو برس او کرن بجانی  
تم سو برس کے زمانے سے مشہور ہو  
تم کر مکھ مہرون بند چھوڑا  
تم سوکھتا ہے کہ کائنات قید سے بھرا یا  
تم قس تم چھوڑ ملا وہ جوری  
تم اسی طرح تم چھوڑا کے جوڑا دو

جیسین جرت لکھا گھر سا پس کنیان بھون  
جسطر سے راجہ ہم نے مکان جلنا ہو او کیل کے ہمارے سے  
جرت کینجہ نش کا ڈھوکے پر کھا رکھ جیون  
ستون ہے کو اکھاڑا اور آگ سے نغریاں تم بھی ہمارے کر کے راجہ کو بھرا دو

رام مھن ممتہ دت سنگھارا  
تم رام مھن ایسوں کو ہارک کی  
تم ڈور ومان او تیا کیگیو  
تم ڈور ومان او تیا کیگیو کو ہلاک کی  
تم جو و ہشتر او جیو جودھن  
تم زورین شل جو ہشتر اور جودھن  
تم راگھو پر سرام جو جو جھا  
تم راگھو اور پر سرام اور جو جھا

تم گھر بل بھدر بھو ارا  
تم گھر بل بھدر ایسے کا خراب کی  
تم لیکھو پیر او سہد یو  
تم دانائی اور بینائی میں ایسا سہد یو ہو  
تم بھوج تل دو و بھو  
تم راجہ بھوج اور تل ہو  
تم پر نیلیا او بہت بودھا  
تم پر نیلیا وغیرہ پر فضیلت رکھتے ہو

تمہ چتر کن بھسرتہ کو مارا  
تمہ چتر کن اور بھرتہ کو مارا

تمہ پرد من او اترو دودھ دوو  
تمہ دون پرد من اور اندر دودھ ہو  
تمہ سر پونج نہ بکرم سائین  
تمہاری برا بھابھت اور سخاوت میں کراؤ تین

تمہ کنسین چانور سنگھارا  
تمہ کنس اور پنورنگہ لاک کب

تمہ اہمیرن بھل سجدہ دوو  
اور تسکو اہمیرن سب کہنے ہن  
تمہ ہر چند بھیہ ست مانکین  
تمہ راجہ ہر چند اور ہر بھاگ گئے

جس اس سنگت پندون بھو بھیم بندھو  
جس طرح عین بھگت میں پندون کو راہ بھیم نے تیرے پھرا یا  
تس پر فین پر کا ہوراکھ لہو بر بندھو  
اویس طرح اسوقت میں تم ہماری مدد کرو

گورا بادل سیرالینھان  
بہ سنگر گورا بادل نے بیڑا اڈھایا  
ساج سنگاسن تانا چھا تو  
پر ماوت کیوٹے تخت بچایا اور جگر لگا یا

کونول حیرن بھبین ہر دکھ پاو  
اور یہ بات عرض کی کہ پایہ پاچنے سو کلیف ہوگی  
سن سورج پاو نہ جو یہ جاگا  
شوہر خوش آفتاب کے آؤں کمال شگفتہ ہوا  
جن نس منہ اہ بیت مکھانی  
گوہرات کوٹھن بھاؤ دارو شنی سے دکھائی دینے لگا

جس منہ نت انگہ بر کینھا  
جس طرح انگہ پوان نے سر کر راجہ تیوت کی تی  
تمہ مانھین جگ جگ ہو تو  
اور عادی کہ تمہا سماگ ہمیشہ قائم رہے

چڑھ سنگاسن مندر سدھاو  
تخت پر بیٹھ کر دولت سر کو سدھاو  
کیسر برن پون ہسین لاگا  
اور اس زعفران کے سون کے دل میں ہوا ہی  
بھا او و ت مس گئی بلانی  
اور تار کی غسم کی دور ہو گئی

۵۹۷

سینا سنگھ گرا  
بادل سنگھ غاٹ

چیدھی سنگاں جھک چلا  
 پرمادت نخت پر سار ہو کر چلی نخت ہکا جھکنا  
 او سنگ کھین گود تراہین  
 اور سہیلیاں امانہ ستاروں کے

چانو ووتج چساند نر ملا  
 اور خن چوہوین ہکا ہکا کے پاک ارمیات تھی  
 دھارت چنور مندر لے آہین  
 چنور ہاتی ہوں مکان یک ہواہ گینس

دکھیہ سود و پچ سنگاں شکر و صلا لاٹ  
 نخت ہکا جوشن اہ چارہ غنیک بکیرا تر مارا و پچنا ان پی زمین پر رکھی  
 کنول حیرن پرمادت لے بیٹھیا رین پاٹ  
 اور پرمادت جوشن کل کنول کے تھی اسکے قدم چوم کو نخت پر لجا یا

بادل کیسیر جسودی مایا  
 بادل کی جو جسودا ان تھی  
 بادل رے مور توین بارا  
 اور بنجرا اکسا رکھا ای بادل میرے سپے  
 پاستاہ بھی پت راجا  
 بادشاہ جو ملک کا ملک ہے  
 چیتیس لاکھ تورے جھنڈا  
 اور کے بیان چیتیس لاکھ گولے ہن  
 جوہ اسے چیدھے دل ٹھٹھا  
 اگر وہ جڑے آے اندر ڈٹ جاے  
 چکنہ کھرگ جو بیچ سمانان  
 تلوار بن جو امانہ برق کے جکین گی

لے کے بادل کے پایا  
 اونے آکے بادل کے قدم پکڑے  
 کاجا نٹس کس سوچو جھارا  
 توڑا کا ہر لڑائی سے کہا واقف ہے  
 سنگھ ہوے نہ ہمیر چھا جاجا  
 اگر ہمیر راجا ہی اسکا مقابل ہو تو سزاوار تین  
 میں سس سستی دل گاجنہ  
 اور بیس ہزار ہاتھ کی رفتار ہے  
 دیکھت جیس لنگن کھن گھٹا  
 توفج کا ابر جما جاے گا  
 گھر نہ گل گاجنہ نیانان  
 اور پھر بے فضا نوکے گومین گے

برسنہ سیل بان گھن گھورا

اور تیرا منہ ابر کے پر سین

دھیرج دھیر نہ بانڈھی تو را

پھر تیرے دل کو قرار نہ آئے گا

جہاں دل پہ دل ملنے تہاں تو کا کاج

جس مقام پر بڑے بڑے راجہ پایاں تو جا بین دہان پیر کیا کام

آج گون گون تو را آوے بیٹھیاں سکھ راج

آج تیرا گونا گونا لا جو گھر میں بیٹھ کر عیش و عشرت کر

مسا بخا نس بالک آوی

بادل نے کہا کراوی مان مہکو لا کا بنان

سُن گج جوہ ا دھک جو پتا

باغیچہ کی مضمین کیو کے بغیر ہو جاؤں گا

تب کل گا جن کلج سنگھیا

جوت سنگھ سپد کے نسا تو نے پھرے گلیں

کو موہ سو نہ موہے مینتا

میرے مقابلہ میں بیل ست کب آ سکتا ہے

جروں سوام شکرین جس ٹارا

کرشن اور راجہ نے جیسا شکر کو ڈالا

انگد کو نیپ پاو جس را کھا

انگد نے جیسے سرکاراؤں میں قدم گاڑا تھا

ہنوت سر سن جنکہ پرچو ر

ہنوت کی ران سے ران بھر آووں

سوں یاد لا سنگھ رن پاوی

سین بادل شل شیر کے جنگ آ ز سو دہاں

سنگھ جات کون رکھ نہ چھپا

شیر کی ذات چھپائے سے نہیں چھپتی

سو نہ سیاہ سون جروں اکیلا

رو برو پاؤ شاہ کے من تنہا مقابل ہو گا

پھاڑوں سو نہ اوچاڑوں ستا

اگر آئے تو سو نہ پھاڑا اولا نہ ڈاؤں

بلو جس جرجو دھن مارا

اور بلو کو جیسے جرجو دھن نے مارا

ٹیکو کنگ چھتیسو لا کھا

اوی طرح چھتیسوں لاکھ فوج کو روکونگا

دھون سمند سوام بند چھو ر

اور دریاں سمند کے بند بھر آووں

جو تم متاجسودی مودہ بخاؤن بار

پس ای پیش جسودا ہے تو بھکو لو کا بنان

جنہ را جا بل بانڈھا چھوڑون پیٹھ پٹار

اگر راجہ ہمارا تحت الشری میں ہوئے تو چھوڑاؤن گا

تہہ گون کے گھر باجا

اوسی وقت گونا گھر میں آہو بجا

چندر بدین راج کینہہ سنگار

اور دوسرے میں چاند کا بدین رکھتی ہی اور پوشاک

پیٹھ پیچور بانک تس جورا

اور چوڑا سر کا ایسا بانکا تھا جیسے طاہر سے بیٹا ہی

کاجہ میں مار سرتیکھے

اور کاجہ آنکھ کا مانند کٹاری کے کام کرتا تھا

تلاک جو دیکھ ٹھانوں چو بجا

جنہ قشقہ اوسکا دیکھا اپنے تین ہلاک کیا

سیس و منہ سن سن ہو گون

عروس مال روا نگلی شوہر کا شکر سونے لگی

بھیوستکار کنت بن بھارو

سارا سنگار بغیر شوہر کے گران تھا

بادل گون جو چہ کتہہ سا بجا

بدن نہ ہو ہی روانگی کی طیاری کی

لہیں ساتھ گونے کر چارو

اور عروں سال گونا ہراہ مانی

مانگ مونت بھر سیند روپورا

ایک اسکی ہوئے ہی رہے سیند بھر اتنا

بھونہیں دھنک ٹکور پر چہ

اچوین مانند کمان کے اور کچھ مشل تیر کی

گھال چچ بچین ٹیکا سجا

اور ٹیکا پیشانی پر مانند عقد ثریا کے تھا

من کنڈل دولین دوسرے بن

حلقے کانوں سے عال طیاری بادل کاٹنے لگے

ناگن الک جھلک اربارو

زینیں جو مانند ناگ کے تھیں دینہ کا اچکھتا تھا

گون جو کے پور منہ ہو گونے پر پس

رو بہ بادل کتنے لگی کہ میں طری نصیب ہوں کہ گونا گھر میں آتے ہی

تہہ گون کے گھر باجا



سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس  
چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

مان گون جس گھوگھٹ کا دھ

بنوی کے نار بھی ٹھاوٹھے

تیکھی سیر چیر گہ اوڈھا

زور بادل کی آکے منتیں کرنے لگی

نگا ڈل کے بادل کے طرف کے اوڈھ لفظ

کنت نہ میر کینچہ بیو پوڈھا

تب و حسن کینچہ ہنس چکھ دھھی

لیکن بادل نے دل سخت کر کے اکی طرف نہ دیکھا

یہ حال دیکھ کے عورت نے ہنس کے نگاہ کی

بادل توہ دینچہ پھر پیٹھی

ملکھ پیراے من او نیے لیا

بادل نے اس وقت عورت کا منہ نہ دیکھا چاہیے

بادل نے منہ پھر لیا اور دل میں غصہ کیا

بھا من بھیکہ نار کین لکھین

دل میں جو شکون بد عورت کا سما گیا

بگ پی دشت سمانون چالو

شاہ شوہر کی نگاہ میں چلنا سا ہے

سج تو بنی اب پیٹھ گڈونون

اور دل میں خیال کیا کہ پتا بن جوئل توئی کے ہونچے

رہون بجائے تو پوچھے کون تو کہہ منہ دینچہ

اور یہی سوچی کہ اگر شرم کروں تو شوہر چلا جائے اور یہاں سے آئے اور

عھاڈہ تیوانی کا کروں دو بھر دو و بیٹھ

پنایت نہر کی کہنے لگی کہ یہ دونوں نام نہنی پتان مجھ سخت گران ہیں

یہ سب کچھ بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس

چند سلیان ہو کہ نہیں مگر دن آب و آتش نراق کو نہ بچھ

سکھی بھیا و نہ کم ازل مجھے سوکھ آید پس



مان گئیں جو بی ہنسہ پاؤں

اگر شرم کروں شوہر نہ ملے

کر دھت گنت جاے جبہ لاجا

اگر بوجہ شرم کے شوہر اتم سے نکل جاے

تب دھن میں کہا گئے بھینٹا

اوس وقت عورت نے منہ کے کمر بند پکڑ لیا

آج گون بون آئے ناہنا

آج گونا کر کے میں آئی ہوں لے شوہر

گون اودھن ملن کی تائیں

عورت کا جو کرنا تاہر تو فضا ملاقات شوہر سے ہوئی

دھن نہ میں بھر دیکھا پیو تو

عورت نے نگاہ بھر کے شوہر کو نہ دیکھا

تمہ سب آس بہر ہی گیا

میں مانہ کنول کے باسید و مل بھڑکے ٹنگتہ ہوئی

تجوں مان کر جو رہنا نون

پس بہت یہ جو کہ شرم کو دور کر کے اچھڑ کرنا نون

گھونگھٹ لاج او کہہ کا جا

پھر یہ گھونگھٹا در شرم کس کام آئے گی

نار جو بیوے کنت نہ میٹا

اور یہ بات کہی کہ عورت چہنت شوہر کی کر دوا کو کم دیکھ

تمہ نہ کنت گونے رن مانہا

تم رن میں آج نہ سدھ مارو

کون گون جو گونی سائیں

اگر شوہر مل جا تو پیر کیا لطف گونے کا ہو

پیو نہ ملا دھن سون بھر جیو

نہ شوہر نے بھڑکی عورت کو دیکھا

بھنور نہ تجھے پاس رس لبوا

پس بھنورے کو کہ رس کا لینے والا پھر پڑنا نہ چاہیے

پانیمہ دھرا لالت دھن مٹی ستمہ ہولاری

پھر عورت نے سر پا دنیہ رکھ کے بہت کہا کہ سنو اسے اسے

الک پری پھند وار ہو کے کینہہ تجی نہ پای

اچھا زلفیں میری پھیر ہو کر تیری پاؤں پڑی ہیں کس طرح چھڑنے نہ پایگا

پرکھ گون دھن بھینٹ نہ گما

شوہر کے چلتے وقت عورت کو کہہ کر پڑنا چاہیے

چھا دھینٹ دھن بادل کما

بادل نے عورت سے کہا کہ چھوڑ دے

جو توین گوین آئے گج گامی  
 اگرچہ ڈوٹو آج آئی ہے شل پیل ست کے  
 جو کہ راجا چھوٹ نہ آوا  
 جبکہ راجہ چھوٹ کے نہ آئے گا  
 تر یا ہم کمرگ کے چیری  
 عورت اور زمین تلوار کی لوتھی ہے  
 جہنم گھر گھر کوٹھہ تہ کا ڈھی  
 جس گھر میں تلوار نے قبضہ گاڑا  
 تب منہ موٹھہ جیو پر کھیلان  
 جب منہ پر موٹھہ آئی تھان پر کیستہ لگا  
 پرکھ کا بول ٹرے نہ پاچھو  
 مرد کا قول پیچھے کو نہیں ہنستا ہے

کون مور جووان مور سوامی  
 لیکن بھکاپنے مالک کے پاس منور مانا ہو  
 بھاو بیر سنگار نہ بھاوا  
 تب ہی بھکوخان جنگ ملبیع ہن گانوش نہیں تگا  
 جیت جو کھرگ ہوئے تہیری  
 جو تلوار کے زور سے جیتے ادیکی میں  
 تھان نہ اند نہ موٹھہ نہ ڈاری  
 وہاں نہ اند اہوا در نہ موٹھہ نہ ڈاری  
 سوامی کاج ایندرا اس سان  
 اور اس کام میں راجہ اندر کی طرح کوٹھہ لگا  
 دسن گینڈ کیون نہ کاچھو  
 ہاتھی کے دانت جب ہر ٹکے تو اندر میں جاتے

توین ابلا دہن کدھر بدھ جائے جو جو چھار  
 تو احق عورت بولنے کی سی مثل لڑائی کا حال لڑنے والا جانے  
 جہنم پر کس نہ ہیا بیرس بھاو سے تہ نہ سنگار  
 جس کا دل ہر وقت لڑائی پر ماک رہتا ہو کو سنگار خوش نہیں آتا

جو تہ چو جو چھ پے باجا  
 عورت کی کہ اگر تھارا ارادہ لڑائی پر جانے کا ہو  
 جوین آئے سو نہ ہو می روپا  
 جوین نے آکے منہ سامنے کیا ہے

کینہہ سنگار جو چھ میں ساجا  
 تو پہلے مجھے لڑاؤ کہینے رٹنے پر بھٹ سنگار کیا  
 پھر ابرہ کام دل کو پا  
 فوج شہوت سے جو بھگول کے بھاگ جائے گا

بھو بیرس سیندر مانگا

سیندر مانگ کا مانند تلواروں آلودہ

بھونہ دھنک نین سر سائیگی

بہوین تیر نگاہ سامنے کئے ہوئے ہیں

وے کٹا چھ سون سان سنواری

اوسے غزے کی سان سنواری

الک پھانس گین میل اسو جھیا

سیرنی لڑکی جھانسی جھوت کے بن چکی مہکھہ بھگ

کتبھسل کج دو میمنت

دو لڑن پستان مانند ست اسی کے

راتا ربر کھرگ جس نانگا

کے ہے اور گویا تھمسہ برہنہ ہے

برن بیج کا جب کھجے یا ندھی

اور مڑگان مثل تیر چلکا جل رہے کھنچے ہیں

اوکھیل بھال انیاری

اوسے برچھی بجائے کی نوک ماری

ادھرا دھرسون جانیہ نہ چھیا

ایک لڑکے سے لڑائی چاہتا ہے

پیلون سونہ نہ بھارہ کتا

جس وقت پیلون کی سب خانہ و شوارہ کا

کون سنگار پرہ دل ٹوٹ ہو دوی آؤ

جس وقت فرج سنگار کی غنیمت آئی فرج جری و دغیم ہو جائیگی

پہلے موہ سنگرام نہ کر ہو جو جھجے کے سنا

میں پنا جھجے لڑکے شکست دینا چاہیے تب ارہ اٹیکتا کرد

کی نہ کنت پھری نہ پھیرے

ہر چند اسے تہیر پھیرنے کی کی

اومنی سودھوم نین گروانی

دو دالم نے استدر زور کی

بھیجی بار چیر ہیے چولی

کہ کپڑے اور محرم تر ہو گئی

آگ پری حوڑ دھن کیرے

لیکن تہیر نہ چلی بلکہ آگ لگ گئی شوہر کو

لاگے پرے آس ہرانی

کہ آنکھو نین آسو غل آئے

رہی اچھوت کنت نہ کھولی

اور سب ہاتھ نہ لگائے شوہر کے اچھوتی ہے

نیچے لاگ جوی کت متدن  
کرتی اور پستانین تمام اشکون سے  
جوی جوی کا جرائن پھیلا  
آسوں کے چلنے سے کاہل جہا تو کپڑی پھیلتی  
چھاڑ چلا ہروے دی داہو  
اور دل میں زوم کے آگ لگا کر چھوڑ کھلایا  
سے سنگار بھیج بھین جوا  
سارا سامان زمین کا بیگ کر چلنے لگا

بھیجنہ بھنور کنول سر پھین  
بھیک گنین اور سر کے پھینے تک  
تہوں نپنی کے روون پسپا  
تب بھی شوہر کا ایک روان نہ پسپا  
تھڑا نہ آپن نہ کاہو  
شوہر سیرد کبھی اپنا دوستدار ہوگا  
چھاڑ ملاے کت نہیں چھوڑا  
اور خاک میں مل گیا شوہر ماتہ نہ لگا

روئین کنت نہ بھنورے تہ روئین کا کاج  
جہ روئے نے اثر کیا اور شوہر بتایا پھروئے سے کیا فائدہ ہے  
کنت دھرامن چھوڑن دھن سنگا سباج  
شوہر کا دل اس طرف مستعد ہو گیا ہے اور روئے اپنا سامان دھن کیا

متین مٹیہ بادل او گورا  
بعد قیل وقال بیا رگور بادل نے  
پر کھ نکرن تار مت کاچے  
مرد عورت کی عقل ناقص اعتبار نہیں کرنا  
چڑھا ہاتھ اسکندر بری  
باوجودیکہ سکندر قبضہ نوشا بہین گیا  
سجگ جو نا نہ مار بر کا ندھا  
جو شخص جو شیار نہیں اور کا ندہ کام نہیں تاج

سومت کج پرے نہ بھورا  
آپسین شورہ کیا کہ وہ بات کیا چکا کہ روئے نہ دیو سہا ہی نہ  
جس نو سامان کہہ نہ باچے  
جیسے کہ نوشا بنے کیا آخر کو سکندر نے چھوڑ دیا  
سکت چھاڑ کے بھی بندیری  
چرا کو چھوڑ دیا آخر کو اسنے او کو لڑا کیا کیسا زور  
ہر بک ہین ہستی کا باندھا  
اور جو شیار سے ہاتھی کے زور کا قتل ہو سکتا ہے

دیوتنہ چلے آئے اس آنتی

دیوتا چلے آئے ایسے قبضہ میں

کنچن جسے بھی دس کھاتا

سوئیے اگر دس ٹکڑی ہوجائیں تو بھی بچا جائے گا

جس ترکہ راجا چھپے ساجا

جیسا کہ سلاؤن نے راہ کے ساتھ قریب کیا

سرحن کنچن دُرجن ماتنی

دوست طلا اور دشمن مٹی

پھوٹ نہ ملے چھار کر بھانڈا

اور مٹی کا برتن ٹوٹ جائے تو کبھی نہ بڑھے

تس ہمہ ساج جھڈاوتہ راجا

وہیسا ہی قریب ہم بھی کر کے راجہ کو خچہ اٹھائیں گے

پورکھ تہان کری چھرنہ کیس نہ نہ آنت

مرد کو چاہیے کہ جس جگہ قوت کام کر دے ان کو وہ قوت کام نہ دے

جہان بھول تہان بھول جہان کا نٹ نہ نہ کا

جہان بھول جہان بھول جہان کا نٹا جہان کا نٹا ہے

چرب جگہ چرب

سورہ سے چندول سنواری

گورابادل نے سولہ سو چندول آراستہ کئے

ساجا پدماوت کیر بیوانون

ایک چندول از نام خاص پدماوت آراستہ کیا

سوج بیوانون سوساج سنواری

اور اوس چندول کو سوطح سے سنوار کے

ساج سبے چندول چلائی

پھر سب چندول سیکر بانک دیئے

بھئی سنگ گورابادل بلی

اور ہمراہ اوسکے گورابادل زور آور

کنول سچیل کے بیائے

اور اچھے اچھے کنور وعتدار بہادر اوسمیں بٹھائے

بیٹھ لوہار پنجائے بھانوں

اور اوسمیں لوہار کو بٹھایا کہ آفتاب کا گذر نہو

چندس جنور کر نہ سب دارا

چاروں طرف خامو بٹھائیں کہ چنور کرتی چلیں

سرنک ادھار مونٹ بہہ لا

اور اپنے پیشین خوش رنگ مونی لگا کے ڈلی

کت چلی پدماوت چلی

جو کہ بات کہتے چلی کہ پدماوت جاتی ہیں

سہیارتن پدارتھ جھوٹا  
اور جن پھول میں سہیارتن پدارتھ جھوٹا ہے  
سورہ سے سنگ چلیں سہیلین  
اور سورہ کو سورہ سہیلی بن کے اوسکے ہمارہ ہوتے

دیکھو ہیران دیوتا بھولینہ  
اوسکو دیکھو دیوتا فریفتہ ہوتے تھے  
کنول تر با اور کو بیلین  
جیہ پادوت ہی ملی توادر کی مال میں

رانی چلی تھی اومی راجا آپ کے ہوتہ اول  
ہات شور ہوئی کہ رانی راجا کو بچانے ہاتی میں آؤ پادکے عرض میں ہوئی  
تیس سہس سنگ کے کچا نوں سر کے چنڈو  
تیس ہزار گورے بھی سورہ سو چنڈوں کے ساتھ چلے

راجا بند جھکی سو نپان  
راجہ جس واروغہ کے اختیار میں قید تھا  
نکا لاکھ دس دینھ انگورا  
دس لاکھ ٹکے سونے کے نڈانہ گڈانے  
بنون پاستاہ سون جاتے  
اور یہ بات کہی کہ بادشاہ سے بہت کو  
بنتی کرے آئی ہون دہلی  
اور عرض کرتی ہیں کہ میں دہلی میں آہوئی ہوں  
بنتی کرے جہان ہے پوچی  
اور یہ بھی عرض کرتی ہیں کہ در حالیہ  
ایک گھری جو اگیا پاؤن  
اس صورت میں اگر ایک گھری کو اسلے حکم ہو

گا گورا تا پنہ انکان  
گورا پیشتر سے اوسکے پاس پہنچا  
بنتی کی نہ پائے کہ گورا  
اور بہت سی خوشامد کر کے اوسکے پادان کچا  
اب رانی پادوت آئی  
کہ پادوت رانی آپ آئی ہیں  
چتور کے موسون ہے کیلے  
اور چتور گڈانے کے خزانوں کی کنجیاں سیر پائیں  
سب بھنڈار کی موسو کو بچی  
سب خزانے کی کنجیاں میرے پاس ہیں  
راجا سونپ مندر منہ آؤن  
تو سب کنجیاں لہجہ کو سپرد کر کے جینے کی دوسری زندگی

تب رکھوار گئے سلطانی  
داروغہ نمبر سلطانی نے جب

دیکھ انکور بھے جس پانی  
استدرا خطیہ نذرانہ پانی ہو گیا

لیندھ انکور ہاتھ جین جا کر حیو دھتھ ہاتھ  
جو نمبر استدرا نذرانہ لیتا ہوا اللہ دل دیاں سے اس کے کام میں کوشش کرتا ہوا  
جو وہ کے سرے سوہیں کنور چھاؤ نہ ہاتھ  
اور جو وہ کتاب ہے وہی کرتا ہے اور اس کے کام سے سر نہیں پھرتا

لوکھ پاپ کی ندی انکورا  
نذرانہ طبع اور پاپ کی ندی ہے  
جہان انکور تان نیکت راجو  
جس سرکار میں رشوت کا چلن ہے  
بھاجیو گھیور کھوار می کیرا  
داروغہ نے جو استدرا رشوت پانی تو اس کا دل چکا  
جامی ساہ آگین سرتاوا  
اور بادشاہ کے آگے سر جھکا کر عرض کیا  
اوجا نو نکت نکمت ترا مین  
اور جتنی سہیلان ہن سب ہمراہ اس کے  
چتور جیت راج کے لوکھی  
چتور گدھ کے راج کا ہتھ خزانہ ہے  
نبت کرے جو رین کر کھرمی  
اور کھرمی ہوئی ہاتھ جوڑ کے منت کرتی ہے

۴۰۸

ست تر ہے ہاتھ جو پورا  
اس میں جو ہاتھ ڈالے اس کا ایمان باقی نہیں رہتا  
ٹھا کر کیر نیا سنہ کا جو  
وہان مالک کا کام ستیا تاس ہوتا ہے  
ورب لوکھ جو ڈول نہ میرا  
اور خزانہ کے لالچ سے چندوں کی تلاش نہی  
اے جگ سور چاند چل آوا  
کہ لے آفتاب جہان کے پرمات خود حاضر ہوئی  
سورہ سے چوڑیل جوا من  
سورہ سے چندوں میں آئی مین  
لے سوئے پرمات کوکھی  
پرمات سبکی کینان لے آئی ہے  
لے سوہنوں راجا یک کھرمی  
کہ راجہ ایک گھڑی کو تے تو کینان اسکو پیر کر لے

ایمان ادیان کے کوئی حول جگت ہو اس

دونوں جان کے مالک جسکو آپ کی ذات سے اسید ہے

پہلے درس دکھا دو ہو تو آنوون کیلاس

کہ پہلے دیکھو راجہ کا دکھا دو تو مل میں حاضر ہوں

ایکا بھی جاسے اک گھری  
حکم ہوا کہ راجا ایک گھری کو اسلے ہاسے

چل سیوان راجا پنہ آوا  
راہی کا چٹو دل راجہ کے پاس آیا

پیداوت مس بہت جو لو بارو  
پرداوت کے بھیس میں جو لو بار تھا

اوٹھا کانپ جس چھوٹا راجا  
ایک کو بندھا صاحبوت راجہ چھوٹا

گورا بادل کھاڈے گا ڈھی  
گورا بادل نے اپنی اپنی تلواریں بیکٹ نکالیں

تیکہ ترنگ گنگن سر لاگا  
ایسے ایسے گھوڑو بانٹے تھے کہ آسمان اونکھڑا

جو جو یوا پر کھرگ سبھارا  
جسے اپنی جان سودم تھکے تلو اسبھالی

چھوٹچھو جو گھری پھیر بدھ بھری  
خالی جوسات حق خالق نے پھر بھردی

سنگ جو ڈول جگت سبھارا  
اور عہراہ اسکے سنبھول آئے اور غلجنت تاشا

نکس کاٹ بند کینھ جو بارو  
اونے نخل کے بیڑ بان راجہ کی کاٹیں

چڈھا ترنگ سنگھ اس گاجا  
اور بھردائی کے گھوڑی مٹھے پڑھکے شیر کیلے گرجا

نکس کنور چڈھ چڈھ بھی تھا ڈھ  
اور جسے کنور عہراہ تھے گھوڑو نیز پڑھکے لیا رچے

کون جگت کریشکی باگا  
سوار حیران ہوتا کہ کس حرکت سے اوکی بال پڑھکے

مرہنار سوسنمہ مارا  
اور اپنے تین مرد سمجھ یا پچھوہ ہزاروں کو ماسا

۴۰۹

بچھتی پکار ساہ سون سس انکھت سونامہ

اب بادشاہ کو اطلاع ہوئی کہ پرداوت اور سیلیان نے مہرین آئیں



چھر کے گھن گرا سا گھن گرا سے چھانے

ذیب کا گھن لگا ہے اور تاریکی چھا گئی

چھوٹو مرگ سنگہ کرہلی

بادشاہ کو ڈراقتوبہ کہ ہرن شہ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا

کنک اسو چھ پرے جگ کاری

اور ملک کو فوج کثیر آگئی کہ زمانہ تاریک ہو

گھن چھوٹ بن چاہے کہا

کہ گھن چھوٹا ہوا چھوٹا چاہتا ہے

اب یہ گوئے ہی میدانوں

اب یہی گوئے اور یہی میدان ہے

ہوں اب ولٹ جروں بھاجور

اور میں پلٹ کے بادشاہ سے مقابلہ کر چکا

ہوئے کھلا ررن جروں اکیلا

اور کھلاڑی ہو گا تو تنہا مقابلہ کر دینا

جب میدان گومی لیماؤن

جب گیند میدان سے لیماؤن گا

لے راجا چتور کنہ چلی

گورا بادل راجا کو لیکے چتور روانہ ہوئے

چڑھا ساہ چڈھ لاگ گوباری

بہستے ہی بادشاہ سوار ہوا اور شور مچا

پھر گورا بادل سون کہا

اوسوقت گورائے بادل سے یہ بات کہی

چوں دس آد الوپت بھان

جا رہو لفظ بادشاہ کے ساتھ فوج ملی آتی ہو

توین اب راجا لیچل گورا

تو تو اب اچھوٹا راجہ کوئے چل

دہنہ چوگان ترک کس کھیلا

دیکھو نہ تو بادشاہ کیا چوگان کھیلتا ہے

تب پاؤں بادل اس ناؤن

اوسوقت بادل ایسا نام پاؤن گا

۴۱۰

آج کھرک چوگان کہہ کروں میں ن گومی

آج تلوار کا چوگان اور سہ کا گوئے بنسا کر

کھیلوں سو نہ ساہ ہوں ہال جلت میہوی

بادشاہ کے سامنے کھیلو لگا کہ زمانے میں زولہ پڑ دجا

تب آگون ہوئے گورا ملا  
 آگے پڑھنے گورائے راجہ سے ملاقات کی  
 پتا مرے جو ساری سہین  
 راجا کہ بنزلہ باپ کے جو اگر ہاے ساتھ ہوگا  
 میں اب دھیری او بھو جی  
 میری عمر اب آخر ہو چکی جزا در کوئی تنہا باقی نہ رہی  
 بہتہ نہ مار مروں جو جو مجھے  
 او میں خدا چاہے گا تو بہتہ گورائے کے مرد ملگا  
 گنور سس سنگ گورین لبین  
 جزا گنور بہادر گورائے اپنے جہاد لے پتے  
 گور سمند بادل اس گا جا  
 گورا سمندر اور بیل مثل ابر کے  
 گورا اولٹ کھیٹ بھاٹھا ٹھا  
 گورا سادوت کر کے کھیت پر کھڑا ہوا

توین راجا لے چل باد لا  
 اور بادل سے کہا کہ راجہ کو لیکے آگے بڑھو  
 پیچ مذے پوت کو ماتھین  
 تو ہارا ملا جانا کہ ہنر لہ سپر ہون دیکھا جائے گا  
 کا بچھا و آے جو پو بخی  
 اگر راجا کیا تو کچھ مقام افسوس کا نہیں  
 تاکنہ جن رووہ من پو مجھے  
 اپنے دل میں مجھ کے سیر واسطے کوئی رو کے نہیں  
 اور سیر بادل سنگ لٹھین  
 اور بہادر لوگ بادل کے ساتھ کر دیے  
 چلا لینہ آگین کے راجا  
 آگے لیکے راجہ کو چلا  
 پور کھ دیکھ چا و من باد ٹھا  
 مرد کو دیکھ کر دل کی آرزو بڑھی

۶۱۱

آو کنگ سلطانی گنگن جھامس ما بھنہ  
 آئین فرج بادشاہ کی آئی کہ اوسکی کثرت سے آسمان سیاہی ہو چکیا  
 پرت او جگ کاری ہوت او دن سا بھنہ  
 اور سیاہی اوسکی عالم میں پھیل گئی اور دن کی مات ہو گئی

کھیل ہال دتہ کا کہ ہوی  
 دیکھے اس معر کے میں کسک شکستہ ہوتی ہے

ہوی میدان پری اب گوی  
 چوگان لڑائی کا آراستہ ہوا

جو بن ترے چڑھے جورانی

جورانی کے گھوڑے پر جو ہوا تو سوار تھی

کٹ چوگان گومی کوچ ساچی

سینہ اوکھڑا کر چوگان کے اور پستان نزلہ کوڑکے

ہاں سو کرے گومی لے باؤ جا

زلزلہ وہی ڈال دیا جو گومی لیکر آگے بڑھ گیا

بھتی ہماروی دونوں کورین

وہ دونوں گومے پساڑ ہو گئے

ٹھاڈہ بان چلنہ اس دوو

وہ دونوں استادہ مثل تیر کے چلتے آئیں

سالنہ تنہہ جالشی ٹھاڈ

جسکے سوراخ ہو ہوئی جانے اور وہی حاتمہ

چلی جیت ات کھیل سیانی

کھیل وہ سیانی جیت چلی

ہو میدان چلے لے باچی

اور دل بجاے میدان کے سامنے تھا

گورین دھون نیچ کے کاو

اور طولہ دونوں کے پیچ میں ٹھامے گا

دشت نیر نہیں پیٹھہ دوڑین

نگاہ نزدیک کی بہت دور ہو گئی

سالنہ ہسین نہ کا ڈھے کوو

کہ جسکے دل میں چھپا سوراخ کر دیا

سالنہ تاس چے اوٹھہ کاو

سوراخ اویسکی ہو جو اوٹھہ آلہ سوراخ چلا

محمد کھیل پریم کا کھرے کٹھن چوگان

لے محمد کھیل محبت دشوار سخت دشوار ہے

سیس نہ تیکھے گومی جم ہاں نہوی میدان

جب تک اس چوگان میں سرکیت تک میدان ملے نہو

کھیلون آج کروں رن ساکا

اور کہا کہ آج ہمارے جوہر بادری کے دیکھ

ٹرون نہ ٹارون انگن مورا

کہ ٹالے سے نہ ٹلون اور پیٹھ نہ پھیر دیا

پھر آگین گورین تب ہاں ساکا

پھر آگین بڑھ کے گورانے لگا را

ہون کھیلون دھولا کر گورا

میں گورا کوہ دھولا کر کے مانتہ ہون

سویل حبیبین اندر پر ہنن  
 سہیل ستارہ جیسے آسمان پر روشنی کرتا جو  
 سہس سہس سنگر سرنگھون  
 ہزار سردھنے مانند ماری کے دیکھتا ہوں  
 چارنہ بھیجا چتر بھج آجو  
 اور آج میں چار بازو کی قوت رکھتا ہوں  
 ہوں سو بھیوں آج نگا جا  
 آج میں مانند راجہ بہم کے اس سر کے میں آیا ہوں  
 ہونے مہنوت جبکا تروہا مل  
 میں مہنوت ہو کر مانند مہا بے کے مقام ملالو تک پہنچا ہوں

میکھ گھٹا موہ دیکھ بلا ہنن  
 بھکو دیکھ کر ابر مسیاد غائب ہو جاوگا  
 سہنہ میں اندھ بھاو کھن  
 اور ہزار آنکھیں آندہ بھی دیکھتا ہوں  
 کنس نہ رہا اور کو سا جو  
 کنس ہار گیا اور کی کیا حقیقت ہے  
 پاچھین گھال ڈنگوی راجا  
 اور راجہ میر امیری پشت پر موجود ہے  
 آج سوام سنگرین نیامون  
 اور آج مثل مادہ کے اپنے مالک کو بھاؤ لگا

ہوے نل نیر آج ہوں نیون سمت نہ تیر  
 دریای شوبہن آج مانند نل کے حد باندھ سکتا ہوں  
 کٹک ساہ کرنگیوں کے سمیرن یتھ  
 اور فوج شاہی کو روک کے اس قدر بھتا کر دے گا کہ وہ لڑائی کا بیڈا ہو جا

اونی گھٹا چوندس آئی  
 ہر طرف سے ابر فوج کا چھا گیا  
 وٹو لے ناہنہ دیو جس آوے  
 مانند دیو کے اس مقام پر ڈٹ گیا  
 ہاتھ نہ گین کھرگ ہر دانی  
 تلوارین ہر دانی ہاتھ میں لیکر

چھوٹھ بان میکھ جھیر لانی  
 اور تیر بارش کرنے لگے  
 پتھے ترک باد کتہہ بادی  
 اور فوج مسلمانوں کی آپہنچی  
 چکنہ سہل بچ کے بانی  
 اور بر بھان کھلی ہاتھ ہاتھ میں لے آپہنچے

ساجے بان جت آوی گا جا

ایسے تیرے تھے کہ گویا بجلی گرنی تھی  
نیجا اوٹھے ڈرے من اندر  
نشان فرخ کے ایسے بلند تھے کہ انہیں  
گورین ساتھ لینے سب ساقی  
گورائے اپنے ہر امیو کو رسا دے لیا  
سب بل ہل اور ٹھوٹی ٹھین  
سب نے مکے پہلے سے حملہ کیا

باسکندر سے جس جن باجا

اور از دھارے سخت اثری و سس سر و قہ  
آونہ پاچھ جان کے ہندو  
اوسکے سامنے ہندو کب آسکتا تھا  
جس مہینت سو نڈ بن باجی  
وہ ایسے ہر اہی تھے جیسے ست باجی جنگلی  
آوت آہانک سب لہنیں  
اور فرخ شاہی کے آتے ہی للکارا

روندو مڈاٹ ٹوٹنہ سیون بھتر او کو نڈ  
اس قدر مکر و عظیم ہوا کہ بہت مکرٹ گئے اور کچھ اور زور زور سے  
تری ہونہ بن کاندھی بہت ہونہ بن سنڈ  
گلوڑے بن کندھے کے اور باجی بے سو نڈ کے ہو گئے

انوت آے سین سلطانی

فرخ شاہی بانی چلی آتی تھی  
لوہین سین سو جھ سب کاری  
ساری حق لوہے سے سنڈھی تھی  
کھرگ پلا د ترک سبکا ڈھی  
ملوارین فلاوی سلطان نے نکالی لین  
پیلاوان کچیل سو بانے  
فلپان اھیون کو پٹنے چھے جاتے تھے

جا نہ پر لو آد اتوانی

گویا کہ عشر بر پا ہوئی  
تل اک کمون نہ سو جھ او گھاری  
برابر ایک تل کے بجائے ان کشادہ تھا  
ہری بیج اس چکنہ ٹھاڈھی  
اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ بجلی سبز چکری ہوئی  
جانو کال کر نہ جو مانے  
گویا موت طالب جان تھی

چن چمکات کر نہ سبج ان  
گو یا ملائک گھوم رہے تھے اور جا رہے تھے  
سیل سانپ جن چاہے ڈسا  
برہمی کا سانپ چاہتا تھا کہ دس لے  
تہ نہ سانسے گورارن کو پا  
اوس فوج کے سانسے گورافضہ کھڑا تھا

جیو لے چینیہ سرگ لپسوں  
کہ ہر ایک کی جان لے کے آسمان پر اڑ گیا  
لینچہ کا ڈھ جیو مکھ مکھ بسا  
اور جی نکال لے منہ میں نہر بسا تھا  
انگد سرس پاؤ بھین ویا  
اور انگد کے مانند پاؤ زمین میں گاڑ دیا

سپرس بھاگ بجانی بھین جو بھر چکے  
ایسا بار در تھا کہ بھاگ نہ جاتا تھا ارہر کے اوسے جگہ رہتا تھا  
سو کر مین دو کر سوام کالج جیو دیے  
بہادران ہر اہی کتے تھے کہ کیوں اپنی جان جیتے ہو

بھتی بگ میل سیل گھن گھورا  
باگوں سے باگیں مل گئیں اور تیرے پرستے تھے  
سہس کنور سہ نہ ست باجھا  
ہزار کنورون نے باہم عہد و جان کیا  
لاگ مرین گوراکے آکین  
چھوڑ گوراکے سانسے سب مرنے لگے  
جیسین تنگ آگ جنس جنس  
اور شل پروانہ کے آگ میں جنس کے اپنی جان بھینے لگے  
ٹوٹنہ سیس اوہر دھرماری  
اوہر سر ٹوٹا اوہر دھرماری پڑا

اونج پیل اکیل سو گورا  
اور باہمی ہوئے گئے لیکن گورا اکیلا ڈنارا  
بھار پیار جو جھہ کتہ کا نہھا  
کہ بوجھ کوہ چگ کا اپنے کندھے پر اڑھٹا  
باگ منور گھاو مکھ لاگین  
ہر چند زخم منہ پر کھائے مگر باگ نہ موڑے  
ایک موین دو سہر جیو جنس  
ایک مارا جاتا تھا اور دو سر اوہر دھرماری  
ٹوٹنہ کتہ بہ کتہ نہراری  
اوہر کتہ صا ٹوٹا اوہر دھرماری کتہ صا بھینا

کوئی پر نہ رہ رہ رہے راتی

کوئی بڑا ہوا لوبہ رہا ہے  
کوئی گھر گھنہ گنہ ہوئی جھوگی  
کسے گھرا پناشی میں بنا کر جھوگی ہوا

کوئی گھائل گھومہ مدرامتی

کوئی دھنی بدست کی طرح گھوم رہا ہے  
بھسم چڑھا بٹھہ جس جوگی  
اور بھوت چڑھا کے جوگی کی طرح بیٹھا

گھری ایک بھار تھہ جی اسوار نہ میل

گھری بھرا لڑائی رہی اور سو اگتھہ رے  
جو جھہ کوز سب بیٹھے گوارا ہا ایل  
اور سب کوز ہلاک ہو جتے تنہا گوارا چارہ با جی رہا

گورین دیکھ ساتھ سب جھیا

گورائے جھو دیکھا کہ ہر اسی سب مار گئے  
کوئی سنگھہ ساتھ رن میل  
انڈ شیر تھے غنہ میں اگر ست جنگ گاہ کے چلا  
لیے بانک بستہ کے گھٹھا  
گورانے ہاتھی بھگاد بے

جہنہ سرویے کوئی تر وارو

بس سوار کو غنہ سے تلوار مارتا تھا  
ٹوٹ کندہ سر پرین نرائی  
اور کندہ ٹوٹ کے سر جدا ہو جاتا  
کھیل بھاگ سیند چھڑکا د  
پکوا کھیلنے کو سیند در چھڑکا ہے

آپن کال نیر بھا بوجھا

میں کیا کہیری موت قریب آئی  
لاکھن سون نامرے اکیلا  
اور لاکھن بن گھر گیا لیکن کسینر قادیانا  
جیسین سنگھہ بداری کھٹا  
اور شہر کی طرح ابر فوج کو متفرق کر دیا  
سین گھڑے کوٹین اسوارو  
گھوڑے اور سوار دو دودھ ٹکڑے کرتا  
مانٹ مجیٹھ جان رن بھاری  
اور غنہ میں تھون سے پیلوم ہوتا تھا کھجیٹھ کا رنگ  
چاچر کھیل آگ رن لاوک  
اور چاچر کھیلنے کو آگ لگائی ہے

ہستی گھور و حاسے جو دھوکا  
جو ہاتھی گھوڑا دوڑا کے آتا تھا

اتونہ و نہیہ سورسہ بھیجکا  
فوزا خون سے بھجکا ہو جاتا تھا

بھتی اگیا سلطانی بیک کر سو یہ ہاتھ  
بادشاہ کا حکم ہو کہ جلد اسکو گرفتار کرلو  
رتن جات ہو آکین لیے پیدار تھ ساتھ  
رتن سین پر داوت کو لیے آئے عا کا ہاتھ ہے

سبھی کنگل گور اچھینکا  
یہ حکم پا کر گور کو ساری فوج نے کھیر لیا  
جنہ دس اوٹھے سوئی جن جاوا  
جسٹن بخ کرتا گویا کھا لیستا  
ترک بلا دنہ بولے نانمان  
ہر چہرہ مسلمان بلاتے تھے وہ بونا تھا  
سوے پن جو چھہ جان جلد لو  
گور انے کما لے بادشاہ میں پھر تڑا تھ  
جن جانہ گور اسوا کیلا  
خیر نہ بھج کہ گور اکیلا ہے  
سنگہ جیت نہ آپ دھراوا  
شیر لٹے تین چیتے جی گرفتار نہیں کرتا  
کری سنگہ منہ سو نہ دھمی  
شیر ملک حرم نہ تار کوئی لگا نہ نہیں کرتا

گو بخت سنگہ جاے نہ ٹیکا  
غراتا ہوا شیر کس سے پکڑا جاتا ہے  
پلٹ سنگہ تنہ ٹھانوں نہ آوا  
اور بچ کے جگم پر آتا تھا  
گورین میچ دھرجیہ بانہان  
وہ تو اپنے جیش اپنی موت سمجھ چکا تھا  
جیت نہ با جت منہ کیو  
اور دنیا میں کوئی جیت نہ ہے  
سنگہ کی موچھہ ہاتھ کو میللا  
شیر کی موچھہ پر کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا  
مے بار کو ڈھکیاوا  
اور بعد مر شیکو جاے گسبٹ لیا ہے  
جب لگ چے شے نہ بھی  
اور جیت نہ رہا ہے بھیر نہیں تھا ہے



رتن سین جنبہ باندھا سس گورا کی گات  
 اگر تن میں اگر قاتل ہوا تو گورا کے واسطے بڑی رو سیا ہی تھی  
 جب لگے ہرنہ دھوون تب لگے مٹی رات  
 دو جینک خون آ پنا منہ دھوون تب لگے سرخونی حاصل ہونگی

سر جا بیرنگہ چڑھ گا جا  
 سر جا پہلوان بڑا بسا در تھا وہ  
 پہلوان سر کھانے بلی  
 پہلوان زور آورنے کتنا شروع کیا  
 مدد الیوب سس چڑھ کو پی  
 اور مدد کرد الیوب ایک غصہ سر پر چڑھا ہو  
 اوتا یا سالا رسو آئے  
 اور تیا سالا رسو مل کے آئے  
 اندھورو دیو، غصہ اچھ آو  
 اور یہ ایسے تھے نہ زور کو بڑا لیا تھا  
 پہنچا آئے سنگھ اسوارو  
 یہ سب مل کے شیر سوار  
 ارس سانگ پت منہ دھی  
 تیار دیکھ سونے نور کے چھپا رہی کہیں منہ دھی

لے سونہ گورا سون باجا  
 گورا کے سر پر آ پو پنچا  
 مدد میر حمزہ او علی  
 کہ امیر حمزہ اور مرتضیٰ علی مدد کرد  
 رام لکھن جنبہ تانوں الوپی  
 تھارے مقابلے میں رام لکھن غائب ہو گئے  
 جنبہ کنورون پند و بند پا  
 اور سب ایسے تھے پنجونچ پانڈو کو قید کر لیا  
 اور کو مال باد کنہہ پائے  
 اور راجہ مال بار کیا تھا  
 جہان سنگھ گورا بریارو  
 دہان آپنچے جہان گورازیر دست تھا  
 کا ڈھس تھکا انت پھینکھی  
 اور وقت نکالنے کے آنتین غل پڑیں

بھائی لے اتن گورا توین ملوون او

اور سونہ بات نے کر کا گورا توین ملوون او

آنت سمیٹ کر کاندھے ترے دیتے پیاؤ

آنتیں میٹ کے کندھے پر رکھ دو کہ گھوڑے کے ہانوں کے نیچے ہیں

انت کو نت کھیہ سرھربان

اور ہمیشہ اس میں رہنا ہے

سر جا سار دھو نہ پہ آوا

اور سر کے پاس چوٹیل شیر سنج کے منہ پہنچا

پر اگھر گ جن پر انساو

اور اُدھر سے گورائے تلوار چلائی

اوٹھی آگ تس باجا کھاٹا

جبوقت تلوار اسپر پڑی آگ نکل آئی

سب ہی کہا پری اب گاجا

سب نے دیکھ کے کہا کہ بلی پڑی

نسر چین و اوڈن پر لہنیاں

نسر جاتے وہ دار سپر پر روکا

کاندہ گرج بت کھاو نہ آوا

اور وہاں سے اوچھل کر تلوار پر تلوار پڑی

کس آنت اب بجا بھین پر پنا

گورائے کہا کہ آخر کو زمین پر گرنا ہے

گمہ کے گرج سنگھ اس دھاوا

باوجود ایسے زخم کاری گھنے کے شیکہ بانگ کی روٹا

نسر چین کینیہ سانگ پر کھاو

نسر جانے پھر سانگ کا وار مارا

بحیکے سانگ بجر کا ڈانڈا

اشت دھات کی سانگ تھی اور اسی کی ڈانڈ تھی

جانو بجر بجر سون باجا

گو یا پتھر سے پتھر بجا

دوسر کھرگ کندہ پر دہنیاں

دوسری تلوار جو گورائے ماری

تیسر کھرگ کو ٹڈ پر لاوا

تیسرا در خود پر پڑا

تس مارا بت گورین اوٹھی بجر کی آگ

غرض کہ گوراپہم ایسے ہاتھ مارا تھا کہ آگ نکل آتی تھی

کوڑو میں نہ آوے سنگھ بدو بالاک

اور کوئی تڑپین آٹا تھا کہ تیر اور سار د کا معاملہ ہے

سورج کو کھانسی پڑی

تب سرجا کو نپا بر وٹا  
 ملتے دار کا کر سجادور آور غصہ میں آیا  
 کو نپ گرج مارس تش باجا  
 پھر تیش کھا کر گرز مارا  
 ٹاٹر ٹوٹ ٹوٹ سرتاسو  
 کھوپڑی سر کی ٹوٹ گئی  
 وحکم اوٹھا سب سرگ تپا  
 اوسکے مدد سے تھان سے تخت الفری ممکن ہو گیا  
 بھا پر لو اس سب میں جاننا  
 اوسوقت یہ معلوم ہوا کہ قیامت آگئی  
 تش مارس سین گھورین کاٹا  
 ایسی تلوار ماری کہ سوار کو گھوڑے تک کاٹا  
 ات جو شکھ بری ہوئی آئے  
 ایسا شیر جو دشمن ہو جاے

جان سدور کی بھو وٹا  
 گویا سارودر کا بازور رکھتا تھا  
 جانو پر پی تر ت سرگا جا  
 یہ معلوم ہوا کہ گویا بجلی پڑی  
 سین سمیر جن ٹوٹا اکاٹو  
 یہ معلوم ہوا کہ ہاڑ ٹوٹا پڑا  
 پھر کے دیکھ پھر اسنساہ  
 ادنیٰ عداہ پھرتے سارا زمانہ پھر گئے  
 کا ڈھا کھرگ سرگ نیراٹا  
 جب تلوار اوسکے جسم سے نکالی روح پرواز  
 دھرتی پھاٹ سیس پھن ناتھا  
 زمین پھٹ گئی سیس ناگ تک کا پھن تھک گیا  
 سارو ورسون کون بڈلے  
 اگر شیر سرخ پر حملہ کرے مقابل نہیں

گورا پر اکھیت منہ سر پھینا واپان  
 گورا اکھیت میں پڑا دشمن نے بانی پر پٹیا یا  
 بادل لے گا راجا لے چتور نیران  
 اور بادل راجا کو لیکر چتور کے نزدیک پہنچا

سنت سرودر ہیہ گا پوری  
 آدر اجد کی سنکر تالاب دل کا پڑ ہوگا

پدماوت من ابھی جو چھوری  
 بہدوت چا بنی دل میں خشک ہو گئی تھی

اور امنہ ہلا س جس ہوئی  
 اور کچھ برسنے میں جیسے دل کو خوشی ہوتی ہے  
 نین جو کدن لہینہ انگورو  
 آنکھیں جیشل نیلوفر کے عین انگور بڑا  
 بچہ بن پور سنواری پاتا  
 کنول نے اپنے نین آراستہ کیا  
 لاگیو ادود ہوئے جس بچہ  
 ستار کی غم کی دور ہو گئی  
 است است کی پانی کڑا  
 مذا خدا کر کے گل پانی  
 دیکھ چاند اس پر من رانی  
 بد منی رانی کو نسل چاند کے روشن پاکر

سکھ سہاگ اور بھاسوئی  
 ادی طرح سکھ اور سہاگ اور عورت ہو گئی  
 اوٹھا کنول اس آگوا سو رو  
 دل کوں کچھ تندرہ ہر کو کچھ کے شگفتہ ہو گیا  
 اوسر آن دہرا سر چھاتا  
 کہ مڑانے سے سر پر میرا چتر دھرا  
 رین گئی دن کینہہ اجورا  
 رات الہ کی گئی نور دن خوشی کا روشن ہوا  
 آگین بلی کنگ سب چلا  
 سب فوج طیار ہو کر راجا کی ملاقات کو چلی  
 سکھیں گھوڑی بکسانی  
 سہلیان مانند گل نیلوفر کے شگفتہ ہو گیا

کس چھوٹ و نیر کس سن بھویرا  
 ہزار شکر کہ کس آنتا کچھوٹ گیا اور چاند سے ملاقات ہوئی  
 مندر سنگ سن سا جایا جا کر بدھا  
 گل میں تخت آراستہ ہوا اور بدھا داہنے لگا

بہس خیز و مائل سیر رو  
 چہرہ موت نے خوش ہو کر مانگ میں سنا دے رکھا  
 او کو بہن سس نکست ترہین  
 اور میرا سہلیان چلیں

آرت کر رہی رہے چہرہ سورہ  
 اور شلو خرم شوہر کی ملاقات کو پہنچا  
 چتور کی رانی جہاں تیغ لہین  
 اور چتور کی جیتی رایتاں نشین وہ بھی ہلے را

جن سبت رت پہلی جو چوٹی

گو یا پداوت آرایش کے سب سے معلوم

بھانند با جا بکستورا

سب کو خوشی ہوئی اور جا بجا اور پانچ توئی نکلی

ات مردنگ مند بھو باجے

مردنگ اور باجے گھر میں بجنے لگے

دیکھ کنت جس پر گاسا

پداوت نے جو شوہر کو مشال آفتاب کے دیکھا

کنول پائین سورج کے پرا

پداوت راہ کے پادوں پر گری

کی سانون منہ بیرہوئی

ہوئی تھی جیسے سانون کی بیرہوئی

جگت رات ہو چلا سیندورا

سیندور اور اتوسا رازمانہ سرخ ہو گیا

اندر شب بدسن شبد جو لالہ

راجا اندر آواز باجے کی سنکر شرمندہ ہوتا

پداوت من کنول بکاسا

پداوت کے دل کا کنول شگفت ہوا

سورج کنول آن سرودھرا

اور راجا نے پداوت کے آگے سرودھرا

سیندور پھول تنول سون سکھیں سہیلیں ساتھ

سیندور اور پان اور چول لیے سہیلیاں ہمراہ تھیں

دھن پوجے پوپاے نوئی پوپوچی دھن ماتھ

عورت نے شوہر کے پادوں پوجے اور شوہر نے عورت کا ماتھا چوما

سے تمھارا ومنہ لاجا

لیکن شرم یہ آئی ہے کہ سب کچھ تمھارا ہو

جیو کا ڈھنیو چھا اور دیون

یہ جی چاہتا ہے کہ دل نکال کے تو مان کر لے

متمہ پک دھرو سیس من لاپو

متمہ دھرو سیس من لاپو جھکاؤن

پوجا کون دیون متمہ راجا

عبر پداوت نے کہا کہ تمھاری جگہ پوجا کا رکھا

تن من جو بن ارت کر یون

میں اتن اور دل خوشی کر رہا ہے

پنتھ پور کے دشت بچھاؤن

راہ جس پر آئیں بچھاؤن

راکت پامی پلک نامارون

اگر تم پاؤں رکھو تو پلک نہ ماروں  
ہیا سو مندر تھاری تانہاں  
اور یہ دل غمارا گھر ہے

بیٹھو پاٹ جھپتر نو پھیری  
اوتخت نوزیر کا جو اندر دل کے ہے اوسپر بیٹھو

تمہ جو ہون تن جو کہ میا  
تم جان ہوا درین جسم ہون جب تک مبت ہے

برتنہ سون سچ چرتہ جھارون

اور پلکوں سے خاک قدم کی جھاڑوں  
نین بیٹھ آوہ تنہ ماہان  
اور ٹھہرین میں راہ چاہیے کہ اوسین غل ہو

تمہ کے گرب گروی ہون چیری  
کیونکہ تمہارے غزور اور بار کی نوڈی ہون

کے جو جیو کرے سو کیا  
جسم جو اختیار میں نہیں ہے جیسا کچھ جان کتی ہو

جو سورج سر اوپر تب سو کنول سر چیات

جب آفتاب سر پر ہو چر تب کنول صاحب افسر ہے

نانت پھری سر دور سو کھی پرن پات

ورنہ بھرے ہوئے تالاب میں تپے خشک رہتے ہیں

پرس پائے راجا کے رانی

پھر رانی راجا کے پاؤں پر گری

پوچے بادل کے بھو و نڈا

اور بازو بادل کے بوجے

یہ جگہ گرب سون مورا

اور یہ بات کہی کہ میری مستان حال غور پیری

سیندور تلک جو آنکس آبا

پنٹھ جوش آنکس کے ہے

پن آرت بادل کنہہ آئی

پھر غرض دھرم بادل کے پاس آئی

ترے کے پاؤں داب کر کھنڈا

اور گھوڑے کے پاؤں اپنے ہاتھ سے دبائے

تمہ رکھا بادل او گورا

تھے اور گورائے قائم رکھی

تمہ مانٹھے راکھ توار با

تھے میری پیشانی پر رکھا لورا

دیبا ہی چوہو

کاج سیام متہ جی پر کھیلا  
اور میرے شوہر کے واسطے تم ہی پر کھیلے  
راکھا چھات چنورا و دارا  
تھے چہتر اور پنہر خامہ باقی رکھے  
تمہ ہنوت ہوئے وہ چاہیے  
تم ہنوت کی صورت چو کے بیٹھے

متہ جیوان مجوسان میلہ  
تھے طائر جان کو قفس تن میں لاسے رکھا  
راکھو چنر رکشت چھنکارا  
اور یہ کرد معنی گو نگہ و دار تھے رکھی  
تب متور لے آئے بیٹھی  
تب چنر میں راجا کو لاسے بٹھایا

پین کج ہست چڑھا وایت کجہا می لپٹ  
تھے دوبارہ باقی پر چڑھایا اور زبانا زنت پر کھپایا  
باچت گاجت راجا آئے بیٹھ سکھ پاٹ  
کولائے بجائے راجا آئے اور آرام سے تخت پر بیٹھے

تس راجین رانی کٹھ لانی  
اس طرح سے راجا نے رانی کو گھٹے لگایا  
شکے راجین دکھ اگسارا  
خلوت میں راہر نے اپنی مصیبت بولی  
کٹھن بند تر کٹھن لے گیا  
اور بات کہی مت قید میں پاؤں ٹاٹنے رکھا  
گسن گڈھ اوپر منجھ لے میلہ  
ایسے قلیج درج میں بھسکر رکھا  
کھن کھن جیو سٹھرا سٹھرا کھا  
مٹھی مٹھی سنسین سے واسٹھے تھپتھپ

پیو مرجیا نار جن بائی  
کہ جیسے غواص موتی ہاتا ہر طرح سے بھونچا  
جیت جیو ناکرون نزارا  
اور کہا زندگی بھر مدائی نہ کر دینا  
جو سنو رون جیو پیٹ نہ رہا  
جس وقت یاد کرتا ہوں جان بیٹھ میں نہیں باقی رہی  
سانکر او اندھیار وھیلا  
کہ نایت تنگ اور تاریک بھٹ  
اونٹ ڈوم چھو او نہہ بانکا  
اور کھٹھ کھٹھ ہلال غور سے چھو اتنے تھے

پیچھے سانپ رہن جو بن پایا

چاندن لڑت مجھ اور سانپ رہتے تھے

رانہ دھتھوان دوسر کوئی

اوس جگہ دوسر کوئی نزدیک نہ آتا تھا

بھوجن سوئی رہے پر سونسا

اور میں اوسکے خوراک تھا پر سالتانی تھی دیکھا

نجنون پون پان کس ہوئی

میں نہیں جانتا ہوا کیسی اور پانی کیسا پورے پانچ دن تھا

اُس تھاری ملن کی تہے رہا جو میٹ

صرف تھارے وصل کی امید میں تھی سپت میں

ناہنت ہوت نہ اس جو کت جیون کت بھنیت

ورنہ اگر ناامیدی ہوئی تو کربان رہی اور کب کربلا قات ہوئی

تمہ پوئے یسے اس ہیرا

پر بادلت نے کہا کراؤ شوہر سے وقت میں آؤ

چھا ڈگیو سرور منہ موہی

کہ تم مجھ کو تالاب میں چھوڑ گئے

کیل جو کت مہنس او ڈگیو

مہنس جو کھیل کرتا تھا او ڈگیو

گئے تھ لہرین پرن پاتا

درخت کنول کا جو سر سبز تھا خشک ہو گیا

بھیون میں تن ترپی لاگا

زمین میں بدن تر پئے

کاگ چوچ تھر تھر نہ نہ ناہنا

کوئے کی چوچ ایسا ریاں نہ کرتی تھی

اب دکھ سنو کنول دھن کیرا

اب دکھ مسیرا سنو

سرور سوکھ گیون بن تہی

تالاب بغیر تھارے خشک ہو گیا

دنیرنٹ سو بیرمی بھو

اور آفتاب مسیرا دشمن ہو گیا

مولیون دھوپ سرور ہو چکا تا

اور دھوپ سرور بڑا ہی چمتری باقی نہیں

پردے کے بیٹھو ہوئے کاگا

اور جبر کو آہن کے آہنسان

جس بند تو رسال میں مانہا

جیسے تیرے فیدے کے لے لے لے لے



کون کا کہ اب تنہ لیا ہی	جوان پو دیکھے موہ کھائی
کوٹے سے کہا کی کہ اسی جگہ جھکو لیا	جہان شوہر مجھ کو دیکھ لے

کاک نہ کہہ گدھ اس کا مارین بھوسہ

کوٹے اور گدھ کا دہان دخل تھا اس کا قلعہ حفاظت کا تھا

یہ پھپھتا تین سٹھہ مولیوں کیون پر پی سنگ بند

یہ پھپھتا یا کہ اگر اپنے شوہر کے ساتھیوں ہی قید ہو کر مر جاتی تو میری

سجائے چرائی

تہہ اوپر کا کون جو مارے	بکھم پیار پر ادا کھ بھارے
-------------------------	---------------------------

اس بیخ و مال پر ادا چھوٹ پڑی وہ کیا بیا کر

دو تہی ایک دیو پال ٹھانی

کہ ایک کٹنی دیو پال نے بھی

کسی توڑ ہون آہ سہیلی

اور مجھے کہا کہ میں تیری سہیلی ہوں

تب میں گیان گنہیہ ست بانہا

جب میں نے فکر کر کے یہ بات سوچی کہ کچھ

کون کنول نہ نہ کرت اندھیرا

پھر کون نے مجھے کہا کہ تم سیر کو کیوں نہیں نکلتی

پانچ بھوت آتھان نیواریوں

میں نے اپنے حواس منہ کو مارا

رومی کجالیوں آپن ہیرا

اور درد کے اپنی آتش دل کو بجھا یا

کہ آفت کا پاؤ گران میرے سر پر پڑا

با محسن بھیس جس کے منہ آئی

کہ وہ برہمن کا بھیس کرتے سے پہلے کو آئی

چل لیا دن بھنور جنبہ سلی

چل دہان بھنور لیا دن جہان تیرا بھنور ہے

دہر بول لاگ بکھ سا نہا

اسکا فریب ہے پھر تو اسکی بات بھنور ہو گئی

جو ہی بھنور کرے سین بھیرا

کہ بھنورے مختارے پاس پیہرے کرین

بار نہ بار بھرت من ماروں

اور درد پر بھرنے سے باز رہی

گنت نہ دور آہی سٹھہ نیرا

اور اپنے دل میں کہا کہ شوہر درد نہیں سہتے

۶۳۶

پھول پاس گھیر گھیریں سر ملا بٹھا کے  
چول کی خوشبو اور رن خون کا اور دودھ اور باقی ملا کے مٹھائی  
تس تختا گھٹ منجین کے اگر کنبھ کھا  
وہیسا ہی نکلتے پیو کہ جسم نے کی کیا اور دل انزاع سے بیت میں مبتلا رہا

راجہ کھن پر امین سالو  
راجہ کے دل میں سخت سوراخ پڑ گیا  
گاؤ رکھ نہ سورا کر دیکھا  
مگر گیدڑ آفتاب کا منہ نہیں دیکھا  
تہہ سر سادہ کرے پختور و  
وہیسا ہی وہ کنبھک ناؤ کرنا ہے

تب لگ دہرائون تو راجا  
تب تک اگر دیو پال کو کچھ لڑون تو راجہ ہون  
ہوت بہان جا کڈھ لاگا  
صبح ہوتے ہی دیو پال کے قلم کو گھیر لیا  
بجھم نتیجہ چرطہ جاے نہ جھانکا  
اوسمیں داخل کرنا سخت دشوار ہوا  
ہوئے سامنے روپا دیو پالو  
کہ دیو پال راے نے سامنا اوسکا کیا

سن دیو پال راے کر چالو  
دیو پال راے کا فریب سنکر  
واؤرین سوکتول مکھ بھکیا  
اور دہات غمی کمینڈ کی کو بھی زکام ہوا جو کنول کی  
آپن رنگ جس ناچ منجور و  
لپٹے رنگ میں جیسے طاؤس تاجت ہے  
جب لگ آئے ترگ کڈھ جا

جینک بادشاہ قلعے تک آئے  
ننید نہ لیندھ رین سب جاگا  
راجا کو اس فکر میں نیند نہ بڑی تمام رات جاگ رہا  
کنبھل نیرا لگ کڈھ بائکا  
مگر جو نہ کنبھل نیرا لگ کڈھ بائکا  
راجہ تہان کیو لے کا لو  
راجہ کو گویا وہاں ملک الموت سے گیا

دو وارے ہوئے ستارے بھو سوچھ

دو لون قتل ہر کے ایسے لڑے کہ لوارا درجی دغیرہ کے سوا کچھ نظر نہ تھا



تو لہ سانس پیٹا منہ لہے

میب تک سانس پیٹا مین رہی

کال آئے دیکھتے سائی

جب موت نے لکھ اپنا حریہ دکھایا

کا کر لوگ کٹ گھر بار و

پھر کے لوگ کسل برادری کسکا گھر بار

وہی گھری سب بھو پر آوا

اوس وقت سب کچھ غیر کا ہو گیا

اہی جو تہو ساتھ کے نیکی

جوڑے دوست تھے اور ساتھ کے حقدار

ہاتھ جھار جس چلے جواری

یہ جواری مار کے ہاتھ جھاڑ چلا جا رہا ہے

جت ہست جیور تن سب کما

جب تک جان رہی سب نے رتن کما

جولہ دسا جیو کے رہے

تب تک مس و حرکت رہی

اوٹھ جیو چلا اچھاو کے مائی

مغ روح نے قفس قالب سے پرواز کیا

کا کر آرتھ در ب سنار و

کسکا مال و متاع کسکا ہسنان

آپن سوی جو پر سا کھاوا

اپنا وہی مال جواہر خدا میں دیا

سے لاگ کا ڈھنی بیلی

سہون نے جلد گھر سے نکالا یعنی جلا کر چھوڑ دیا

تجاراج ہو ہی چلا بھکاری

راج کو چھوڑ کے بھکاری ہو گئے

بھاین جین نہ کو دومی لسا

جب بھان جوا پھر کون پوچھتا ہے

۴۲۹

گڈھ سو نیا بادل کہنہ گی ٹیکٹ بسد یو

قلند بادل کو سو نیا گیا بسد یو سدھارے

چھا ڈھے رام اجودھیا جو بھاوی سو یو

رام نے اجودھیا چھوڑی جسکا جی چاہے لے لے

چلی ساتھ پیو کے ہو جی جوری

راج شوہر کے ساتھ چھوڑی ہو کر چلی

پداوت پن پر پٹوری

پداوت پھر کہہ سے پن کر

سورج چھپا رین ہو گئی

سورج چھپ گیا رات ہو گئی

چھوڑے گیس ہونٹ لڑ چھوٹی

بال بھراو بے سونی کی لڑی چوٹ گئی

سیندر پر اچو سیس اگھاری

سیندر جھڑا جب سر کھولان

یہی دیوس سون جاہت ناہنا

اسی دن کے واسطے شہر ہر کی چاہت تھی

سارس ننگھنہ نہ جئے نزارے

سارس کی جوڑی جیسے ہی خبدا نہیں ہتی

نیو چھا ور کی تن حیرانوں

تن کو قربان کر کے بھراو دن کی

مقولہ پر ماوت

۶۳۰

سورج ہوا دوسرے

ن رات کے چاند کی اماوی ہوئی

جائے نرین نچھت سب زنی

گو بار کت کے وقت سارے نہئے

اگ لاک چہ جگات نہ پاری

سارے زمانے میں اگ لگ گئی

چاندن ساتھ تانوں گل نہ سار

موند ہر کے گلے میں ہاتھ نہال کے بولہ جاتی ہتی

ہون متہ بن کا جو پیار ہے

ہرے بغیر ملے پاسے ہم جیکے کہا کر ہے

چھا رہوں سنگد بن کرے اور

ساتھ نہ چھوڑو گی پھر کے نہ آؤن گی

دیپ پریت تینگ جیون ختم بناہ کر یون

پولنے کی محبت میں جیسے پروار جان فدا کرنا ہوا وسیع ہمیشہ بناہ کرنا چاہا

نیو چھا ور جیون پاس ہو کھنڈ لاک جیو دیون

تجھ پر نہ رہاں ہو کر گلے لگا کر جی دے دو دن کی

دو و مہاست سستی کجانی

دونوں با عصمت عین سستی ہوئے کی پان لگی

اور شیو لوک پر اتہ نہ تھی

شیو لوک نظر آنے لگا

ناگ تہی پر ماوت رانی

ناگ تہی پر ماوت رانی

وود سوت چڑھ کھاٹ یھی

دونوں سرتین جب چار پائی پریشمین

بیٹھو کوئی راج او پانان

کوئی بیٹرا راج پاٹ کرے

چندن اگر کاوہ سر سا جا

مندان اور اگر سدرین لگا کر

باجن باجنہ ہوے اگوتا

با جے بختے ہوئے کوہ کا ہوتا چلا

ایک جو با جا بھسیو بیا ہو

ایک با جانج کے تو بیا ہوا بھتا

جہت جو بکرت کے آسان

ہاتھی شوہر کی اسی سدرین سے

انت سے بیٹھ نہ کھانان

تو کو چار پائی پر بیٹے کے سب فیرنگ بنگ

اوگت دیے دیے لے راجا

اس گت سے راہ کوئے کے چلین

دو و کنت لے چاہنہ سوتا

دونوں سوتون نے شوہر کو بیچ دین لیا

اب دوسرین ہو اور بیا ہو

اب دوسرے باجے کا ناہ ہوتا ہے

موی رہیں بیٹھے اک پاسا

سوسے پر بھی چاہیے کہ ایک پاس بیٹھے

آج سور دن اٹھو آج رین سس بوڑ

آج آفتاب کا دن ڈو بانج رات کا چاند خروپ ہوا

آج نالچ جو بدت کے آج آگ ہم جوڈ

آج نالچ کے جی دیا جاسے آج آگ سے ہکو طراوت ہوگی

سات بار پھر بھانوز لینان

چھ سات بار طواف کیا

اب دوسرے ہوئے گوہن جاہی

اب دوسری بار طیاری روا لگی میں پھر سے

مونہ کنٹھ نہ چھا ڈھوسا میں

سوسے پر بھی گئے لگانا نہ چھوڑو

سرخ دان میں بہ کینان

چو ترہ لڑو پنجا طیار کر کے بہت خیرات کی

ایک جو بھانوز بھئی بیاہی

ایک بار بھونری بیاہ کی چہری تھی

جیت کنت تم ہم گین لائین

بیٹے جی شوہر تھے ہکو گلے لگایا

راگھو دوت سونی شیطانوں

راگھو گناہی شیطان مت  
پریم کتھایہ بھانت بچارو  
مبت کی کمان اسطے سے اسکو شہر کرد

مایا علاء الدین سلطان

اور عرض وہ علاء الدین پادشاہ  
بوجھ لہو جو بوجھ  
لہو دل میں سمجھ لو جو سمجھ

ترکی عربی ہندوی بھاکھا جیتی آہ

ترکی عربی ہندی بھاکھا جقدہ ہین  
جائین مارگ پریم کاسے سر این تہ  
جن ہولی میں راہ جیت کی ہے سب اسکی تڑپ کرتے ہین

سان سوچیم پریم

جو اسکو نئے وہ دروہیت کا حاکم

پریم پریت نینھہ جل نئے

راہ جیت میں آنکھیں ہم تن آنسو جوتے

کے یہ ریت جگت مرچینچو

کہ میرے واسطے ذریعہ یاد گاری کا

کمان شو اس پرہ اپر

اور کمان ہے تو تاجی ایسی عقل راہ گئی

کمان راگھو جہنہ کینھہ بکا توں

اور کمان ہے راگھو جہنہ یہ کمان کین

کچھ نہ ہے جگ ہے کمان

کچھ نہ ہاڑ مانے میں کمانی رہجاسے

محمد یہ کب جو رہتا وا

محمد نے یہ کب جوڑ کے سونایا

جوڑے لائے رکت کے کئے

خون جگر کھا کے اسکو جھٹکے ہے

او میں جان گیت اس کنیان

اور بیٹے یہ جان کے اس کتاب کو کھا ہے

کمان سورتن سین ایجا جا

کمان ہے رتن سین راجا

کمان علاء الدین سلطانوں

وہ کمان ہے علاء الدین پادشاہ

کمان سوروپ پر داوتانی

کمان ہے چاندت ایسی حسین

من سوئی

رت دی ہوئی ہو

کیڑ

دینا

جو

جو

محمد بروہا

ایکے محمد یوسف

جو گویا کہ

بات بن کر تھی اور

دس گئے کے

باتوں کے جانے رخسار

پر جو گئے ہے

عقل کے زائل ہونے سے لوگ

سروں گئے اونچ

سماعت کے جانے سے اونچ

بھنور گئے کینہ

سر حرکت جاتی رہی کیونکہ جنبش

جو اہم حیوان جوین سا

جیکہ زندگی ہے جوین ساتھ

پھول کے پے سے نہ باسو

پھول مر جائے گا مگر خوشبودار ہے گی

پاکین لینے جس محل

دشت کرتے ہیں اور بہت

ہم سنوئی دی بول

سے خیر سے یاد کرے

جوین ہمت سواوستھا گئی

اور جو اتنی ہمت خراب گئی

دشت گئے نینہ سے نیرو

اور آئینہ روئے روئے جاتی رہیں

مین گئے انج سے بولا

آواز کے جانے بول چوڑست بنیں کھنا

گرب گویا تر ہمت سر نہائے

غزور کے جانے سے سر نیچے رہتا ہے

سیاہی گئے سیس بھاؤ صفا

بالوں کی سیاہی جاتی رہی سر نہائے

جوین گویا جیت لے جو

جوانی گئی جوجیت لے

پن سوئیچ پر لے ہاتھ ان

جب موت آتی سما دو سر کے ہاتھ ہے



کاشش یہ دعا دے کہ جہان رہو تو کیا مضایقتہ

بیون عنایت حضرت رب العزت کتاب پداوت تصنیف عارف اود  
 شیخ محمد جالسی طسفی شیخ محی الدین حنفی قدس سرہ جکا سلسلہ حضرت سید  
 جاکیر قدس شریفہ کما پہنچا ہے تصنیف و ترجمہ و تفسیر شیخ احمد  
 علی صاحب دہلوی برسا کہ اس نظر اور زبانون کے زبان بجا کھا بھی خوب جانتے  
 ہیں و تحقیق بیان توحید اور حقائق و معارف میں یہ کتاب دلیر  
 ہے نظیر ہے زبان پر موقوف نہیں البتہ ہر جگہ کجا حد اگانہ جو عاقل کو  
 جاسے کہ اصل مطلب پر نظر رکھے زبان کو نہ دیے اور دانست و دانست  
 کے نزدیک زبان بجا کھا بھی شیر جی سے خالی نہیں بقول تصنیف  
 عربی پارسى اشہدی پنجگالی حیت آہ جالین مارگ پریم کاسی سرابین تار  
 تانہ پنج اخلاص از ترجمہ جلالہ ترجمہ سے گری حوالہ فلم کے ہوتی ہو  
 تصنیف - مکتبہ پادشہ بہمنیہ ملک محمد جالسی منشی جناب رشا صاحب نے  
 منشی جالسی نے اس کتاب کو اسباق سے ترجمہ کر کے تصنیف حاصل کر کے طبع  
 کو اس میں شہرہ و شہرت لکری تھی جسکی ذریعہ سے بغیر منشی صاحب موصوفہ

تقصان او محمدان جعفر  
چندین مطالب  
پروان بزرگوں  
طلب و تارین





28

1	2	3	4
2	3	4	5
3	4	5	6
4	5	6	7
5	6	7	8
6	7	8	9
7	8	9	10
8	9	10	11
9	10	11	12
10	11	12	13
11	12	13	14
12	13	14	15
13	14	15	16
14	15	16	17
15	16	17	18
16	17	18	19
17	18	19	20
18	19	20	21
19	20	21	22
20	21	22	23
21	22	23	24
22	23	24	25
23	24	25	26
24	25	26	27
25	26	27	28
26	27	28	29
27	28	29	30
28	29	30	31
29	30	31	32
30	31	32	33
31	32	33	34
32	33	34	35
33	34	35	36
34	35	36	37
35	36	37	38
36	37	38	39
37	38	39	40
38	39	40	41
39	40	41	42
40	41	42	43
41	42	43	44
42	43	44	45
43	44	45	46
44	45	46	47
45	46	47	48
46	47	48	49
47	48	49	50
48	49	50	51
49	50	51	52
50	51	52	53
51	52	53	54
52	53	54	55
53	54	55	56
54	55	56	57
55	56	57	58
56	57	58	59
57	58	59	60
58	59	60	61
59	60	61	62
60	61	62	63
61	62	63	64
62	63	64	65
63	64	65	66
64	65	66	67
65	66	67	68
66	67	68	69
67	68	69	70
68	69	70	71
69	70	71	72
70	71	72	73
71	72	73	74
72	73	74	75
73	74	75	76
74	75	76	77
75	76	77	78
76	77	78	79
77	78	79	80
78	79	80	81
79	80	81	82
80	81	82	83
81	82	83	84
82	83	84	85
83	84	85	86
84	85	86	87
85	86	87	88
86	87	88	89
87	88	89	90
88	89	90	91
89	90	91	92
90	91	92	93
91	92	93	94
92	93	94	95
93	94	95	96
94	95	96	97
95	96	97	98
96	97	98	99
97	98	99	100